...گلشن آرائی کن فکان رنگین فزائی گل و ریحان

او از نکات دلنشین و غنچہائے سربستہ مضامین لطیع نسخہ

لاجواب دستور العمل مواعظ و پند مطبوع سخن سنجان پایہ بلند ادب آموز جہان اعنی کتاب

۱۳۶۵ھ

# گلستان مترجم

از نتائج افکار قدوة الابرار عمدہ عرفائے اہل اللہ زبدہ گار مجلی مضامین جادو بیانی و اعجاز طرازی

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ

در مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ خندہ آگین گردیدہ گلفشان جہان شد



باہتمام بی۔ بی۔ کپور سپرنٹنڈنٹ

قیمت [illegible]

# مقدمہ گلستان مترجم

ایک روز جب ایک علمی صحبت میں بہت سے علم دوست حضرات جمع تھے میں نے ایک پڑھے لکھے آدمی کی زبان سے یہ سنا۔ کہ سعدی کسی آدمی کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک انجمن کا نام ہے جو کسیوقت شیراز میں قائم تھی میرے تعجب کی کوئی حد باقی نرہی۔ اور آخر میرے سوال اور اُن حضرت کے جواب سے یہ بات صاف ہوگئی۔ کہ وہ ہستی جو آج سعدی کے نام سے یاد کی جاتی ہے دنیا کے علم و ہنر فضل و کمال ہی کا مجموعہ نہیں تھی بلکہ انواع و اقسام کے تجربات زندگی کا مخزن اور منبع تھی۔ یہ بات اُسوقت بالکل صاف ہوجاتی ہے جب نظر ڈالنے والا گلستان اور بوستان پر ایک گہری نظر ڈالتا ہے۔ یہ بات ذرا طوالت کلام چاہتی ہے اور اسی چیز کو واضح طور پر بیان کرنا ہے۔ مگر اسکے پہلے ہم شیخ سعدیؒ کے حالات و سوانح حیات پر غائرانہ نہیں بلکہ ایک طائرانہ نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

اصول سوانح نگاری کے مطابق یہ ضروری بات ہے کہ جس کے حالات لکھے جائیں اُسکے سنہ ولادت اور وفات کا بھی اظہار کیا جائے۔ مگر دشواری یہ ہے کہ شیخ کے سنہ ولادت کی صحیح تحقیق نہیں ہوسکی۔ اس لئے کہ انکی عمر میں بھی اختلاف ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ اُنھوں نے ۱۰۲ برس کی عمر پائی اور بعض کے نزدیک ۱۱۰ یا ایکسو بیس سال وہ زندہ رہے۔ مولانا حالی نے حیات سعدی میں لکھا ہے کہ اگر اُنکی عمر کم سے کم مانی جائے تو ولادت ۵۸۹ھ میں قرار پائے گی لیکن اسمیں ایک خرابی واقع ہوتی ہے کہ ابو الفرج بن جوزی رحمہ اللہ جو شیخ کے استاد تھے وہ یقینی طور پر ۵۹۷ھ میں فوت ہوئے اس لحاظ سے شیخ کی عمر صرف ۹ برس کی قرار پاتی ہے۔ اور یہ کچھ قرین قیاس نہیں ہے کہ شیخ نے ۹ برس کی عمر میں بغداد کا سفر کیا ہو اور وہاں کے مدرسہ میں داخل ہوکر درس نظامیہ میں شریک ہوئے ہوں کیونکہ اُن کے بعض بیان کئے ہوئے واقعات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اُن کا بچپن شیراز میں ان کے باپ کے ساتھ گزرا۔ کیونکہ وہ اس قابل اپنے والد کے حین حیات میں ہوگئے تھے کہ۔ رات کو شب بیداری کرتے کبھی روزہ رکھتے۔ اور اپنے باپ کے ساتھ عیدگاہ تک جاتے تھے۔ اس واسطے ماننا پڑے گا کہ ان کا سال ولادت یہ نہ ہوگا اور اُن کی عمر ۱۰۲ برس سے زیادہ ہوگی۔ اور وہ انتہائی ۱۲۰ تک قرار پائے گی جیسا کہ بعض تذکرہ نویس لکھ گئے ہیں۔ مگر اس اختلاف ولادت کے برخلاف سنہ وفات میں کوئی اختلاف

نہیں وہ ۶۹۱ھ ہے اور کسی شاعر نے لفظ خاص سے اُنکا ولادت تاریخ نکالا ہے ؎

زخاصاں بود زاں تاریخ شد خاص

# اُن کا نام ونسب

شیخ کا اصل نام شرف الدین اور مصلح خطاب سعدی تخلص تھا۔ بعض لوگ مصلح الدین ان کا نام بتاتے ہیں مگر یہ بات پایہ تحقیق سے دور ہے۔ شیخ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ اور وہ سعد بن زنگی کے دربار میں کسی خدمت پر مامور تھے۔ شیخ کا بچپن اُنھین کے سایۂ عاطفت میں گزرا اور اُنھیں کے دور میں وہ نماز روزے وغیرہ کے پابند بھی ہو گئے تھے۔ جیسا کہ بوستاں اور گلستان کی بعض حکایتوں سے معلوم ہوتا ہے اُن کے والد نہ صرف عابد و زاہد اور متقی و متورع تھے بلکہ وہ محتاط زمانہ کے گرم و سرد فراز و نشیب سے باخبر تھے اسی بنا پر انھوں نے شیخ کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت اس حد تک کی جتنی کہ ایک شریف آدمی کے بچے یا ایک امیرزادے کی ہونا چاہیئے۔ اُنھوں نے نہایت ناز و نعم کیساتھ پرورش پائی اپنے والد کے ساتھ وہ عبادت گزار بھی رہے اور میلوں تماشوں وغیرہ کی سیر بھی کرتے رہے مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو کم سنی میں یتیمی کا داغ اٹھانا پڑا۔ جسکا اُنھیں ہمیشہ افسوس رہا اور باپ کی آغوش سے جدا ہونے کو وہ تازندگی محسوس کرتے رہے۔ جیسا کہ بوستاں میں اُنھوں نے خود فرمایا ہے ؎

مرا باشد از درد طفلاں خبر  که در طفلی از سر برفتم پدر

البتہ انھیں کے اقوال سے یہ ضرور ثابت ہے کہ انکی والدہ ماجدہ اُن کے عہد جوانی تک زندہ رہیں اور جب ایسا ہے تو ہو سکتا ہے کہ باپ کے بعد ماں نے انکی تعلیم و تربیت میں کافی حصہ لیا ہو۔ مولانا حالی نے حیات سعدی میں بعض تذکروں کے بیان کے مطابق لکھا ہے کہ علامہ قطب الدین شیرازی جو ہلاکو خاں کے مصاحب اور محقق طوسی کے شاگرد رشید تھے وہ شیخ کے ماموں یا قریبی عزیز تھے۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ بعض تذکرہ نویس کہتے ہیں کہ علامہ موصوف اور شیخ میں باہم ہنسی مذاق بھی ہوتا تھا۔

چونکہ شیخ کے اوایل شباب میں شیراز اطمینان و آسایش کی جگہ نہ تھی۔ بلکہ اسوجہ سے کہ سعد بن زنگی جو اسوقت حکمراں تھا وہ نہایت بلند ہمت واقع ہوا تھا۔ اور دوسرے ممالک پر ہمیشہ حملے کرتا رہتا تھا۔ اور اپنے ممالک محروسہ سے بے خبر ہو جاتا تھا اسی وجہ سے دشمن خود شیراز کو اپنے حملوں کی جولاں گاہ بنا لیا کرتے تھے بنابریں وہ آسایش و اطمینان وہاں باقی نہ رہتا تھا جو ہونا چاہیئے۔ دوسرے یہ بھی ہے کہ وطن میں رہ کر

طمانیت خاطر سے بطریق کلی علم کی طرف مائل ہونا شیخ ایسے کثیر الاحباب آدمی کے بس کی بات بھی نہ تھی اپنے گھر کے جھگڑوں - دوستوں کی ملاقاتوں میں وقت صرف کرنے اہل وطن کی بعض رسمی بے اعتنائیوں اور بے سروسامانیوں کی وجہ سے اُن کو یہی مناسب معلوم ہوا کہ مدرسہ عضدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بجائے بغداد کی طرف رخ کرنا چاہیئے - یا پھر وطن میں وہ ضرورتیں پوری نہ ہو سکتی تھیں جو تحصیل علم میں ہونا چاہیئے چنانچہ انھوں نے کہا ہے ؎

دلم از صحبت شیراز بہ کلی بگرفت | وقت آنست کہ پرسی خبراز بغدادم
سعدیا حب وطن گرچہ حدیثیست صحیح | نتواں مرد بہ سختی کہ تن اینجازادم

شیخ بغداد پہنچے اور اس مدرسہ نظامیہ میں جسے ۴۵۹ھ میں نظام الملک طوسی نے بنوایا تھا - اور وہ ان کے زمانہ تک بدستور جاری تھا داخل ہوئے - یہ حسن اتفاق تھا کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی ابتدا میں یہاں کا متولی تھا اس لئے اہل شیراز کو اس مدرسے سے ایک خاص لگاؤ تھا -

مدرسہ میں داخل ہو کر شیخ کے ضروریات زندگی کے لئے کچھ وظیفہ بھی مقرر ہو گیا اور انھوں نے ابو الفرج عبد الرحمن جوزی ملقب بہ جمال الدین سے تعلیم حاصل کی - یہ علم حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے مستند اساتذہ بلکہ اماموں میں شمار ہوتے تھے - اور ان کا تبحر مسلم تھا - علوم کے حاصل کرنے میں شیخ نے اس درجہ ترقی حاصل کی کہ اُنکے معاصر انپر رشک کرنے لگے - مگر باینہمہ تصوف کا چسکا اُن کو ایسا پڑ گیا تھا کہ باوجود حدیث و تفسیر کے مطالعہ اور تاثیر و تاثر کے بھی وہ سماع وغیرہ کی رنگینیوں سے غافل نہ رہتے تھے اگرچہ اُن کے اُستاد اُن کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتے رہتے تھے - چنانچہ گلستاں میں انھوں نے ایک جگہ اس کا ذکر کیا ہے - جس وقت کہ شیخ بغداد میں مشغول تحصیل علوم تھے اس زمانے میں مستعصم باللہ سریر آرائے خلافت تھا جسکے حکم سے بغداد میں جابجا عیش و عشرت امن و فراغت اور فیوض غیر متناہی کا سمندر موجیں مار رہا تھا جسے ہلاکو خان کے طوفانی حملے نے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیا - شیخ کو مجبوراً یہ تماشہ اپنی آنکھوں سے دیکھکر اتنا متاثر ہونا پڑا کہ انھوں نے خلیفہ مستعصم باللہ کے زوال و تباہی کا ایک نہایت دردناک مرثیہ کہا ہے جو ان کے کلیات میں موجود ہے -

تعلیم سے فراغت کے بعد شیخ نے سیر و سیاحت اختیار کی - ایشیا - افریقہ - ایشیائے کوچک - بر حبش - مصر - شام - فلسطین - آرمینیا - عرب - ممالک وغیرہ سب کو انھوں نے دیکھا اور نہ صرف دیکھا بلکہ بعض بعض جگہ وہ مدتوں مقیم رہے - اُن کے متعلق بعض انگریز محققین نے لکھا ہے کہ وہ چار مرتبہ ہندوستان آئے - مولانا

حالی کے نزدیک وہ قابل اعتبار نہیں ہے مگر شیخ کی زبان سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ سورت تک آے۔ اگرچہ یہاں کے زمانۂ قیام میں جو واقعات انھوں نے بیان کئے ہیں وہ ذرا بعید از قیاس اور کم سمجھ میں آنے والے ہیں۔

شیخ کے زمانۂ سیاحت میں ہزارہا ایسے واقعات پیش آئے جو ایک تجربہ کار اور کامل سیاح کے لئے پیش آنا ضروری ہوتے ہیں اسکے جستہ جستہ واقعات گلستان اور بوستان میں ملتے ہیں مگر وہ بھی بہت ہیں اُنپر عسرت۔ غربت۔ ناداری۔ دولتمندی۔ خوشحالی۔ کے مختلف دور گزرے اور وہ سب میں ثابت قدم ثابت ہوئے۔ نہ دولت و ثروت پاکر اُن کا دماغ خراب ہوا اور نہ غربت اور ناداری نے کبھی انکی مردانہ عادات آزادہ روی۔ حق پسندی اور استقلال میں کوئی خامی پیدا کی یہ واقعات بھی بوستان اور گلستان میں موجود ہیں۔ اُنھوں نے اسی عالم سیر و سفر میں قید فرنگ کی تکالیف بھی اٹھائیں۔ اور اسی دنیاے غربت میں بد مزاج بیوی سے نباہ بھی کیا۔

شیخ ایک زمانہ دراز تک وطن سے دور رہے یہانتک کہ سعد زنگی جو چھٹی صدی کے آخر میں مسند آرائے حکومت ہوا اور ۶۲۳ھ میں فوت ہوا۔ اُسکے زمانہ میں شیخ نے شیراز کو الوداع کہا اور غالبًا اسکے حین حیات تک وطن کی طرف مراجعت نہین کی۔ اسکے بعد سعد بن زنگی کا بیٹا قتلغ خان تخت نشین ہوا۔ اور اس بادشاہ کی صفات حمیدہ مین مصنفین نے مبالغہ بھی کیا ہے مگر پھر بھی انھون نے ادھر کا رُخ نہیں کیا۔ مگر جب یہ دور بھی گزر گیا اور وہ بدامنی اور قتل و غارت ختم ہو گئی جو وطن سے جاتے ہوے انھوں نے اپنی آنکھ سے دیکھی تھی اور ابوبکر سعد تخت نشین ہوا۔ ملک بھر میں امن و امان اور عیش و فرحت کی لہر دوڑ گئی اُسوقت شیخ کو وطن کی واپسی کا خیال ہوا۔ اور وہ شیراز واپس آئے۔ یہان یہ بتانا بیحد ضروری ہے کہ ابوبکر سعد نہایت اچھا بادشاہ تھا اور اُسکے صفات حمیدہ بہت کچھ تھے مگر قاعدہ ہے کہ ہر انسان میں خوبیوں کے ساتھ ساتھ کچھ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں وہ بھی اس سے خالی نہ تھا۔ اور یہ بات اسکی عادت میں داخل ہو گئی تھی کہ علماء و فضلا سے وہ کچھ زیادہ خوش عقیدہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اُن سے اکثر بدگمان رہتا تھا اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ ان کے مقابلے پر وہ عوام فقرا اور جاہل صوفیا کا عقیدتمند اور مدّاح تھا۔ اسی لئے یہاں پہنچکر شیخ کو بھی اپنا علم و فضل بالائے طاق رکھکر ایک مصلح شاعر اور ادیب کی صورت میں زندگی گزارنا پڑی۔ ابوبکر شیخ کا نہایت عقیدتمند تھا۔ اسی کے نام پر گلستاں کو معنون کیا ہے۔ اور اس کو نہایت خلوص اور نہایت صفائی کے ساتھ وہ نصیحتیں بھی کی گئی ہیں جو بآسانی ایسے بادشاہوں کو نہیں کیجا سکتین

اور نہ صرف ابوبکر سعد ہی کو اخلاقی فرایض بتانے میں وہ بیباک تھے بلکہ اپنے زمانے کے بہت سے بادشاہوں اور بہت سے اُمرا کو بڑی آزادی کے ساتھ وہ سب کچھ کہتے رہے ہیں جو اُن کے لئے انہیں کہنا چاہئے تھا اسکے یہ معنی نہیں کہ یہ لوگ شیخ کے معتقد اور ارادتمند تھے اس واسطے ان کی تلخ باتوں کو سن لیتے تھے ۔ بلکہ یہ شیخ کا کمال مانا جائے گا کہ وہ نصیحت اسطرح کرتے تھے کہ بڑے بڑے جابر بھی اس کو سر جھکا کر سنتے اور تسلیم کرتے تھے ۔

شیخ کی عمر کے بارہ میں محققین نے اختلاف کیا ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ صرف ۱۰۲ ایک سو دو برس تک دنیا میں رہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک سو دس برس اور بعض ایک ۱۲۰ سو بیس برس انکی مدت حیات کے قایل ہیں ۔ مگر آخری قول پر زیادہ اجماع ہے اور بوجوہات اسی کو زیادہ صحیح مانا ہے بہر حال ۶۹۱ھ میں اُن کا انتقال ہوا ۔ چنانچہ لفظ خاص سے اُن کا مادہ تاریخ نکلتا ہے ۔ اور شیراز کے مقام دلکشا سے ایک میل جانب شرق پہاڑ کے نیچے ایک بہت بڑے سنگین عمارت میں مدفون ہیں ۔ سر گور اوسلی نے جو ۱۸۱۱ء میں فارس کا سفر کر کے شیخ کے مزار کی زیارت کی تھی لکھا ہے کہ انکی قبر کا طول چھ فٹ اور عرض ڈہائی فٹ ہے ! ور قدیم خط میں شیخ کے حالات اور اُن کی تصانیف کا تذکرہ اُن کی قبر پر لکھا ہوا ہے ۔

شیخ نے ابتدائی عمر بے فکری اور لاابالی پن کی حالات میں گزاری ۔ پھر تحصیل علوم اور سیر و سفر میں عمر کا معتد بہ حصہ صرف کیا لیکن دور آخر میں وہ وطن واپس آگئے ۔ صاحب دیوان علاء الدین نے ایک مرتبہ اُن کو پچاس ہزار اشرفیاں دیں اور شیخ کے انکار کے باوجود اُنکے قبول کرنے میں اصرار کیا چنانچہ اسی روپیہ سے ایک بہت بڑا مدرسہ یا خانقاہ تیار ہوا اور شیخ آخر عمر تک ہیں گوشہ نشین اور شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہے ۔ اور وہیں انکے معتقدین اور ضرورتمند انسے ملتے رہے آخر عمر میں اپنے زہد و تقویٰ اور ریاضت شاقہ کے سبب سے وہ صوفیہ کبار میں شمار کئے جاتے تھے چونکہ شیخ کے سوانح حیات مستقل طور پر لکھے گئے ہیں اس لئے تفصیل انھیں کتابوں میں دیکھنا چاہیے

## گلستان بوستان

آج شیخ سعدی کے نام سے جو دُنیا واقف ہے ممکن ہے کہ اس شہرت کے وجوہات میں شیخ کی شاعری بھی شریک ہو لیکن زیادہ تر انکی شہرت عظیم کی بنیاد انھیں دونوں کتابوں کے اوپر قایم ہے

یہ کہنا ایک بہت بڑا دعوی ہے کہ ان دونوں کتابوں کے محاسن بیان نہیں کئے جا سکتے لیکن مختصر طور پر اتنا تو کہدینا ہی پڑے گا کہ شیخ کے زمانے سے لیکر آج تک کم لوگ ایسے ہونگے جو ان کتابوں کے نام سے واقف نہوں اور مشکل سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کے ذہن میں گلستاں کے بعض فقرے محفوظ نہوں۔ مگر چونکہ ہمکو اس وقت صرف گلستاں ہی کے متعلق کچھ کہنا ہے لہذا بوستان کا ذکر کسی دوسرے وقت کیلئے اٹھا رکھتے ہیں۔ اور صرف گلستاں کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔

گلستاں نام ہے سعدی کے اُن گوناگوں تجربات زندگی کا جو اُن کو اپنی زندگی اپنے تحصیل علوم اور سیر و سیاحت۔ اپنی گوشہ نشینی اپنی رنگین صحبتوں۔ اپنے بچپن اپنے شباب و پیری کے زمانے میں پیش آئے اور انھیں جمع کردیا۔ اسکے ساتھ دوسروں کے ایسے ملتے جلتے واقعات جو اِن تجربات سے مماثل تھے اسمیں شامل کردئے اور اس لحاظ سے وہ ایک تجربہ کی دنیا۔ پاپند و نصایح کا ایسا ذخار دریا۔ ایسا غیر محدود خزانہ۔ ہے جس کا جواب نہیں ہے ایران۔ ہندوستان۔ ترکستان۔ افغانستان میں یہ کتابیں بطور درس چھ سات سو برس سے پڑھائی جاتی رہی ہیں مگر دوسرے ممالک میں بھی انکی اتنی نہیں تو بہت زیادہ قدر ہوتی رہی ہے اور درحقیقت غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ رزم۔ بزم۔ پند۔ وعظ۔ تجربات۔ واقعات۔ کہانیاں۔ سنجیدگی مزاج۔ طرز انشا۔ طرز گفتگو تمدن۔ طرز معاشرت۔ بنی نوع انسان کی باہمی ہمدردی کی تاکیدیں۔ اخلاقی نکات۔ ریاکاری کے نمونے۔ رندان خرابات کی ہو حق۔ عشاق دلرفتہ کی وارداتیں۔ بادشاہوں اور درویشوں کے اخلاق و سیر معشوقوں کی کرشمہ سنجیاں۔ طریقہ تعلیم۔ تصوف۔ معارف حقیقی غرض کہ تمام چیزیں موجود ہیں اور یہی سبب ہے کہ غیر ملکوں اور دنیا کی بہت سے بہتر زبانوں میں قابل سے قابل اور فاضل سے فاضل دہریوں نے اسکو پسند ہی نہیں بلکہ اس کا ترجمہ کرکے اپنے اپنے ملکوں کے خوش مذاقوں کو اس چشمۂ فیض سے سیراب کیا۔ اور خود بھی اس خدمت عظیم کے سلسلہ میں مشہور زمانہ ہوئے اسی طرح ہندوستانی زبان۔ یا اُردو میں بھی اُسکے مختلف ترجمے ہوتے رہے اور زمانے اور وقت کے لحاظ سے وہ مقبول و مشہور بھی ہوئے۔ چنانچہ خود مطبع نولکشور سے جو مترجم گلستان شایع ہوکر فروخت ہوتی رہی اس کی مقبولیت بھی کچھ کم نتھی اور برابر اسکی مانگ اور اسکی خواہش ضرور تھی اور اہل ذوق میں موجود بھی۔ مگر چونکہ اردو زبان کے قدیم الفاظ۔ اور طرز تحریر میں سوقت تک ایک تغیر عظیم واقع ہوچکا ہے اور اب وہ تحت اللفظ ترجمہ پڑھنے والوں کو الجھن میں ڈالدیتا ہے۔ لہذا مطبع نے نئے سرے

زمانہ حال کے مطابق ایسے ترجمہ کی ضرورت سمجھی جو بامحاورہ بھی ہو اور تحت اللفظ بھی - اور موجودہ زمانے کے لحاظ سے نہایت صاف ہو چنانچہ یہ کام مصور درد مولوی عبدالباری صاحب آسی کے سپرد کیا اور اُنھوں نے مطبع کی جانب سے نہایت محنت کے ساتھ اس دلچسپ اور کارآمد و ضروری خدمت کو انجام دیا - ممکن ہے کہ طبع اول میں کچھ ایسی باتیں رہ گئی ہوں جنپر نظرِ ثانی کی ضرورت ہو مگر آئندہ اُنپر پھر ایک غایر نگاہ کر کے طبع ثانی میں اس کا پورا لحاظ کیا جائے گا اور جہانتک خیال ہے شاید یہ ترجمہ بھی ایسا ہو کہ اس سے پہلے کا اس سے بہتر کوئی ترجمہ نظر نہ آئے - اُمید کہ اہل نظر اور اہل ذوق اس محنت و جانکاہی کی داد دیتے اور خریداری فرماتے ہوئے آئندہ کے لئے بھی مطبع کو ایسے ہی دوسرے مفید کاموں کے انجام دینے پر آمادہ کریں گے - فقط

نیاز

مینجر نول کشور پریس بک ڈپو لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

منت مر خدائے را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت[۱] است و بہ شکر

احسان خاص اس بزرگ اور برتر خدا کے لئے ہے جسکی عبادت (اوسکی) نزدیکی کا سبب ہے اور اوسکے شکر

اندرش مزید نعمت۔ ہر نفسی کہ فرو مے رود ممد حیات[۲] است

مین نعمت کی زیادتی ہے۔ جو سانس کہ نیچے جاتی ہے وہ زندگی کی بڑھانے والی ہے

و چون بر می آید مفرح[۳] ذات۔ پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است

اور وہی سانس جب اوپر آتی ہے وہ ذات کو تفریح پہنچانے والی ہے۔ تو ہر سانس میں دو نعمتین موجود ہیں۔

و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔ بیت

اور ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے

| | |
|---|---|
| از دست و زبان کہ بر آید<br>کسکے ہاتھ اور زبان سے یہ بات ممکن ہوسکتی ہے | کز عہدۂ شکرش بدر آید<br>کہ اوس کے شکر کی ذمہ داری پوری کرسکے |

قطعہ

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا[۴] وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ

اے داؤد کی اولاد تم شکر کرو کہ میرے تھوڑے بندے شکر گزار ہیں۔

[۱] یعنی خدا کی عبادت خدا سے نزدیک کرتی ہے جیسا کہ حکم ہوا ہے واسجد واقترب [۲] آدمی رات دن میں ۲۴ ہزار سانس لیتا ہے۔ اور اندر جانے والے سانس کو جسقدر روک رکھے اسیقدر عمر دراز ہوتی ہے چونکہ اندر جانیوالا دم ٹھنڈی ہوا روح و قلب کے لئے فراہم کرتا ہے اس واسطے اسکو زندگی کا معاون بتایا گیا [۳] چونکہ ہوائے گرم اور انجرات وغیرہ کو قلب سے خارج کرتاہے [۴] اس آیت کا ذکر اسی واسطے کیا گیا کہ مصنف نے اول مین شکر کا ذکر کیا ہے۔ عبدالباری آسی

| عذر بہ درگاہ خدا آورد | بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش |
|---|---|
| خدا کی درگاہ میں عذر کرتا رہے | بندہ وہی اچھا ہے جو اپنی خطا کا |
| کس نتواند کہ بجا آورد | ورنہ سزاوار خداوندیش |
| کوئی شکر بجا نہین لا سکتا | نہیں تو اسکی خداوندی کی لایق |

باران رحمت بے حسابش ہمہ جا رسیدہ - و خوان نعمت بے دریغش ہمہ
اسکی رحمت کی بے حساب بارش سب جگہ پہنچی ہوئی ہے اور اس کی بے دریغ نعمت کا دسترخوان سب
جا کشیدہ پردہ ناموس بندگان بہ گناہ فاحش ندرد و وظیفہ[۱]
جگہ بچھا ہوا ہے بندوں کی شرم و غیرت کا پردہ بہت بڑے گناہ کی وجہ سے چاک نہین کرتا اور روزی کا مقررہ
روزی خواران بہ خطائے منکر نبرد ؛

**قطعہ**

روزینہ زبردست خطا پر موقوف نہیں کرتا -

| گبر و ترسا وظیفہ خور داری | اے کریمے کہ از خزانہ غیب |
|---|---|
| تو کافر بت پرست اور نصاری کو روزی پہنچا رہا ہے | اے اپنی بخشش کرنے والے کہ غیب کے خزانے سے |
| تو کہ با دشمناں نظر داری[۲] | دوستاں را کجا کنی محروم |
| جب دشمنوں کا خیال رکھتا ہے | دوستوں کو تو کب محروم کرے گا |

فراش باد صبا را فرمودہ تا فرش زمردین بگسترد و دایہ ابر بہاری را گفتہ
باد صبا کے فراش سے فرمادیا کہ سبز رنگ کا فرش بچھا دے اور بہار کی گھٹا کی دایہ سے کہا
تا بنات[۳] نبات را در مہد زمین بپرورد درختان را بہ خلعت
کہ روئیدگی کی لڑکیوں کو زمین کے گہوارے میں پرورش کرے درختوں کو نوروز کے خلعت
نوروزی[۴] قبائے سبز ورق در بر کشیدہ و اطفال شاخ را بہ
کی جگہ ہرے پتوں کی قبا بدنپر پہنائی اور شاخوں کو جو بچوں کی طرح

۱ یعنی خدا کی نعمتوں کو کوئی نہ شمار کر سکتا ہے نہ انکا شمار ممکن ہے - پھر جب یہ نہین تو شکر کا ادا کرنا بھی ممکن نہین ہے ۲ یعنی گناہ کرنے سے بندوں کی روزی بند نہیں کر دیتا ۳ نظر داری یعنی نظر پرورش - اور نظر عنایت ۴ روئیدگی کو استعارہ کیا ہے لڑکیوں سے اور بنات اور نبات میں تجنیس ہے ۵ مہد - گہوارہ جسکو اردو مین پالنا کہتے ہیں ۶ نوروز فارس کے نجومیوں کے نزدیک وہ دن ہوتا ہے جبکہ آفتاب برج حمل میں آتا ہے اور فروردین مہینے کا پہلا دن ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے اور وہ قریب قریب چیت کے مہینے کے وسط میں واقع ہوتا ہے پادشاہان سابق اس دن میں جشن کرتے اور امراے دولت اور ملازمین کو نئے نئے خلعت دیتے تھے مطلب یہ کہ خدائے جل شانہ نے خلعت کی جگہ درختوں کو ہرے ہرے پتے عطا فرمائے اور جب نوروز ہوتا ہے اسوقت سے بہار کا زمانہ شروع ہوتا ہے ؛

بہ قدوم موسم ربیع کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ - عصارہ نحلی

ہین موسم بہار کے آنے کی وجہ سے کلی کی ٹوپی سر پر پہنائی بچوڑا ہوا مکھی کا

بقدرت او شہد فایق شدہ - و تخم خرمائی بہ تربیت او نخل باسق گشتہ

اُس کی قدرت سے اعلےٰ درجہ کا شہد بنا اور چھوارے کی گٹھلی اُس کی پرورش سے ایک لمبا پودھا بن گئی

## قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند

بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان سب کام میں لگے ہوئے ہیں

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار

سب تیرے لئے پریشان ہیں اور تیرا حکم مانتے ہیں

تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

اسلئے کہ تو اپنی خوراک حاصل کرے اور غفلت کے ساتھ اوسے نہ کھائے

شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

یہ کچھ انصاف کی بات نہیں ہے کہ تو خدا کا حکم نہ مانے

در خبر است از سرور کائنات و مفخر موجودات و رحمت عالمیان

حدیث شریف میں سردار دنیا اور باعث فخر عالم رحمت جہان

و صفوت آدمیان - و تتمہ دور زمان

اور بہت مقبول زبدہ آدمیاں اور خاتمہ دور زمانہ سے منقول ہے

## بیت

شفیع مطاع نبی کریم

شفاعت کرنے والے اطاعت کیے گئے نبی سخی

قسیم جسیم نسیم وسیم

تقسیم کرنے والے بزرگ جسم والے پاکیزہ اور حسین

## قطعہ

بلغ العلےٰ بکمالہٖ

بلند مرتبہ پر پہنچے اپنے کمال کے سبب سے

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

تاریکی کو روشن کیا اپنے جمال پاک سے

حسنت جمیع خصالہٖ

آپ کی تمام خصلتیں اچھی ہیں

صلوا علیہ و آلہٖ

اُن پر درود بھیجو اور اُن کے متبعین پر

---

لے عصارہ نحلی سے مراد وہ رس ہے جو شہد کی مکھیاں درختوں سے چوستی ہیں - ۲ سرور کائنات سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم ہیں باقی فقرہ میں جو الفاظ ہیں وہ آپ کی تعریف میں استعمال کئے ہیں ۳ شفیع سے مراد یہ کہ رسول اللہ قیامت کے دن گنہ گاروں کی شفاعت فرمائینگے - مطاع سے مراد یہ کہ سب آپ کے مطیع ہیں - قسیم کے معنے خوبصورت کے بھی آئے ہیں اور چونکہ آپ روز قیامت کو شرکے جام بھی تقسیم فرمائینگے اسلئے قسیم کہا گیا -

ہے یعنی جہل کی تاریکی کو دُور کیا - عبدالباری آسی

چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چون تو پشتیبان[1]
اُمت کی دیوار کو کیا فکر ہے جب تجھ سا محافظ موجود ہے
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان
دریا کی موج کا اسکو کیا ڈر جسکا کھیوا نوح پیمبر ہو

ہرگاہ کہ یکے از بندگان گنہگار پریشان روزگار دست انابت
جس وقت کہ بندوں میں سے کوئی ایک گنہگار پریشان روزگار توبہ کا ہاتھ
بامید اجابت بدرگاہ خداوند جلّ و علا بردارد۔ ایزد تعالے
قبولیت کی امید پر خدائے بزرگ و برتر کی درگاہ میں اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالے
درو نظر نہ کند بازش بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش
اسپر نظر نہیں کرتا بندہ پھر اُس کو پکارتا ہے تو دوسری مرتبہ بھی خدا بے توجہی فرماتا ہے بندہ پھر اُسکو
بتضرع و زاری بخواند حق سبحانہ تعالیٰ گوید یا ملائکتی قد استحییت
گڑگڑا کر اور رو کر پکارتا ہے تو حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے اے میرے فرشتو البتہ مجھے اپنے بندے
مِن عبدی ولیس لہٗ غیری۔ دعوتش را اجابت کردم و امیدش را
سے شرم آتی ہے اور اس کا میرے سوائے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں نے اسکی دعا کو قبول کیا اور اس کی امید کو
بر آوردم کہ از بسیاری دعا و گریۂ بندہ ہمی شرم دارم بیت
پورا کیا کیونکہ بندہ کی بہت زیادہ دعا اور رونے سے مجھے شرم آتی ہے۔

| | |
|---|---|
| کرم بین و لطفِ خداوندگار<br>خدا کی مہربانی اور بخشش کو دیکھ | گنہ بندہ کردست و او شرمسار<br>کہ بندہ نے خطا کی اور وہ شرمندہ ہے |

عاکفان[2] کعبۂ جلالش بتقصیر عبادت معترف کہ ما عبدناک حق
اُسکے جلال کے کعبے میں اعتکاف کرنے والے عبادت کی کمی کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے کما حقہ تیرا حق
عبادتک و واصفان حلیہ جمالش بتحیر منسوب کہ ما عرفناک حق معرفتک
بندگی ادا نہیں کیا اور اس کی جمال کی صورت کے مداح حیرت سے منسوب ہو کر کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے اتنا نہیں پہچانا جتنا پہچاننا چاہئے تھا

[1] پشتی بان۔ اُس لکڑی کو کہتے ہیں جو دیوار کی مضبوطی کے لئے اُسمیں لگا دیتے ہیں اس کو اڑانا بھی کہتے ہیں
[2] اعتکاف گوشہ میں بیٹھنا۔ گوشہ میں بیٹھ کر عبادت کرنا۔

## قطعہ

گر کسے وصف او ز من پرسد
اگر کوئی اسکی تعریف مجھ سے پوچھے

بیدل[1] از بے نشان چہ گوید باز[2]
تو بیدل بے نشان کے متعلق کیا کہہ سکے

عاشقان کشتگان معشوق اند
عاشق معشوق کے مارے ہوئے ہیں

بر نیاید ز کشتگان آواز
اور مرے ہوؤں کی آواز نہیں نکلتی

یکے از صاحبدلاں سر بجیب مراقبہ[3] فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ
اہل دل میں سے ایک شخص مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا اور حالت کشف میں
مستغرق شدہ۔ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از مُحِبّان
ڈوبا ہوا تھا جب اس حالت سے واپس آیا تو دوستوں میں سے ایک شخص نے
گفت ازیں بوستاں کہ بودی مارا چہ تحفہ کرامت کردی
کہا۔ جس باغ میں تو ابھی کہ تھا وہاں سے میرے لئے کیا تحفہ لایا ہے۔
اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بہ درخت گل برسم
تو دوستوں کو اسنے جواب دیا میرے دل میں تھا کہ جب میں پھول کے درخت
دامنے پر کنم ہدیۂ اصحاب را۔ چوں برسیدم بوئے گل چنانم
کے پاس پہونچوں گا تو دوستوں کی نذر کے لئے دامن بھر لوں گا۔ مگر جب میں وہاں پہنچا تو پھولوں کی خوشبو نے مجھے
مست کرد کہ دامنم از دست رفت۔
ایسا مست کیا کہ دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ پڑا۔

## قطعہ

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
اے بلبل محبت کرنا پروانہ سے سیکھ

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
کہ اس دل جلے کی جان گئی اور آواز نہیں آئی

ایں مدعیاں در طلبش بیخبر انند
اسکی طلب کے دعوے دار بے خبر ہیں

کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
کیونکہ جسکو خبر ہو جاتی ہے اسکی خبر پھر نہیں آتی

رباعی

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
اے وہ ذات کہ خیال اور قیاس اور وہم سے تو زیادہ بلند ہے

وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
اور جو کچھ لوگوں نے بیان کیا اور ہم نے سنا اور پڑھا ہے اس سے بھی زیادہ بلند ہے

[1] یعنی میں بیدل ہوں۔ اور وہ بے نشان ہے [2] باز۔ یہاں پر زائد معلوم ہوتا ہے [3] مراقبہ گردن جھکانا۔

| ما ہمچناں در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم | دفتر[۱] تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر |
|---|---|
| اور ہم تیری تعریف کے ابتدائی حصّے ہی میں پڑے ہوئے ہیں | دفتر تمام ہوگیا اور عمر آخر ہونے کو آئی |

## ذکر محامد بادشاہ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نوّر اللہ تربتہ[۲]

بادشاہ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ کی خوبیوں کا بیان

ذکرِ جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ است و صیت سخنش در
سعدی کا ذکر خیر جو دنیا کی زبانوں پر جاری ہے اور اسکی شاعری کا شہرہ وسعت

بسیط زمین رفتہ و قصب الجیب[۳] حدیثش کہ ہمچو شکر میخورند
زمین پر پھیلا ہے اسکی باتوں کا قصب الجیب جیسے لوگ شکر کی طرح کھاتے ہیں

و رقعۂ منشآتش ہمچو کاغذ زر میبرند۔ بر کمال فضل و بلاغت او حمل
اور اسکی تصنیفات کے کاغذ کو نوٹ کی طرح لیجاتے ہیں اس سب کو سعدی کی بزرگی اور بلاغت

نتواں کرد بلکہ خداوند جہاں و قطب دائرۂ زماں قائم مقام
نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ مالک جہاں اور زمانہ کے دائرے کے قطب کے قائم مقام

سلیمان ناصر اہل ایمان اتابک[۴] اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن
سلیمان کے اہل ایمان کے مددگار اتابک اعظم دینا اور دین کے فتح کرنے والے ابوبکر

سعد زنگی ظِلُّ اللّٰہِ تعالیٰ فِی اَرضِہٖ۔ رَبِّ اَرضِ عَنہُ وَاَرضِہٖ بہ عین عنایت
سعد زنگی کے بیٹے (خدائے تعالیٰ کا سایہ اُسکی بادشاہت میں ہے اے خدا تو اس سے خوش ہو اور اسکو راضی رکھ) نے چشم عنایت سے

نظر کردہ است و تحسین بلیغ فرمودہ و ارادت صادق نمودہ
نظر فرمائی ہے اور بہت زیادہ تعریف فرمائی ہے اور اعتقاد سچا کیا ہے

---

۱ دفتر سے مراد یہاں کتاب مدح ہے ۲ خدا اسکی قبر کو نورانی کرے۔ ۳ قصب الجیب کے معنے میں اختلاف ہے بعض شارح کہتے ہیں کہ اول و دوم حرف پر فتح اور جیم پر حرکت کسرہ ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ کانس کی جڑ ہے جو کچھ شیریں ہوتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اسکی ادنےٰ باتوں کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قصب الجیب ہے بجائے حطی و یائے تحتانی۔ و بائے موحدہ اور نیشکر کے معنے لئے ہیں یعنی گنا۔ مگر گنا تو شیریں ہوتا ہی ہے کچھ اس سے تعریف نہیں نکلتی۔ حالانکہ مصنف مرحوم کی مراد یہ ہے کہ اسکی ادنےٰ باتوں کی بھی قدر کیجاتی ہے ۴ اتابک بضم با اتالیق کو کہتے ہیں۔ چونکہ سعد بن زنگی سلطان سنجر کا اتالیق تھا۔ اس بادشاہ نے اسکو فارس کا حاکم مقرر کیا۔ اور سنجر کے فوت ہونے کے بعد بھی اُسنے اپنے نام کے ساتھ لفظ اتابک کو برقرار رکھا۔

لاجرم کافۂ انام خاصه و عوام به محبت او گرائیده اند وَالنَّاسُ
مجبوراً تمام دنیا خاص اور عام نے اس کی محبت کی طرف میل کیا ہے اور آدمی اپنے
عَلیٰ دِینِ مُلُوکِهِم
بادشاہ کے مذہب پر چلتے ہیں

## قطعہ

زانکه ترا بر من مسکین نظر است
جب سے تیری مجھ غریب پر نظر ہے
آثارم از آفتاب مشہور تر است
میرے نشانیاں آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں

گر خود همه عیبها بدین بنده در است
اگر سب عیب ہی عیب اس بندہ میں ہیں
هر عیب که سلطان بپسندد هنر است
تو جس عیب کو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہے

قطعہ

گِلے[۱] خوش بوئے در حمام روزے
ایک خوشبو دار مٹی حمام میں ایک دن
رسید از دستِ محبوبے بدستم
ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھکو ملی

بدو گفتم که مُشکی[۲] یا عبیری[۳]
میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا عبیر ہے
که از بوئے دلآویز تو مستم
کہ تیری دلکش خوشبوے میں مست ہوگیا ہوں

بگفتا من گِلے ناچیز بودم
تو اُسنے کہا کہ میں ایک ناچیز مٹی تھی
ولیکن مدتے با گل نشستم
مگر مدت تک پھول کے ساتھ میری صحبت رہی

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد
تو میرے ہم نشین کی خوبصورتی نے مجھ میں اثر کیا
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم
نہیں تو میں تو وہی خاک ہوں جیسی کہ پہلے تھی

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیٰوتِہٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَ
اے اللہ مسلمانوں کو اُسکی درازی عمر سے فائدہ پہنچا اور اُسکے خوبی کے ثواب اور نیکیوں کے اجر کو دونا کر دے اور اُسکے دوستوں
اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ وَدَمِّرْ عَلیٰ اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَاتِہٖ
کے اور نوکروں کے درجے بلند کر اور اُسکے دشمنوں اور بُرا چیتنے والوں کو ہلاک کر برکت قرآن شریف کی اُن آیتوں کے جنکی تلاوت
وَاٰمِنْ بَلَدَهٗ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ
کیجاتی ہے اور اسکے شہر کو امن میں رکھ اور اسکی اولاد کو بنا ہیں رکھ

## قطعہ

---

۱ اس حکایت کے بیان سے مصنف کا مقصد یہ ہے کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اور اچھی بُری صحبت سے اچھے اور بُرے نتیجے پیدا ہوتے ہیں ۲ مُشک بضم میم و بکسر میم دونوں طرح درست ہے ۳ عبیر ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو صندل گلاب مشک اور زعفران وغیرہ سے تیار ہو-

| | |
|---|---|
| لقد سعد الدنیا به دام سعده | و ایده المولی بالویة النصر |
| البتہ دنیا اوسکی وجہ سے نیک ہوئی خدا اسکی نیکی کو ہمیشہ رکھے | اور مدد کرا اسکی اے مولا فتح کے جھنڈوں سے |
| کذالک تنشاء لینة هو عرقها | و حسن نبات الارض من کرم البذر |
| جیسا پرورش پاتا ہے درخت ویسی ہی اسکی شاخیں ہوتی ہیں | اور خوبی زمین کی روئیدگی کی اسکے بیج کی وجہ سے ہے |

ایزد تعالیٰ تقدس خطہ[ل] پاک شیراز را از ہیبت حاکمان عادل و ہمت

اللہ بزرگ و پاک و برتر شیراز کی پاک زمین کو انصاف کرنے والے حاکموں اور عمل کرنے والے

عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگہدارد قطعہ

عالموں کی برکت سے قیامت کے زمانے تک محفوظ اور سلامت رکھے۔

| | |
|---|---|
| اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست | تا بر سرش بود چو توئے سایہ خدا |
| فارس کی ولایت کو زمانہ کے حوادث کا غم نہیں ہے | جبتک اسکے سر پر اے ظل اللہ تجھ سا حاکم موجود ہے |
| امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک | مانند آستان درت مامن رضا |
| آج زمین کے فرش پر کوئی شخص پتا نہیں دیتا | کسی آرام کی جگہ کا تیرے آستان در کی مانند |
| بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر | بر ما و بر خدائے جہان آفرین جزا |
| تیرے اوپر غریبوں کے دل کی حفاظت فرض ہے | اور ہمپر شکر کرنا لازم ہے اور جہان کے پیدا کرنیوالے پر اسکا بدلا دینا |
| یارب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس | چندانکہ خاک را بود و باد را بقا |
| اے خدا فتنہ کی ہوا سے فارس کی خاک کو محفوظ رکھ | جتنا کہ خاک کو اور ہوا کو بقا ہو |

## در سبب تالیف کتاب

کتاب کے تالیف کرنے کا سبب

یک شب تامل ایام گزشتہ میکردم و بر عمر تلف کردہ تاسف میخوردم

ایک رات میں گزرے ہوئے زمانہ کا خیال اور کھوئی ہوئی عمر پر افسوس کر رہا تھا

و سنگ سراچہ دل بالماس آب دیدہ مے سفتم و این بیتہا مناسب حال خود می گفتم

اور اپنے حجرہ دل کے فرش میں آنسو ونکے ہیرے سے چھید کر رہا تھا اور یہ شعر اپنے حسب حال پڑھ رہا تھا

ل خطہ وہ مقام جو شہر کے گردا گرد بنا یا گیا ہو۔

# مثنوی

**ہر دم از عمر میرود نفسے**
ہر دم عمر سے ایک سانس جاتا ہے

**چون نگہ مے کنم نماند بسے**
جب میں دیکھتا ہوں تو بہت باقی نہیں رہی ہے

**اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی**
اے وہ شخص کہ پچاس برس گزر گئے اور تو غافل ہے

**مگر این پنج روز دریابی**[۵۱]
یہ تھوڑے دن جو باقی ہیں ان کی قدر کر

**خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت**
اسکو بڑے شرمندگی ہوتی ہے جو چلا جاتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا

**کوس رحلت زدند و بار نساخت**[۵۲]
کوچ کا نقارہ بج جاتا ہے اور اپنا بوجھ نہیں لادتا

**خواب نوشین بامداد رحیل**
میٹھی نیند کوچ کے دن کی صبح کی

**باز دارد پیادہ را ز سبیل**
پیادہ کو راستہ چلنے سے باز رکھتی ہے

**ہر کہ آمد عمارت نو ساخت**
جو کوئی آیا اُسنے نئی عمارت بنائی

**رفت و منزل بدیگرے پرداخت**
وہ چلا گیا تو عمارت دوسرے کے واسطے خالی کر گیا

**وان دگر پخت ہمچنین ہوسے**
اور اس دوسرے نے بھی ایسی ہی حرص شروع کی

**وین عمارت بسر نبرد کسے**
اور اس عمارت کو کوئی تمام نہیں کر سکا

**یار ناپایدار دوست مدار**
یار ناپائدار دوست پسند نہ کر

**دوستی را نشاید این غدار**
دوستی کے لئے یہ عہد شکن نہیں چاہیے

**مایۂ عیش آدمی شکم است**
آدمی کی زندگی کی اصلی پونجی پیٹ ہے

**تا بہ تدریج مے رود چہ غم است**
جب تک یہ معتدل طور سے کام کر رہا ہے کچھ غم نہیں

**گر چنان بند و چنانکہ نکشاید**
اگر یہ ایسا بند ہو جائے کہ نہ کھلے

**گو دل از غم بری کند شاید**
تو پھر اگر دل غم سے بھر جائے تو درست ہے

**ور کشاید چنانکہ نتوان بست**
اور اگر یہ ایسا کھل جائے کہ بند نہ ہو سکے

**گو بشو از حیات دنیا دست**
تو بھی اس سے کہدینا چاہیے کہ زندگی سے ہاتھ دھو لے

---

۵۱ دریافتن - حاصل کرنا - فائدہ اٹھانا +
۵۲ بار نساخت - یعنی سامان سفر درست نہ کیا +

چار طبع[۱] مخالف و سرکش
چار عنصر مخالف اور سرکش
گر یکے زین چہار شد غالب
اور اگر ان چاروں میں سے ایک غالب ہو گیا
لاجرم مرد عارف و کامل
مجبوراً جاننے والا اور کامل آدمی
نیک و بد چون ہمی بباید مُرد
نیکی اور بدی کرکے جب مرنا ضرور ہے
برگ عیشے بہ گور خویش فرست
عیش کا سامان اپنی قبر میں بھیجدے
عمر برف است و آفتاب تموز
عمر برف اور گرمی کے مہینے کی دھوپ کی طرح ہے
اے تہیدست رفتہ در بازار
اے وہ شخص کہ تو خالی ہاتھ بازار میں جاتا ہے
ہر کہ مزروع خود خورد بہ خوید
جو کوئی اپنی کھیتی خود ہی کے زمانے میں کھالے گا
پند سعدی بہ گوش دل بشنو
سعدی کی نصیحت دل کے کان سے سُن

چند روزے بوند باہم خوش
تھوڑے دنوں تک آپس میں ملکر رہتے ہین
جان شیرین بر آید از قالب
تو جان شیرین جسم سے نکل جاتی ہے
نہ نہد بر حیات دنیا دل
دنیا کی زندگی پر بھروسہ نہیں کرتا
خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
تو وہ اچھا جو نیکی میں سبقت لے گیا
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی پیچھے نہیں لائے گا تو پہلے ہی بھیجدے
اندکے ماند و خواجہ[۲] غرہ ہنوز
تھوڑی سی باقی رہی ہے اور خواجہ ابتک مغرور ہے
ترسمت باز نادری[۳] دستار
مجھے ڈر ہے کہ تو پگڑی سلامت نہ لائے گا
وقت خرمنش خوشہ باید چید
تو اُسکو کھلیان اٹھاتے وقت بالیان چننا پڑین گی
رہ چنین است مرد باش و برو
راستہ ایسا ہی ہے مرد بن اور چلا جا

بعد از تأمل بسیار مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم۔ و دامن صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتہائے پریشان بہ شویم و
بہت سوچنے کے بعد میں نے یہی مصلحت دیکھی کہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھوں اور صحبت احباب کو ختم کروں اور فضول باتین کرنا بند کر دوں اور اُس کے

۱ چار طبع سے مراد چار عنصر۔ خاک۔ پانی۔ ہوا۔ آگ۔ یا حرارت۔ برودت۔ یبوست۔ رطوبت۔
۲ خواجہ صاحب قدر۔ سردار۔ اور بڑے آدمی کے معنے میں مستعمل ہے لیکن یہان بطریق مزاح اور تمسخر کے لایا گیا ہے
۳ نادری دستار سے مراد بیعزتی [illegible] ہے۔ [illegible] یہ کہ تیرے پلے مین کچھ نہیں ہے تو تیری پگڑی چھین جائے گی۔

من بعد پریشان نہ گویم بیت

بعد بضرورت بات نہ کرون -

زبان بریدہ بہ کنجے نشستہ صُم بکم

جسکی زبان کٹی ہو اور گوشے مین بہرا گونگا بنا بیٹھا ہو

بہ از کسے کہ زبانش نہ باشد اندر حکم

وہ اس شخص سے اچھا ہے جسکی زبان اسکے کہنے میں نہ ہو

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہمنشین من بودے و در حجرہ جلیس برسم

یہان تک کہ ایک میرے دوستوں میں سے جو کجاوے میں میرے ساتھ بیٹھا تھا اور گھر میں میرا ہمنشین رہتا تھا معمول

قدیم از در درآمد۔ چندانکہ نشاط و ملاعبت کردہ و بساط مداعبت گستردہ

قدیم کی موافق دروازے سے آیا۔ جسقدر خوشی اور کھیل کود کی باتیں کیں اور کھیل کود کے ڈھنگ ڈالے

جوابش نہ گفتم و سر از زانوئے تعبد برنگرفتم رنجیدہ نگہ کرد و گفت قطعہ

مینے اس کا جواب نہیں دیا اور زانوئے عبادت سے سر نہیں اُٹھایا خفا ہوکر دیکھا اور کہا۔

کنونت کہ امکانِ گفتار ہست

اب کہ تجھ میں بولنے کی طاقت ہے

بگوای برادر بہ لطف و خوشی

اے بھائی مہربانی اور خوشی سے باتین کر

کہ فردا کہ پیک اجل در رسد

کیونکہ کل جب موت کا قاصد پہونچ جائے گا

بحکم ضرورت زبان در کشی

تو مجبوراً تجھے خود ہی زبان بند کرنی پڑے گی

کسے از متعلقان منش برحسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است

کسی نے میرے گھر والون میں سے اسکو اصل واقعہ بتایا کہ ایسا ایسا ارادہ کیا ہے

و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز

اور یہی نیت کرلی ہے کہ باقی عمر گوشہ نشین رہیگا اور خاموش زندگی بسر کرے گا تجھے

اگر توانی سر خویش گیر۔ و مجانبت در پیش گفتا بہ عزت عظیم و

بھی ہوسکے تو جا اپنا کام کر اور یکسوئی اختیار کر وہ بولا کہ خدائے بزرگ کی

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر نہ دارم مگر آنگہ کہ سخن

عزت کی اور دوستی قدیم کی قسم کہ مین چین نہ لوں گا اور قدم نہ اٹھاؤں گا مگر اسوقت جبکہ

گفتہ شود بعادت مالوف و طریق معروف کہ آزردن دل دوستاں

قدیم عادت اور طریقہ معلوم کی طرح بات کہی جائے کیونکہ دوستوں کا دل دکھانا

جہلست و کفارت مین سہل - خلاف راے صواب است و عکس
جہالت ہے اور قسم کا بدلہ اور کفارہ دینا آسان ہے اور عقل صحیح اور عقلمندوں کی رائے
راے اولوا الالباب ذو الفقار علیؓ در نیام و زبان سعدی در کام قطعہ
کے یہ بات خلاف ہے کہ علیؓ کی ذو الفقار میان میں رہے اور سعدی کی زبان تالو میں۔

| | |
|---|---|
| زبان در دہان خردمند چیست | کلید در گنج صاحب ہنر |
| زبان عقلمند کے منھ میں کیا ہے | ہنرمند کے خزانہ کے دروازہ کی کنجی |
| چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش است یا پیلہ ور |
| جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے | کہ موتی بیچنے والا ہے یا بساطی ہے |

ایضاً

| | |
|---|---|
| اگرچہ پیش خردمند خامشی ادب است | بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی |
| اگرچہ عقلمند کے آگے چپ رہنا ادب ہے | مگر ضرورت کے وقت یہی اچھا کہ تو بات کہنے کی کوشش کرے |
| دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن | بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی |
| دو چیزیں عقل کے ہلکاپن کی دلیل ہیں - خاموشی | کہنے کے وقت اور بولنا چپ رہنے کے وقت |

فی الجملہ زبان از مکالمت او در کشیدن قوت نداشتم و روئے از
قصہ کوتاہ اس سے بات نہ کرنے کی طاقت مجھ میں نہ تھی اور باتیں کرنے سے
محادثت بگردانیدن مروت ندانستم کہ یار موافق بود و دوست صادق
چشم پوشی کچھ مروت نہ معلوم ہوئی کیونکہ وہ مخلص اور سچا دوست تھا

بیت

| | |
|---|---|
| چو جنگ آوری با کسے در ستیز | کہ از وے گزیرت بود یا گریز |
| جب تو لڑے تو اس سے لڑ | کہ اس سے تجھکو چارہ کار یا گریز کی گنجایش ہو |

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان بیرون رفتم در فصل ربیعکہ
مجبوراً میں نے بات کرنا شروع کی اور ٹہلتا ہوا باہر گیا ربیع کا زمانہ تھا

لہ ذو الفقار - حضرت علی کی تلوار کا نام ہے - کیونکہ فقار کمر کی جوڑوان ہڈیوں کا نام ہے جنھیں ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے جو گردن سے کمر تک ہے - یہ تلوار بھی اسی طرح کٹاؤ دار تھی - اسلئے اسکو ذو الفقار بفتح فا کہا گیا۔

صولت برد آرمیده بود و آوان ورد رسیده قطعہ

سردی کی شدت کم ہوگئی تھی گلاب کے کھلنے کا زمانہ تھا۔

اول اردی بہشت ماہ[۱] جلالی
شروع اردی بہشت کے مہینہ کا سنہ جلالی مین

بلبل گوینده بر منابر قضبان
بلبل شاخون کے منبرون پر چہک رہی تھی

بر گل سرخ از نم اوفتاده لآلی
گلاب کے پھولون پر شبنم کے قطرے انکے موتی بکھرے ہوئے تھے

ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
اور ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے حالت غصہ مین معشوق کے رخسار پر پسینہ

شب را به بوستان با یکے از دوستان اتفاق مبیت افتاد
رات کو دوستون مین سے ایک دوست کے ساتھ باغ مین شب باشی کا اتفاق ہوا

موضعے خوش و خرم و درختان درہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش
ایک عمدہ جگہ تروتازہ اور درختون کے کنج مین گویا کہ کانچ کے ٹکڑے اُس کی خاک پر

ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ قطعہ
بکھرے ہوئے تھے اور عقد ثریا اوسکی انگورون کی بیل مین لٹکے ہوے تھے۔

روضۃ ماء نہرہا سلسال
ایسا ایک باغ جسکی نہرون کا پانی جاری تھا

دوحۃ سجع طیرہا موزون
درخت جسپر کے پرندونکی بولیان موزون تھین

آن پر از لالہ ہائے رنگارنگ
وہ رنگارنگ لالون سے بھرا تھا

وین پر از میوہ ہائے گوناگون
اور یہ درخت طرح طرح کے میوون سے بھرا تھا

باد در سایۂ درختانش
ہوانے اوسکے درختوں کے سایہ مین

گسترانیدہ فرش بوقلمون
رنگ برنگ کا فرش بچھا رکھا تھا

بامدادان کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے
صبح کے وقت جب ٹھہرنے کے ارادہ پر واپسی کی رائے غالب آئی تو مینے اپنے دوست کو دیکھا

گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آوردہ و آہنگ رجوع کردہ
گل ریحان اور سنبل اور ضیمران کے پھولون کو جمع کرکے دامن بھر لیا ہے اور اسیصورت مین واپسی کا ارادہ ہے

[۱] اردی بہشت فارسی شمسی مہینون مین سے ایک مہینہ کا نام ہے جو آخر بیساکھ کے مطابق پڑتا ہے اور وہ آفتاب کے برج ثور مین رہنے کا زمانہ ہے ۴۷۵ جلالی تاریخ سال شمسی کا نام ہے جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب ہے اور یہی تاریخ زمانہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ میں بہ لحاظ سنہ رائج تھی ہر سال جلالی ۳۶۵ دن اور ۴۹ دقیقہ کا شمار ہوتا ہے۔

گفتم گل بوستان راچنانکه دانی بقائے وعہد گلستان را وفائے
مینے کہا جیساکہ ظاہر ہے باغ کے پھولوں کو بقا نہیں ہوتی اور بہار کا زمانہ وفا نہین رکھتا اور
نہ باشد وحکیمان گفتہ اند ہرچہ نپاید دل بستگی را نہ شاید۔ گفتا
حکیموں کا قول ہے جو چیز پائدار نہ ہو وہ دل لگانے کے قابل نہین اُسنے
طریق چیست۔ گفتم برائے نزہت ناظران وفسحت حاضران
کہاکہ پھر کیا کیا جاوے مینے کہاکہ دیکھنے والون کی تازگی اور موجودہ لوگونکی تفریح کے
کتاب گلستان توانم تصنیف کردن کہ باد خزان را بر ورق او
لئے مین کتاب گلستان تصنیف کرسکتا ہون جکے ورق پر باد خزان کی لوٹ کا
دست تطاول نہ باشد۔ وگردش زمان عیش ربیع را بہ طیش
قابو نہ چل سکے اور زمانہ کی گردش اوسکی ربیع کی فصل (بہار) کو خریف
خریف مبدل نہ کند۔ نظم
(خزان) کے غصہ سے تبدیل نہ کرے

| | |
|---|---|
| بچہ کار آیدت زگل طبقے | از گلستان من ببر ورقے |
| پھولوں کا بھرا ہوا ایک طبق تیرے کس کام آئیگا | میری گلستان سے ایک ورق لیجا |
| گل ہمین پنج روز و شش باشد | وین گلستان ہمیشہ خوش باشد |
| پھول یہی پانچ چھ دن رہ سکتا ہے | اور یہ گلستان ہمیشہ تروتازہ رہیگی |

حالیکہ من این سخن بہ گفتم۔ دامن گل بریخت و در دامنم آویخت۔
جونہی کہ مینے یہ بات کہی پھولون کا دامن بکھیر دیا۔ اور میرے دامن سے لپٹ گیا کہ
اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا فصلے دو ہمان روز اتفاق بیاض افتادہ
سخی جب وعدہ کرتا ہے پورا کرتا ہے دو فصلین اوسیدن لکھنے کا اتفاق ہوا
در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسے کہ متکلمان
اچھی طرح زندگی بسر کرنے مین اور بول چال کے آداب مین ایسی عبارت میں کہ بات کرنے
را بہ کار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گل
والون کے کام مین آسکے اور خط کتابت کرنے والون کی بلاغت بڑھائے قصہ کوتاہ ابھی کچھ

گلستان بقیتے مانده بود که کتاب گلستان تمام شد۔

کچھ فصل بہار باقی تھی کہ کتاب گلستان ختم ہو گئی ۔

## ذکر پادشاهزادهٔ جهان سعد بن ابی بکر بن سعد نور الله قبره

ذکر بادشاہزادۂ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد کا خدا اسکی قبر کو نورانی کرے

تمام آنگه شود به حقیقت که پسندیده آید در بارگاه جهان پناه سایهٔ

اور تمام تو اصل میں جب ہوگی جبکہ پسند کی جائے بارگاہ میں جہان پناہ خدا کے

کردگار پرتو لطف پروردگار و ذخر زمان و کهف امان

سائے اور خدا کی مہربانی کے سائے اور ذخیرہ زمانہ اور امن کے ٹھکانے

المؤید من السماء المنصور علی الاعداء عضد الدولة القاهرة

آسمانی تائید سے مؤید دشمنوں پر فتحمند دولت غالب کے قوت بازو

سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن الاتابک

مذہب روشن کے چراغ دنیا کی خوبی اور اسلام کی جائے فخر سعد بیٹے اتابک

الاعظم شهنشاه المعظم مالک رقاب الامم مولی ملوک العرب

بڑے کے بڑے بادشاہون کے بادشاہ امتون کی گردنون کے مالک سردار عرب

والعجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین

اور عجم کے بادشاہون کے جنگل اور دریا کے بادشاہ سلیمان علیہ السلام کے ملک کے وارث دین

ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما و ضاعف اجلالهما

کے فتحمند ابوبکر بیٹے سعد کے بیٹے زنگی کے خدا اُن دونون کے اقبال کو ہمیشہ رکھے اور انکی بزرگی کو دونا کرے

واجعل الی کل خیر مآلهما بکرشمهٔ لطف خداوندی مطالعه فرماید قطعه

اور تمام نیکیوں کی طرف اونکی بازگشت کرے اپنی مالکانہ مہربانی کے ساتھ مطالعہ فرمائے۔

گر التفات خداوندیش بیاراید

اگر توجہ خداوندانہ اوسکو سنوارے

امید هست که روی ملال درنکشد

امید ہے کہ اس سے روگردانی نہ کرے گا

نگارخانهٔ چینی و نقش ارژنگیست

تو وہ (گلستان) چین کا نگارخانہ اور ارژنگ کا نقش ہے

ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگیست

اسوجہ سے کہ گلستان رنجیدگی کی جگہ نہین ہوتی

| | |
|---|---|
| علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش<br>خاص کرجب کہ اُس کا مُبارک دیباچہ | بنام سعد ابو بکر سعد بن زنگیست<br>سعد ابو بکر سعد بن زنگی کے نام سے ہے |

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ
ذکر امیر کبیر فخر الدین بیٹے ابی بکر بن ابی نصر کا خدا اسکی عمر دراز کرے

دیگر عروس فکر من از بے جمالی سر برنمی آرد و دیدہ یاس
دوسری بات یہ ہے کہ میری فکر کی دلھن خوبصورت نہ ہونے کیوجہ سے سرنہین اٹھا سکتی اور میری
از پشت پاے خجالت بر ندارد و در زمرۂ صاحب نظران متجلی
نااُمیدی کی آنکھ شرمندگی کے پشت پا سے نہین اٹھ سکتی اور اہل نظر کے گروہ مین روشن اور
نہ شود مگر آن کہ متحلی گردد بہ زیور قبول امیر کبیر عالم عادل
ظاہر نہین ہوسکتی مگر جب کہ زیور پہن لے قبولیت امیر کبیر عالم عادل
مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کہف الفقرا
مظفر اور منصور مددگار تخت سلطنت مشیر تدبیر مملکت جائے پناہ فقرا
ملاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آل فارس یمین الملک
ٹھکانے غربا فاضلون کے مربی نیک لوگون کے دوست اہل فارس کے فخر قوت ملک
ملک الخواص باربک فخر الدولہ والدین غیاث الاسلام والمسلمین
فرشتہ خاصیت عرض بیگی فخر دولت اور دین کے فریادرس اسلام اور مسلمانون کے
عمدۃ الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ
سردار بنے ہوئے بادشاہوں اور سلطانوں کا ابی بکر بن ابی نصر خدا انکی عمر کو دراز کرے اور ان کی قدر کو
و شرح صدرہ وضاعف اجرہ کہ ممدوح اکابر آفاقست و مجمع
بزرگ کرے اور انکے دل مین کشادگی پیدا کرے اور انکا اجر دونا کرے کہ دنیا کے بڑے لوگونکے ممدوح ہین اور
مکارم اخلاق
اخلاق خوبیوان کے مجمع ہین

شعر

| | |
|---|---|
| ہر کہ در سایۂ عنایت اوست<br>جو کوئی ان کی مہربانی کے سائے مین ہے | گنہش طاعت است و دشمن دوست<br>اُسکے گناہ اسکی عبادت ہین اور اسکے دشمن اسکے دوست ہین |

برهریک از بندگان و حواشی خدمتے معین است که اگر در ادائے
ہرایک کے ذمہ غلاموں اور پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک خدمت مقرر ہے کہ اگر اسکے ادا کرنے میں
برخے ازان تہاون و تکاسل روا دارند در معرض خطاب آیند
تھوڑی سی اس سے ڈھیل اور سستی جائز رکھیں تو انسے جواب طلب ہو جائے
و در محل عتاب مگر بر آن طائفہ درویشان که شکر نعمت بزرگان
اور انپر شاہی عتاب ہو مگر اس فقیروں کے گروہ پر کہ بڑے لوگوں کی نعمت کا شکر
واجب است و ذکر جمیل و دعائے خیر و ادائے چنین خدمتے وحدہ
ادا کرنا لازم ہے اور بہتر ذکر اور اچھی دعا اور ایسی خدمت کا ادا کرنا حالت
غیبت اولی تر است که در حضور آن به تصنع نزدیک است
غیبت میں بہت اچھا ہے کیونکہ سامنے رہ کر وہ بات بناوٹ سے زیادہ قریب ہے
واین از تکلف دور با بت مقرون باد قطعه
اور یہ تکلف سے دور ہے قبولیت سے نزدیک ہو

پشت دوتائے فلک راست شد از خرمی
آسمان کی ٹیڑھی کمر خوشی سے سیدھی ہو گئی
تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
جبکہ مادر ایام نے تجھ سا لڑکا پیدا ہوا ہے

حکمت محض است اگر لطف جہان آفرین
یہ بات محض حکمت کے رو سے ہے اگر خدا کی مہربانی
خاص کند بندهٔ مصلحت عام را
کسی بندہ کو عوام کی مصلحتوں کے لئے خاص کرے

دولت جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست
اسنے بے زوال دولت پائی جو نیکنام رہ کر زندہ رہا
کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را
کیونکہ اسکے بعد اس کی نیکی کا ذکر نام کو زندہ کرتا ہے

وصف ترا گر کنند ور نہ کنند اہل فضل
اگر اہل فضل تیری تعریف کریں یا نہ کریں
حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را
خوبصورت چہرے کے لئے آرائش دینے والی عورت کی ضرورت نہیں

## ذکر تقصیر خدمت موجب اختیار عزلت
خدمت کی کمی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کا بیان

تقصیر و تقاعدیکه در مواظبت خدمت بارگاه خداوندی میرود بنا بر
قصور اور باز رہنا دربار آقا کی دامی حاضری سے اس واسطے ہے

آن ست که طایفہ از حکماے ہندوستان در فضایل بزرجمہر سخن مگفتند

کہ ایک گروہ ہندوستان کے عقلمندوں میں سے بزرجمہر کی بزرگیوں کا ذکر کر رہا تھا

باخر جز این عیبش نہ دانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ

آخر میں اسبات کے سوائے اوسمین کوئی خرابی نہ معلوم ہوئی کہ بات کہنے مین بہت سست ہے یعنی بہت دیر مین

بسیار مے کند و مستمع را بسے منتظر مے باید بود تا وے تقریر سخنے کند

کلام کرتا ہے اور سننے والے کو بہت انتظار دیکھنا پڑتا ہے جب کبھی وہ کسی مسئلہ مین تقریر کرتا ہے

بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن

بزرجمہر نے یہ بات سنی اور جواب دیا کہ یہ سوچنا کہ مین کیا کہون اس پشیمانی سے اچھا ہے

کہ چرا گفتم

کہ مینے کیون کہا

## نظم

سخندان پروردہ پیر کہن
بات کا جاننے والا تجربہ کار اور پرانا بڈھا

بیندیشد آنگہ بگوید سخن
پہلے سوچ لیتا ہے اُسوقت بات کرتا ہے

مزن بے تأمل بہ گفتار دم
بے غور کئے بات کہنا شروع نہ کر

نکو گوے گر دیر گوئی چہ غم
بات اچھی کہہ دیر مین کہے تو کوئی پروا نہین

بیندیش وانگہ بر آور نفس
سوچ لے اور اس وقت بات منھ سے نکال

وزان پیش بس کن کہ گویند بس
اور اس سے پہلے بات ختم کر دے کہ لوگ کہین کہ ختم کرو

بہ نطق آدمی بہتر ست از دواب
بولنے کی وجہ سے آدمی چوپایون سے بہتر ہے

دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب
اگر تو اچھی بات نہ کہے تو تجھ سے چوپائے بہتر ہین

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصرہ کہ مجمع اہل دل ست و

پس یہ کیونکر ہوسکتا ہے اگر سرداران بارگاہ خداوندی کے سامنے (کہ خدا کرے اسکی فتح غالب رہے) جہان اہل دل کا مجمع

مرکز علماے متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و

ہے اور عالمان دانشمند کا مرکز ہے اگر بات کرنے کی گویائی ہمین مین دلیری کرتا ہون تو گویا بے ادبی کا

بضاعت مزجات بحضرت عزیز آوردہ کہ شبہ[1] در بازار جوہریان

مرتکب ہونگا اور کھوٹی پونجی کا بڑے دربار مین لانے والا مانا جاؤن گا کیونکہ پوتھ جوہریون کے بازار مین ادنے

[1] پوتھ ایک بہت کم قیمت چینی یا شیشے کی چیز ہے ۱۲

جوے نیرزد و چراغ پیش آفتاب پرتوے ندارد - و منارۂ بلند
قیمت نہین پاتی ہے اور چراغ آفتاب کے سامنے کوئی روشنی نہین رکھتا - اور ایک منارہ الوند
بر دامن کوہ الوند پست نماید
پہاڑ کے دامن مین بہت ہی پست معلوم ہوتا ہے

**مثنوی**

ہر کہ گردن بہ دعوے افرازد
جو شخص مدعی بن کر گردن بلند کرتا ہے
خویشتن را بہ گردن اندازد
وہ گویا اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے
سعدی افتادہ ایست آزادہ
سعدی ایک آزاد آدمی واقع ہوا ہے
کس نیاید بہ جنگ افتادہ
اور گرے ہوئے سے لڑنے کے لئے کوئی نہین آتا
اول اندیشہ وانگہی گفتار
پہلے سوچ لے اور اسوقت بات کہ
پاے بست آمدست وپس دیوار
پہلے نیو رکھتے ہین پھر دیوار بناتے ہین
نخل بندم ولے نہ در بستان
مین پودھا لگانا جانتا ہون مگر نہ کہ باغ مین
شاہدے ام ولے نہ در کنعان
مین شاہد ضرور ہون مگر نہ کہ کنعان مین

لقمان را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایان کہ تا جاے
لقمان سے لوگون نے کہا - تونے دانائی کس سے سیکھی - اسنے جواب دیا اندھون سے - کیونکہ وہ جب تک جگہ
نہ بینند پاے نہ نہند قَدِّمِ الْخُرُوجَ قَبْلَ الْوُلُوجِ
نہین دیکھ لیتے پانوں نہین رکھتے نکلنے کی فکر کو داخل ہونے کی فکر پر مقدم کر

**مصرع**

مردیت بیازما وانگہ زن کن
پہلے اپنی قوت مردانگی کا تجربہ کر اسوقت شادی کر

**قطعہ**

گرچہ شاطر بود خروس بہ جنگ
اگرچہ مرغ لڑائی میں چالاک ہوتا ہے
چہ زند پیش باز روئین چنگ
مگر مشت آہنی چنگل والے باز کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے
گربہ شیر است در گرفتن موش
بلی چوہے کے پکڑنے مین شیر ہوتی ہے
لیک موش است در مصاف پلنگ
مگر تیندوے کی لڑائی مین چوہے کی طرح ہے

اما بہ اعتماد وسعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عوائب زیردستان
لیکن بہ سبب بزرگون کی وسعت اخلاق کے بھروسے کے کہ عاجزادون کے عیبون سے چشم پوشی

۱؎ الوند ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بلند ہے اور شہر ہمدان کے نواحی مین واقع ہے -

بہ پوشند و در افشائے جرائم کہتران نہ کوشند کلمۂ چند بطریق اختصار از

کرتے ہیں اور چھوٹے لوگوں کی خطاؤں کے ظاہر کرنے میں کوشش نہیں کرتے چند کلمے مختصر طور پر

نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر ملوک ماضی رحمہم اللہ درین کتاب

نادر باتوں اور مثالوں اور شعر اور قصوں اور گزرے ہوئے بادشاہوں (کہ خدا انپر رحم کرے) کی تاریخ سے

درج کردیم و برخے از عمر گران مایہ بود خرج موجب تصنیف

اس کتاب میں ہم نے لکھے ہیں اور تھوڑی سی قیمتی عمر اُسپر صرف کی ہے اس کتاب کی تصنیف

کتاب این بود

کا سبب یہی تھا

**قطعہ**

بہ ماند سالہا این نظم و ترتیب

یہ نظم اور ترتیب برسوں رہیگی

ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے

اور ہمارے خاک کا ایک ایک ذرہ جگہ جگہ پڑا ہوگا

غرض نقشیست کز ما یاد ماند

غرض یہ ایک نقش ہے جو ہماری یادگار رہے

کہ ہستی را نمی بینم بقائے

کیونکہ زندگی میں ہمکو کوئی پائداری نہیں معلوم ہوتی

مگر صاحبدلے روزے برحمت

شاید کوئی بزرگ کسی دن رحم کرکے

کند در کار این مسکین دعائے

اس غریب کے حق میں کوئی دعا کرے

امعان نظر در ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید

نظر کی گہرائی نے کتاب کی ترتیب اور باتوں کی تہذیب میں اختصار سخن کو مصلحت سمجھا یہانتک

تا مر این روضۂ غنا و حدیقۂ غلبا را چون بہشت بہ ہشت باب

کہ خاص اس گنجان باغ اور گھنے گلزار کے لئے بہشت کی طرح آٹھ دروازوں (باب)

اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بہ ملالت نہ انجامد

کا اتفاق پڑا اور اسی سبب سے یہ مختصر ہے تاکہ کدورت نہ پیدا ہو

**باب اول در سیرت بادشاہان**

پہلا باب بادشاہوں کی عادت میں ہے

**باب دوم در اخلاق درویشان**

دوسرا باب درویشوں کے عادات میں ہے

**باب سوم در فضیلت قناعت**

تیسرا باب قناعت کی بزرگی میں ہے

**باب چہارم در فضیلت خاموشی**

چوتھا باب چپ رہنے کی فضیلت میں

## باب پنجم در عشق و جوانی

پانچوان باب جوانی اور عشق کے بیان مین

## باب ششم در ضعف و پیری

چھٹا باب ضعیفی اور بڑھاپے کے بیان مین

## باب ہفتم در تاثیر تربیت

ساتوان باب تعلیم کے اثرات کے بیان مین

## باب ہشتم در آداب صحبت

آٹھوان باب صحبت کے آداب کے بیان مین

### مثنوی

دران مدت کہ ما را وقت خوش بود

جس زمانہ مین کہ ہمکو فراغت حاصل تھی

ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود

سنہ ہجری چھ سو چھپن تھے

مراد ما نصیحت بود و گفتیم

ہمارا مقصد صرف نصیحت کرنا تھا جو ہم نے کر دی

حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اور خدا کو سونپ کر خود رخصت ہو گئے

## باب اوّل در سیرت بادشاہان

پہلا باب بادشاہون کی عادات کے بیان مین

**حکایت** - بادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد بیچارہ

سنا ہے ایک بادشاہ کے متعلق سنا ہے کہ اُسنے ایک قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا بیچارہ

دران حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ

قیدی نے اس ناامیدی کی حالت مین بادشاہ کو گالیان دینا اور سخت سست کہنا شروع کیا

اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آید بگوید **بیت**

کیونکہ بزرگون کا مقولہ ہے جو کوئی جان سے ہاتھ دھو لیتا ہے تو جو کچھ جی مین آتا ہے کہہ گزرتا ہے

وقت ضرورت چو نماند گریز

ضرورت کے وقت جب بھاگنے کا موقع نہین رہتا

دست بگیرد سر شمشیر تیز

تو ہاتھ تیز تلوار کا قبضہ تھام لیتا ہے

اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ

جب آدمی مایوس ہو جاتا ہے تو اسکی زبان دراز ہو جاتی ہے

کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ

جیسے دبی ہوئی بلی کتے پر حملہ کرتی ہے

ملک پرسید کہ چہ می گوید - یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند

بادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ قیدی کیا کہتا ہے وزیرون مین سے ایک نیکذات وزیر نے عرض کیا کہ اے آقائے نعمت

ہمی گوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد و از سر خون

وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ لوگ بڑے اچھے ہین جو غصہ کو ضبط کرتے اور لوگون کو معاف فرماتے ہین بادشاہ کو رحم آ گیا اور اسکے قتل کا

او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنائے جنس ما را نشاید
خیال چھوڑ دیا دوسرا وزیر جو اس وزیر کا مخالف تھا اُسنے کہا کہ ہمارے عہدے کے لوگون
در حضرت پادشاہان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد
بادشاہون کے دربار میں سچ کے سوائے بات نہ کہنا چاہیے اُسنے بادشاہ کو گالی دی اور
و ناسزا گفت - ملک روئے ازین سخن درہم کشید و گفت آن دروغ
نالایق کہا بادشاہ نے یہ بات سنکر غصہ سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ جو جھوٹ اُسنے بولا
کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازین راست کہ تو گفتی - کہ روئے
ہے وہ مجھے تیرے اس سچ سے زیادہ پسند آیا کیونکہ اس کا رُخ
آن در مصلحتے بود - و بنائے این بر خبثے و خردمندان گفتہ اند
ایک نیکی کی طرف تھا اور اس تیرے سچ کی بنا بدی پر ہے اور عقلمندوں کا یہ مقولہ ہے
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

## شعر

کہ وہ جھوٹ جسمین مصلحت شامل ہو فتنہ اُٹھانے والے سچ سے اچھا ہوتا ہے۔

ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید
جو شخص ایسا ہے کہ بادشاہ اس کا کہنا کرتا ہے
حیف باشد کہ جز نکو گوید
بڑے افسوس کی بات ہے اگر وہ شخص نیکی کے سوائے بات کہے

## لطیفہ

برطاق ایوان فریدون[لہ] نوشتہ بود
فریدون بادشاہ کے محل کے دروازہ پر لکھا تھا

## مثنوی

جہان اے برادر نماند بکس
کہ اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہین رہیگی
دل اندر جہان آفرین بند و بس
دل خدا سے لگانا چاہیے باقی کچھ نہین
مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت
دنیا کے ملک پر بھروسہ نہ کر اور اسکے سہارے نرہ
کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
کیونکہ دنیا نے بہت سے تجھ جیسے آدمی پرورش کرکے مار ڈالے
چو آہنگ رفتن کند جان پاک
جب پاک جان جانے کا ارادہ کرے
چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک.
تو خاک اور تخت پر مرنا دونون برابر ہین

## حکایت

یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید
خراسان کے بادشاہون میں سے کسی نے سلطان محمود سبکتگین کو خواب میں دیکھا

لہ فریدون ایران کے ایک قدیم بادشاہ کا نام ہے جسنے ضحاک کو شکست دی اور ایران توران شام در روم پر قابض ہو کر نہایت عدل انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔

کہ جملۂ وجود او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچنان در چشم خانہ
کہ اسکے جسم کے تمام حصے بکھر گئے تھے اور خاک ہو گئے تھے مگر اسکی آنکھیں اسی طرح آنکھوں کے حلقوں میں
میگردیدند و نظر میکردند۔ سایر حکما از تاویل آن فرو ماندند
گردش کر رہی تھیں اور دیکھ رہی تھیں۔ تمام عقلمند اس خواب کی تعبیر بتانے سے عاجز ہو گئے
مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت۔ ہنوز نگران است کہ ملکش با دگران است
مگر ایک فقیر تھا جسنے تعبیر بتائی اور کہا کہ اس کی آنکھیں ابھی دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضے میں ہے

## قطعہ

بس نامور بزیر زمین دفن کردہ اند
بہت سے نامور لوگ زمین کے نیچے دفن کئے ہیں
کز ہستیش بروے زمین یک نشان نماند
کہ انکی ہستی کا اب زمین پر کوئی نشان باقی نہیں رہا

آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک
اس بڈھی کی لاش کو جو خاک کے نیچے دفن کیا
خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
خاک نے اسکو ایسا کھایا کہ اسکی ہڈی بھی نہ رہی

زندہ است نام فرخ نوشیروان[لہ] بعدل
نوشیروان کا مبارک نام عدل کیوجہ سے زندہ ہے
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند
اگرچہ بہت زمانہ گزر گیا کہ نوشیروان نہیں رہا

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
اے فلان شخص کوئی نیکی کر اور عمر کو غنیمت جان
زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند
اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ آج فلان مرگیا

**حکایت** ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر۔ و دیگر برادرانش
میں نے ایک بادشاہزادے کے متعلق سنا ہے کہ پستہ قد تھا اور دبلا (کمزور) اور اسکے دوسرے بھائی
بلند بالا و خوبروئے بارے پدر بکراہت و استحقار در وے نظر
قد آور اور خوبصورت تھے ایک دفعہ باپ کراہت اور حقارت کے ساتھ اسکو دیکھ رہا
ہمی کرد پسر بفراست و استبصار بجائے آورد و گفت اے پدر کوتاہ
تھا لڑکے نے ہوشیاری اور دانائی سے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا اے باپ ٹھگنا
خردمند بہ از نادان بلند۔ نہ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر
عقلمند لمبے بیوقوف سے اچھا ہوتا ہے کیا یہ بات نہیں ہے کہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے قیمت میں بہتر ہوتی ہے

لہ نوشیروان ایک عادل بادشاہ کا نام ہے۔ سعدی کے زمانے میں اسکو گزرے ہوئے سات سو برس ہوئے تھے۔

شعر

اَلشَّاةُ نَظِیفَۃٌ وَ الْفِیلُ جِیفَۃٌ[۱]

بکری پاک اور حلال ہے اور ہاتھی مردار ہے

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّ اِنَّہٗ ۔ لَاَعْظَمُ عِنْدَاللّٰہِ قَدْرًا وَّ مَنْزِلًا

بہت چھوٹا دنیا کے پہاڑوں میں طور ہے اور یقینا ۔ وہ خدا کے نزدیک قدر و منزلت میں بہت بڑا ہے

قطعہ

آن شنیدی کہ لاغرے دانا ۔ گفت بارے بابلہے فربہ

تو نے وہ بات سنی ہے کہ ایک دُبلے عقلمند نے ۔ ایک مرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہا

اسپ تازی اگر ضعیف بود ۔ ہمچنان از طویلۂ[۲] خر بہ

عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہو ۔ پھر بھی گدھوں کے طویلے سے بہتر ہے

پدر بخندید - و ارکان دولت بپسندیدند - و برادران بجان رنجیدند قطعہ

باپ ہنسا اور امرا و وزرا نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو دلی صدمہ پہنچا۔

تا مرد سخن نگفتہ باشد ۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہو ۔ اس کا عیب اور ہنر چھپا ہوا ہوتا ہے

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست ۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جنگل کو نہ سمجھنا چاہئے کہ خالی ہے ۔ شاید کہ تیندوا سویا ہوا ہو

شنیدم کہ دران قرب ملک را دشمنے صعب روئے نمود - چون لشکر
میں نے سنا ہے کہ اسی مستقبل قریب میں بادشاہ کو ایک سخت دشمن نے حملہ کیا جب دونوں
از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصد مبارزت کردند - اول
طرف کی فوجیں آمنے سامنے ہوئیں اور لڑائی پر تل گئیں - تو پہلے پہل
کسیکہ بمیدان در آمد آن پسر بود و گفت - قطعہ
جو شخص میدان میں آیا وہی لڑکا تھا آیا اور اُسنے کہا

آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ۔ آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میرے پشت دیکھے ۔ میں وہ ہوں کہ خاک اور خون میں تو ایک سر دیکھے گا

۱ بکری حلال ہے یعنی اس کا دودھ پینا اور گوشت کھانا حلال ہے اور ہاتھی مردار ہے ۲ طویلہ میں یاے معروف ہے یاے مجہول سے پڑھنا غلطی ہے - مجازا اصطبل کو کہتے ہیں - ورنہ دراصل اس رسی کا نام ہے جسمیں ایک ایک پاؤں چند گھوڑوں یا گدھوں کا باندھتے تھے

| | |
|---|---|
| **کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند** | **روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری** |
| کیونکہ جو کوئی لڑنے کیلیے آتا ہے تو وہ اپنے خون سے کھیلتا ہے | اور لڑائی کے دن جو بھاگتا ہے تو وہ ایک فوج کے خون کھیلتا ہے |

**این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنے چند مردان کاری را بکشت چون پیش**

یہ کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کیا کتنے ہی تجربہ کار سپاہیوں کو مار ڈالا اور جب

**پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت** **قطعہ**

باپ سے ملا تو زمین کو چوما اور کہا۔

| | |
|---|---|
| **اے کہ شخص منت حقیر نمود** | **تا درشتی ہنر نپنداری** |
| اے جناب آپ کو میرا جسم لاغر معلوم ہوا | آپنے میرے ہنر کی سختی کا خیال نہین کیا |
| **اسپ لاغر میان بکار آید** | **روز میدان نہ گاو پرواری**[ا] |
| کمزور پتلی کمر والا گھوڑا | لڑائی کے دن کام آتا ہے نہ کہ پروار کا بیل |

**آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود و اینان اندک۔ جماعتے آہنگ**

بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کی فوج زیادہ تھی اور یہ لوگ کم تھے اِنکی ایک دستے نے بھاگنے کا

**گریز کردند پسر نعرہ بزد و گفت اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان**

قصد کیا لڑکے نے نعرہ مارا اور کہا کہ اے مردو کوشش کرو ہرگز عورتوں کا ڈھنگ نہ

**نپوشید۔ سواران را بگفتن او تہور زیادہ گشت و بیکبار حملہ کردند**

اختیار کرو سواروں کی اُسکے کہنے سے دلیری بڑھ گئی اور ایک بارگی حملہ کر دیا

**شنیدم کہ ہم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشمش ببوسید و در**

مینے سنا ہے کہ اُسی دن دشمن پر فتح پائی۔ باپ نے اسکے سر اور آنکھوں پر بوسہ دیا

**کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش گرداند۔ برادرانش**

اور گود میں اٹھا لیا اور روزانہ اُسپر زیادہ توجہ کی یہان تک کہ اپنا ولیعہد مقرر کیا۔ اُسکے بھائی

**حسد بردند و زہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد**

حسد کرنے لگے اور اسکے کھانے مین زہر ملا دیا اسکی بہن نے کھڑکی میں سے یہ حرکت دیکھ لی اور کھڑکی کو زور سے کھٹکھٹایا۔

ا پروار اس گھر کو کہتے ہین جو گرمی کے زمانے میں بیل وغیرہ چرانے والے گائے بیلوں وغیرہ کو آرام دینے کے لیے سایہ دار اور ٹھنڈی جگہ میں بنا لیتے ہیں ۱۲-

پسر دریافت دست از طعام باز کشید - و گفت محالست کہ ہنرمندان
لڑکا سمجھ گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہنرمند
بمیرند و بے ہنران جائے ایشان گیرند - شعر
مرجائیں اور نکمّے ان کی جگہ لیں

| | |
|---|---|
| کس نیاید بزیر سایۂ بوم<br>اُلّو کے سایہ میں کوئی نہ آئیگا | ور ہما از جہان شود معدوم<br>چاہے ہما کا جہان میں نشان بھی نہ رہے |

پدر را ازین حال آگہی دادند - برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد
باپ کو اس حال کی خبر کی اُسکے بھائیوں کو بلایا اور واجبی گوشمالی کی پھر
پس ہر یکے را از اطراف بلاد حصۂ مرضی معین کرد - تا فتنہ فرو نشست
ہرایک کا مختلف طرف کے شہروں میں سے مرضی کے مطابق حصہ مقرر کردیا یہاں تک کہ فتنہ و فساد جاتا رہا -
و نزاع برخاست کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند -
اور جھگڑا ختم ہوگیا کیونکہ دس فقیر ایک کملی میں سو سکتے ہیں اور دو بادشاہوں کا ایک ولایت میں گذارا نہیں ہوسکتا

| | |
|---|---|
| نیم نانے گر خورد مرد خدائے<br>اگر درویش آدھی روٹی کھائے گا<br>ملک اقلیمے بگیرد بادشاہ<br>اگر بادشاہ ایک اقلیم بھی لے لیگا | بذل درویشان کند نیمے دگر<br>تو دوسری آدھی روٹی فقیروں کو دیدے گا<br>ہمچنان در بند اقلیمے دگر<br>تو ویسے ہی اُسے دوسرے اقلیم کی فکر ہوگی |

## حکایت

طایفۂ دزدان عرب بر سر کوہے نشستہ بودند - و منفذ
چوروں کا ایک گروہ پہاڑ کی ایک چوٹی پر رہنے لگا تھا اور قافلہ
کاروانیان بستہ - و رعیت بلدان از مکاید ایشان مرعوب و لشکر
والوں کا رستہ بند کردیا تھا اور شہروں کی رعیت اونکی مکروں سے ڈرتی تھی اور بادشاہ
سلطان مغلوب - بحکم آنکہ ملاذے منیع از قلۂ کوہے گرفتہ بودند و ملجائے
کا لشکر دبا ہوا تھا کیونکہ اونھوں نے رہنے کی جگہ ایک پہاڑ کی مضبوط چوٹی پر بنائی تھی اور سکو اپنا
و ماوائے خود کردہ - مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان
جائے پناہ اور بود و باش کا مقام مقرر کیا تھا - اُن ملکوں کے عقلمندوں نے اُن کے نقصانات کے دفع کرنے کے لئے

مشاورت کردند کہ اگر این طایفہ ہمبرین نسق روزگارے مداومت
مشورہ کیا کہ اگر یہ گروہ اسیطور پر ایک مدت تک یہان ٹھیرا رہے گا تو مقابلہ
نمایند مقاومت ممتنع گردد
محال ہو جائیگا

**مثنوی**

درختے کہ اکنون گرفتست پائے
جو درخت ابھی اُگا ہے
بہ نیروے شخصے برآید ز جائے
تو ایک شخص کے زور کرنے سے اپنی جگہ سے اکھڑ آئیگا
وگر ہمچنان روزگارے ہلی
اور اگر اوسکو ویسے ہی ایک مدت چھوڑ دیا جائے
بہ گردونش از بیخ بر نگسلی
تو گردون[1] کے ساتھ بھی اسکو جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے
سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل
چشمہ کا سوراخ اس وقت بند کرنا چاہیے جب وہ ایک سلاخ سے بند ہو سکے
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل
اور جب چشمہ بھر گیا اسوقت ہاتھی پر چڑھکر بھی گزرنا محال ہے

سخن برین مقرر شد کہ یکے را بہ تجسس ایشان گماشتند و فرصت نگاہ می داشتند
یہی صلاح ٹھرگئی کہ ایک شخص کو انکی سراغ رسانی کے لیئے مقرر کیا اور فرصت و موقع کا انتظار کرتے رہے
تا وقتیکہ بر سر قومے راندہ بودند و مقام خالی ماندہ - تنے چند مردان واقعہ
یہانتک کہ ایک وقت مین چور ایک قوم پر چڑھکر گئے تھے اور انکی جگہ خالی رہ گئی تھی تھوڑے سے آزمودہ کار اور
دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعب جبل پنہان شدند شبانگاہے
تجربہ کار آدمیون کو بھیجا تو وہ پہاڑ کی گھاٹیوں مین چھپ گئے رات کے وقت جب کہ
کہ دزدان باز آمدند - سفر کردہ - و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند
چور واپس آئے سفر کئے ہوئے اور لوٹ کا سامان ساتھ - آتے ہی بدن سے ہتھیار کھول ڈالے
و رخت غنیمت بنہادند - نخستین دشمنے کہ بر سر ایشان تاخت آورد
اور لوٹ کا اسباب رکھدیا - اب وہ دشمن جسنے سب سے پہلے اُنپر حملہ کیا
خواب بود - چندان کہ پاسے از شب گذشت **شعر**
نیند تھی یہانتک کہ ایک پہر رات گزر گئی

---

[1] گردون گاڑی کے معنی میں لایا گیا ہے - یہ لفظ جر ثقیل کی جسکے معنی بیل کے بھی آتا ہے - منتہی الارب آسمی -

| | |
|---|---|
| **قرص خورشید در سیاہی شد**<br>سورج کی ٹکیہ سیاہی مین چلی گئی | **یونسؑ اندر دہان ماہی شد**<br>اور یونس مچھلی کے پیٹ میں چلا گیا |

**مردان دلاور از کمینگاہ بدر جستند۔ و دست یگان یگان بر کتف بستند**

دلیر لوگ اپنی گھاتون کی جگہ سے باہر آئے اور ایک ایک کے ہاتھ مونڈھون پر باندھ دیے

**بامدادان بدرگاہ ملک حاضر آوردند۔ ہمہ را بہ کشتن فرمود۔ اتفاقاً در آن**

صبح کے وقت بادشاہ کے دربار مین حاضر کیا۔ سب کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا اتفاقاً اُن مین

**میان جوانے بود کہ میوہ عنفوان شبابش نو رسیدہ و سبزہ گلستان**

ایک جوان تھا کہ اُس کی جوانی کی شروعات کا میوہ بالکل تازہ تھا اور اسکے رخساروں کے باغ کا سبزہ

**عذارش نو دمیدہ۔ یکے از وزیران پائے تخت ملک را بوسہ داد**

نیا نیا اگا تھا۔ وزیرون مین سے ایک وزیر نے بادشاہ کے تخت کے نیچے کی زمین چومی اور

**و روئے بہ شفاعت بر زمین نہاد و گفت این پسر ہنوز از باغ**

سفارش کے لئے منھ زمین پر رکھدیا اور کہنے لگا کہ اِس لڑکے نے ابھی جوانی کے باغ

**زندگانی بر نخوردہ است۔ و از ریعان جوانی تمتع نیافتہ توقع بہ کرم و**

کا پھل نہین کھایا ہے اور جوانی کی بڑھوار سے فائدہ نہین اُٹھایا ہے آپ کے مالکانہ کرم اور

**اخلاق خداوندی آنست کہ بہ بخشیدن خون او بر بندہ منت نہند**

اخلاق سے امید یہ ہے کہ اِس کی جان بخشی فرما کر بندہ کو ممنون منت فرمائیں

**ملک روئے ازین سخن درہم آورد۔ و موافق رائے بلندش نیامد و گفت**

بادشاہ نے یہ بات سنکر ناک بھون سمیٹی اور اسکی رائے بلند کو یہ بات پسند نہ آئی اور جواب دیا

---

ف یونسؑ ایک پیغمبر کا نام ہے جو اس خوف سے کہ شاید میری قوم میری تکذیب کرے قوم کے درمیان سے نکل چلے گئے اور ایک کشتی میں سوار ہوئے تین روز کشتی میں چلتے رہے اتفاقاً ایک بڑی مچھلی نے دریا میں سے سر نکالا اور کشتی کو روک لیا ملاح نے کہا کہ اس کشتی مین کوئی گنہ گار ہے جب تک اسکو ہم مچھلی کے حوالے نکردینگے کشتی نہ چلے گی۔ آپ نے فرمایا کہ مین گنہ گار ہون مجھے مچھلی کو دیدو۔ بہت ردو قدح کے بعد آپ کو مچھلی کے سامنے ڈالا اور مچھلی آپ کو نگل گئی اُسوقت آپکو تین قسم کی تاریکیوں سے سابقہ ہوا۔ رات۔ دریا کی تاریکی۔ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔ چالیس روز کے بعد مچھلی نے پھر آپکو اُگل کر دریا کے کنارے پر ڈالدیا۔ مفصل قصہ کتب سیر میں مرقوم ہے ۱۲۔ عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست<br>جسکی بنیاد بُری ہے وہ نیکوں کے عادات قبول نہیں کرتا | تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است<br>نااہل کو تعلیم دینا ایسا ہے جیسے گنبد پر اخروٹ لڑھکا یا جائے |

نسل و بنیاد اینان منقطع کردن اولےتر است کہ آتش کشتن و اخگر گزاشتن
ان کی نسل اور بنیاد کو قطع کرنا بہت مناسب ہے کیونکہ آگ بجھانا اور چنگاری چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا
وافعی کشتن و بچہ اش رانگاہ داشتن کار خردمندان نیست قطعہ
اور اسکے بچہ کو حفاظت سے رکھنا عقلمندون کا کام نہیں ہے

| | |
|---|---|
| ابر گر آب زندگی بارد<br>اگر ابر آب حیات برسائے<br>با فرو مایہ روزگار مبر<br>کمینے کے ساتھ اپنی زندگی کا زمانہ ضائع نہ کر | ہرگز از شاخ بید بر نخوری<br>تو بھی بید کی شاخ کا تو پھل نہیں کھا سکتا<br>کہ زنے بوریا شکر نہ خوری<br>کیونکہ بورئے کی نرکل سے شکر نا کر تو نہیں کھا سکتا |

وزیر این سخن بشنید۔ طوعاً و کرہاً بہ پسندید و بر حسن رائے ملک آفرین
وزیر نے یہ بات سنی اور خوشی و ناخوشی کے طور پر مانی اور بادشاہ کی بہترین رائے کی تعریف
خواند و گفت انچہ خداوند دام ملکہ فرمود عین حقیقت است اگر در صحبت
کی اور کہا جو کچھ کہ آقائے نعمت دام ملکہ نے فرمایا ہے یہ بالکل صحیح ہے اگر اُن بدون کی صحبت
آن بدان تربیت یافتے طینت ایشان بگرفتے و یکے از ایشان
مین یہ تعلیم پاتا اور انکی عادات اسمین اثر کرتین تو یہ بھی انھین میں سے ایک فرد
شدے اما بندہ امیدوار بود کہ بہ صحبت صالحان تربیت پذیرد و
ہو جاتا مگر غلام کو امید ہے کہ نیکوں کی صحبت مین تعلیم پائے گا تو
خوے خردمندان گیرد کہ ہنوز طفل است۔ و سیرت بغی و عناد آن
عقلمندون کے عادات اسمین پیدا ہونگے کیونکہ ابھی بچہ ہے اور اس قوم کی بغاوت
قوم در نہاد او متمکن نشدہ و در حدیث است۔ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ
اور دشمنی کی عادتین ابھی اسکی ذات مین موثر نہین ہوئی ہین اور حدیث مین ہے کہ ہر بچہ
عَلَی الْفِطْرَۃِ وَ اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ
اسلام کی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے اور اسکے ماں باپ اسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہین

قطعہ

پسر نوحؑ با بدان بنشست
حضرت نوح کا لڑکا بدوں کے ساتھ بیٹھا

خاندان نبوتش گم شد
اُسکا نبوت کے خاندان سے سلسلہ ختم ہو گیا

سگ اصحاب کہف روزے چند
اصحاب کہف کا کتا تھوڑے دنوں تک

پئے نیکان گرفت مردم شد
نیکوں کے ساتھ ساتھ رہا آدمی ہو گیا

تا ملک ازسر آزار او در گذشت۔ و گفت بخشیدم اگرچہ مصلحت نہ دیدم
یہانتک کہ بادشاہ نے اسکے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا اور کہا میںنے جان بخشی کر دی اگرچہ یہ بات مجھے مصلحت نہیں معلوم ہوئی

رباعی

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
تجھے معلوم ہے کہ زال نے رستم پہلوان کو کیا نصیحت کی تھی

دیدم بسے کہ آب سرچشمہ خرد
ہمنے بہت سی مرتبہ یہ دیکھا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی

دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
کہ دشمن کو کمزور اور غریب نہ سمجھنا چاہیئے

چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد
جب زیادہ ہو گیا تو اونٹ اور بوجھ کو بہالے گیا

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیت او
قصہ کوتاہ لڑکے کو ناز و نعمت کے ساتھ پرورش کیا اور ادب سکھانے والے استاد کو اسکی تعلیم کے لئے
نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش
مقرر کیا یہانتک عمدہ طور سے بات کرنا اور بات کا جواب دینا اور بادشاہوں کی خدمت کے آداب اسکو
در آموختند و در نظر ہمگنان پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرت
سکھائے اور سب لوگ اس کو پسند کرنے لگے ایک بار وزیر کچھ اسکی اچھی عادات کا ذکر
سلطان شمۂ میگفت کہ تربیت عاقلان درو اثر کردہ است و جہل قدیم
بادشاہ کے سامنے کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ عقلمندوں کی تعلیم نے اس میں اثر کیا ہے اور قدیم جہالت

ف۱ نوح ایک پیغمبر کا نام ہے جنکے زمانے مین ایک بردست طوفان آیا اور اُن کا بیٹا کنعان بھی اُن سے علیحدہ رہا اور دشمنوں کے ساتھ مخالفت کرتا رہا۔
ف۲ اصحاب کہف سات آدمی تھے جو ایک بادشاہ ظالم مشرک کے خوف سے شہر سے نکلکر ایک غار مین جاکر سوگئے تھے اور ان کے ساتھ ایک کتا تھا جسکو قطمیر کہا جاتا تھا اُن سب کا مکمل قصہ کتب سیر میں مرقوم ہے ۱۲۔
ف۳ زال رستم کے باپ کا نام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اُسکے تمام جسم پر سفید بال تھے۔ اور اسی وجہ سے اسکا نام زال رکھا گیا یہ بھی مشہور ہے کہ اسکو ایک سیمرغ نے پالا تھا ۱۲۔ عبدالباری آسی

از جبلت او بدر برده ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت - بیت

اسکی عادت سے دور کردی ہے بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آئی اور کہنے لگا

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
آخرکار بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوگا

گرچہ با آدمی بزرگ شود
اگرچہ آدمیوں کے ساتھ رہتے رہتے بڈھا ہوجائے

سال دو برین برآمد - طایفۂ اوباش محلت در وے پیوستند و عقد موافقت

دو برس اس بات کو گذر گئے کہ بدمعاش اس سے مل گئے اور دوستی کا عہد ہو گیا

بستند تا بوقت فرصت وزیر و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت بے قیاس

یہانتک کہ موقع پاکر وزیر اور اُسکے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا اور بہت سا مال اُٹھاتے گیا

برداشت و در مغارۂ دزدان بجاے پدر بنشست و عاصی شد

اور باپ کی جگہ چوروں کی گپھا میں رہنے لگا اور باغی ہوگیا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعہ

بادشاہ نے حسرت سے انگلی دانتوں مین دبائی اور کہا

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے
اچھی تلوار برے لوہے سے کوئی کیسے بنا سکتا ہے

ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
اے عقلمند نالائق تعلیم دینے سے لایق نہین ہوسکتا

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
بارش کہ جسکی طبیعت کے لطیف ہونے مین کسیکو خلاف نہین ہے

در باغ لالہ روید و در شورہ[1] بوم خس
وہ باغ مین لالہ اگاتی ہے اور زمین مین گھاس پھونس

قطعہ

زمین شورہ سنبل[2] بر نیارد
او سر زمین سنبل پیدا نہین کرسکتی

درو تخم عمل ضایع مگردان
اسمین کوشش کا تخم ضایع نہ کر

نکوئی با بدان کردن چنانست
نیکی بدوں کے ساتھ کرنا ایسی ہے

کہ بد کردن بجاے نیک مردان
جیسے نیکوں کے ساتھ بدی کرنا

حکایت سرہنگ[3] زادہ را بر در سراے اغلمش[4] دیدم کہ عقل و کیاست

مینے ایک سپاہی زادہ کو اغلمش کے محل کے دروازے پر دیکھا کہ عقل اور دانائی

[1] شورہ بوم وہ زمین جس مین زراعت نہ ہوسکے - وہ زمین جسمین کھار زیادہ ہو - اور اسکو اوسر یا بنجر کہتے ہین - [2] سنبل بعض کے نزدیک بالچھڑ اور بعض کے نزدیک ایک نیلگون تیز بو پھول کا درخت ہے ۱۲ [3] سرہنگ سردار لشکر نقیب - چوبدار [4] اغلمش بضم الف - ترکی لفظ ہے ایک بادشاہ کا نام تھا ۱۲ -

وفہم و فراست زیادة الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا فرد

اور سمجھ بوجھ بیان سے زیادہ اس مین تھی کمسنی ہی کے زمانہ سے بزرگی کی نشانیان اسکی پیشانی پر ظاہر ہو رہی تھین۔

| | |
|---|---|
| بالای سرش ز ہوشمندی | میتافت ستارۂ بلندی |
| اسکے سر کے اوپر عقلمندی کی وجہ سے | بلندی مرتبہ کا ستارہ چمک رہا تھا |

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد۔ کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان

حاصل کلام یہ کہ بادشاہ کی نظر میں مقبول ہوگیا کیونکہ ظاہر و باطن کی خوبصورتی اس میں تھی اور عقلمندون کا

گفتہ اند۔ توانگری[ل] بہ ہنر است نہ بہ مال و بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال ابنای

قول ہے کہ مالداری ہنر پر موقوف ہوتی ہے نہ کہ مال پر اور بزرگی عقل پر منحصر ہے نہ کہ عمر پر اسی قسم

جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتن او سعی

کے دوسرے لوگ اسکے عہدے سے جلنے لگے اور ایک بددیانتی کی اسکو تہمت لگائی اور اسکے مارڈالنے

بیفائدہ نمودند ع دشمن چہ زند چو مہربان باشد دوست۔

کی بیفائدہ کوشش کی مگر دشمن کیا مار سکتا ہے جب دوست مہربان ہو

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو چیست۔ گفت در سایۂ

بادشاہ نے پوچھا کہ تجھ سے ان کے دشمنی کرنے کی کیا وجہ ہے جواب دیا میں نے آقائے

دولت خداوندی دام ملکہ ہمگنان را راضی کردم بکرم۔ مگر حسودان

نعمت دام ملکہ (اسکا ملک ہمیشہ رہے) کے سایہ مین کرم کرکے سبکو راضی کیا مگر حاسد لوگ ہیں جو کہ

کہ راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من اقبال و دولت خداوند جاوید باد قطعہ

راضی نہین ہوتے وہ میری نعمت کے جانے پر ہی راضی ہونگے اور خدا کرے آقائے نعمت کا اقبال و دولت ہمیشہ رہے

| | |
|---|---|
| توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے | حسود را چہ کنم کو ز خود برنج در است |
| میں یہ کرسکتا ہون کہ کسی کے دل کو نہ دکھاؤن | مگر حاسد کو کیا کرون کیونکہ وہ آپ ہی آپ رنجیدہ ہے |
| بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست | کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست |
| اے حاسد مرجا کہ یہ ایک ایسا دکھ ہے | کہ اسکی تکلیف سے سوائے موت کے چھٹکارا نہین ہو سکتا |

ل یعنی اصل مالداری وہ ہے جو کچھ ہنر جانتا ہے۔ اکثر نسخون مین توانگری بدل است لکھا ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ توانگری ہمت پر موقوف ہے ۱۲۔ عبد الباری آسی

## قطعہ

شوربختان بہ آرزو خواہند
بدنصیب لوگ آرزو کے ساتھ

مقبلان را زوال نعمت و جاہ
نصیبہ وروں کے مرتبہ اور دولت کا زوال چاہتے ہیں

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
اگر دن کو چندھا نہ دیکھ سکے

چشمۂ آفتاب۱؎ را چہ گناہ
تو اس میں آفتاب کے چشمہ کا کیا قصور ہے

راست خواہی ہزار چشم چنان
اگر سچ پوچھتا ہے تو ایسی ہزار آنکھیں

کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
اندھی بہتر ہیں اس بات سے کہ آفتاب سیاہ ہو جائے

**حکایت** یکے را از ملوک عجم۲؎ حکایت کنند کہ دست تطاول بر مال
عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے متعلق قصہ بیان کرتے ہیں کہ اُسنے رعیت کے مال
رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز۔ تا بجائیکہ خلق از مکاید فعلش
پر دست ستم دراز کیا تھا اور ظلم اور ایذا رسانی شروع کر رکھی تھی اس حد تک کہ مخلوق اسکے ظلم و بداندیشی
بجہان برفتند و از کربت جورش راہ غربت گرفتند چون رعیت کم شد
سے ادھر جگہ چلی گئی اور اسکے ظلم کے رنج کی وجہ سے مسافرت کا رستہ اختیار کیا جب رعیت کم ہوگئی
ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماندہ دشمنان طمع
تو ملک کی آمدنی و محصول میں کمی واقع ہوئی اور خزانہ خالی رہ گیا دشمنوں کو لالچ پیدا ہوا
کردند و زور آوردند
اور چڑھائی کر دی

## قطعہ

ہر کہ فریادرس روز مصیبت خواہد
جو کوئی مصیبت کے روز فریادرس کا آرزومند ہو

گو در ایام سلامت بہ جوانمردی کوش
اُس سے کہدو کہ سلامتی کے زمانے میں سخاوت کی کوشش کرے

بندۂ حلقہ بگوش۳؎ ار ننوازی برود
حلقہ بگوش غلام پر اگر تو مہربانی نہ کرے گا تو وہ چلا جائے گا

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
مہربانی کر مہربانی کہ غیر بھی غلام ہو جائے

۱؎ آفتاب کے ساتھ چشمہ کا لفظ اسواسطے لایا جاتا ہے کہ وہ روشنی کا منبع ہے ۲؎ عجم ایران و توران۔ اور بعض کے نزدیک علاوہ عرب کے تمام ملک عجم ہے ۱۲ ۳؎ حلقہ بگوش سے مراد مطیع اور فرمان بردار ہے۔ پہلے زمانے میں رسم تھی کہ ایران میں جب غلام خریدتے تھے تو اُسکے کان میں کوئی حلقہ وغیرہ ڈالدیتے تھے اور یہ غلامی کا نشان تھا ۱۲۔

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوال مملکت ضحاک
ایک مرتبہ اسکی مجلس میں کتاب شاہنامہ پڑھ رہے تھے اور ضحاک کی بادشاہت کے زوال اور

و عہد فریدون۔ وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ توان دانستن کہ فریدون
فریدون کے غلبہ کا ذکر تھا وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ کچھ معلوم ہے کہ فریدون جسکے پاس

کہ گنج و حشم نداشت چگونہ مملکت براو مقرر شد گفتا چنان کہ شنیدی
خزانہ اور لشکر کچھ نہ تھا فرمانروائی اسکو کیسے مل گئی بادشاہ نے کہا یونہی جیسا کہ آپ نے سنا ہوگا

خلقے بروے بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند بادشاہی یافت
ایک مخلوق اسکی حمایت کے لئے اسکے پاس جمع ہوگئی اور مدد کی بادشاہی مل گئی

گفت اے ملک چون گرد آمدن خلقے موجب پادشاہی است تو خلق
وزیر بولا کہ بادشاہ سلامت جب خلقت کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے تو مخلوق

را برائے چہ پریشان میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری فرد
کو آپ کیون پریشان کرتے ہین شاید آپ کا بادشاہی کرنے کا خیال نہیں ہے

| | |
|---|---|
| ہمان بہ کہ لشکر بہ جان پروری<br>بہتر بات یہی ہے کہ لشکر کو جان کی برابر تو پرورش کرے | کہ سلطان بہ لشکر کند سروری<br>کیونکہ بادشاہ لشکر سے سرداری کر سکتا ہے |

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد۔ گفت بادشاہ را
بادشاہ نے کہا سپاہ اور رعیت کے فراہم ہونے کا کیا طریقہ ہے وزیر نے کہا بادشاہ کو

کرم باید تا بر و گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا
بخشش کرنا چاہیے تاکہ لوگ اسکے پاس جمع ہو جائین اور رحم کرنا چاہیئے تاکہ اسکی دولت کی پناہ مین بے خوف زندگی بسر کرین اور

این ہر دو نیست مثنوی
تجھ مین یہ دونوں باتین نہیں ہین۔

| | |
|---|---|
| نکند جور پیشہ سلطانی<br>جسکا پیشہ ظلم ہو وہ بادشاہت کیا کر سکتا ہے | کہ نیاید ز گرگ چوپانی<br>کیونکہ بھیڑیے سے چرواہے کا کام نہیں ہو سکتا |

له شاہنامہ ایک کتاب ہے جو فردوسی طوسی کی تصنیف ہے اور اسمین ایران کے قدیم بادشاہون کا حال درج ہے ۵۲
ضحاک ایران کے ایک ظالم بادشاہ کا نام جو جمشید کی حکومت پر قابض ہوا سکے فریدون ایک عادل اور منتظم بادشاہ تھا
جسنے ضحاک کو شکست دی اور سلطنت پر متصرف ہوا اسکا کاوہ آہنگر اس کا مدد و معاون تھا ۱۲۔ عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| پادشاہے کہ طرح ظلم فگند | پائے دیوار ملک خویش بکند |
| جس بادشاہ نے کہ ظلم کی بنیاد ڈالی | اُسنے اپنے ملک کی دیوار کی نیو کھود ڈالی |

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد و روے از سخنش درہم کشید
نصیحت کرنیوالے وزیر کی نصیحت بادشاہ کی مخالف طبیعت کو اچھی نہ معلوم ہوئی اور اُسکی باتیں سُنکر منہ موڑلیا۔
و بزندان فرستاد بسے برنیامد کہ بنی عمان سلطان بہ منازعت برخاستند
اور قید خانے مین بھیجدیا بہت زمانہ نہین گزرا تھا کہ بادشاہ کے چچا کے لڑکے جھگڑے کیلئے اُٹھے
و بمقاومت لشکر آراستند۔ و ملک پدر خواستند۔ قومے کہ از دست تطاول
اور مقابلے کے لئے لشکر درست کیا اور باپ کا ملک مانگا جو قوم کہ اس کے ظلم کے ہاتھوں جان سے
این بجان رسیدہ بودند و پریشان شدہ بر ایشان گرد آمدند و تقویت
عاجز تھی اور آوارہ پھر رہی تھی وہ اُن لوگون کے پاس جمع ہوگئی اور مدد کی
کردند۔ تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان مقرر شد مثنوی
یہانتک کہ ملک اسکے قبضہ سے نکل گیا اور اُن کے قبضہ مین آگیا

| | |
|---|---|
| بادشاہے کو روا دارد ستم بر زیردست | دوستدارش روز سختی دشمن زور آور است |
| جو بادشاہ کمزور پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہے | اُس کا دوست سختی کے دن زبردست دشمن بنجاتا ہے |
| با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین | زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است |
| رعیت سے صلح کر اور دشمن کی لڑائی سے بیخوف ہو کر بیٹھ | اس سبب کہ بادشاہ عادل کی رعیت ہی لشکر ہوتی ہے |
| فرد غم زیردستان بخور زینہار | بترس از زبردستی روزگار |
| کمزوروں کا یقینی خیال رکھ | اور زمانے کی زبردستی سے ڈرتا رہ |

**حکایت** بادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام ہرگز
ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی مین بیٹھا تھا۔ اور غلام نے پہلے
دریا را ندیدہ بود و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد
دریا نہ دیکھا تھا اور نہ غلام نے کشتی کی تکلیف اٹھائی تھی رونا دھونا شروع کیا اور اس کے جسم کو کپنے لگا بادشاہ
ملک را عیش ازو منغص بود کہ از طبع نازک تحمل مثال این صورت نبود و چارہ ندانستند
کا عیش اسکی وجہ سے کرکرا ہو رہا تھا کیونکہ نازک طبیعتون سے ایسی باتوں کی برداشت نہیں ہوسکتی کچھ چارہ و کار معلوم نہ ہوسکا

حکیمے دران کشتی بود۔ ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقے خاموش
ایک عقلمند اس کشتی مین تھا۔ بادشاہ سے اُسنے کہا کہ اگر حکم دیجئے تو میں ایک ترکیب سے اوسکو چپ
گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد۔ بفرمود تا غلام را بہ دریا انداختند
کردون کہا بڑی عنایت و مہربانی ہوگی حکیم نے حکم دیا کہ غلام کو دریا میں لٹکا دیا جائے۔
چند نوبت غوطہ خورد۔ ازان پس مویش گرفتند۔ و پیش کشتی آوردند۔ و
کئی دفعہ غلام نے غوطے کھائے اسکے بعد اسکے بال پکڑ لئے اور کشتی کے آگے لائے۔ اور
بدو دست در سکانِ[1] کشتی آویخت۔ چون برآمد بہ گوشہ بہ نشست۔ و
دونون ہاتھ باندھ کر کشتی کے سکان مین لٹکا دیا جب کشتی پر چڑھا تو ایک کونے مین بیٹھ گیا
قرار یافت۔ ملک را عجب آمد پرسید۔ کہ چہ حکمت بود۔ گفت از
اور رونا دھونا موقوف ہوگیا بادشاہ کو تعجب آیا پوچھا کہ کیا حکمت تھی حکیم نے کہا کہ پہلے
اوّل محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی ندانستہ و
سے ڈوبنے کی تکلیف نہین دیکھی تھی اور کشتی مین رہکر سلامت رہنے کی قدر نہین جانتا تھا اور
ہمچنین قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
اسیطرح عافیت کی قدر وہ جانتا ہے جو کسی مصیبت مین گرفتار ہو

## قطعہ

| | |
|---|---|
| اے سیر ترا نانِ جوین خوش ننماید | معشوق منست آنکہ بہ نزدیک تو زشت است |
| اے پیٹ بھرے ہوئے آدمی تجھکو جو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی | اور جو تیرے نزدیک بری چیز ہے وہ مجھے مرغوب ہے |
| حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف[2] | از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است |
| بہشت کی حورون کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے | دوزخیوں سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہے |

## شعر

| | |
|---|---|
| فرق است میانِ آنکہ یارش در بر | با آنکہ دو چشم انتظارش بر در |
| فرق ہے اس شخص مین جسکا معشوق بغل میں ہو | اُس شخص سے جسکے انتظار کی آنکھیں دروازے پر لگی ہوں |

## حکایت

یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالت پیری امید زندگانی
عجم کے بادشاہون سے ایک بادشاہ بیمار تھا بڑھاپے کا زمانہ تھا زندگی کی آس

[1] سکان کشتی یا جہاز کی ایک لکڑی۔ بعض کے نزدیک اسکو دنبالہ کہتے ہین [2] اعراف بفتح اول۔ ایک مقام کا نام جو دوزخ اور بہشت کے درمیان مین ہے۔ وہان کے رہنے والوں کو کبھی دوزخ کی تکلیف کا سابقہ ہوتا ہے اور کبھی جنت کی ہوائیں کھاتے ہین۔ اسی سبب سے اُن کو اعراف یعنی پہچاننے والے کہا جاتا ہے۔ اور مقام کا نام بسبیل مجاز رکھا گیا ۱۲۔

قطع کردہ کہ سوارے از در درآمد و بشارت داد کہ فلان قلعہ را بدولت
چھوڑ دی تھی کہ اتنے میں دروازے سے ایک سوار آیا اور اُسنے خوشخبری دی کہ فلاں قلعہ کو آپ کے اقبال سے
خداوند بہ گشادیم - و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و رعیت آن طرف بہ جملگی
ہمنے فتح کرلیا اور دشمن قید ہوگئے اور اُس طرف کی فوج اور رعایا پورے طور پر حکم
مطیع فرمان گشتند - ملک نفسے سرد برآورد و گفت این مژدہ مرا نیست
کی مطیع ہوگئی بادشاہ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا یہ خوشخبری میرے لئے نہیں ہے
بلکہ دشمنانم راست - یعنی وارثان مملکت
بلکہ میرے دشمنوں کے لئے ہے - یعنی بادشاہت کے وارثوں کیلئے

## قطعہ

درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز
افسوس اسی امید میں عزیز عمر گزر گئی
کہ آنچہ در دلم است از درم فراز آید[لہ]
کہ جو کچھ میرے دل کی آرزو ہے وہ میرے دروازے سے آئے

امید بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زانکہ
اُمید بندھی ہوئی پوری ہوگئی مگر کیا فائدہ ہے اسلیئے کہ
امید نیست کہ عمر گزشتہ باز آید
یہ اُمید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر پھر واپس آجائے

## قطعہ

کوس رحلت بہ کوفت دست اجل
موت کے ہاتھ نے کوچ کا نقارہ بجا دیا ہے
اے دو چشم وداع سر بکنید
اے میرے دونوں آنکھوں سر کو رخصت کرو

اے کف دست و ساعد و بازو
اے ہاتھ کی ہتیلی اور پہونچے اور بازو
ہمہ تودیع یک دگر بکنید
سب ایک دوسرے کو رخصت کردو

برمن اوفتادہ دشمن کام
میں کہ دشمن کے نصیب سے عاجز ہوا ہوں مجھ گرے ہوئے پر
آخر اے دوستان گذر بکنید
آخر اے دوستو گزر کرو

روزگارم بہ شد بنادانی
میرا زمانہ نادانی میں بیت گیا
من نہ کردم شما حذر بکنید
مینے پرہیز نہیں کیا تم پرہیز کرو

لہ از درم فراز آید - یعنی وہ مراد پوری ہوجاسے - مراد آنا اُردو کا محاورہ بھی ہے ۱۲

**حکایت** ہرمز[۱]را گفتند - از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی
ہرمز سے مشیروں نے کہا تو نے اپنے باپ کے وزیروں کا کیا قصور دیکھا کہ انکو قید کردیا
گفت گناہے معلوم نکردم ولیکن بہ یقین دانستم کہ مہابت من در دل
اُسنے کہا مجھے انکی کوئی خطا معلوم نہین ہوئی لیکن یہ مین نے یقینی طور پر سمجھ لیا کہ میرا خوف اُن کے دل مین
ایشان بیکران است - و بر عہد من اعتماد کلی نہ دارند ترسم کہ از بیم گزند
بے انتہا ہے اور میرے عہد پر پورا بھروسہ نہین رکھتے ہین مین ڈرتا ہون کہ اپنے نقصان کے
خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند - قطعہ
خون سے میرے مار ڈالنے کا ارادہ کرین اسلیے عقلمندوں کے قول پر مینے عمل کیا کیونکہ ان لوگون نے کہا ہے

| | |
|---|---|
| از ان کز تو ترسد بترس اے حکیم | وگر با چنو صد برآئی بجنگ |
| جو تجھ سے ڈرے اے عقلمند اس سے ڈر | اور اگرچہ ایسے کے ساتھ تو سو مرتبہ جنگ مین غالب آئے |
| از ان مار بر پاے راعی زند | کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ |
| سانپ اس سبب چرواہے کے پاؤں پر کاٹتا ہے | کہ جانتا ہے کہ تیرے اسکا سر کچل دے گا |
| نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود | برآرد بہ چنگال چشم پلنگ |
| کیا تو دیکھتا نہین کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے | تو چنگل مارکے تیندوے کی آنکھین نکال لیتی ہے |

**حکایت** بر بالین تربت یحیی[۲] پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع
مین جامع مسجد شہر دمشق مین حضرت یحیی پیغمبر کی قبر کے سرہانے اعتکاف میں تھا
دمشق[۳] کہ یکے از ملوک عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود درآمد و نماز
کہ ایک عرب کا بادشاہ جو بے انصافی میں مشہور تھا آیا نماز
و دعا کرد و حاجت خواست
پڑھی اور دعا مانگی اور مراد مانگی

**فرد**

| | |
|---|---|
| درویش و غنی بندہ این خاک درند | آنانکہ غنی ترند محتاج ترند |
| کیونکہ فقیر اور مالدار اس دروازے کی خاک کے غلام ہین | اور جو لوگ زیادہ غنی ہین وہ زیادہ محتاج ہین |

[۱] ہرمز - نوشیروان عادل کے بیٹے کا نام تھا ہرمز ستارہ مشتری کو کہتے ہین - چونکہ مشتری سعد اکبر ہے اسی لئے بطریق تفاؤل یہ نام رکھا تھا ۱۲ [۲] یحیی ایک پیغمبر کا نام جو حضرت زکریا کے بیٹے تھے [۳] دمشق بکسر دال و کسر میم و سکون شین - ایک شہر کا نام جو شام مین واقع ہے ۱۲ - عبد الباری آسی

آنگاه مرا گفت از انجا کہ ہمت درویشان است - وصدق معاملۂ ایشان خاطرے
سوقت مجھ سے کہا چونکہ فقیروں کی دعا بڑی چیز ہے اور ان کا معاملہ سچا ہے میرے ساتھ کچھ
ہمراہ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم - گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن
توجہ فرمایئے کہ ایک سخت دشمن سے مجھے اندیشہ ہے میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کرتا رہ
تا از دشمن قوی زحمت نہ بینی
تاکہ زبردست دشمن سے تجھے تکلیف نہ پہونچے

## نظم

| | |
|---|---|
| بیازوان توانا و قوت سر دست | خطاست پنجۂ مسکین ناتوان شکست |
| طاقت ور بازو اور پنجہ کی قوت سے | غریب کمزور کا ہاتھ توڑنا غلطی ہے |
| نہ ترسد آنکہ بر افتادگان نہ بخشاید | کہ گر ز پائے در آید کسش نگیرد دست |
| جو گرے پڑے ہوؤں پر مہربانی نہیں کرتا کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا | کہ اگر وہ گر پڑے تو کوئی اس کو سہارا نہ دے گا |
| ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت | دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست |
| جسنے بدی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی | تو فضول اپنا دماغ پکایا اور خیال باطل قایم کرلیا |
| ز گوش پنبہ برون آر و داد خلق بدہ | وگر تو می ندہی داد روز دادے ہست |
| کان سے ٹھیٹھی نکال ڈال اور مخلوق کا انصاف کر | اور اگر تو انصاف نہیں کرتا تو ایک دن انصاف کا ضرور ہے |

## مثنوی

| | |
|---|---|
| بنی آدم اعضائے یکدیگر اند[1] | کہ در آفرینش ز یک جوہر اند[2] |
| آدم کی اولاد ایک دوسرے کے عضو ہیں | کیونکہ وہ پیدایش میں ایک جوہر سے ہیں |
| چو عضوے بدرد آورد روزگار | دگر عضوہا را نہ ماند قرار |
| جو دنیا میں کسی کے ایک عضو میں درد ہوتا ہے | تو دوسرے اعضا بھی بے قرار ہو جاتے ہیں |
| تو کز محنت دیگران بے غمی | نہ شاید کہ نامت نہند آدمی |
| تو کہ اوروں کی تکلیف سے بے غم ہے | یہ زیبا نہیں ہے کہ تیرا نام آدمی رکھیں |

[1] یعنی تمام اولاد آدم بمنزلہ ایک جسم کے ہے اور ہر فرد ایک دوسرے کے اعضا کی طرح ہے [2] جوہر سے مراد آدم علیہ السلام - یا عناصر اربعہ - عبد الباری آسی

**حکایت** درویشے مستجاب الدعوات[۱] در بغداد[۲] پدید آمد حجاج یوسف[۳] را

ایک مستجاب الدعوات فقیر بغداد مین آکر پہونچا حجاج بن یوسف

خبر کردند بخواندش ۔ و گفت دعائے خیرے بر من کن ۔ گفت خدایا جانش بستان

کو خبر کی اوسکو بلایا اور کہا کہ میرے لئے کوئی دعائے خیر کر اسنے دعا کی کہ ایخدا اسکو موت دے

گفت از بہر خدا این چہ دعاست گفت این دعائے خیرست ترا و جملہ مسلمانانرا

حجاج بولا خدا کے لئے یہ کس قسم کی دعا ہے کہا کہ یہ تیرے اور تمام مسلمانون کے لئے بہترین دعا ہے

### مثنوی

اے زبردست زیر دست آزار
اے زبردست عاجزون کے ستانے والے

گرم تا کے بماند این بازار
یہ گرمی بازار کب تک باقی رہیگی

بچہ کار آیدت جہانداری
تیرے بادشاہت کس کام آئے گی

مُردنت بہ کہ مردم آزاری
تیرا مرنا ہی اچھا کیونکہ تو لوگون کو ستاتا ہے

**حکایت** یکے از ملوک بے انصاف پارسائے را پرسید ۔ کہ کدام عبادت

ایک نے ظالم بادشاہون میں سے ایک پارسا سے پوچھا کہ کونسی عبادت

فاضلتر است ۔ گفت ترا خواب نیمروز تا دران یک نفس خلق را نیازاری قطعہ

بہت بزرگ اور بہتر ہے پارسانے کہا تیرے لئے دوپہر کا سونا کہ اس تھوڑی دیر مین تو مخلوق کو آزار نہ دے

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز
مینے ایک ظالم کو دوپہر کو سوتے دیکھا

گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ
تو مینے کہا یہ فتنہ ہے اسکا سونا ہی اچھا ہے

وانکہ خوابش بہتر از بیداری است
اور وہ شخص جسکا سونا جاگنے سے بہتر ہے

آن چنان بد زندگانی مردہ بہ
اس قسم کی بری زندگی بسر کرنے والا مردہ ہو تو اچھا

**حکایت** یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت[۴] روز کردہ بود ۔ و در پایان مستی میگفت

مین نے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کے متعلق سنا ہے ۔ کہ ایک راتکو عیش وعشرت سے دن بنا دیا تھا ۔ اور انتہائی مستی مین کہتا تھا

---

۱ مستجاب الدعوات وہ کہ جسکی اکثر دعائین بارگاہ ایزدی مین مقبول ہون ۔ ۲ بغداد ایک بڑے شہر کا نام جو عراق عرب مین واقع ہے ۔ کہتے ہین کہ یہ اصل مین باغ داد تھا کہ نوشیروان غریبون اور مظلومون کی دادرسی کرتا تھا ۔ چونکہ علم مین تخفیف لازمی ہوتی ہے اسلئے بغداد رہ گیا ۳ عرب کے ایک ظالم امیر کا نام تھا ۔ مشہور ہے کہ ستر ہزار آدمیون کو اسنے ناحق مارا تھا ۔ یوسف اسکے باپ کا نام تھا ۔ ۴ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے رات بھر عیش کیا یہانتک کہ دن نکل آیا ۔ ۱۲ ۔

## بیت

| | |
|---|---|
| مارا بجہان خوشتر ازین یکدم نیست<br>ہمارے لئے دنیا مین اس وقت سے اچھا کوئی وقت نہین ہے | کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست<br>کہ اچھے برے کا اندیشہ اور کسی سے غم نہین ہے |

درویشے برہنہ بسرما برون خفتہ بود گفت **بیت**
ایک فقیر ننگا جاڑے مین باہر سویا ہوا تھا اسنے کہا

| | |
|---|---|
| اے آنکہ باقبال[۱] تو در عالم نیست<br>اے وہ شخص کہ تیرے اقبال کی برابر دنیا مین نہین ہے | گیرم کہ غمت نیست[۲] غم ما ہم نیست<br>مین نے یہ فرض کرلیا کہ تجھکو غم نہین ہے کیا ہمارا بھی غم نہین ہے |

ملک را خوش آمد صرہ ہزار دینار از روزن بیرون کرد و گفت - دامن بدار اے
بادشاہ کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی ہزار اشرفیون کی تھیلی کھڑکی سے باہر نکالی اور کہا اے فقیر دامن پھیلا
درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم - ملک را بر ضعف حال
فقیر بولا میرے پاس کپڑے ہی نہین مین دامن کہان سے لاؤن بادشاہ کو اسکی شکستہ حالت پر اور
او رحمتے زیادہ شد و خلعتے بران مزید کرد - و پیش درویش فرستاد -
زیادہ رحم آیا اور ایک خلعت اس نقد پر اور اضافہ کیا اور فقیر کے سامنے بھیجدیا
درویش آن نقد و جنس[۳] را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد **بیت**
فقیر نے اس نقد اور جنس کو تھوڑی سی مدت مین کھا لیا اور ضایع کردیا اور پھر آیا

| | |
|---|---|
| قرار در کف آزادگان[۴] نگیرد مال<br>آزاد لوگون کے ہاتھ مین مال نہین ٹھہرتا | نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال<br>نہ صبر عاشق کے دل مین ٹھہرتا ہے نہ پانی چھلنی مین |

در حالتے کہ ملک را پروائے[۵] او نبود - حال بگفتند - بہم بر آمد و روے از و درہم
اس حالت مین کہ بادشاہ کو اسکی پروا نہ تھی لوگون نے حال کہا بادشاہ غصہ ہوگیا اور غصہ مین منہ پھیر لیا
کشید و ازینجا گفتہ اند اصحاب فطنت و خبرت کہ از حدت و صولت پادشاہان
یہی سبب ہے کہ عقلمندون نے کہا ہے کہ بادشاہون کی تیزی مزاج اور دبدبہ سے پرہیز کرتے

---

۱ اقبال - نصیبہ ۱۲ ۲ یعنی تجھے اپنا غم نہین تو کیا ہمارا غم بھی نہیں ہے ۱۲ ۳ وہ نقد اور متاع جو بادشاہ سے ملا تھا ۱۲ - ۴ آزادگان سے مراد قلندر لوگ ۱۲
۵ پروائے او نبود - یعنی اسکی طرف توجہ کی فرصت نہ تھی ۱۲ - عبدالباری آسی

پرحذر باید بودن کہ غالب ہمّت ایشان بہ معظمات امور مملکت متعلق باشد

رہنا چاہیے کہ اکثر انکی طبیعت بادشاہت کے بڑے بڑے کامون مین مشغول رہتی ہے

وتحمّل اژدحام عوام نہ کنند۔ مثنوی

اور عام لوگوں کی بھیڑ کا تحمل نہیں کرسکتی

| | |
|---|---|
| حرامش بود نعمت بادشاہ | کہ ہنگام فرصت نہ دارد نگاہ |
| اُسکو بادشاہ کی نعمت حرام ہوجاتی ہے | جو فرصت کے وقت کا منتظر نہ رہے |
| مجال سخن تا نہ بینی زپیش | بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش |
| جب تک کہ سامنے سے بات کہنے کی مجال تو نہ دیکھے | تو بیہودہ سے بکنے مین اپنی عزت کو ضایع نہ کر |

گفت این گدائے شوخ چشم مبذّر را کہ چندین نعمت براندا خت برانید کہ

بادشاہ نے حکم دیا کہ اس فقیر بے ادب فضول خرچ کو جسنے اتنی دولت ضایع کردی نکال دو کہ

خزینہ بیت المال[1] لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اخوان الشیاطین[2] بیت

بیت المال کا خزانہ مسکینون کے کھانے کے لئے ہے شیطان کے بھائیونکی خوراک نہیں ہے

| | |
|---|---|
| ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد | زود بینی کش بہ شب روغن نباشد در چراغ |
| وہ بیوقوف جو دن کو کافوری شمع جلاتا ہے | تو جلد اسکو اس حال مین دیکھے گا کہ اُسکے چراغ مین تیل نہ ہوگا |

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن بینم کہ چنین کسانرا وجہ کفاف بہ

نصیحت کرنے والے وزیرون مین سے ایک نے عرض کیا۔ کہ اے آقائے نعمت مین یہ مناسب سمجھتا ہون کہ آپ ایسے آدمیونکی تنخواہ

تفاریق مجرا دارند تا در نفقہ[3] اسراف نہ کنند۔ اما آنچہ فرمودی زجر و منع مناسب

خرچ خوراک کیلئے تھوڑی تھوڑی مقرر کردین تاکہ کھانے پینے کے خرچ مین فضول خرچی نہ کرین۔ مگر جیسا کہ حضور نے جھڑکنے اور روکدینے کا

ارباب ہمّت نیست۔ یکے را بہ لطف امیدوار کردن و باز بہ نومیدی خستہ کردن

حکم دیا یہ بات اہل ہمت کے لئے مناسب نہیں کیونکہ ایک آدمی کو مہربانی کا امیدوار کرنا اور پھر ناامیدی سے اُسکا دل توڑنا ٹھیک نہیں

| | |
|---|---|
| نظم بروئے خود در طماع باز نتوان کرد | چو باز شد بہ درشتی فراز نتوان کرد |
| اپنے سامنے طمع کرنیوالے کا دروازہ نہ کھولنا چاہیے | جب کھل گیا تو سختی سے بند نہیں کیا جاسکتا |

[1] بیت المال خزانۂ شاہی ۱۲ [2] اخوان الشیاطین اس لئے کہا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ جلشانہ نے فضول خرچون کو شیطان کا بھائی بتایا ہے اِنَّ المُبَذِّرِینَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِین ۱۲ [3] نفقہ خرچی

## قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز[1]
یہ کوئی نہ دیکھے گا کہ حجاز کے پیاسے
بر لب آب شور گرد آیند
کھاری چشمے کے کنارے پر جمع ہوجائیں
ہر کجا چشمۂ بود شیرین
جسجگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوگا
مردم و مرغ و مور گرد آیند
آدمی پرند اور چیونٹیاں جمع ہوجائینگی

**حکایت** یکے از بادشاہان پیشین در رعایت مملکت سستی کردے
پہلے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بادشاہت کی حفاظت کرنے میں سستی کرتا
ولشکر را بسختی داشتے۔ لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند **مثنوی**
اور فوج کو تنگی میں رکھتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک قوی دشمن چڑھ آیا پوری فوج بھاگ گئی

چو دارند گنج از سپاہی دریغ
جب سپاہی کو خزانہ بخشنے میں تامل کرینگے
دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
تو اسکو تلوار پر ہاتھ ڈالنے میں تامل ہوگا
چہ مردی کند در صف کارزار
وہ شخص لڑائی کی صف میں کیا دلیری کرسکتا ہے
کہ دستش تہی باشد و کار زار
کہ اسکا ہاتھ خالی اور حال ابتر ہو

یکے را از آنان کہ غدر کردند با من دوستی بود۔ ملامت کردم وگفتم دون ست
ایک کی اُن لوگوں میں سے جنھوں نے بیوفائی کی تھی مجھسے دوستی تھی مینے اسکو ملامت کی اور کہا کمینہ ہے
وبے سپاس وسفلہ وناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد
اور ناشکرا ہے اور سفلہ ہے نمک حرام ہے وہ جو کہ تھوڑا سا حال بدل جانے میں آقائے قدیم سے پھر جائے
وحق نعمت سالہا در نوردد گفت اگر بہ کرم معذور داری۔ شاید۔ کہ اسپم بے جو بود
اور برسوں کے حق نعمت کو ختم کردے بولا کہ اگر براہ کرم آپ مجھے معذور سمجھیں تو مناسب ہے کیونکہ میرے گھوڑے کو دانہ نہیں ملا تھا
ونمد زینم بگرو وسلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتوان کرد **فرد**
اور میری زین کا نمدہ گرو تھا۔ وہ بادشاہ کہ روپیہ دینے میں سپاہی کے ساتھ بخیلی کرے اسکے کام میں سر کٹانیمیں جوانمردی نہیں کیجاسکتی۔

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد
سپاہی آدمی کو روپیہ دے تاکہ وہ سر کٹا دے
وگرش زر نہ دہی سر بنہد در عالم
اور اگر اسکو روپیہ نہ دے گا تو وہ دنیا میں سرگردان ہیگا

[1] تشنگان حجاز یعنی ملک عرب کے پیاسے لوگ۔ جہان شیرین پانی دشواری سے میسر ہوتا ہے کبھی کھاری پانی پر جمع نہیں ہوتے ۱۲

**حکایت** یکے از وزرا معزول شدہ بہ حلقۂ درویشان درآمد و برکت صحبت
وزیروں میں سے ایک وزیر معزول ہو کر فقیروں کے حلقے میں آیا اور اُن کی صحبت
ایشان در وے سرایت کرد و جمعیت خاطرش دست داد - ملک بار دگر باو
کی برکت نے اسکی ذات میں اثر کیا اور اس کو دل جمعی حاصل ہو گئی بادشاہ دوسری مرتبہ اس سے
دل خوش کرد و عمل فرمود - قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی[۱] - **رباعی**
خوش ہو گیا اور اسکا عہدہ اسے دیا اُسنے قبول نہ کیا - اور کہا کام کرنے سے بیکاری اچھی

آنانکہ بہ کنج عافیت بنشستند
جو لوگ کہ گوشہ عافیت میں بیٹھ گئے
دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
تو اُنہوں نے کتے کے دانت اور آدمیوں کے منھ بند کر دیئے
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند
کاغذ پھاڑ ڈالا اور قلم توڑ دیا
وز دست و زبانِ حرف گیران رستند
اور عیب پکڑنے والوں کے ہاتھ اور زبان سے چھوٹ گئے

ملک گفت ہر آئینہ مارا خردمندے کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید - گفت
بادشاہ نے کہا - غرض ہمکو ایک کافی عقلمند آدمی کی ضرورت ہے کہ بادشاہت کے امور کی تدبیر کر سکے - کہا
نشانِ خردمندی کافی آنست کہ بچنین کارہا تن در ندہد **فرد**
پوری عقلمندی کا نشان تو یہ ہے کہ اس قسم کے کام ہی اپنے ذمے نہ لے -

ہمائے[۲] بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد
ہما تمام پرندوں پر اسوجہ سے بزرگی رکھتا ہے
کہ استخوان خورد و جانور نیازارد
کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور جانور کو آزار نہیں دیتا

**حکایت** سیاہ گوش[۳] را گفتند - ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد
سیاہ گوش سے کہا تجھکو شیر کی ملازمت کس وجہ سے پسند آئی
گفت تا فضلہ صیدش میخورم - واز شر دشمنان در پناہ صولتش زندگانی میکنم
کہنے لگا کہ اوسکے شکار کا بچا ہوا میں کھاتا ہوں اور دشمنوں کی بُرائی سے اس کی پناہ اور دبدبے میں زندگی بسر کرتا ہوں

[۱] یعنی کام کرنے اور مشغول رہنے میں ہر وقت خطرات کا سامنا بھی ہے اور عبادت خدا بھی اچھی طرح سے نہیں کر سکتے لہذا باکاری سے بیکاری اچھی [۲] مراد یہ کہ وہ ہرزہ گردی یعنی در بدر پھرنے سے باز رہے ۱۲ - [۲] ہما ایک مبارک جانور کا نام ہے - کہتے ہیں کہ جسپر اسکا سایہ پڑتا ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے [۳] سیاہ گوش - ایک شکاری جانور کا نام ہے جسکے کان کالے لمبے اور نوکدار ہوتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں اور بلی سے بڑا ہوتا ہے + عبدالباری آسی

گفتندش اکنون کہ بظلّ حمایتش درآمدی وبہ شکر نعمتش اعتراف کردی چرا
اس سے کہا اب جبکہ اوسکی حمایت کے سایہ میں تو آگیا ہے اور اسکی نعمت کے شکر کا تونے اقرار کرلیا ہے - تو تو اُسکے
نزدیکتر نیائی - تا بہ حلقۂ خاصانت درآرد - واز بندۂ مخلصانت شمارد - گفت
زیادہ نزدیک کیوں نہین آتا تاکہ تجھکو اپنے حلقۂ خواص میں داخل کرلے - اور تجھکو اپنے مخلص غلامون میں شمار کرے کہا
از بطش وے ہمچنان ایمن نیستم - فرد
اُسکے حملہ سے بھی مین اسی طرح بیخوف نہین ہون -

| | |
|---|---|
| اگر صد سال گبر آتش فروزد<br>اگر سو برس تک آتش پرست آگ روشن کرے | اگر یکدم درو افتد بسوزد<br>جو ایکدم کو اس میں گر پڑے تو جل جائے |

افتد کہ ندیم حضرت سلطان زر بیابد - وباشد کہ سر بدود - حکما گفتہ اند - از
یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دربارشاہی کا مصاحب روپیہ پاتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ قتل ہو جاتا ہے عقلمندون نے کہا ہے کہ
تلون طبع بادشاہاں برحذر باید بودن - کہ وقتے بہ سلامے برنجند - وگاہے
بادشاہوں کی طبیعت کی رنگارنگی سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ ایک وقت سلام کرنے سے رنجیدہ ہوجاتے ہین اور کبھی
بدشنامے خلعت[۱] دہند - وگفتہ اند ظرافت بسیار ہنر ندیمان است وعیب حکیمان
ایک گالی پر خلعت دیدیتے ہین اور یہ بھی کہا ہے کہ بہت زیادہ ہنسوڑ پن مصاحبون کا ہنر ہے مگر عقلمندون کیلئے عیب ہے

| | |
|---|---|
| فرد تو بر سر قدر خویشتن باش ووقار<br>تو اپنی قدر اور عزت کے مرتبہ پر قایم رہ | بازی وظرافت بہ ندیمان بگزار<br>کھیل اور ہنسی مذاق مصاحبوں کے لئے چھوڑ دے |

حکایت یکے از رفیقان شکایت روزگار نامساعد نبزد من آورد
دوستون مین سے ایک دوست ناموافق زمانہ کی شکایت لیکر میرے پاس آیا کہ میری
کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار طاقت بار فاقہ نمی آرم - وبارہا
روزانہ آمدنی کم ہے اور کنبہ زیادہ ہے فاقہ کے بار کی طاقت کی مجھسے برداشت نہین ہوتی - کتنی
دردلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا دران صورت کہ زندگانی کنم کسے را
ہی مرتبہ میرے جی مین آیا کہ مین دوسرے ملک مین چلا جاؤن - تو پھر جسطرح بھی زندگی بسر کردان کسیکو
برنیک وبد من اطلاع نباشد
میرے بھلے برے حال کی خبر نہ ہو

[۱] عمدہ جوڑا جو امرا اور بادشاہون سے بطریق انعام ملتا ہے ۱۲

## بیت

بس گرسنه خفت و کس ندانست که کیست
اکثر بھوکا سویا کیا اور کسیکو بھی معلوم نہ ہوا کہ کون ہے

بس جان بلب آمد که برو کس نه گریست
اکثر کی جان ہونٹوں پر آئی اور کوئی اُس پر نہیں رویا

باز از شماتت اعدا براندیشم که به طعنه در قفائے من بخندند - و سعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند
پھر دشمنوں کے ہنسی اُڑانے کا بھی مجھے خیال آتا ہے کہ طعنے مار مار کے میرے پیٹھ پیچھے ہنسیں گے اور میری کوشش کو کنبے کے حق میں بے مروتی پر گمان کریں گے اور کہینگے

## قطعه

ببین آن بے حمیت را که هرگز
اس بے غیرت کی صورت نہ دیکھو کہ ہرگز

نخواهد دید روئے نیک بختی
وہ نیک بختی کا مُنہ نہیں دیکھے گا

تن آسانی گزیند خویشتن را
جو اپنے لئے تن آسانی قبول کرلے

زن و فرزند بگزارد به سختی
اور بیوی بچوں کو سختی میں چھوڑ دے

و درین علم محاسبت چنانکه معلوم است چیزے دانم اگر بجاه شما شغلے معین شود که موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهدهٔ شکر آن بیرون آمدن نه توانم - گفتم عمل پادشاه اے برادر دو طرف دارد - امید ست و بیم امید نان و بیم جان - و خلاف رائے خردمندان باشد بدان اُمید متعرض این بیم شدن
اور اس علم حساب میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کچھ مجھے معلومات ہے اگر آپ کے جاہ و منصب کے صدقے میں کوئی خدمت میرے لئے مقرر ہو جائے کہ دل جمعی کی صورت پیدا ہو جائے میں بقیہ تمام عمر آپکے اس احسان کا شکریہ نہ ادا کر سکوں گا میں نے کہا کہ بھائی بادشاہوں کی ملازمت میں دو پہلو ہیں ایک اُمید ہے اور ایک خوف اُمید تو ہے روٹی ملنے کی اور خوف ہے جان کا اور یہ عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے کہ اُس اُمید پر یہ خطرہ اٹھایا جائے

## قطعه

کس نیاید بخانهٔ درویش
کوئی فقیر کے گھر اس لئے نہیں آتا

که خراج زمین و باغ بده
کہ زمین اور باغ کا لگان دے

یا بتشویش غصه راضی شو
یا تو پریشانی اور رنج پر راضی ہو جاؤ

یا جگر بند پیش زاغ بنه
اور یا پھر ہلاکت کے خطرے اٹھاؤ

گفت این موافق حال من نہ گفتی - وجواب سوال من نیاوردی نشنیدۂ

کہنے لگا کہ یہ بات آپنے میرے حسب حال نہین کہی اور میرے سوال کا جواب نہیں دیا ہے کیا آپنے سنا نہین ہے

کہ ہر کہ خیانت نورزد دستش از حساب نلرزد

## فرد

کہ جو کوئی خیانت نہین کرتا ہے اسکا ہاتھ حساب فہمی کے وقت نہین کانپتا ہی

| | |
|---|---|
| راستی موجب رضائے خدا ست | کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست |
| سچائی خدا کے راضی ہونے کا سبب ہے | مینے کیسکو ایسا نہیں دیکھا کہ سیدھے رستہ پر چلکر بھٹکا ہو |

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجان برنجند - حرامی از سلطان و دزد از پاسبان

عقلمندوں کا قول ہی کہ چار آدمیوں کو چار آدمیوں سے جانی دشمنی ہے خراج گزار کو بادشاہ سے اور چور کو چوکیدار سے

وفاسق از غماز و روسپی از محتسب - آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک

اور خلاف شرع آدمی کو چغلخور سے اور فاحشہ عورت کو محتسب سے جسکا کہ حساب پاک ہے اوس کو حساب فہمی کا کیا ڈر ہے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| مکن فراخ روی[1] در عمل اگر خواہی | کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ |
| کسی کام میں عیش و عشرت اختیار نہ کر | اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے برطرف کرتے وقت دشمن عاجز آجاے |
| تو پاک باش برادر مدار از کس باک | زنند جامہ ناپاک گازران بر سنگ |
| اے بھائی تو پاک رہ اور کسی کا خوف نہ کر | کیونکہ ناپاک کپڑے کو دھوبی پتھر پر پٹک کر دھوتے ہیں |

گفتم حکایت روباہے مناسب حال تست کہ دیدندش گریزان - و بیخویشتن

مینے کہا کہ لومڑی کا قصہ تمھارے حسب حال ہے کہ لوگون نے اسکو بھاگتے اور گرتے پڑتے جاتے ہوئے

افتان و خیزان کسے گفتش چہ آفت است کہ موجب چندین مخافت ست

دیکھا تو کسی نے اس سے کہا کہ کیا آفت آئی ہے جو تو اتنا ڈر رہی ہے

گفتا شنیدم کہ شتر انرا بہ سخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا با شتر چہ

بولی مینے سنا ہے کہ اونٹوں کو بیگار میں پکڑ رہے ہین کہا اے بیوقوف تجھکو اونٹ سے کیا

مناسبت است - واو را با تو چہ مشابہت گفت خاموش - اگر حسودان بغرض

نسبت ہے اور اونٹ کو تجھسے کیا مشابہت ہے کہا چپ رہو اگر حسد کرنے والے دشمنی کی راہ سے

[1] فراخ روی کے معنے حد سے تجاوز کرنے کے بھی ہو سکتے ہین ۱۲-

گویند کہ این ہم بچہ شتر است۔ وگر فتار آیم کرا غم تخلیص من باشد۔ کہ تا تفتیش

کہدین کہ یہ بھی اونٹ کا بچہ ہے — اور میں پکڑی جاؤن تو پھر کسکو میرے چھڑانے کی فکر ہوگی کہ میرے حال کی تحقیق

حال من کند و تا تریاق[1] از عراق[2] آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ ترا ہم چنین

کرتا پھرے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک عراق سے زہر مہرہ لایا جائے سانپ کا کاٹا ہوا مرجائے گا — مان لیا کہ تم مین بزرگی

فضل ست و دیانت و تقویٰ و امانت۔ ولیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان

ہے دیانت ہے امانت ہے تقویٰ ہے — مگر نکتہ چین گھات مین لگے ہوے ہیں — اور دشمن گوشون

گوشہ نشین۔ اگر آنچہ حسن سیرت تست بخلاف آن تقریر کنند و در معرض

مین چھپے ہوئے ہیں — اگر وہ تمھارے اس عمدہ عادت کے خلاف باتیں لگا دین — اور بادشاہ

خطاب بادشاہ آئی دران حالت کرا مجال مقالت باشد پس مصلحت آن

تمسے جواب طلب کرے — اس حالت مین کسکو کچھ کہنے سننے کی طاقت ہے — لہذا میرے نزدیک مناسب

می بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی۔ و ترک ریاست گوئی فرد

یہ ہے کہ قناعت کے ملک کی حفاظت کرو — اور ریاست کے چھوڑنے کا ارادہ رکھو

| | |
|---|---|
| بہ دریا در منافع بیشمار ست<br>اگرچہ دریا میں نفع بہت سے ہیں | وگر خواہی سلامت بر کنار ست<br>مگر سلامتی چاہو تو وہ صرف کنارے پر ہے |

رفیق این سخن بشنید و بہم برآمد و روئے از حکایت من درہم کشید و سخنہائے

میرے دوست نے یہ بات سنی — اور آزردہ ہوگیا — اور میرے کہنے سے منہ پھیر لیا — اور رنجش کی

رنجش آمیز گفتن گرفت۔ کہ این چہ عقل و فراست و فہم و درایت ست قول

باتین کہنا شروع کر دین — کہ یہ کونسی عقلمندی اور دانائی اور سمجھ بوجھ کی بات ہے۔

حکما درست آید کہ گفتہ اند۔ دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سفرہ دشمنان

حکیموں کی یہ بات سچ ہے جو انھون نے کہی ہے دوست وہ ہین جو قیدخانے مین کام آتے ہین اور دسترخوان پر توسب

---

[1] تریاق کے معنے اگرچہ زہرمہرہ کے مشہور ہیں۔ مگر اصل میں وہ ایک مرکب دوا کا نام ہے اور تریاق میں سے بہتر تریاق تریاق اکبر ہے جسمین قریب قریب ساٹھ دوائیان شامل کیجاتی ہیں اور انکو شہد میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے ۱۲ [2] عراق سے مراد عراق عجم ہے جو ایران میں شامل ہے تریاق کی نسبت عراق سے ہواسطے کی کہ چونکہ وہان بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہین لہذا اسی جگہ سے ایسی نایاب اور بیش بہا دوا کا ملنا زیادہ قرین قیاس ہے یا اور کوئی وجہ ہو کہ جسکی وجہ سے وہان تریاق مل سکے ۱۲

## دوست نمایند قطعہ

دوست ہی معلوم ہوتے ہیں

| | |
|---|---|
| دوست مشمار آنکہ در نعمت زند | لاف یاری و برادر خواندگی |
| اسکو دوست نہ سمجھ جو عیش کے زمانہ میں | دوستی اور بھائی بننے کی شیخی مارے |
| دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست | در پریشان حالی و درماندگی |
| میں دوست اسکو سمجھتا ہوں جو دوست کی | پریشانی اور عاجزی کے زمانے میں مدد کرے |

دیدم کہ متغیر می شود و نصیحت من بغرض[1] می شنود۔ نزدیک صاحب دیوان رفتم۔
میں نے دیکھا کہ اسکا رنگ بدل رہا ہے اور میری نصیحت کو غرض سمجھکر سن رہا ہے میں کچہری کے افسر کے پاس گیا۔

بسابقۂ معرفتے کہ درمیان ما بود۔ صورت حالش بگفتم۔ و اہلیت و استحقاقش
بسبب اگلی جان پہچان کے جو ہم دونوں میں تھی میںنے اسکی صورت حال بیان کی اسکی لیاقت اور استحقاق کا

بیان کردم۔ تا بکارے مختصرش نصب کردند۔ چندے برین برآمد۔ لطف
ذکر کیا تو ایک معمولی سے کام پر اسکو مقرر کردیا ایک مدت اسی بات کو گزرگئی اسکے لطف

طبعش را بدیدند۔ و حسن تدبیرش[2] بپسندیدند کارش ازان درگذشت و بمرتبہ
طبیعت کو لوگوں نے دیکھا اور اسکی حسن تدبیر لوگوں کو پسند آئی اسکا کام اس حالت سے بڑھ گیا اور اس سے

بالاتر ازان متمکن شد ہمچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج برسید و مقرب
بلند تر مرتبہ پر مقرر ہوا اسیطرح اس کی سعادت کا ستارہ ترقی کررہا تھا یہانتک کہ بلندی پر پہونچگیا اور حضرت

حضرت سلطان و معتمد علیہ گشت۔ بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم فرد
سلطان کا مقرب اور معتمد علیہ ہوگیا میںنے اسکی عمدہ حالت پر خوشی کی اور کہا۔

| | |
|---|---|
| ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار | کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکی است |
| کام بند ہونے سے اندیشہ کر اور رنجیدہ نہ ہو | کیونکہ چشمہ آب حیات تاریکی کے اندر ہے |

فرد

| | |
|---|---|
| اَلَا لَا تَحْزَنَنَّ اَخُو الْبَلِیَّۃ | فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّۃ |
| بلاؤں میں پھنسنے والے خبردار رنجیدہ نہ ہونا | خدا کے بہت کرم ہیں جو مخفی طور پر ہوتے ہیں |

۱ یعنی سمجھ رہا ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اُسمیں میری کوئی غرض ہے یا دشمنی کی راہ سے کہتا ہوں ۲ حسن تدبیر یعنی خدمت متعلقہ کو سمجھ بوجھ کر انجام دینا۔ عبد الباری آسی

منشین ترش از گردش ایام که صبر
اگر گردش زمانہ سے رنجیدہ ہو کر نہ بیٹھ کیونکہ صبر

هرچه تلخ است ولیکن بر شیرین دارد
اگرچہ سراسر کڑوا ہے مگر اسکا پھل میٹھا ہے

دران قربت مرا با طائفهٔ یاران اتفاق سفر افتاد۔ چون از زیارت مکه باز آدم
اسی زمانہ مین مجھے یارون کے گروہ کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا جب مین مکہ شریف کی زیارت کر کے پلٹا

یکدو منزلم استقبال کرد۔ ظاهر حالش دیدم پریشان۔ و در هیئت درویشان
تو اُسنے ایک دو منزل میرا استقبال کیا مینے اسکی ظاہری حالت پریشان دیکھی وہ فقیرانہ حالت مین تھا

گفتم چه حالت است گفت آنچنان که تو گفتی۔ طائفه حسد بردند۔ و بخیانتم
مینے کہا یہ کیا قصہ ہے اُسنے کہا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا ایک گروہ نے حسد کیا اور مجھ پر

منسوب کردند۔ ملک دام ملکه در کشف حقیقت استقصا نه فرمود۔ و یاران قدیم
خیانت کا الزام لگایا بادشاہ دام ملکہ نے اسکی پوری پوری تحقیقات نہ فرمائی اور قدیم اور سچے

و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند۔ و صحبت دیرین فراموش کردند
دوست سچی بات کہنے سے خاموش ہوگئے اور پرانی صحبت کو بھول گئے۔

## قطعه

نه بینی که پیش خداوند جاه
کیا تو دیکھتا نہین ہے کہ مرتبہ والے کے سامنے

ستایش کنان دست بر بر نهند
تعریف کرتے ہوئے آداب بجالاتے ہین

اگر روزگارش درآرد ز پای
اگر زمانہ اُس کو عاجز کرکے گرادے

همه عالمش پای بر سر نهند
تو تمام دُنیا اُسکے سر پر پاؤں رکھتی ہے

فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار شدم۔ تا درین هفته که مژدهٔ سلامت حجاج برسید
قصہ کوتاہ میں طرح طرح کے عذاب مین گرفتار رہا یہانتک کہ اسی ہفتہ میں حاجیوں کی سلامتی کی خوشخبری پہونچی اور

از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص کرد۔ گفتم دران نوبت اشارت
مجھے سخت قید سے آزاد کیا اور میرے موروثی جائداد خاص کی مینے کہا اس مرتبہ میرے اشارے کو

من قبولت نیامد۔ که گفتم عمل پادشاهان چون سفر دریاست خطرناک و سودمند
تم نے پسند نہین کیا کہ مینے کہا تھا بادشاہی نوکری دریا کے سفر کی طرح ہے خطرناک اور فائدہ مند

یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔
یا تو خزانہ پائے گا اور یا طلسم مین مرجائے گا۔

(حاشیہ صفحہ ۵۱ پر ملاحظہ ہو)

| | |
|---|---|
| **یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار**<br>یا خواجہ دونون ہاتھونسے زر بغل میں بھرے گا | **یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار**<br>یا موج اسکو ایکدن مار کر کنارے پر ڈالدے گی |

**مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درویش را بہ ملامت خراشیدن و نمک بر جراحت**
مجھے کچھ اچھا نہ معلوم ہوا اس سے زیادہ فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور زخم پر نمک چھڑکنا

**پاشیدن بدین کلمہ اختصار کردم قطعہ**
لہذا مینے اتنی بات کہنے پر کفایت کی۔

| | |
|---|---|
| **ندانستی کہ بینی بند بر پاے**<br>تونے یہ نہین سمجھا تھا کہ تیرے پاؤن مین بیڑیان ہونگی<br>**دگر رہ گر نہ داری طاقت نیش**<br>دوبارہ اگر تجھ مین ڈنک کے تکلیف کی برداشت کی طاقت نہین | **چو در گوشت نیامد پند مردم**<br>اسوقت جبکہ آدمیون کی نصیحت تونے نہین سنی<br>**منہ انگشت در سوراخ کژدم**<br>تو بچھو کے سوراخ میں انگلی نہ دے |

**حکایت** **تنے چند از روندگان در صحبت من بودند۔ ظاہر ایشان بہ**
تھوڑے سے سیاح لوگ میری صحبت میں تھے اُن کی ظاہری حالت نیک باتون سے

**صلاح آراستہ و یکے را از بزرگان در حق این طایفہ حسن ظن بلیغ بود۔ ادرارے**
آراستہ معلوم ہوتی تھی اور ایک آدمی کا بڑے آدمیون میں سے اس گروہ فقرا کے بارہ مین بڑا اچھا خیال تھا۔ ایک وظیفہ مقرر

**معین کردہ تا یکے از ایشان حرکتے کرد نامناسب حال درویشان ظن آن**
کردیا یہانتک کہ ان فقیرون میں سے ایک نے ایک ایسی حرکت کی جو فقیرون کو نہ کرنی چاہیئے۔ اس شخص کا عقیدہ

**شخص فاسد شد۔ و بازار اینان کاسد۔ خواستم تا بہ طریقے کفاف یاران مستخلص**
خراب ہوگیا اور ان لوگون کا بازار کھوٹا ہوگیا مینے یہ چاہا کہ کسی طرح سے دوستوں کی تنخواہ ضبط شدہ پھر

**گردانم۔ آہنگ خدمتش کردم۔ دربانم رہا نکرد و جفا کرد۔ معذورش داشتم**
چھڑاؤں اسلیئے میں نے اُس امیر کی خدمتمین حاضری کا ارادہ کیا۔ مجھے دربان نے نہین جانے دیا اور مجھ پر ظلم کیا۔ مین نے اسکو معذور سمجھا۔

---

متعلقہ صفحہ ۵۰

لہ طلسم بپری یعنی ممکن ہے کہ دریا مین سفر کرکے کچھ نفع اُٹھائے۔ اور ممکن ہے کہ طلسم مین پھنس جائے طلسم اسکو کہتے ہین کہ ستارون کے خواص اور اثرات کو قوائے شاملہ ارضی کے مطابق کرکے کوئی شے بنائی جائے کہ اس سے افعال وخواص کا ظہور ہو۔ یہان طلسم سے مراد وہ طلسم ہے کہ سکندر نے سمندر میں ایک پنجہ انسانی کی شکل اسجگہ قایم کی ہے جہان کہ جہاز بھنور مین پھنس جاتا ہے لہذا اُس پنجہ کی حرکت دیکھکر جہاز کو ادھر نہیں لیجاتے۔ لہ یعنی اس امیر آدمی کا عقیدہ جاتا رہا اور یہ فقیر اسکی نگاہ میں بے اعتبار ہو گئے ۔

که لطیفان گفته اند - **قطعه**

کیونکہ لطیفہ گو لوگوں نے کہا ہے۔

**در میر و وزیر و سلطان را**
سردار وزیر اور بادشاہ کے دروازہ کے گرد۔
**سگ و دربان چو یافتند غریب**
کیونکہ کتے اور دربان نے جہاں کسی پردیسی کو پایا

**بے وسیلت مگرد پیرامن**
بغیر کسی وسیلے کے گھومتا ہوا نہ پھر
**این گریبان گرفت وآن دامن**
اس نے گریبان پکڑا اور اُسنے دامن

چندانکه مقربان آنحضرت بر حال من وقوف یافتند - و به اکرام در آوردند
یہانتک کہ اس امیر کے مصاحب اور مقربوں کو میرا حال معلوم ہوا اور عزت کے ساتھ مجھے لائے
و برتر مقامے معین کردند - اما به تواضع فروتر نشستم و گفتم **فرد**
اور ایک اعلیٰ جگہ میرے بیٹھنے کے لئے تجویز کی۔ مگر بسبب تواضع کے میں ادنے درجہ کی جگہ پر بیٹھا اور یہ کہا۔

**بگزار که بندهٔ کمینم**
مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں ایک ادنے غلام ہوں
**تا در صف بندگان نشینم**
تاکہ غلاموں کی قطار میں میں بیٹھوں

گفت الله الله[1] چه جائے سخن است **فرد**
کہا اللہ اللہ کیا کچھ کہنے کی بات ہے

**گر بر سر و چشم من نشینی**
اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے
**نازت بکشم که نازنینی**
تو میں تیرا ناز اٹھاؤں کہ تو نازنین ہے

فی الجمله نشستم و سخن از هر درے پیوستم تا حدیث زلت[2] یاران درمیان آمد گفتم
حاصل یہ کہ میں بیٹھا اور ادھر اُدھر کی باتیں کیں یہانتک کہ دوستوں کی خطا کا قصہ چلا میںنے کہا

**قطعه**

**چه جرم دید خداوند سابق الانعام**
اُس مالک نے جو پہلے انعام دیتا تھا ایسا کیا جرم دیکھا ہے
**خدائے راست مسلم بزرگواری و حلم**
بزرگواری وتحمل بردباری خدا ہی کے لئے مسلم ہے

**که بنده در نظر خویش خوار میدارد**
کہ بندے کو اپنی نگاہ میں ذلیل رکھتا ہے
**که جرم بیند و نان برقرار میدارد**
کہ خطا دیکھتا ہے اور روزی کو مقرر رکھتا ہے

۱ الله الله تعجب کے محل پر استعمال کرتے ہیں ۱۲ ۲ زلت بمعنی لغزش اور برخلاف صواب کام + عبد الباری آسی

حاکم این سخن را بپسندید - واسباب معاش یاران فرمود تا باز برقاعدهٔ ماضی

حاکم نے اسبابت کو پسند کیا اور دوستون کے معاش کا سامان کیا تاکہ پھر حسب قاعدہ ماضی مقرر

مہیا دارند و مؤنت ایام تعطیل[۱] وفا کنند - شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت[۲]

کرین اور خرچ ایام معطلی کا پورا کردیں مین نے نعمت کا شکریہ ادا کیا اور زمین خدمت چومی

ببوسیدم و عذر جسارت[۳] خواستم و گفتم قطعه

اور دلیری کا عذر چاہا اور کہا

| | |
|---|---|
| چو کعبه قبلهٔ حاجت[۴] شد از دیار بعید | روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ |
| چونکہ کعبہ قبلہ حاجت ہوا اسلیئے دور دراز کے ملکون سے | مخلوق اسکی زیارت کیواسطے بہت کوسون سے جاتی ہے |
| ترا تحمل امثال ما بباید کرد | که هیچ کس نزند بر درخت بے بر سنگ |
| تجھکو ہم ایسون کی باتون کی برداشت کرنی چاہیئے | کہ کوئی آدمی بے پھل کے درخت پر پتھر نہیں مارتا |

**حکایت** ملکزاده گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم برگشاد

ایک بادشاہزادے نے بہت خزانہ باپ سے میراث پایا - اور بخشش کرنا شروع کی

وداد سخاوت[۵] بداد و نعمت بے دریغ برسپاه و رعیت ریخت قطعه

اور سخاوت کی داد دی اور بہت مال بے دریغ سپاہ اور رعیت پر لٹایا -

| | |
|---|---|
| نیاساید مشام از طبلهٔ عود[۶] | بر آتش نه که چون عنبر[۷] ببوید |
| عود کے ڈبے سے دماغ آسودہ نہین ہوتا | اسکو آگ پر رکھ کہ عنبر کی طرح خوشبو دے |
| بزرگی بایدت بخشندگی کن | که تا دانه نیفشانی نروید |
| تجھے اگر بڑاپن چاہیے تو سخاوت کر | کیونکہ جب تک تو دانہ نہ بکھیرے گا دانہ نہ جمے گا |

یکے از جلساے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد که ملوک پیشین مراین نعمت را بسعی

بے تدبیر ہم نشینون میں سے ایک شخص نے اسکو نصیحت کرنا شروع کی کہ پہلے بادشاہون نے اس نعمت کو کوشش کر کے

---

۱ یعنی جسقدر دنون تک روزانہ کا وظیفہ مقررہ بند رہا ہے ۲ زمین خدمت چومنے سے مراد وہ تعظیمی سلام وغیرہ ہے جو بادشاہون اور امرا کے سامنے جھک کر بجالاتے ہیں ۳ دلیری سے مراد یہان یہ ہے کہ اُن کے سامنے جاکر صاف صاف بات بیان کردی ۴ قبلہ حاجت ہوے مراد یہ کہ وہان جاکر دنیا کی حاجتین پوری ہوتی ہیں ۵ سخاوت کی داد دی یعنی خوب سخاوت کی ۶ عود اگر جو ایک لکڑی خوشبو دار ہوتی ہے ۷ عنبر ایک خوشبو دار قیمتی چیز ہے - (عبدالباری آسی)

اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ دست ازین حرکات کوتاہ کن کہ واقعہ
جمع کیا ہے اور کسی ضرورت کے لئے رکھا ہے ان حرکتون سے ہاتھ کھینچئے کیونکہ بہت سے واقعہ ہونے
درپیش است و دشمنان از پس نباید کہ بوقت حاجت فرو ماندگی باشد
والے ہین اور دشمن گھات مین لگے ہین یہ نہ چاہیے کہ ضرورت کے وقت آپ عاجز ہون ۔

## قطعہ

| | |
|---|---|
| اگر گنجے کنی بر عامیان بخش | رسد ہر کد خدائے را برنجے |
| اگر عام لوگون کو تو ایک خزانہ بانٹ دے | تو ہر گھر والے کو ایک چاول کی برابر پہنچے گا |
| چرا نستانی از ہر یک جوے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے |
| تو ہر ایک آدمی سے ایک جو کی برابر چاندی کیون نہ لے | کہ ہر روز تیرے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے |

ملکزادہ روئے ازین سخن درہم آورد ۔ و موافق طبعش نیامد و مراد را زجر فرمود
بادشاہزادہ نے اس بات کو سنکر منہ پھلا لیا اور اس کی طبیعت کو یہ نصیحت اچھی نہ لگی اور اس شخص کو جھڑک کر
و گفت خدا تعالےٰ مرا مالک مملکت گردانیدہ است ۔ تا بخورم و بہ بخشم
کہا خداوند تعالےٰ نے مجھکو بادشاہت کا مالک اس لئے کیا ہو کہ مین کھاؤن اور بخشون ۔
نہ پاسباں کہ نگہدارم
نہ کہ چوکیدار ہون کہ حفاظت کرون

## بیت

| | |
|---|---|
| قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت | نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت |
| قارون مرگیا کہ اُسکے پاس بہت سے خزانے تھے | نوشیروان نہین مرا کہ اُسنے نیک نام چھوڑا ہے |

**حکایت** آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صیدے
بیان کیا ہے کہ نوشیروان عادل کے لئے ایک شکارگاہ میں ایک شکار کے
کباب می کردند ۔ و نمک نبود ۔ غلامے را بردیہہ دوانیدند ۔ تا نمک آرد
کباب بنا رہے تھے اور نمک موجود نہ تھا ایک غلام کو گاؤن کی طرف دوڑایا تاکہ نمک لے آئے
نوشیروان گفت بہ قیمت بستان تا رسمے نگردد ۔ و دہ خراب نشود گفتند
نوشیروان نے کہا کہ قیمت کے ساتھ لینا تاکہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤن ویران نہ ہو لوگون نے کہا

ل قارون ایک مالدار شخص کا نام ہے جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مین تھا ۔ کہتے ہین کہ چالیس اونٹون پر اُسکے خزانے کی کنجیان لدی تھین واللہ اعلم بالصواب ۔ عبد الباری آسی

از ین قدر چه خلل زاید گفت بنیاد ظلم اندر جهان اول اندک بوده است و هر کس

که اسقدر کم مقدار سے کیا خلل پیدا ہوگا بولا کہ ظلم کی جڑ جہان مین پہلے تھوڑی تھی اور جو کوئی کہ آیا اسکو

که آمد بر آن مزید کرد تا بدین غایت رسید

بڑھاتا گیا تو نوبت اس حد پر پہونچ گئی ۔

## قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے
اگر بادشاہ رعیت کے باغون سے ایک سیب کھائے
بر آورند غلامان او درخت از بیخ
تو اسکے غلام جڑ سے درخت اکھاڑ ڈالین

بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد
اگر بادشاہ آدھے انڈے کا ظلم کرے
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ
تو اسکے لشکری ہزار مرغ کے سیخ پر کباب کرینگے

## حکایت

عاملے را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے تا خزینہ سلطان

ایک شاہی اہلکار کو مین نے سنا ہے کہ رعایا کا گھر تباہ کرتا تھا کہ بادشاہ کا خزانہ

آبادان کند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزوجل را بیازارد تا دل

بھر دے اور عقلمندون کے قول سے بیخبر تھا جنہون نے کہا ہے کہ جو کوئی خدائے بزرگ و برتر کو اس لئے رنجیدہ کرتا ہے کہ مخلوق

خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق را بروے بگمارد تا دمار از روزگارش بر آرد

کو راضی کرے تو خدا تعالیٰ اسی خلق کو اسپر مقرر کرتا ہے تاکہ اسکے بھیجے کو نکال ڈالے

## بیت

آتش سوزان نکند با سپند
سپند کے ساتھ آتش سوزان وہ نہیں کرتی ہے
آنچہ کند دود دل دردمند
جو کچھ دردمند دل کی آہ کرتی ہے

سر جملہ حیوانات گویند کہ شیر است و اذل جانوران خر - و بہ اتفاق خر بار بر بہ کہ

کہتے ہین کہ تمام حیوانوں کا سردار شیر ہے اور جانورون مین سب سے زیادہ ذلیل گدھا اور بالاتفاق بوجھ لیجانے والا گدھا - آدمیونکے

شیر مردم در -

پھاڑنیوالے شیر سے اچھا ہے -

## مثنوی

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
بیچارہ گدھا اگرچہ بے تمیز ہے
چون بار ہمی برد عزیز است
چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے پیارا ہے

۱۵ یعنی اسی مخلوق مظلوم کے ہاتھ سے اسکو ذلیل کراتا ہے ۲۵ سپند کالے دانے کو کہتے ہین جو خوشبو کے لئے محفلون مین جلاتے ہین اور دفع نظر بد کے لئے بھی جلایا جاتا ہے - عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| گاوان وخران بار بردار<br>بوجھ اُٹھانے والے بیل اور گدھے | به زاد میان مردم آزار<br>آدمیون کے ستانے والے آدمیون سے اچھے ہین |

باز آمدم به حکایت وزیر غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق
پھر وزیر غافل کے قصے پر پلٹ آیا کہتے ہیں کہ بادشاہ کو قرینہ سے اُسکی چند بُری عادتین
او بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت قطعه
معلوم ہوگئین اور اسکو شکنجہ میں کھینچدیا اور طرح طرح کے عذاب دیکر مار ڈالا

| | |
|---|---|
| حاصل نشود رضای سلطان<br>بادشاہ کی رضا حاصل نہیں ہوسکتی | تا خاطر بندگان نجوئی<br>جب تک مخلوق کی دلجوئی تو نہ کرے |
| خواہی که خدای بر تو بخشد<br>اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر مہربانی کرے | با خلق خدای کن نکوئی<br>تو خدا کی مخلوق سے نیکی کر |

آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او بگذشت و در حال تباه وی تامل کرد و گفت
کہتے ہین کہ ایک آدمی مظلومون مین سے اسکے قریب سے گزرا اور اسکی تباہ حالت کو دیکھا اور کہا

قطعه

| | |
|---|---|
| نه هر که قوت بازوی منصبی دارد<br>ایسا نہ چاہیے کہ جو کوئی قوت بازو یا کسی عہدے کا مالک ہو | به سلطنت بخورد مال مردمان بگزاف<br>غلبہ کرکے لوگوں کا مال شیخی مار کر کھا جائے |
| توان بحلق فروبردن استخوان درشت<br>سخت ہڈی کو حلق کے نیچے تو اتار سکتے ہین | ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف<br>مگر جب وہ ناف مین جاکر پھنسے گی تو پیٹ پھاڑ یگی |

بیت

| | |
|---|---|
| نماند ستمگار بدروزگار<br>ظالم بداطوار نہین رہتا | بماند برو لعنت پایدار<br>مگر اسپر دایمی لعنت رہجاتی ہے |

حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش
ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہین کہ ایک پتھر ایک نیکبخت کے سر پر مارا فقیر مین بدلا
را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه میداشت تا زمانیکه ملک را بران
لینے کی طاقت نہ تھی اس پتھر کو حفاظت سے رکھے ہوئے تھا۔ اسوقت تک کہ بادشاہ کا اس سپاہی

ا‌ے شکنجہ زمانہ سابق میں مجرمون کو عذاب دینے کا ایک آلہ ہوتا تھا۔ ۱۲ (مولوی عبدالباری آسی)

لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا
برعتاب ہوا اور اُسکو کنوین مین قید کر دیا - فقیر اسجگہ آیا اور پتھر اُسکے سر پر مارا اُسنے کہا
تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم و این ہمان سنگ ست
تو کون ہے اور یہ پتھر تو نے کیوں مارا اُسنے جواب دیا میں فلان شخص ہون اور یہ وہی پتھر ہے -
کہ در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت
جو فلان تاریخ میں تو نے میرے سر پر مارا تھا کہا تو اتنے زمانہ تک کہان تھا کہا کہ
از جاہت اندیشہ میکردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم
میں تیرے مرتبہ سے خوف کرتا تھا اب کہ مینے تجھکو کنوین مین دیکھا فرصت کو غنیمت سمجھا -

## مثنوی

ناسزائے را کہ بینی بختیار
جس نالایق کو تو نصیبہ ور دیکھے ایسی جگہ

عاقلان تسلیم کردند اختیار
عقلمندون نے پیشہ رضا و تسلیم اختیار کیا ہے

چون نداری ناخن درندہ تیز
جب تو پھاڑ ڈالنے والے تیز ناخن نہین رکھتا

با بدان آن بہ کہ کم گیری ستیز
تو بہتر یہ ہے کہ بدون سے لڑائی نہ کرے

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
جس کسی نے فولاد کے بازو سے پنجہ لڑایا

ساعد سیمین خود را رنجہ کرد
اپنے نازک پہونچے کو رنجیدہ کیا

باش تا دستش ببندد روزگار
ٹھر جا کہ زمانہ اُسکا ہاتھ باندھ دے

پس بکام دوستان مغزش بر آر
پھر دوستوں کے اقبال سے اُسکا بھیجا نکال ڈال

حکایت یکی را از ملوک مرضی ہائل بود کہ اعادت ذکر آن ناکردن اولی
بادشاہون مین سے کسی بادشاہ کو ایک خوفناک مرض تھا کہ اسکے ذکر کو نہ دُہرانا ہی اچھا ہے
طائفہ از حکمای یونان متفق شدند کہ مراین درد را دوائی نیست مگر زہرہ
یونانی حکیموں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا اور مشورہ دیا کہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں ہے مگر اس
آدمی کہ بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقان پسرے
آدمی کا پتہ جو اتنی صفات سے موصوف ہو بادشاہ نے اُسکے لانے کا حکم دیا ایک دہقان کا لڑکا

ملہ دہقان گاؤں کا رئیس - زمیندار ۱۲ (مولوی عبد الباری آسی)

رایافتند بران صورت که حکیمان[۵۱] گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران
ویساہی بلا جیساکہ حکیمون نے بتایا تھا اسکے باپ مان کو بلایا اور بہت سی دولت دے کر
خوشنود گردانیدند و قاضی[۵۲] فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت
خوش کردیا اور قاضی نے فتویٰ دیدیا کہ رعیت میں سے ایک آدمی کا خون بہانا بادشاہ کی
نفس پادشه را روا باشد جلاد[۵۳] قصد کرد پسر سر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد
جانکی سلامتی کے لئے جایز ہے جلاد نے ارادہ کیا لڑکے نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور مسکرایا۔
ملک پرسید که درین حالت چه جای خندیدن ست گفت ناز فرزند بر پدر
بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت مین ہنسی کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ اولاد کا ناز باپ اور مان پر
و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر
ہوتا ہے اور دعوے قاضی کے سامنے کرتے ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں اب باپ مان نے دنیاوی
بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالح
مال کے سبب سے مجھے قتل ہونے کے لئے سونپ دیا اور قاضی نے میرے مار ڈالنے کا حکم دیدیا اور بادشاہ اپنی مصلحتین
خویش اندر هلاک من می بیند بجز خدای عزوجل پناهی نمی بینم بیت
میرے ہلاک ہونے مین دیکھتا ہے۔ اب سوائے خدائے بزرگ کے میں کوئی ٹھکانا نہیں دیکھتا

| | |
|---|---|
| هم پیش تو از دست تو میخواهم داد<br>تیرے ہاتھ سے تیرے ہی سامنے انصاف چاہتا ہون | پیش که بر آورم ز دستت فریاد<br>کسکے آگے تیرے ظلم کی فریاد کروں |

سلطان را دل ازین سخن بهم بر آمد و آب در دیده بگردانید و گفت هلاک من
اس بات سے بادشاہ کا دل بھر آیا اور آنکھون میں آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا میرا مرنا بہت
اولی ترکه خون چنین طفلی ریختن بیگناه سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و
اچھا ہے کہ ایسے لڑکے بے گناہ کا خون بہانا اسکے سر اور آنکھون پر بوسہ دیا اور گود مین
آزاد کرد و نعمت بی اندازه بخشید گویند هم دران هفته صحت یافت۔
اُٹھالیا اور اسکو چھوڑ دیا اور بہت سی دولت بخشدی کہتے ہین کہ اُسی ہفتہ مین بادشاہ تندرست ہو گیا۔

[۵۱] حکیم سے مراد یہان طبیب ہے یا عقلاء ۱۲ [۵۲] فتوی۔ حکم شرعی جو قاضی وغیرہ جاری کرے۔
[۵۳] جلاد اگرچہ عربی محاورے مین کوڑے اور دُرّے لگانے والے کو کہتے ہیں مگر فارسی والوں کے محاورے مین اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بادشاہ کے حکم سے مجرموں کو قتل کرتے ہین یہ ایک قسم کی تفریس ہے ۱۲

**قطعہ**

ہمچنان در فکر آن بیتم که گفت
اسی طرح میں اس شعر کے فکر میں ہون جو ایک
زیر پایت گر بدانی حال مور
اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے چیونٹی کا حال معلوم کرے

پیلبانی بر لب دریائے نیلؔ
فیل بان نے دریائے نیل کے کنارہ پر پڑھا تھا
ہمچو حالِ تست زیر پائے پیل
تو بس ایسا ہی ہے جیسا تیرا ہاتھی کے پاؤں کے نیچے حال ہو

**حکایت** یکے از بندگان عمرو لیثؔ گریختہ بود کسان در عقبش رفتند
عمرو لیث کے غلامون مین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا اور آدمی اسکے پیچھے دوڑ رہے تھے
و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان
اور اسکو پھر پکڑ کر لائے۔ وزیر کو اس سے کچھ دشمنی تھی اُسکے مار ڈالنے کا مشورہ دیا تاکہ اور غلام ایسی حرکت
چنین فعل نیارند بندہ سر پیش عمرو لیث بر زمین نہاد و گفت **فرد**
نہ کرین　غلام نے عمرو لیث کے سامنے سر زمین پر جھکایا اور کہا۔

ہر چہ رود بر سرم چون تو پسندی رواست
میرے سر پر جو کچھ گزرے اگر تو پسند کرے تو جائز ہے

بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست
غلام کیا دعوے کرے آقا کو سب اختیار ہے

لیکن بموجب آنکہ پروردۂ نعمت این خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخون من
مگر اس سبب سے کہ اس خاندان کی نعمت سے مین پلا ہون مین نہین چاہتا کہ قیامت مین تو میرے خون کے
گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاص او بفرمائی خون من
بدلے گرفتار ہو اجازت دے کہ مین وزیر کو مار ڈالون پھر اسوقت اُسکے خون کے بدلے میرا خون بہانے کا حکم
ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت
دے تاکہ حق بات پر تو قاتل بنے۔ بادشاہ کو ہنسی آئی وزیر سے کہا تیری کیا رائے ہے
می بینی وزیر گفت ای خداوند جہان مصلحت آن می بینم کہ از بہر خدا
وزیر نے کہا کہ اے مالک جہان مجھے تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے واسطے

---

لہ نیل ایک دریا کا نام ہے جو شہر مصر کے قریب بہتا ہے عہ عمرو لیث ایک بادشاہ فارس کا نام تھا جسنے کہ شہر شیراز آباد کیا تھا۔ عمر بالفتح اور عُمر بالضم مین فرق کرنے کے لئے عمر بالفتح کے آخر مین واؤ لکھدیتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ وہ لیث کا بیٹا تھا اور لیث شیر کو کہتے ہین ۱۲ سہ یعنی میں وزیر کو قتل کرون اور تو اسکی عوض مین مجھے مار ڈال ۰ (سروری عبدالباری آسی)

وصدقهٔ گور پدر را او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائی نیفگند گناه از منست[۱] و قول حکیمان

اور اپنی باپ کی گور کے صدقے اُس کو چھوڑ دیجئے تاکہ مجھکو بھی کسی بلا مین نہ پھنسائے گناہ مینے کیا ہے اور عقلمندون

معتبر که گفته اند

کی یہ بات سچی ہے جو کہی ہے

## قطعه

| | |
|---|---|
| چو کردی با کلوخ انداز پیکار | سر خود را بنادانی شکستی |
| جب ڈھیلا پھینکنے والے سے تو نے جنگ کی | تو یہ سمجھ کہ بیوقوفی سے اپنا سر توڑا |
| چو تیر انداختی بر روی دشمن | چنان دان کاندر آماجش[۲] نشستی |
| جب تو نے دشمن پر تیر سے حملہ کیا | تو یہ سمجھ لے کہ تو اُسکے نشانے پر بیٹھا |

## حکایت

ملک زوزن[۳] را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را

زوزن کے بادشاہ کا ایک وزیر تھا نیکدل اور بزرگ ذات کہ سامنے

در مواجهه حرمت داشتی و در غیبت نکو گفتی اتفاقاً از وحرکتے در نظر ملک

بھی سب کی عزت کرتا اور پیٹھ پیچھے بھی اچھا کہتا تھا - اتفاقاً اسکی ایک بات بادشاہ کو بری

ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرهنگان بادشاه بسوابق نعمت

معلوم ہوئی جرمانہ کر دیا اور سزا دی مگر بادشاہ کے سپاہی اسکے پہلے کے

او معترف بودند و بشکر آن مرتهن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت

احسانون کا اقرار کرتے تھے اور اسکے شکریہ مین گرو تھے اسکے زمانہ سپردگی مین نرمی اور ملائمت

کردندی و زجر و معاقبت روا نداشتندی

برتتے تھے اور سرزنش اور آزار رسانی جائز نہ سمجھتے تھے۔

## قطعه

| | |
|---|---|
| صلح با دشمن اگر خواهی هر گه که ترا | در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن |
| اگر تو دشمن کے ساتھ صلح چاہتاہے تو جبتک تیرا | پیٹھ پیچھے عیب کرے تو اسکے سامنے اسکی تعریف کر |
| سخن آخر بدهان میگذرد موذی را | سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین کن |
| بات آخر موذی کے منہ سے ہوکر گزرتی ہے | اگر تو اسکی بات کڑوی نہیں چاہتا تو اسکا منہ میٹھا کردے |

۱ گناه از منست یعنی پہلے شر کی بات مین ہی نے نکالی ہے ۱۲ ۲ کاندر آماجش الخ یعنی یہ سمجھ لے کہ دشمن بھی ضرور حملہ کرے گا ۳ زوزن بروزن سوزن - ایک شہر فارس کا نام جو ہرات اور نیشاپور کے درمیان واقع تھا ۱۲

انچه خطاب ملک بود از عهدهٔ بعضی بیرون آمد و بلقیتی در زندان باند آورده اند
جو کچھ باز پرس بادشاہ کی تھی بعض کے ٹھیک ذمہ دارانہ جواب دیدئے اور باقی باتون کے لئے قیدمین رہا بیان کیا ہے
که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر چنان
کہ اس کے پاس کے رہنے والے بادشاہونمین سے ایکنے اوس کے پاس ایک پوشیدہ پیغام بھیجا کہ اسطرف کے بادشاہون نے
بزرگوار ندانستند و بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن اللہ[1] خلاصہٗ
ایسے بزرگ کی قدر نہ جانی اور بے عزتی کی اگر فلان عزیز خدا اسکی رہائی کو راست کرے
بجانب ما التفاتی کند در رعایت خاطرش هرچه تمامتر سعی کرده آید اعیان
ہماری طرف توجہ کرے تو اسکی رعایت خاطر میں کما حقہ کوشش کیجائے اور اس
این مملکت بدیدار او مفتقر[2] اند و جواب این حروف را منتظر خواجه چون برین
بادشاہت کے بڑے بڑے لوگ اُسکے دیکھنے کے محتاج ہیں اور اس خط کے جواب کے منتظر ہیں۔ وزیر نے جب اس
وقوف یافت از خطر[3] اندیشید در حال جوابی مختصر که اگر برملا افتد فتنه نباشد
واقعہ کی اطلاع پائی خطرے سے اندیشہ کیا اور فوراً ایک مختصر سا جواب خط کی پشت پر ایسا لکھا کہ اگر ظاہر ہو تو کوئی
بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان که برین واقف بود
فتنہ پیدا نہ ہو اور وہ جواب بھیج دیا۔ ایک ملازم سرکاری نے جسکو اس بات کی خبر
ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس فرموده با ملوک نواحی مراسلت دارد
تھی۔ بادشاہ کو اطلاع دیدی کہ فلان شخص کو جو آپ نے قید کیا ہے آس پاس کے بادشاہون سے خط کتابت رکھتا ہے
ملک بهم برآمد و کشف این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند نوشته
بادشاہ کو غصہ آیا اور اس خبر کی تحقیقات کا حکم فرمایا۔ یہانتک کہ قاصد کو گرفتار کر لیا اور خط کو پڑھا لکھا
بود که حسن ظن بزرگان بیش از فضیلت ماست و تشریف قبولیکه فرمودند
تھا۔ کہ بزرگون کا میرے لئے اچھا خیال میری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور خلعت قبولیت کا جو عطا فرمایا ہے
بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه پروردهٔ نعمت این خاندانست
بندہ کو اسکی قبولیت کا امکان نہین ہے اس واسطے کہ میں اس خاندان کی نعمت کا

[1] احسن اللہ خلاصہ۔ بطریق دعا واقع ہے ۱۲ [2] مفتقر یعنی محتاج بسبب شدت اشتیاق کے استعمال ہوا ہے ۱۲
[3] از خطر الخ۔ یعنی یہ سوچا کہ ایسا نہ ہو آئندہ اس سے کوئی فتنہ فساد پیدا ہو ۱۲۔

**فرد**

وباندک مایہ تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد

پرورش یافتہ ہوں تھوڑی سی دلی رنجش پر قدیم آقا سے بیوفائی نہیں کیجا سکتی

آنرا کہ بجای تست ہردم کرمی | غدرش بنہ ار کند بعمری ستمی

جو شخص ہر وقت تجھپر عنایت کرتا ہے | اگر عمر بھر میں وہ ایک ظلم بھی کرے تو اسے گناہ معاف کر دینا چاہیے

ملک را سیرت حق شناسی او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر ها خواست کہ خطا کردم کہ ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت ای خداوند بندہ درین حالت مر خداوند را خطائی نمی بیند بلی تقدیر خداوند تعالیٰ چنین بود کہ مرا این بندہ را مکروہی رسد پس بدست تو اولیٰ ترکہ حقوق سوابق نعمت برین بندہ داری و ایادی منت و حکما گفتہ اند

بادشاہ کو اسکی حق پسندی کی عادت اچھی معلوم ہوئی اور خلعت و نعمت عطا فرمائی اور معافی چاہی کہ مینے غلطی کی کہ آپ کو بے خطا و قصور آزردہ کیا کہا کہ اے آقا اے نعمت مجھے آپکی خطا اس حالت میں معلوم نہیں ہوتی بلکہ تقدیر و حکم خدائے تعالےٰ کا یہی تھا کہ مجھے کچھ تکلیف پہنچے پس تکلیف آپ کے ہاتھ سے پہونچی اور اچھا ہوا کیونکہ پہلی نعمتوں کے حق جو آپ کے میرے اوپر ہیں اور آپ کے دست کرم کے احسانات ہیں اور عقلمندوں کا قول ہے

**مثنوی**

گر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

اگر تجھکو دنیا سے نقصان پہونچے تو غم نہ کر | کیونکہ نہ دنیا سے آرام پہنچتا ہے اور نہ رنج

از خدا دان خلاف دشمن و دوست | کہ دل ہر دو در تصرف اوست

دشمن اور دوست کا اختلاف خدا کی طرف سے سمجھ | کیونکہ دونوں کا دل اُسکے قبضہ قدرت میں ہے

گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد | از کمان دار بیند اہل خرد

اگرچہ تیر کمان سے گزرتا ہے | مگر عقلمند اس کو کمان چلانے والے کا کام سمجھتا ہے

**حکایت** یکی را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان دیوان میگفت کہ مرسوم فلان را چند انکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم درگاہ است و

عرب کے بادشاہوں میں سے ایک کے متعلق مینے سنا ہے کہ کچہری والوں سے کہہ رہا تھا کہ فلان شخص کی تنخواہ جتنی کہ مقرر ہے اس سے دونی کردو کیونکہ وہ حاضر باش درگاہ کا ہے اور

متر صد فرمان و دیگر خدمتگاران بلہو و لعب مشغول و در ادای خدمت متہاون
حکم کا منتظر رہتا ہے اور دوسرے خدمتگار کھیل کود مین مشغول اور کار ضروری کے ادا کرنے مین سست ہین
صاحبدلی بشنید فریاد و خروش از نہادش بر آمد پرسیدندش کہ چہ دیدی
ایک درویش نے سنا فریاد اور شور کرنا شروع کیا اس سے پوچھا کہ تونے کیا دیکھا کہا
گفت مراتب بندگان بدرگاہ خدای تعالی ہمین مثال دارد نظم
بندون کے مرتبون کی خدا کی درگاہ مین یہی مثال ہے

| | |
|---|---|
| دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاہ<br>دو دن صبح کو اگر کوئی بادشاہ کی خدمت مین آئے | سوم ہر آئینہ دروی کند بلطف نگاہ<br>تو تیسرے دن یقیناً مہربانی سے اُسپر نظر فرمائے گا |
| امید ہست پرستندگان مخلص را<br>خلوص سے عبادت کرنے والون کو اُمید ہے | کہ ناامید نگردند ز آستان اِلٰہ<br>کہ خدا کی درگاہ سے ناامید نہ پھرینگے |
| مثنوی مہتری در قبول فرمانست<br>سرداری حکم کے قبول کرنے مین ہے | ترک فرمان دلیل حرمانست<br>اور فرمان کو چھوڑنا محرومی کی دلیل ہے |
| ہر کہ سیمای[ل] راستان دارد<br>جسکی پیشانی سچون کی سی ہے | سر خدمت بر آستان دارد<br>وہ خدمت کے لیے سر چوکھٹ پر جھکائے رہتا ہے |

حکایت ظالمی را حکایت کنند کہ ہیزم درویشان خریدی بحیف
ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہین غریبون کے لکڑیون کے گٹھے ظلم کے ساتھ خریدتا
و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت بیت
اور مالدارون کے ہاتھ نفع سے بیچتا تھا ایک فقیر اسکے پاس ہوکر گزرا اُسنے کہا

| | |
|---|---|
| ماری کہ تو ہر کرا ببینی بزنی<br>کیا تو سانپ ہے کہ جسکو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے | یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی<br>یا تو الو ہے کہ جہان بیٹھتا ہے اس جگہ اُجاڑ دیتا ہے |
| قطعہ زورت ار پیش میرود با ما<br>اگر تیرا زور ہم پر چل سکتا ہے | با خداوند غیب دان نرود<br>تو خدائے غیب دان کے سامنے نہین چلیگا |

ل سیما کے معنے پیشانی کے ہین۔مگر یہان تقدیر اور نصیب مراد ہے۔مطلب یہ کہ جسکی قسمت سچون کی سی ہوگی اسکو خدمت کرنے سے عار نہ ہوگا ۱۲ (مولوی عبدالباری آسی)

زورمندی مکن بر اہل زمین
زمین والون پر زور ظلم مت کر

تا دعائے بر آسمان نرود
تاکہ آسمان تک کوئی دعا نہ جائے

حاکم از گفتن او برنجید وروی از نصیحتش درہم کشید وبدو التفات نکرد۔
حاکم اسکے کہنے سے رنجیدہ ہوگیا اور اسکی نصیحت سننے سے رنجیدہ ہوکر منہ پھیر لیا اور اسکی طرف توجہ نہیں کی

اَخَذَتْہُ العِزَّۃُ بِالاِثْمِ تا شبی آتش مطبخ در انبار ہیزم افتاد وسائر املاکش بسوخت
اسکو اُسکے مرتبہ نے گناہ مین پھنسایا یہان تک کہ ایک رات کو باورچی خانے کی آگ لکڑیون میں لگ گئی اور اسکا تمام مال ومتاع

واز بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً ہمان شخص بروی بگذشت دیدش
جل گیا اور اسکو نرم بستر سے گرم خاک پر بٹھادیا اتفاقاً اُسی شخص کا اسپر گذرا ہوا اس کو دیکھا

کہ با یاوران ہمیگفت ندانم کہ این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود
کہ دوستون سے کہہ رہا تھا مجھے معلوم نہین کہ یہ آگ کہان سے میرے گھر مین لگ گئی۔ اس گزرنے والے نے کہا

## دل درویشان قطعہ
غریبون کے دل کی آہ سے

حذر کن ز دود درونہای ریش
زخمی دلون کی آہ سے پرہیز کرنا چاہیئے

کہ ریش درون عاقبت سر کند
کیونکہ دل کا زخم آخر کو ظاہر ہوتا ہے

بہم بر مکن تا توانی دلے
جب تک ہوسکے تو کسی دل کو پریشان نہ کر

کہ آہی جہانے بہم بر کند
کہ ایک آہ ایک جہان کو پریشان کردیتی ہے

شنیدم کہ این لطیفہ بر طاق کیخسرو نوشتہ بود قطعہ
مینے سنا ہے کہ یہ لطیفہ کیخسرو کے محل کے دروازہ پر لکھا تھا۔

چہ سالہای[1] فراوان وعمرہای دراز
کیا ہے کہ بہت سے برس اور مدت ہائے دراز تک

کہ خلق بر سر ما در زمین بخواہد رفت
کہ زمین مین دفن ہونے پر خلق ہمارے سر پر چلیگی

چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما
جسطرح کہ ہاتھون ہاتھ ملک ہمارے پاس آیا ہے

بدستہای دگر ہمچنین بخواہد رفت
دوسرون کے ہاتھونمیں بھی ایسے ہی جائیگا

## حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود سیصد وشصت بند
ایک پہلوان کشتی لڑنے مین بہت ہوشیار تھا اور تین سو ساٹھ عمدہ داؤن

[1] چہ سالہائے الخ یہ چہ تحقیر کے لئے ہے یعنی یہ سامان اور مال ومتاع کیا چیز ہے ۱۲ (عبدالباری آسی)

فاخر دانستی و هر روز ازان بنوعی کشتی گرفتی مگر گوشهٔ خاطرش باجمال یکے از
جانتا تھا اور ہر روز اس میں سے ایک داؤ سے کشتی لڑتا تھا مگر اسکا میلان خاطر شاگردوں میں سے ایک
شاگردان میلی داشت سه صد و پنجاه و نه بندش در آموخت مگر یک بند
کے جمال کی طرف زیادہ تھا تین سو انسٹھ ۳۵۹ پیچ اسکو سکھا دیے مگر ایک پیچ تھا
که در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجمله پسر در قوت و صنعت سر آمد
کہ اسکے سکھانے مین عذر اور دیر کرتا تھا قصہ کوتاہ نوجوان زور اور کشتی میں ماہر ہو گیا
و کسی را در زمان او باو امکان مقاومت نبودی تا بحدیکه پیش ملک آن
اور کسی کو اُسکے زمانے میں اسکے مقابلہ کی اُس سے ہمت نہ پڑتی تھی یہان تک کہ اس زمانہ کے بادشاہ
روزگار گفته بود که اُستاد را فضیلتے که بر من است از روی بزرگی ست و حق
کے سامنے اسنے کہا تھا کہ اُستاد کو جو فضیلت کہ مجھ پر ہے وہ سن رسیدگی کی وجہ سے ہے اور اسکے علاوہ
تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت باو برابرم ملک را این سخن
استادی کا حق ہے نہین تو طاقت مین مین اس سے کم نہین ہوں اور کشتی مین اُسکے برابر ہون بادشاہ کو یہ بات
دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع ترتیب کردند و ارکان دولت
گران معلوم ہوئی حکم دیا کہ اکھاڑہ تیار کریں ایک بہت وسیع میدان تیار کیا گیا اور بڑے بڑے عہدہ دار
و اعیان حضرت و زور آوران روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست در آمد
بڑے بڑے افسر اور دنیا بھر کے پہلوان وہان آئے نوجوان مست ہاتھی کی طرح آیا
بصدمتی که اگر کوه روئین[1] بودی از جاے بر کندی استاد دانست که جوان
ایسے زور سے جھومتا ہوا کہ اگر کانسہ کا پہاڑ ہوتا تو اسکو اسکی جگہ سے اکھاڑ ڈالتا استاد نے سمجھ لیا کہ جوان
بقوت ازو برتر است بدان بند غریب که ازوی پنهان داشته بود باوے
قوت میں اس سے زیادہ ہے اُسی عجیب و غریب داؤ سے جو اس سے چھپا رکھا تھا اُس سے
در آویخت پسر دفع آن ندانست استاد از زمینش بدو دست بالای
لڑا شاگرد کی سمجھ مین اسکا توڑ نہ آیا استاد دونوں ہاتھوں سے اسکو زمین سے اٹھا کر

---

[1] روئیں کانسہ کو کہتے ہیں۔ جو ایک مرکب دھات ہوتی ہے جو رانگے اور تانبے سے تیار کرتے ہیں اور یہ نہایت مضبوط ہوتی ہے بعض کہتے ہین کہ رانگ اور پیتل سے یا تانبے اور جست سے بناتے ہین ۱۲۔

سر بر دو بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت
سر تک لے گیا اور زمین پر ٹپک دیا لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا بادشاہ نے استاد کو خلعت اور نقد دئے جانیکا حکم
دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد که با پرورندهٔ خویش دعوی مقاومت
دیا اور نوجوان کو ڈانٹا اور ملامت کی کہ اپنے محسن سے تو نے برابری کا دعوے کیا
کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین بزور آوری بر من دست
اور پھر کچھ کر نہ سکا کہا کہ اے خداوند عالم وہ اپنی طاقت کی وجہ سے مجھ پر غالب
نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقهٔ مانده بود و همه عمر از من دریغ میداشت امروز
نہیں ہوا بلکہ کشتی کے علم میں سے ایک باریکی مجھ سے باقی رہ گئی تھی۔ اور تمام عمر وہ اُسکے سکھانے میں دریغ کرتا تھا آج
بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین روزی نگاه می داشتم که زیرکان
اسی باریکی کی وجہ سے مجھ پر غلبہ پایا استاد نے کہا ایسے ہی دن کے لئے میں چھپا تا تھا کیونکہ عقلمندوں
گفته اند دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی کند تواند نشنیدهٔ که
کا قول ہے کہ دوست کو اتنی قوت نہ دینا چاہئے کہ اگر دشمنی کرے تو کر سکے کیا تو نے سنا نہیں ہے کہ
چه گفت آنکه از پروردهٔ خویش جفا دید
اُس شخص نے کیا کہا ہے جسنے اپنے شاگرد کی بیوفائی دیکھی ہے

## قطعه

| | |
|---|---|
| یا وفا خود نبود در عالم<br>یا تو وفا دنیا میں کبھی تھی ہی نہیں<br>کس نیاموخت علم تیر از من<br>کسی نے مجھ سے تیر اندازی کا علم نہیں سیکھا | یا مگر کس درین زمانه نکرد<br>یا شاید کسی نے اس زمانے میں نہیں کی ہے<br>که مرا عاقبت نشانه نکرد<br>کہ آخر کار مجھی کو نشانہ نہیں بنایا |

## حکایت

درویشی مجرد بگوشهٔ صحرائی نشسته بود پادشاهی بروی
ایک فقیر تنہا ایک جنگل کے گوشہ میں بیٹھا تھا ایک بادشاہ کا اُسپر
بگذشت درویش از انجا که فراغ ملک قناعت[1] ست سر بر نیاورد و التفات نکرد
گزر ہوا فقیر چونکہ فراغت ملک قناعت کا مالک ہے اسپر کوئی توجہ نہیں کی

[1] قناعت - تھوڑی چیز پر صبر کرنا - زیادہ کی حرص میں نہ پڑنا - مطلب یہ کہ فقیر چونکہ قناعت کے ملک کا مالک ہوتا ہے ۱۲ (عبد الباری آسی)

سلطان ازانجاکہ سطوت سلطنتست برنجید وگفت این طائفۂ خرقہ پوشان
اور بادشاہ چونکہ بادشاہت کا لازمہ غصہ ہے خفا ہوا - اور بولا یہ گدڑی پہننے والے گروہ
امثال بہائم اند واہلیت وآدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد وگفت اے
چارپایوں کی طرح ہیں، اور آدمیت کی اہلیت نہیں رکھتے وزیر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ
جوانمرد سلطان روی زمین برتو گذر کرد خدمتی نکردی وشرایط ادب بجا
مرد خدا دنیا کا بادشاہ تیرے پاس ہو کر گزرا اور تو نے کوئی خدمت نہیں کی اور ادب کے
نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد کہ توقع نعمت
شرایط پورے نہیں کئے فقیر نے کہا کہ بادشاہ سے کہدو کہ تعظیم کی امید اس شخص سے رکھے جو اس سے
اودارد ودیگر بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک
دولت کی امید رکھتا ہو دوسرے یہ بھی واضح ہو کہ بادشاہ رعیت کی حفاظت کے لئے ہیں رعیت بادشاہ کی تعظیم کیلئے نہیں ہے

## قطعہ

پادشہ پاسبان درویشست
بادشاہ فقیر کا چوکیدار ہے
گوسپند از برای چوپان نیست
بکری چرواہے کے لئے نہیں ہے

گرچہ رامش بفر دولت اوست
اگرچہ وہ فقیر اسکے دولت اور دبدبہ کی وجہ سے اسکا تابعدار ہے
بلکہ چوپان برای خدمت اوست
بلکہ چرواہا بکریوں کی خدمت کے لئے ہے

## قطعہ

یکی را تو کامران بینی
اگر ایک آدمی کو تو خوشحال دیکھے
روز کی چند باش تا بخورد
تھوڑے دن ٹھیر جا کہ خاک قبر
فرق شاہی و بندگی برخاست
بادشاہی اور غلامی کا فرق اٹھ گیا
گر کسے خاک مردہ باز کند
اگر کوئی مردہ کی قبر کو کھولے

دیگری را دل از مجاہد ریش
اور دوسرے کا دل محنت اور مشقت سے زخمی ہو
خاک مغز سر خیال اندیش
ظالم کے سر کا بھیجا کھالے
چون قضای نبشتہ آمد پیش
جب لکھی ہوئی قضا سامنے آئی
نشناسد توانگر از درویش
تو فقیر اور مالدار کی پہچان نہیں کرسکتا

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من چیزی بخواه گفت آن همی خواهم
بادشاہ کو فقیر کی بات بڑی مضبوط معلوم ہوئی کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ لے فقیر بولا میں اتنا ہی چاہتا ہوں

که دگر باره زحمت من ندہی گفت مرا پندی ده گفت
کہ دوبارہ آپ تشریف لاکر مجھے تکلیف نہ دیں بادشاہ نے کہا مجھے کوئی نصیحت کر۔ بولا

**بیت**

| | |
|---|---|
| دریاب کنون که نعمتی هست بدست | کین دولت و ملک میرود دست بدست |
| اسکی قدر کر اب دولت تیرے ہاتھ میں ہے | کیونکہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ جاتا ہے |

**حکایت** یکی از وزرا پیش ذوالنون[1] مصری رفت و همت خواست
ایک شخص وزیروں میں سے ذوالنون مصری کے سامنے گیا اور دعا کی خواہش کی

که روز و شب بخدمت سلطان مشغول میباشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش
کہ دن رات میں بادشاہ سلامت کی خدمت میں لگا رہتا ہوں اور اُسکے احسانات کا امیدوار اور اُسکے غصہ سے

ترسان ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای عز و جل را چنان ترسیدمی
ڈرتا رہتا ہوں۔ ذوالنون مصری روئے اور بولے کہ اگر میں خدائے بزرگ سے ایسا ہی ڈرتا جیسا تو

که تو سلطان را از جملهٔ صدّیقان بودمی
بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میں خدا کے دوستوں میں سے ہوتا

**قطعه**

| | |
|---|---|
| گر نبودی امید راحت و رنج | پای درویش بر فلک بودی |
| اگر آرام اور تکلیف کی اُمید نہوتی | تو فقیر کا قدم آسمان پر ہوتا |
| گر وزیر از خدا بترسیدی | همچنان کز ملک ملک بودی |
| اگر وزیر خُدا سے ایسا ڈرتا | جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے تو فرشتہ ہوجاتا |

**حکایت** بادشاهی بکشتن بیگناهی اشارت کرد گفت ای
ایک بادشاہ نے ایک بے گناہ کے قتل کا حکم دیا وہ شخص بولا کہ بادشاہ

ملک موجب خشمی که ترا بر من ست آزار خود مجوی که این عقوبت بر من
سلامت اس غصہ کے سبب سے جو آپکو مجھ پر ہے اپنے آزار کے خواہاں نہ ہوجیے کیونکہ یہ سزا مجھ پر

[1] ذوالنون مصری۔ ایک ولی اللہ کا لقب جو مصر کے رہنے والے تھے ثوبان آپ کا نام تھا۔ ابوالفیض کنیت تھی۔ آپ کے لقب کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ ایک کشتی میں سوار تھے اور وہاں ایک قیمتی موتی گم ہوگیا تھا۔ لوگوں کو آپ پر شبہہ ہوا تو آپ نے مچھلیوں کو حکم دیا اور بے تعداد مچھلیاں دلیسے موتی لیکر دریا سے نکل آئیں۔ کتب سیر میں یہ قصہ بہ تفصیل مرقوم ہے ۱۲۔

**قطعہ**

**بیک نفس سر آید و بزۂ آن بر تو جاوید بماند**
دم کے دم میں گزر جائے گی اور اس کا گناہ آپ پر ہمیشہ رہے گا

| | |
|---|---|
| **دوران بقا چو باد صحرا بگذشت** | **تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت** |
| زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گزر گیا | رنج اور خوشی اور اچھا برا سب گزر گیا |
| **پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد** | **بر گردن او بماند و بر ما بگذشت** |
| ظالم نے خیال کیا کہ اسنے مجھ پر ظلم کیا | حالانکہ اسکی گردن پر رہ گیا اور مجھ پر گذر گیا |

**ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او در گذشت**
بادشاہ کو اسکی نصیحت نے فائدہ دیا اور اسکے قتل کا خیال چھوڑ دیا

**حکایت** **وزرای نوشیروان در مہمی از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند**
نوشیروان کے وزیر کسی مہم میں بادشاہت کی مصلحتیں سوچ رہے تھے
**و ہر یک از ایشان دگرگونہ رای ہمی زد ملک ہمچنان تدبیری اندیشہ کرد**
اور ہر ایک اور طرح کی رائے دیتا تھا بادشاہ نے بھی اسی طرح ایک تدبیر سوچی
**بزرجمہر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نہانش گفتند رای ملک**
بزرجمہر کو بادشاہ کی رائے پسند آئی وزیروں نے پوشیدہ طور پر اس سے کہا کہ بادشاہ کی رائے
**را چہ مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم**
میں تو نے کیا خوبی دیکھی اتنے عقلمندوں کی رائے کے مقابلے میں کہا سبب یہ ہے کہ کام کا انجام معلوم
**نیست و رای ہمگنان در مشیت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقت**
نہیں ہے اور سب کی رائے ابھی پردۂ تقدیر میں ہے کہ ٹھیک ہو یا غلط ہو اس لئے بادشاہ کی
**رای ملک اولیٰ ترست تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت از**
رائے کی تائید کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ اگر وہ رائے غلط ہو بسبب اسکی تائید کے میں
**معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند** **مثنوی**
اسکے عتاب سے بیخوف رہوں کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے

| | |
|---|---|
| **خلاف رای سلطان رای جستن** | **بخون خویش باشد دست شستن** |
| بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے تجویز کرنی | اپنے خون سے ہاتھ دھونے کی برابر ہے |

۱؎ مہم کوئی بڑا اہم کام جس کی وجہ سے فکر ہو ۱۲

| | |
|---|---|
| اگر شہ روز را گوید شب ست این<br>اگر بادشاہ دن کو کہے کہ یہ رات ہے | بباید گفت اینک ماہ و پروین<br>تو کہدینا چاہیے کہ یہ چاند ہے اور یہ پروین ہے |

**حکایت** شیادی گیسو بافت یعنی علوی ست و با قافلہ حجاز بشہر در آمد
ایک مکار نے مکاری کا جال پھیلایا کہ وہ علوی سید ہے اور حاجیون کے قافلہ کے ساتھ شہر میں آیا

و چنان نمود کہ از حج می آید و قصیدہ نیکو پیش ملک برد و دعوی کرد کہ وی
اور یہ ظاہر کیا کہ حج سے آرہا ہے اور ایک عمدہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے لیگیا اور دعوے کیا کہ اُسنے کہا ہے

گفتہ است ملک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود تا یکی از ندمای
بادشاہ نے اسکو دولت دی اور عزت بھی کی اور بہت مہربانی فرمائی یہانتک کہ بادشاہ کے مصاحبون مین

حضرت پادشاہ کہ دران سال از سفر دریا آمدہ بود گفت من او را عید اضحی
سے ایک شخص نے جو اسی سال دریا کا سفر کرکے واپس آیا تھا کہا کہ میں نے بقرعید کے دن اُسے

در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من او را شناسم
بصرہ میں دیکھا ہے معلوم ہوا کہ حاجی نہین ہے دوسرے نے کہا کہ میں اسکو جانتا ہون

پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوان
اس کا باپ عیسائی تھا شہر ملاطیہ میں معلوم ہوا کہ شریف النسب یعنی سید نہیں ہے اور اسکے اشعار دیوان

انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندین دروغ درہم چرا گفت
انوری میں پائے بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے ماریں اور شہر سے نکالدیں کہ پے درپے اتنے جھوٹ کیوں بولے

گفت ای خداوند روی زمین سخنی ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست
کہا اے روئے زمین کے مالک ایک بات باقی رہ گئی ہے وہ بھی آپکی خدمت مین عرض کردون اگر صحیح نہو

ف۷ بقرعید ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو ہوتی ہے ۱۲

ف۱ پروین فارسی میں ستارون کے گچھے کو کہتے ہین۔ اور وہ چھ ستارے ہین جو خوشہ انگور کی طرح ہین عربی مین انکو ثریا کہتے ہین ۱۲۔ ف۲ علوی اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہٗ۔ سیدون کی دو شاخین ہین ایک اولاد حضرت فاطمۂ زہرا۔ دوسرے وہ جو دوسری بیویون سے ہے کہ آپ بعد رحلت جنابہ سیدہ کے نکاح مین لائے تھے ۱۲ ف۳ قصیدہ نظم کی ایک صنف ہے۔ جسکے مطلع کے دونوں قافیہ اور باقی شعروں کے مصرع آخر کے قافئے ہم وزن ہون۔ اور اسکے کم از کم پندرہ شعر ہونا چاہئین۔ قصیدہ مین اکثر بادشاہوں یا امرا کی مدح کیجاتی ہے ۱۲ ف۴ بصرہ ایک شہر ہے جو عراق عرب میں واقع ہے ف۵ ملاطیہ بفتح ایک شہر کا نام جو روم اور فرنگ کے درمیان واقع ہے اور وہان ایک قلعہ نہایت مضبوط تھا ف۶ انوری محمود غزنوی کے زمانے کا ایک نہایت مشہور و معروف شاعر تھا ۱۲

نباشد بہ ہر عقوبت کہ خواہی سزاوارم گفت آن چیست گفت

تو جو سزا آپ چاہیں مجھے دے سکتے ہیں مجھے منظور ہے پوچھا وہ کیا ہے اُسنے کہا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| غریبی گرت ماست پیش آورد<br>اگر کوئی مفلس آپ کے سامنے مٹھا لائے | دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ<br>تو دو پیالہ بھرا ہین پانی ہے اور ایک چمچہ دہی |
| اگر راست میخواہی از من شنو<br>اگر سچی بات پوچھیے تو مجھ سے سنئے | جہاندیدہ بسیار گوید دروغ<br>جسنے دنیا زیادہ دیکھی ہوتی ہے وہ جھوٹ زیادہ بولتا ہے |

ملک را خندہ گرفت گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفتہ است فرمود

بادشاہ کو ہنسی آگئی کہا اس سے زیادہ سچ بات اسنے اپنی زندگی مین نہ کہی ہوگی حکم دیا

تا انچہ مامول اوست مہیا دارند و بخوشی او را گسیل کنند۔

کہ جو کچھ اسکی امیدیں ہیں وہ مہیا رکھیں اور خوشی کے ساتھ اسکو رخصت کر دین۔

## حکایت

یکی از پسران ہارون الرشید[1] پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلان

ہارون الرشید کے لڑکون مین سے ایک لڑکا باپ کے سامنے غصہ مین بھرا ہوا آیا اور شکایت کی کہ فلان سپاہی

سرہنگ زادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان دولت را گفت

کے لڑکے نے مجھ کو ماں کی گالی دی ہے ہارون الرشید نے بڑے بڑے سردارون سے پوچھا کہ ایسے

جزای چنین کسی چہ باشد یکی اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری

آدمی کی کیا سزا ہے کسی نے مار ڈالنے کی رائے دی اور کسی نے زبان کاٹنے کی اور دوسروں نے

بمصادرت و نفی ہارون گفت ای پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی

تاوان و جرمانہ اور شہر بدر کرنیکو کہا۔ ہارون بولا اے بیٹے مہربانی تو یہی ہے کہ اسکو معاف کردے اور اگر ایسا

تو نیزش دشنام مادر دہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرف تو باشد و دعوی

تو نہ کر سکے تو تو بھی اسے ماں کی گالی دے لے مگر اتنی کہ حد سے نہ گزر جائے اگر ایسا ہوا تو پھر ظلم تیری طرف سے ہوگا اور دعوے دشمن

از قبل خصم

کی طرف سے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| نہ مردست آن بنزدیک خردمند<br>عقلمندوں کے نزدیک وہ مرد نہیں ہے | کہ با پیل دمان پیکار جوید<br>کہ مست ہاتھی سے لڑتا پھرے |

[1] ہارون الرشید خلفائے عباسیہ میں سے ایک خلیفہ کا نام تھا جو نہایت عادل ذی ہمت اور سخی تھا ۱۲

بلی مرد آن کس است از روی تحقیق
ہاں حقیقتاً مرد وہ شخص ہے
کہ چون خشم آیدش باطل نگوید
کہ جب اس کو غصہ آئے تو بیہودہ نہ بکے

## حکایت

با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقی در پی ما غرق
میں بزرگوں کے ایک گروہ کے ساتھ کشتی مین بیٹھا تھا ہمارے پیچھے ایک چھوٹی کشتی ڈوب گئی
شد دو برادر بگردابے درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را کہ بگیر این
اور دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے بڑے ادمیوں میں سے ایک نے ملاح کو حکم دیا کہ جلد ان دونوں بھائیوں کو
ہر دو برادران را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت بدہم ملاح در آب رفت
پکڑ کہ تجھے ہر ایک کے بدلے پچاس دینار انعام دونگا ملاح پانی میں کود پڑا یہانتک کہ
تا یکے را برہانید و آن دیگر ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ازین
ایک کو بھنور سے نکالا اور وہ دوسرا مر گیا مینے کہا کہ اسکی زیادہ زندگی نہین رہی تھی اسی لئے تو نے
سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در ان دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت انچہ
اسکو بچانے میں دیر کردی اور دوسرے کے لئے جلدی کی ملاح ہنسا اور کہا تو نے جو کچھ
تو گفتی یقین ست و سببی دیگر ست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برہانیدن
کہا ہے وہ ٹھیک ہے اور ایک سبب اور ہے میں نے پوچھا وہ کیا۔ اُسنے کہا میری توجہ اس ایک کے چھڑانے
این یکی بیشتر بود کہ وقتی در بیابان ماندہ بودم مرا بر شتری نشاند و از دست
پر زیادہ تھی کیونکہ ایکمرتبہ میں جنگل مین تھک گیا تھا اسنے مجھے ایک اونٹ پر بٹھایا اور اس دوسرے کے
آن دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ
ہاتھ سے میں نے کوڑا کھایا تھا لڑکپن میں۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے جس نے اچھا کام کیا تو اپنے لئے کیا
وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا ؕ
اور جسنے بُرا کیا اسکا وبال اسی پر ہے

## قطعہ

تا توانی درون کس مخراش[1]
جب تک تجھ سے ہو سکے کسی کے دلکو رنجیدہ نہ کر
کاندرین راہ خارہا باشد
کیونکہ اس راستہ مین بڑے کانٹے ہین
کار درویش مستمند بر آر
ضرور تمند فقیر کا کام نکال دے
کہ ترا نیز[2] کارہا باشد
کیونکہ تیرے بھی بہت سے کام ہونگے

[1] کاندرین راہ۔ سے مراد مردم آزاری کا طریقہ ۱۲ [2] یعنی تو اوروں کے کام نکالے گا تو تیرے کام بھی نکلتے رہین گے ۱۲

## حکایت

دو برادر بودند یکی خدمت سلطان کردی و دیگری بسعیٔ
دو بھائی تھے ایک بادشاہ کا ملازم تھا اور دوسرا مزدوری کرکے اپنے

بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نکنی تا از
قوت بازو سے روزی پیدا کرتا تھا۔ ایکدفعہ اس مالدار نے دوسرے غریب بھائی سے کہا کہ تو بادشاہ کی ملازمت کیوں نہیں کرتا

مشقت کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری
کہ اس محنت مزدوری کے کام سے چھوٹ جاے وہ بولا کہ تو مزدوری کیوں نہیں کرتا کہ غلامی کی ذلت سے چھٹی

یابی کہ خردمندان گفتہ اند کہ نان جو خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرین بستن
پائے کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے کہ جو کی روٹی کھاکے بیٹھ رہنا اس سے بہتر ہے کہ سونے کا ٹپکا کمر میں

و بخدمت استادن۔
باندھے غلامی کے لئے کھڑے رہیں

## بیت

| | |
|---|---|
| بدست آہک تفتہ کردن خمیر<br>گرم جلتا ہوا چونا ہاتھ پر رکھ لینا | بہ از دست بر سینہ پیش امیر<br>اس سے بہتر ہے کہ امیر کے سامنے غلاموں کی طرح سینہ پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہو |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| عمر گرانمایہ درین صرف شد<br>میری قیمتی عمر اسی میں گزر گئی | تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا<br>کہ گرمی میں کیا کھاؤنگا اور جاڑوں میں کیا اوڑھونگا |
| ای شکم خیرہ بنانے بساز<br>اے بے شرم پیٹ ایک روٹی پر قناعت کر | تا نکنی پشت بخدمت دوتا<br>تاکہ غلامی کے لئے جھک کر کھڑا ہونا نہ پڑے |

## حکایت

کسی مژدہ پیش نوشیروان عادل برد و گفت شنیدم کہ فلان
کوئی نوشیروان عادل کے پاس خوشخبری لے گیا اور بولا کہ مینے سنا ہے کہ

دشمن ترا خدای تعالےٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت
حضور کے فلان دشمن کو خدائے تعالےٰ نے اٹھا لیا نوشیروان بولا کہ تو نے یہ بھی سنا کہ اُسنے مجھکو چھوڑ دیا

## فرد

ف ۱ سعی بازو سے مراد غالباً پیشہ وری اور ہنرمندی ہے ۱۲ ف ۲ نوکر اور چپراسی وغیرہ بادشاہوں کی خدمت میں ٹپکا باندھ کر کھڑے ہوتے تھے ۱۲ ف ۳ آہک تفتہ بر دست خمیر کردن سے مراد انتہائی تکلیف۔ یعنی کسی امیر کے سامنے مودبانہ سینے پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے سے بہتر ہے کہ وہ ہاتھ جلتے ہوئے چونے سے جلجائے ف ۴ مرا بگذاشت یعنی کیا مجھے ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔ کیا اب مجھکو اپنی موت کا غم نہیں رہا۔ ۱۲

| | |
|---|---|
| اگر بمرد عدو جای شادمانی نیست<br>اگر دشمن مرگیا تو خوشی کی جگہ نہین ہے | کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست<br>کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے |

**حکایت** گروہی از حکما در بارگاہ کسری[۱] بمصلحتے در سخن ہمی گفتند و
عقلمندون کی ایک جماعت نوشیروان کے دربار مین کسی کام کے متعلق مشورہ کر رہی تھی اور

بزرجمہر[۲] کہ مہتر ایشان بود خاموش بود سوال کردندش کہ با ما درین بحث چرا
بزرجمہر کہ ان سب کا سردار تھا وہ چپ تھا اس سے لوگون نے پوچھا کہ اس بحث میں ہمارے ساتھ

سخن نگوئی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بسقیم
آپ شریک مشورہ ہو کر بات کیون نہیں کرتے بزرجمہر نے جواب دیا کہ وزیر طبیبوں کی طرح ہیں اور طبیب بیمار کے سوا اور

پس چون بینم کہ رای شما بر صواب ست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد
کسیکو دوا نہیں دیتا پھر جب میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کی رائے درست ہے تو میرا اس سے زیادہ بات کہنا کوئی عقلمندی کا کام نہیں ہے

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| چو کاری بی فضول من بر آید<br>جب کوئی کام بغیر میری شرکت کے نکل جائے | مرا در وے سخن گفتن نشاید<br>تو مجھے اس میں بات نہ کہنا چاہیئے |
| وگر بینم کہ نابینا و چاہ است<br>اور اگر میں دیکھون کہ ایک اندھے کے سامنے کنواں ہے | اگر خاموش بنشینم گناہ است<br>اسوقت اگر میں چپ رہوں تو گناہ ہے |

**حکایت** ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم[۳] شد گفتا بخلاف آن
ہارون الرشید جب ملک مصر پر حکمران ہوا تو اسنے کہا کہ اس مغرور کے برعکس

طاغی[۴] کہ بغرور ملک مصر[۵] دعوی خدائی کرد نہ بخشم این ملک را الا بخسیس ترین
جسنے مصر کا ملک پاکر خدائی کا دعوے کیا تھا۔ میں اس ملک کا حاکم سوائے اسکے کسی کو نہ بناؤں گا مگر جو بہت ہی ادنےٰ درجہ کا

---

[۱] کسریٰ۔ نوشیروان کا نام ہے اور بادشاہان فارس کا بھی لقب ہے۔ اسکی جمع اکاسرہ ہے اور یہ کسرٰی کا معرب ہے۔ [۲] بزرجمہر نوشیروان کے وزیر اعظم کا نام تھا ۱۲ [۳] مسلّم شد۔ یعنی سونپا گیا۔ مطلب یہ کہ جب خدائے برتر نے مصر کی حکمرانی ہارون الرشید کے سپرد کر دی [۴] آن طاغی سے مراد فرعون ہے۔ جسنے مغرور ہو کر خدائی کا دعوے کیا۔ اور آخرکار قہر خداوندی سے غرق دریائے نیل ہوا ۱۲ [۵] ملک مصر بہت سے شہر وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جیسے ہرمان۔ عین الشمس دمیاط۔ اسکندریہ وغیرہم ۱۲ (عبد الباری آسی)

بندگان سیاهی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آورده اند

غلام ہو۔ ایک حبشی تھا خصیب اس کا نام تھا اس کو حاکم بنا کر ملک مصر سونپ دیا۔ کہتے ہیں

که عقل و درایت او تا بجائی بود که طائفه حراث مصر شکایت آوردندش

کہ اس کی عقل و ذہانت کی یہ حالت تھی کہ مصر کے کسانوں کا ایک گروہ اُسکے پاس یہ شکایت لیکر آیا کہ

که پنبه کاشته بودیم بر کنار نیل باران بی وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی

ہم نے دریائے نیل کے کنارے پر کپاس بوئی تھی بے وقت بارش ہونے کیوجہ سے وہ سب برباد ہوگئی تو اسنے جواب دیا کہ

کاشت تا تلف نشدی صاحبدلی این کلام بشنید و گفت مثنوی

اون بونی چاہیئے تھی کہ ضایع نہ ہوسکتی۔ ایک درویش نے یہ بات سُنی وہ بولا۔

| | |
|---|---|
| اگر روزی بدانش در فزودی | ز نادان تنگ تر روزی نبودی |
| اگر روزی عقل کی وجہ سے بڑھتی | تو ناداں سے زیادہ کوئی بدنصیب اور بھوکا نہ ہوتا |
| بناداں آنچنان روزی رساند | که دانا اندران حیران بماند |
| خدا ناداں کو اسطرح روزی پہنچاتا ہے | کہ عقلمند اس میں حیران رہ جاتا ہے |

مثنوی

| | |
|---|---|
| بخت و دولت بکاردانی نیست | جز بتائید آسمانی نیست |
| نصیب اور دولت کچھ کاردانی کی وجہ سے نہیں ہے | یہ سوائے مدد غیبی کے نہیں مل سکتے |
| کیمیاگر بغصه مرده به رنج | ابله اندر خرابه یافته گنج |
| کیمیا بنانے والا رنج اور غصہ میں مرگیا | اور بیوقوف نے ویرانے میں خزانہ پالیا |
| اوفتاده است در جهان بسیار | بی تمیز ارجمند و عاقل خوار |
| دنیا میں بہت سے پڑے ہوئے ہیں | بے تمیز صاحب مرتبہ اور عقلمند ذلیل و خراب |

حکایت یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست تا در حالت

بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے پاس چین کی ایک نوعمر لونڈی لائے بادشاہ نے مستی کی حالت میں

مستی بادی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مر او را بسیاهی

اس سے جماع کرنا چاہا لونڈی راضی نہ ہوئی بادشاہ کو غصہ آگیا اس لونڈی کو ایک حبشی کو دے ڈالا

بخشید که لب زبرینش از پره بینی در گذشته بود و زیرینش بگریبان فرو هشته هیکلی

اور وہ ایسا بدصورت حبشی تھا کہ اسکا اوپر کا ہونٹ ناک کے نتھنے سے بھی اوپر ہوگیا تھا اور نیچے کا ہونٹ گریبان تک لٹک رہا تھا ایسی بری صورت

**فرد** که صخرهٔ جنی از طلعت او برمیدی و عین القطر از بغلش بچکیدی

کہ صخرہ جنی اسکی صورت سے بھاگتا اور تار کول کا چشمہ اسکی بغل سے ٹپکتا تھا -

| | |
|---|---|
| **تو گوئی تا قیامت زشت روئی** | **برو ختم ست و بر یوسف نکوئی** |
| گویا بدصورتی قیامت تک | اُسپر ختم ہے اور یوسف پر خوبصورتی |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| **شخصی نہ چنان کریہ منظر** | **کز زشتی او خبر توان داد** |
| وہ ایک آدمی تھا مگر ایسا بدصورت نہ تھا | کہ اُسکی بدصورتی کا بیان بھی کرسکیں |
| **وانگہ بغلش نعوذ باللہ** | **مردار بآفتاب مرداد** |
| اُس بدصورتی کے اوپر اسکی بغل پناہ بخدا | ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بھادوں کی دھوپ میں مردار سڑ رہا ہے |

**آوردہ اند کہ دران مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش**

بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں حبشی مست ہو رہا تھا اور اسپر شہوت کا غلبہ تھا اس کی محبت اور

**بجنبید مہرش برداشت تا بامدادان کہ ملک کنیزک را بجست و نیافت**

خواہشات میں تحریک ہوئی اور اس کا کنوارپن اُتار دیا۔ کہ صبح کے وقت بادشاہ نے اس لونڈی کو تلاش کیا اور وہ نہیں ملی

**حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را کنیزک استوار ببندند**

لوگوں نے واقعہ شب بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ کو غصہ آیا اور حکم دیا کہ اس حبشی کو اس لونڈی کے ساتھ مضبوط باندھکر

**و از بام جوسق بقعر خندق در اندازند یکی از وزرای نیک محضر روی شفاعت**

اور اونچے محل کے کوٹھے سے خندق کے گڑھے میں ڈالدیں۔ وزیروں میں سے ایک نیکذات وزیر نے سفارش کے لیے

**بر زمین نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را درین خطائی نیست کہ سائر بندگان نوازش**

زمین چومی اور عرض کیا کہ بیچارہ حبشی کی اسمیں کوئی خطا نہیں ہے کیونکہ تمام غلام آقا کی مہربانی

**خداوندی متعود اند گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چہ شدی کہ**

کے خوگر ہیں بادشاہ نے کہا کہ اگر اسکی مجامعت میں ایک رات دیر کرتا تو کیا بگڑ جاتا کہ میں

---

سلہ صخرہ بفتح صاد مہملہ۔ ایک کریہ المنظر جن کا نام جسنے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری چرائی تھی سلہ عین القطر بعض نے ایک بدبودار روغن کے معنے میں لکھا ہے جو چیڑ کے درخت سے نکلتا ہے اور بعض نے پگھلے ہوئے تانبے کے معنے میں لکھا ہے جو بکثر زنگار کی وجہ سے اُسمیں بڑی بو آتی ہے اس لیے یہ معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں سلہ حضرت یوسف ایک پیغمبر کا نام جو نہایت خوبصورت تھے

من او را افزون تر از بہای کنیزک بدادمی گفت ای خداوند آنچہ فرمودی
میں اسکو اس لونڈی کی قیمت سے زیادہ انعام دیتا وزیر نے عرض کیا کہ سرکار جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا وہ
معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند درین معنی **قطعہ**
درست ہے مگر کیا حضور نے عقلمندوں کا یہ قول سنا نہیں ہے جو اسی بارہ میں ہے

| | |
|---|---|
| تشنۂ سوختہ بر چشمۂ حیوان چو رسد<br>کوئی پیاسا جلا بھنا جب چشمۂ آبحیات پر جا نکلے<br>ملحد گرسنہ در خانۂ خالی بر خوان<br>اسیطرح بھوکا کافر خالی گھر میں ایک دسترخوان پائے | تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد<br>تو یہ نہ سمجھو کہ ٹھیرہ کسی مست ہاتھی کا بھی کچھ اندیشہ کریگا<br>عقل باور نکند کز رمضان اندیشد<br>تو عقل کو یقین نہیں آتا کہ وہ رمضان کیوجہ باز رہے |

ملک را این لطیفہ پسند آمد و گفت اکنون سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم
بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا اور بولا اب حبشی کو مینے تجھے بخشا اس لونڈی کو میں کیا
گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم او را شاید **قطعہ**
کروں وزیر نے کہا کہ لونڈی کو بھی حبشی کو بخش دیجئے کہ کتے کا جھوٹا کتے ہی کے لایق ہے

| | |
|---|---|
| ہرگز او را بدوستی مپسند<br>اُس شخص کو ہرگز دوستی کے لئے پسند نہ کر<br>تشنہ را دل نخواہد آب زلال[1]<br>پیاسے کا دل خواب میں بھی اس آب زلال کے پینے کو نہ چاہیگا | کہ رود جای ناپسندیدہ<br>جو کسی بُری جگہ چلا جائے<br>نیم خوردہ دہان گندیدہ<br>جو کسی گندہ دہن کا جھوٹا کیا ہوا ہو |

**حکایت** اسکندر رومی[2] را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب را بچہ گرفتی
سکندر رومی سے سوال کیا کہ مشرق اور مغرب کی ولایتوں کو تونے کیونکر فتح کرلیا
کہ ملوک پیشین را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازین بود و چنین فتحی میسر
حالانکہ شاہان گزشتہ کے پاس خزانے اور عمر اور ملک اور لشکر اس سے زیادہ تھے اور پھر بھی اُن کو ایسی فتح میسر
نشد گفت بعون اللہ عزوجل ہر مملکتی را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم
نہیں ہوئی۔ کہا خداے بزرگ و برتر کی مدد سے میں نے جس ولایت کو فتح کیا اسکی رعیت کو نہیں ستایا اور بزرگوں کی
خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاہان جز بہ نکوئی نبردم **بیت**
عمدہ رسموں کو مینے موقوف کیا اور بادشاہان قدیم کا سواے اچھائی کے کبھی ذکر نہیں کیا

[1] آب زلال سے مراد صاف ٹھنڈا پانی ہے ۱۲ [2] اسکندر رومی ایک مشہور بادشاہ کا نام ۔ ۱۲ عبدالباری آسی

بزرگش نخوانند اہل خرد
عقلمند اس شخص کو بزرگ نہیں جانتے

کہ نام بزرگان بزشتی برد
جو بزرگون کا نام برائی سے لے

### قطعہ

این ہمہ ہیچ ست چون می بگذرد
یہ سب باتیں فضول ہیں جب گذر جاتی ہیں

بخت وتخت وامر ونہی وگیرودار
اور تاج اور حکومت اور لین دین سب گزر جاتے ہیں

نام نیک رفتگان[۱] ضایع مکن
مرنے والون کے نام نیک کو ضایع نہ کر

تابماند نام نیکت برقرار
کہ تیرا نیک نام برقرار رہے

# باب دوم در اخلاق درویشان

دوسرا باب فقیرون کے عمدہ عادات کے بیان میں

**حکایت** یکی از بزرگان گفت پارسائی را چہ گوئی در حق فلان
ایک بڑے آدمی نے ایک درویش عابد سے پوچھا کہ آپ کا فلان عابد کے متعلق
عابد کہ دیگران در حق وی بطعنہ سخن ہا گفتہ اند گفت برظاہرش عیب
کیا خیال ہے کیونکہ دوسرے لوگون نے اسکے حق مین خراب رائے ظاہر کی ہے پارسا نے کہا اسکے ظاہر مین کوئی عیب
نمی بینم ودر باطنش غیب[۲] نمی دانم
نہیں دیکھتا اور اسکے باطن کا حال معلوم نہیں کیونکہ مین غیب دان نہیں

### قطعہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی
تو جس کسی کا لباس پارساؤن کا سا دیکھے

پارسادان ونیک مرد انگار
اس کے پارسا اور نیک مرد خیال کر

ورندانی کہ در نہانش چیست
اور اگر تو نہیں جانتا کہ اسکے باطن مین کیا ہے

محتسب را درون خانہ چہ کار
تو کوتوال کو گھر کے اندر کے حال کی خبر رکھنے کی ضرورت نہیں

**حکایت** درویشی را دیدم کہ سر بر آستان[۳] کعبہ میمالید ومینالید ومی گفت
مینے ایک فقیر کو دیکھا کہ کعبہ کی چوکھٹ پر سر رگڑ رہا تھا اور رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا

---

۱ رفتگان سے مراد وہ لوگ جو اس جہان سے چلے گئے ۱۲ ۲ یعنی جو کچھ باطن مین ہے وہ غیب ہے اور غیب کی مجھے خبر نہین
۳ آستان کعبہ سے مراد روبروے کعبہ ہے کیونکہ آستان کعبہ بہت بلند ہے یہ ممکن نہین کہ کوئی اپنا سر رکھکر اسپر سجدہ کر سکے ۱۲

که یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم وجہول چہ آید **قطعہ**
کہ اے غفور اور اے رحیم تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے کیا ہو سکتا ہے۔

| | |
|---|---|
| عذر تقصیر خدمت آوردم | کہ ندارم بطاعت استظہار |
| مین خدمت کی کمی کا عذر لے کر آیا ہون | کیونکہ مین عبادت پر بھروسہ نہیں رکھتا ہون |
| عاصیان از گناہ توبہ کنند | عارفان از عبادت استغفار |
| گنہ گار گناہ سے توبہ کرتے ہین | اور عارف عبادت سے پناہ مانگتے ہین |

عابدان جزای طاعت خواہند و بازرگانان بہای بضاعت من بندہ امید
عابد لوگ عبادت کا بدلہ مانگتے ہین اور سوداگر سامان کی قیمت مانگتے ہین میں بندہ اُمید
آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت **فقرہ**
لایا ہون نہ کہ بندگی مین بھیک مانگنے کیلئے آیا ہون تجارت کے لئے نہیں آیا
اِصنَع بِنَا مَا اَنتَ اَھلُہٗ وَلَا تَفعَل بِنَا مَا نَحنُ بِاَھلِہٖ **بیت**
توہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے وہ سلوک نہ کر جس کے ہم اہل ہین

| | |
|---|---|
| گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم | بندہ را فرمان نباشد ہر چہ فرمائی برآنم |
| اگر تو خطا معاف کر دے یا مار ڈالے ہر حال مین تیرے در دانے پر رکھے | میرا کوئی اختیار نہیں ہر جو فرمائے مجھے وہی منظور ہے |
| **قطعہ** بر در کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمی گفت و میگرستے خوش |
| کعبے کے دروازہ پر مین نے ایک فقیر کو دیکھا | کہ یہ بات کہہ رہا تھا اور خوب رو رہا تھا |
| من نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلم عفو بر گناہم کش |
| میں یہ نہیں کہتا کہ میرے عبادت کو قبول کر | مگر معافی کا قلم میرے گناہ پر کھینچ دے |

**حکایت** عبد القادر گیلانی[۲] را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر
عبد القادر گیلانی کو لوگون نے دیکھا خدا ان پر رحمت کرے کعبے کے حرم مین کنکریون پر
حصا نہادہ بود و می گفت ای خداوند بخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا
پیشانی رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے اے خدا مجھے بخشدے اور اگر مین عذاب کی لایق ہون تو مجھے قیامت

[۱] ظلوم وجہول - بہت ظالم - اور بہت جاہل - چونکہ قرآن شریف مین انسان کے لئے ظلوما جہولا کے لفظ مستعمل ہین اسلئے ایسا کہا۔ [۲] عبد القادر گیلانی - ایک بزرگ کامل کا نام - جو گیلان مضافات بغداد کے رہنے والے تھے - جو بڑے پیر کے نام سے مشہور ہین

**قطعہ**

روز قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان شرمسار نباشم
کے دن نابینا کرکے اٹھا تاکہ نیکون کے سامنے مین شرمندہ نہ ہون

| | |
|---|---|
| روی بر خاک عجز می گویم | ہر سحرگہ کہ باد می آید |
| منہ عاجزی کی خاک پر رکھ کر مین کہتا ہون | جب کہ صبح کے وقت ہوا آتی ہے |
| ای کہ ہرگز فرامشت نکنم | ہیچت از بندہ یاد می آید |
| اے وہ کہ تجھکو مین ہرگز نہین بھولتا | کچھ تجھ کو بندہ کی بھی یاد آتی ہے |

**حکایت** دزدی بخانۂ پارسائی درآمد چندانکہ طلب کرد چیزی نیافت
ایک چور ایک فقیر کے گھر میں آیا جسقدر کہ تلاش کی کوئی چیز نہ پائی
دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمی کہ بران خفتہ بود در راہ دزد انداخت تا محروم نشود
رنجیدہ ہوگیا پارسا کو خبر ہوئی ایک کمبل جسپر سو رہا تھا راستہ میں چور کے ڈال دیا تاکہ محروم نہ جائے

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| شنیدم کہ مردان راہ خدا | دل دشمنان ہم نکردند تنگ |
| مینے سنا ہے کہ مردان راہ خدا نے | دشمنوں کا دل بھی نہین دکھایا |
| ترا کی میسر شود این مقام | کہ با دوستانت خلافست و جنگ |
| تجھکو یہ مرتبہ کب حاصل ہو سکتا ہے | کہ تیری دوستوں سے لڑائی رہتی ہے اور جھگڑا ہوتا ہے |

مودت اہل صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چنان کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند
صاف دلوں کی دوستی کیا سامنے اور کیا پیٹھ پیچھے یکسان ہے ایسی نہین ہے کہ تیری پیٹھ پیچھے برائیاں کریں اور تیرے سامنے جان دین

**فرد**

| | |
|---|---|
| در برابر چو گوسپند سلیم | در قفا ہمچو گرگ مردم در |
| سامنے مسکین بکری کی طرح | اور پیٹھ پیچھے آدمیوں کے پھاڑنے والے بھیڑیے کیطرح |
| ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد | بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد |
| جو شخص کہ دوسرون کا عیب تیرے سامنے لایا اور انکا شمار کیا | بیشک تیری برائی دوسروں کے سامنے لے جاے گا |

**حکایت** تنی چند از روندگان متفق سیاحت بودند و شریک رنج و
چند سیاح لوگ سیر و سیاحت میں ساتھ تھے اور ایک دوسرے کے رنج اور
راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم و اخلاق
خوشی کے شریک تھے میں نے چاہا کہ اُن کے ساتھ رہون اسپر راضی نہیں ہوئے مینے کہا کہ یہ بات بزرگوں کی مہربانی اور

بزرگان بدیع ست روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فائده
اخلاق سے بعید اور نادر معلوم ہوتی ہے فقیروں کی صحبت سے منھ پھیر لینا اور فائدہ پہنچانے میں
دریغ داشتن کہ من در نفس خویش این قدر قوت و سرعت ہمی شناسم
دریغ کرنا کیونکہ میں اپنی ذات میں اسقدر طاقت اور جلدی پاتا ہوں کہ
کہ در خدمت مردمان یار شاطر باشم نہ بار خاطر شعر
لوگوں کی صحبت میں میں یار شاطر بن کر رہوں نہ کہ بار خاطر ہوکر

| | |
|---|---|
| اِن لَم اَکُن رَاکِبَ المَوَاشِی<br>اگر میں کسی چوپائے پر سوار نہوں | اَسعیٰ لَکُم حَامِلَ الغَوَاشِی<br>تو تمھارے لئے زین پوش اٹھانے کی کوشش کرونگا |

یکی ازان میان گفت ازین سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ درین روزہا دزدی
ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ جو بات تم نے سنی اس سے رنجیدہ نہ ہو۔ کہ حال ہی کے زمانہ میں ایک چور
بصورت درویشان برآمدہ بود خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد شعر
فقیروں کی صورت بناکر آیا تھا اور اپنے آپ کو ہماری صحبت میں منسلک کردیا تھا

| | |
|---|---|
| چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست<br>آدمی کیا جانیں کہ کپڑوں میں کون ہے | نویسندہ داند کہ در نامہ چیست<br>لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا چیز ہے |

از انجا کہ سلامت حال درویشان ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند
چونکہ سلامتی فقیروں کا حال ہے فضول گمان نہیں لے گئے اور اسکو دوستی کے لئے قبول کرلیا

| | |
|---|---|
| مثنوی صورت حال عارفان دلق ست<br>صوفیوں کی ظاہری شناخت گدڑی کا لباس ہے | اینقدر بس چو روی در خلق ست<br>اسی قدر کافی ہے اگر اس سے خلق کا دکھاوا مراد ہے |
| در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش<br>عمل میں کوشش کر اور جو کچھ تو چاہے پہن | تاج بر سر نہ و علم بر دوش<br>سر پر تاج رکھ اور کندھے پر علم رکھ |
| ترک دنیا و شہوت ست و ہوس<br>پارسائی دنیا شہوت اور حرص کے چھوٹنے کا نام ہے | پارسائی نہ ترک جامہ و بس<br>نہ کہ صرف امیرانہ لباس کو چھوڑ دینا اور بس |

لہ یار شاطر۔ چالاک اور چست دوست بار خاطر جس کا ساتھ ہونا کسیکو گران گزرے ۵ یعنی چونکہ فقیروں کا حال بدگمانی سے سلامت ہے ۵ شہوت سے مراد خواہشات ۱۲ (عبدالباری آسی)

| | |
|---|---|
| در قزاگند[۱] مرد باید بود<br>قزاگند میں مرد دلیر ہونا چاہیے | بر مخنث سلاح جنگ چہ سود<br>کسی ہجڑے کو لڑائی کے آلات سے مسلح کرنے کا نتیجہ |

روزی تا بشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پای حصاری خفتہ کہ دزد بی توفیق
ایک دن ہم نے رات تک سفر کیا تھا اور رات کے وقت ایک قلعہ کے نیچے سوئے تھے کہ بے توفیق چور نے

ابریق[۲] رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت رفت **فرد**
چھاگل ایک ساتھی کی اٹھالی اور یہ بہانہ کیا کہ میں وضو کے لئے جاتا ہوں اور ڈاکہ مارنے گیا

| | |
|---|---|
| پارسا بین کہ خرقہ در بر کرد<br>ذرا پارسا کو دیکھو کہ گدڑی پہن لی | جامۂ کعبہ[۳] را جُل خر کرد<br>اور کعبہ کے غلاف سے گدھے کی جھول تیار کی |

چندانکہ از درویشان غائب شد بُرجی بر رفت و درجی بدزدید تا روز روشن
یہاں تک کہ فقیروں کی نظر سے غایب ہوگیا اور ایک برج پر چڑھ گیا اور ایک ڈبہ چرا لیا جب تک دن کا اجالا

شد آن تاریک رو مبلغی راہ رفتہ بود و رفیقان بیگناہ خفتہ بامدادان ہمہ را
پھیلا وہ تاریکی میں چلنے والا کتنی ہی راہ چل چکا تھا اور بے قصور ساتھی سو رہے تھے صبح کے وقت ہم سب کو

بقلعہ در آوردند و بزدند و در زندان کردند از ان تاریخ ترک صحبت گفتیم
قلعہ میں لائے اور مارا اور حوالات میں بھیجدیا۔ بس اُسی تاریخ سے ہم نے ساتھی بنانا چھوڑا اور

وطریق عزلت گرفتیم اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ **قطعہ**
گوشہ نشینی اختیار کرلی کیونکہ سلامتی تنہائی میں ہے

| | |
|---|---|
| چو از قومی یکی بیدانشی کرد<br>جب کسی قوم میں سے ایک نے بے وقوفی کی | نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را<br>تو نہ چھوٹے کی عزت رہتی ہے نہ بڑے کی |
| نمی بینی کہ گاوی در علف زار<br>کیا تجھے معلوم نہیں ہے چراگاہ میں ایک گائے | بیالاید ہمہ گاوان دہ را<br>سارے گانوں کی گایوں کو اپنے ساتھ بدنام کردیتی ہے |

گفتم سپاس و منت خدای عز و جل را کہ از فوائد درویشان محروم نماندم اگرچہ
مینے کہا کہ خدائے جل شانہ کا شکر و احسان ہے کہ فقیروں کے فائدوں سے میں محروم نہیں رہا اگرچہ

---

۱ قزاگند بفتح کاف ایک لباس جو جنگ میں پہنا جاتا ہے کہ اسپر تلوار وغیرہ اثر نہیں کرتی کیونکہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔
۲ ابریق۔ لوٹا۔ یا چھاگل پانی کی ۳ یعنی گویا خانہ کعبہ کے غلاف سے اُسنے گدھے کی جھول تیار کی۔ عبدالباری آسی

بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که گفتی مستفید گشتم و امثال
ظاہر ہین مین صحبت سے جدا رہا مگر یہ قصہ جو آپ نے کہا اس سے مین نے فائدہ اٹھایا اور مجھ سے آدمیون
مرا ہمہ عمر این نصیحت بکار آید **مثنوی**
کے لیے عمر بھر یہ نصیحت کام آئے گی۔

| | |
|---|---|
| بیک ناتراشیدہ در مجلسی<br>کسی ایک محفل مین ایک نالائق کی وجہ سے | برنجد دل ہوشمندان بسی<br>بہت سے عقلمندون کا دل رنجیدہ ہوتا ہے |
| اگر برکہ پر کنند از گلاب<br>اگر گلاب سے ایک حوض بھر دین | سگی دروی افتد کند منجلاب<br>ایک کتا اس مین گرے تو وہ سب گونا پاک کر دیگا |

**حکایت** زاہدی مہمان پادشاہی بود چون بطعام بنشستند کمتر
ایک عبادت گزار درویش ایک بادشاہ کا مہمان تھا۔ جب کھانے پر بیٹھے تو اس سے کم کھایا
ازان خورد کہ ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازان گذارد کہ
جتنی کہ اسکی خواہش تھی اور جب نماز کے لئے اُٹھے تو اس سے زیادہ پڑھی جتنی کہ روز
عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کند **فرد**
پڑھتا تھا۔ تاکہ نیکی کا گمان اُسکے بارہ مین زیادہ ہو جائے

| | |
|---|---|
| ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی[1]<br>مجھے خوف ہے کہ اے اعرابی تو کعبے مین نہ پہنچیگا | کین رہ کہ تو میروی بترکستان[2] ست<br>کیونکہ یہ رستہ جسپر تو چل رہا ہے ترکستان جاتا ہے |

چون بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسری داشت صاحب
جب اپنی جائے قیام پر آیا تو دسترخوان مانگا تاکہ کھانا کھائے اُسکا ایک لڑکا تھا عقلمند
فراست گفت ای پدر چرا در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر
اسنے کہا کہ اباجی آپ نے بادشاہ کی محفل مین کھانا کیون نہ کھایا درویش نے جواب دیا کہ
ایشان چیزی نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم قضا کن کہ چیزی نکردی کہ بکار آید
انکے سامنے مین نے کچھ نہین کھایا کہ کام آئے دنیا مین لڑکا بولا نماز کی بھی قضا کر دیجئے کیونکہ آپ نے کوئی ایسا کام نہین کیا جو آخرت مین کام آئے

---

[1] اعرابی عرب کی وہ قوم جو ہمیشہ جنگلون مین رہتی ہے ۱۲۔
[2] ملک ترکستان شمالی توران مین واقع ہے اور توران شمال ہند مین ہے ؛ عبدالباری آسی

## قطعہ

ای ہنرہا نہادہ بر کف دست
اے وہ شخص کہ تو ہنرون کو ہاتھ پر رکھے پھرتا ہے

عیب ہا برگرفتہ زیر بغل
اور اپنے عیبون کو بغل کے نیچے دبائے ہوئے ہے

تا چہ خواہی خریدن ای مغرور
آخر اے مغرور تو کیا خریدنا چاہتا ہے

روز درماندگی بسیم دغل
ضرورت کے روز کھوٹی چاندی سے

**حکایت** یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع
مجھے ابھی تک یاد ہے کہ مین اپنے بچپن کے زمانہ مین بڑا عبادت گزار شب بیدار تھا اور زہد
زہد و پرہیز تا شبی در خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ
واتقا کا حریص اتفاقیہ ایک رات کو مین پدر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر تھا اور ساری رات پلک
برہم نہ بستہ و مصحف عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گرد ما خفتہ پدر را گفتم از ین
سے پلک نہ لگی تھی قرآن شریف بغل مین لئے ہوئے تھا اور ایک جماعت تھی کہ ہمارے پاس سو رہی تھی مینے باپ سے کہا کہ
جماعت یکی سر بر نمیدارد کہ دوگانہ بگزارد چنان خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند
اس جماعت مین سے ایک بھی سر نہین اٹھاتا کہ تہجد کی نماز پڑھ لے ایسے سو رہے ہین کہ جیسے مر گئے ہون والد
گفت ای جان پدر اگر تو نیز بخفتی از ان بہ کہ در پوستین خلق افتی **قطعہ**
صاحب نے کہا کہ اے بیٹا اگر تو بھی سو جاتا تو اس سے اچھا تھا کہ مخلوق کی بدگوئی اور غیبت مین پڑے -

نہ بیند مدعی جز خویشتن را
دعوے کرنے والا اپنے سوائے کسی کو نہین دیکھتا

کہ دارد پردۂ پندار در پیش
کیونکہ غرور کا پردہ اسکے سامنے پڑا ہوا ہے

گرت چشم خدا بینی ببخشند
اگر خدا تجھکو خدا بینی کی آنکھ بخشے

نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش
تو تو کسی کو اپنے سے زیادہ عاجز نہ پائے

**حکایت** یکی را از بزرگان بمحفلی اندر ہمی ستودند و در اوصاف
بزرگوں میں سے ایک بزرگ کی ایک محفل میں تعریف کر رہے تھے اور اس کی
جمیلش مبالغت ہمی کردند سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دانم **شعر**
عمدہ تعریفون میں مبالغہ کر رہے تھے اُسنے گردن اٹھائی اور کہا میں ایسا ہون کہ مین خود ہی جانتا ہون -

كُفِيتَ أَذًى يَا مَنْ يَعُدُّ مَحَاسِنِي
اے وہ شخص کہ تو میری تعریف کرتا ہے تو میری عیب دینے کے لئے

عَلَانِيَتِي هٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِي
میری حالت ظاہری تو یہ ہے اور میری اندرونی حالت تجھے معلوم

## قطعه

| | |
|---|---|
| شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست | وز خبث باطنم سر خجلت فگنده پیش |
| میرا جسم اہل دنیا کی نظرون مین خوب صورت ہے | اور باطنی بدی سے مین گردن جھکائے ہون |
| طاؤس را بنقش و نگاری که هست خلق | تحسین کنند و او خجل از زشت پای خویش |
| مور کی اسکے ظاہری نقش و نگار کی وجہ سے دنیا | تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے برے پاؤن سے شرمندہ ہے |

**حکایت** یکی از صلحای کوه لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور

لبنان پہاڑ کے بزرگون مین سے ایک بزرگ جنکی کرامتین عرب کے ملک مین مشہور

بود و کرامت او مشهور بجامع دمشق در آمد بر کنار برکه کلاسه طهارت همی ساخت

تھین اور اُن کا عرفان زبانزد تھا۔ جامع مسجد دمشق مین آئے اور چشمے کے بنے ہوئے حوض پر وضو کر رہے تھے اس مین

پایش بلغزید بحوض در افتاد بمشقت بسیار ازان جایگه خلاص یافت چون

اُن کا پاؤن پھسل گیا۔ حوض مین گر پڑے اور بڑی مشکل سے اس جگہ سے نکل سکے جب نماز

از نماز بپرداختند یکی از جملهٔ اصحاب گفت مرا مشکلی هست گفت آن

سے فارغ ہوئے لوگون مین سے ایک آدمی نے کہا مجھے ایک الجھن ہے پوچھا وہ کیا ہے

چیست گفت یاد دارم که شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش تر نشد

وہ بولا مجھے یاد ہے کہ شیخ دریائے مغرب کے پانی کی سطح پر گئے اور انکا قدم تر نہیں ہوا

امروز چه حالت بود که درین قامتی آب از هلاک چیزی نماند شیخ

آج کیا حال ہو گیا تھا کہ اس قدآدم پانی میں مرنے میں کوئی کسر ہی نہیں رہی شیخ نے

سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت نشنیده که سید عالم

فکر کی وجہ سے گریبان مین سر جھکایا اور بہت دیر سوچنے کے بعد سر اٹھایا اور جواب دیا کیا تونے سنا نہیں کہ

صلی الله علیه وسلم گفت لِي مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا خدا کے ساتھ ایک وقت مخصوص ہے کہ اسوقت مجھے فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہین پا سکتا ہے

و نگفت علی الدوام وقتی چنین بودی که بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر

اور یہ نہین فرمایا کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے ایک وقت ایسا ہوتا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل کی طرف توجہ نہ فرماتے اور دوسرے وقت

---

۵۱ لُبنان۔ بضم لام۔ ایک پہاڑ کا نام جو ملک شام مین ہے اور زمانہ سعدی مین فقرا اور صلحا کا مسکن تھا ۱۲ ۵۲ جامع مسجد بڑی مسجد جسمین جمعہ ہوتا ہو ۱۲ ۵۳ دمشق ملک شام کے ایک شہر کا نام ۱۲ ۵۴ جبرئیل و میکائیل دو مقرب فرشتوں کا نام ۱۲

وقت با حفصہ و زینب در ساختے مُشاهدةُ الابرار بین التجلی والاستتار
حفصہ اور زینب کے ساتھ رہتے تھے نیکون کی حالت مشاہدہ روشنی اور تاریکی کے درمیان میں ہے

می نمایند و میر بایند
دکھاتے ہین اور لیجاتے ہین

## فرد

دیدار مینمائی و پرہیز می کنی
تو دیدار دکھاتا ہے اور پرہیز کرتا ہے

بازار خویش و آتش ما تیز میکنی
تو اپنا بازار اور ہمارے شوق کی آگ تیز کرتا ہے

## قطعہ

اُشَاهِدُ مَنْ اَهْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ
مین جسکی خواہش کرتا ہون اسکو بغیر وسیلے کے دیکھتا ہون

فَیَلْحَقُنِیْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا
پھر مجھے ایک ایسی حالت لاحق ہوتی ہے کہ راستہ بھول جاتا ہون

یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ
آگ بھڑکاتا ہے اور پھر پانی چھڑک کر اُسے بجھاتا ہے

لِذَالِکَ تَرَانِیْ مُحْرَقًا وَغَرِیْقًا
اسوجہ سے تو مجھے جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے

## مثنوی

یکی پرسید ازان گم کردہ فرزند
ایک شخص نے اُس گم کردہ فرزند یعنی حضرت یعقوب سے پوچھا

کہ ای روشن گہر پیر خردمند
کہ اے روشن دل عقلمند بڈھے

ز مصرش بوی پیراہن شنیدی
تو نے مصر سے یوسف کے کرتے کی خوشبو سونگھی

چرا در چاہ کنعانش ندیدی
تو کنعان کے کنوین مین اسے کیون نہ ڈھونڈا!

بگفت احوال ما برق جہان ست
انھون نے جواب دیا کہ ہمارا حال برق جہندہ کیطرح ہے

دمی پیدا و دیگر دم نہان ست
ایکدم ظاہر اور دوسرے وقت پوشیدہ ہے

---

ف ۱ حفصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علے آلہ وسلم کی حرم محترم جو حضرت عمر کی لڑکی تھیں اور ہجرت کے تیسرے سال آپ کا نکاح ہوا ف ۲ زینب - آپ بھی رسول مقبول کی حرم تھیں اور جحش صحابی کی لڑکی تھیں جحش بفتح جیم و حاے حطی ۱۲

ف ۳ کنعان وہ جگہ جہان حضرت یعقوب علیہ السلام تشریف فرما تھے اور وہی جگہ حضرت یوسف کا مسکن تھی - اُسی کنعان کے کنوین مین بھائیون نے ازراہ عداوت حضرت یوسف علیہ السلام کو گوناگون ایذائیں دیکر کنوین مین ڈالا تھا - مطلب یہ کہ آپ اسقدر روشن دل ہین کہ جب یوسف علیہ السلام کی قمیص مصر سے آرہی تھی تو اسوقت آپ نے فرمایا کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے مگر جب کہ یوسف علیہ السلام کو کنوین مین ڈالا تو آپ کو کیون خبر نہ ہوئی - حالانکہ وہ کنوان کنعان ہی مین موجود تھا

(عبد الباری آسی)

| | |
|---|---|
| **گہی بر پشت پای خود نہ بینیم** | **گہے بر طارم اعلیٰ نشینم** |
| اور کبھی اپنی پشت پا پر بھی نہیں دیکھتے | کبھی ہم بلند کوٹھے پر بیٹھے ہیں |
| **سرِ دست از دو عالم بر فشاندے** | **اگر درویش بر حالی بماندے** |
| تو دونوں عالم سے ہاتھ اٹھا لیتا | اگر فقیر ایک حال پر رہا کرتا |

**حکایت** در جامع بعلبک وقتی کلمۂ چند ہمی گفتم بطریق وعظ با جماعتی
میں ایک وقت بعلبک کی جامع مسجد میں چند باتیں وعظ کے طور پر کہہ رہا تھا ایک افسردہ
افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت بعالم معنی نبردہ دیدم کہ نفسم در نمیگیرد
اور دل مردہ مجمع سے جو عالم ظاہر سے عالم باطن کی طرف پہنچا ہی نہ تھا میں نے دیکھا کہ میری نصیحت
و آتشم در ہیزم تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیت ستوران و آئینہ داری در محلت
اثر نہیں کرتی اور میری آگ گیلی لکڑیوں میں نہیں لگتی تو مجھے افسوس ہوا ڈنگروں کی تعلیم اور اندھوں کے محلے میں
کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلۂ سخن دراز در معنی این آیت کہ و نحن اقرب
آئینہ داری سے مگر ابھی معنی کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بات کا سلسلہ دراز تھا اس آیت کے معنے میں کہ ہم گردن کی رگ سے
الیہ من حبل الورید سخن بجائی رسانیدہ بودم کہ میگفتم **قطعہ**
بھی زیادہ اسکے قریب ہیں۔ میں نے بات یہاں تک پہنچائی تھی کہ کہہ رہا تھا۔

| | |
|---|---|
| **وین عجب تر کہ من ازوی دورم** | **دوست نزدیکتر از من بمن ست** |
| اور یہ عجیب بات ہے کہ میں اس سے دور ہوں | دوست مجھ سے بھی زیادہ میرے پاس ہے |
| **در کنار من و من مہجورم** | **چہ کنم با کہ توان گفت کہ او** |
| میری بغل میں ہے اور میں جدا ہوں | کیا کروں کس سے یہ بات کہوں کہ وہ |

من از شراب این سخن مست بودم و فضالۂ قدح در دست کہ روندہ بر کنار
میں اس بات کی شراب سے مست تھا اور قدح کی بچی ہوئی میرے ہاتھ میں تھی کہ ایک جانے والے نے
مجلس گذر کرد و دور آخر دروی اثر کرد نعرہ بزد کہ دیگران موافقت وی در
مجلس کے کنارے پر گزر کیا اور آخری دور نے اس میں اثر کیا نعرہ مارا کہ اور لوگ بھی اس کے ساتھ

۱؎ طارم سے مراد قرب الٰہی کا مقام جہاں کشف ہوتا ہے ۲؎ سر دست از چیزے بر فشاندن کے معنے کسی شے کو ترک کرنا ۳؎ بعلبک۔ شام کے ایک شہر کا نام ہے چونکہ وہاں کے لوگ بعل نام ایک بت کی پرستش کرتے تھے اس لئے اس نام سے موسوم ہوا ۴؎ یعنی ابھی میں وعظ بیان کر ہی رہا تھا ۵؎ فضالۂ قدح سے مراد یہ کہ کچھ کلمے ابھی کہنے کے لئے باقی تھے ۶؎ نعرہ زور کی چیخ یا آواز ۱۲۔

بخروش آمدند و حاضران مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دوران باخبر در حضور
چلانے لگے　اور حاضرین مجلس جوش میں آ گئے　میں نے کہا اللہ پاک ہے جو دور کے لوگ ہیں اور باخبر ہیں وہ سامنے

و نزدیکان بی بصر دور　**قطعہ**
ہیں اور جو سامنے والے اندھے ہیں وہ دور ہیں

| | |
|---|---|
| فهم سخن گر نکند مستمع<br>اگر سننے والا بات کو نہ سمجھے | قوت طبع از متکلم مجوی<br>تو قوت طبع یعنی سمجھنے کی قوت بات کرنیوالے سے طلب |
| فسحت میدان ارادت بیار<br>خواہش کے میدان کی کشادگی پیدا کرے | تا بزند مرد سخنگوی گوی<br>تا کہ بات کہنے والا آدمی گیند پھینکے |

**حکایت** (۹) شبی در بیابان مکہ از بیخوابی پای رفتنم بماند سر بنهادم
ایک رات کو مکہ کے جنگل میں　نہ سونے کی وجہ سے میری چلنے کی طاقت جاتی رہی میں نے

و شتربان را گفتم دست از من بدار　**قطعہ**
سونے کے لیے گر پڑا اور اونٹ والے سے کہا کہ مجھ سے ہاتھ اٹھا لے

| | |
|---|---|
| پای مسکین پیادہ چند رود<br>پیدل چلنے والے غریب کا پاؤں کب تک چلے | کز تحمل ستوہ شد بختی<br>کہ بوجھ اٹھانے سے اونٹ عاجز ہو گیا ہے |
| تا شود جسم فربہی لاغر<br>جب تک کہ موٹے آدمی کا جسم دبلا ہو | لاغری مردہ باشد از سختی<br>ایک دبلا آدمی سختی اٹھا کر مر جائے گا |

گفت ای برادر حرم[۱] در پیش ست و حرامی[۲] از پس اگر رفتی بردی و اگر
اونٹ والے نے کہا اے بھائی حرم سامنے ہے　اور چور پیچھے لگے ہوئے ہیں اگر تو چلا تو جان بچا لے گیا اور

خفتی مردی نشنیدہ کہ گفتہ اند　**بیت**
اگر سو گیا تو مرا کیا تو نے سنا نہیں کہ بیان کیا ہے

| | |
|---|---|
| خوش ست زیر مغیلان براہ بادیہ خفت<br>کوچ کی رات ببول کے نیچے جنگل کے رستہ میں سونا اچھا ہے | شب رحیل ولی ترک جان بباید گفت<br>مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ جان سے ہاتھ دھولے |

**حکایت** (۱۰) پارسائی را دیدم بر کنار دریا کہ زخم پلنگ داشت
میں نے ایک درویش کو دریا کے کنارے پر دیکھا کہ تیندوے کے حملہ کرنے کا زخم اسکے بدن پر تھا

۱ حرم - خانہ کعبہ ۔ ۲ حرامی - قزاق - چور - ۱۲

وہیچ دارو بہ نمی شد مدت ہا دران رنجور بود شکر خداے عزوجل علی الدوام

اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں تک اس بیماری میں مبتلا تھا اور برابر خدائے بزرگ کا شکر کرتا رہتا تھا

گفتے پرسیدندش کہ شکر چہ می گوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے

اس سے پوچھا کہ تو کس بات کا شکر کرتا ہے جواب دیا کہ شکر اس بات کا ہے کہ میں مصیبت میں گرفتار ہوں گناہ میں نہیں ہوں

## قطعہ

اگرم زار بکشتن دہد آن یار عزیز
اگر مجھ ضعیف کو وہ عزیز دوست قتل کرنے کے لئے دیدے

تا نگویم کہ دران دم غم جانم باشد
تو ہرگز تو یہ نہ سمجھنا کہ اس وقت مجھے جان کا غم ہوگا

گویم از بندۂ مسکین چہ گنہ صادر شد
میں کہوں گا کہ بندۂ عاجز سے کیا گناہ سرزد ہوگیا

کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد
کہ تو مجھسے رنجیدہ ہوا مجھے اس کا غم ہوگا

بلے مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف صدیق

سچ ہے کہ اللہ والے لوگ مصیبت کو بہ مقابلے گناہ کے پسند کرتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یوسف صدیق علیہ السلام

دران حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ

نے اس حالت میں کیا کہا تھا کہا اے خدا قیدخانہ مجھے بہت پسند ہے اس چیز سے جسکی طرف مجھے یہ عورتیں بلاتی ہیں

## حکایت

درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از خانۂ یاری بدزدید و

کسی درویش کو کچھ ضرورت آپڑی اور ایک کمل کسی دوست کے یہاں سے چرا لیا اور

نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحب گلیم شفاعت کرد کہ من او را

خرچ کردیا۔ حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو کمل والے نے سفارش کی کہ میں نے اس کو

بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچہ فرمودی راست

معاف کردیا قاضی نے کہا کہ تیری سفارش پر میں شرع کی حد نہیں چھوڑ سکتا کمل والے نے کہا جو کچھ آپنے فرمایا درست

ست ولیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ اَلْفَقِیْرُ لَا

ہے مگر جو کوئی کہ وقف کے مال میں سے کچھ چرائے اسکا ہاتھ کاٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ فقیر اپنے مال کا

یَمْلِکُ ہرچہ درویشان راست وقف محتاجانست حاکم از وی دست

مالک نہیں ہوتا جو کچھ فقیروں کے پاس ہے وہ محتاجوں کے لئے وقف ہے حاکم نے اس سے ہاتھ

برداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہان بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی

اٹھا لیا اور ملامت کرنی شروع کی کہ ساری دنیا تیرے لئے تنگ ہوگئی تھی کہ تو نے چوری نہیں کی

بحروی الا از خانہ چنین یاری گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانہ ا
مگرایسے دوست کے گھر سے چرایا چور بولا کہ جناب کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ کہا ہے دوستون کے گھر کو

**شعر**

دوستان بروب و در دشمنان مکوب
صاف کرڈال اور دشمنون کے دروازے پر نہ جا

| | |
|---|---|
| چون فرومانی بسختی تن بعجز اندر مدہ<br>جب تو عاجز ہوجائے توسختی اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوجا | دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین<br>دشمنون کی کھال کھینچ لے اور دوستون کے کپڑے اتار لے |

**حکایت** یکی از پادشاہان پارسائی را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید
ایک بادشاہ نے ایک فقیر کو دیکھا اور سوال کیا کہ کبھی تجھے ہماری یاد بھی آتی ہے
گفت بلی وقتیکہ خدا را فراموش میکنم

**فرد**

کہا ہان جسوقت مین خدا کو بھولتا ہون تو آپ کو یاد کرتا ہون

| | |
|---|---|
| ہر سو دود آن کس ز در خویش براند<br>وہ شخص ہر طرف دوڑتا ہے جسکو اپنے دروازے سے بھگا دیتا ہی | وان را کہ بخواند بدر کس ندواند<br>اور جسکو بلاتاہے پھر کسی کے دروازے پر نہین دوڑاتا |

**حکایت** یکی از صالحان بخواب دید پادشاہی را در بہشت و
پارسالوگون مین سے ایک پارسا نے ایک بادشاہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ بہشت مین ہے
پارسائی را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات این چیست وسبب
اور ایک درویش کو دیکھا کہ وہ دوزخ مین ہے پوچھا کہ اسکے اچھے درجون کا سبب کیا ہے اور اُس کے بُرے
درکات آن چہ کہ مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد کہ این
درجون کی کیا وجہ ہے ۔ کیون کہ آدمی تو اس کے خلاف خیال کرتے تھے آواز آئی کہ
پادشاہ بارادت[1] درویشان در بہشت ست واین پارسا بتقرب
یہ بادشاہ درویشون کے اعتقاد کی وجہ سے بہشت مین ہے اور یہ پارسا بادشاہون کی دوستی
پادشاہان در دوزخ

**قطعہ**

کی وجہ سے دوزخ مین ہے

| | |
|---|---|
| دلقت بچہ کار آید وتسبیح و مرقع<br>تیرا گمل کا لباس اور تسبیح اور گدڑی کس کام آئیگی | خود را ز عملہای نکوہیدہ بری دار<br>اپنے آپ کو بُرے کامون سے علیحدہ رکھ |

[1] یعنی اس بادشاہ کو درویشون سے عقیدت تھی - اور اس فقیر کو بادشاہون کی صحبت کا شوق تھا ✣

حاجت بکلاہِ برکی[۱] داشتنت نیست — درویش صفت باش و کلاہ تتری[۲] دار

برکی ٹوپی رکھنے کی تجھ کو ضرورت نہین ہے — فقیروں کی طرح رہ اور تاتاری ٹوپی استعمال کر

**حکایت** پیادہ سر و پا برہنہ با کاروان حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ

ایک پیدل چلنے والا ننگے سر ننگے پاؤن حاجیون کے قافلے کے ساتھ کوفہ سے نکلا اور ہمارے

ما شد نظر کردم کہ معلومی نداشت خرامان ہمیرفت و میگفت **قطعہ**

ساتھ ہو لیا مینے دیکھا تو اسکے پاس کچھ نقدی نہین تھی اکڑتا ہوا چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا

نہ باشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم — نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم

نہ مین اونٹ پر سوار ہون نہ اونٹ کیطرح بوجھ مین دبا ہون — نہ رعیت کا بادشاہ ہون نہ بادشاہ کا غلام

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم — نفسی میزنم آسودہ و عمری میگذارم

مجھے نہ موجود کا غم اور نہ معدوم کی پریشانی — آرام سے سانس لیتا ہون اور عمر گزارتا ہون

اشتر سواری گفتش ای درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیرے نشنید و

ایک اونٹ کے سوار نے اس سے کہا اے فقیر تو کہان جا رہا ہے جا پلٹ جا کیونکہ تو سختی اٹھاتا اٹھاتا مر جائے گا اُسنے نہ سنا

قدم در بیابان نہاد و برفت چون بہ نخلۂ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید

اور سفر کے لئے جنگل کیطرف قدم اُٹھایا اور چلا گیا جب ہم نخلۂ محمود نام باغ مین پہونچے تو مالدار کو موت آگئی

درویش بہ بالینش فرود آمد و گفت **مصرعہ**

فقیر اس کے سرہانے آیا اور بُولا

ما بہ سختے نہ بمردیم و تو بر بخت بمردی

ہم تو سختی کیوجہ سے نہین مرے اور تو اونٹ پر مر گیا

**بیت**

شخصی ہمہ شب بر سرِ بیمار گریست — چون روز آمد بمرد و بیمار بزیست

ایک آدمی ساری رات بیمار کے سرہانے رُویا کیا — جب دن نکلا تو وہ تو مر گیا اور بیمار تندرست ہو گیا

[۱] بُرکی بفتح اول و دوم منسوب ہے بُرک کی طرف۔ اور برک اونٹ کی اُون کا بنا ہوا ایک موٹا کپڑا ہوتا ہے جسکی ٹوپی وغیرہ نادار لوگ بناتے تھے [۲] تتری تتر کی طرف منسوب ہے جو تاتار کا مخفف ہے۔ اور تاتار ترکستان کا ایک شہر ہے۔ شیخ کے زمانہ تک وہان اسلام نہین پھیلا تھا اور وہ لوگ کفار تھے اپنی وضع ویسی ہی رکھتے تھے۔ یا یہ کہ وہاں کے آدمی اکثر مالدار ہوتے تھے اور لباس فاخرہ پہنتے تھے۔ غرض کلاہ تتری سے مراد پُر تکلف ٹوپی ہے ۱۲۔

## قطعہ

ای بسا اسپ تیزرو کہ بماند — کہ خرِ لنگ جان بمنزل برد

اے مخاطب بہت سی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز چلنے والا گھوڑا رہ گیا — اور لنگڑا گدھا اپنی جان منزل تک لے گیا

بسکہ در خاک تندرستان را — دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

اکثر اتفاق ہوا کہ ہم نے تندرستوں کو خاک میں — دفن کردیا اور زخمی آدمی نہیں مرا

## حکایت 15

عابدی[1] را پادشاہی طلب کرد اندیشید کہ داروے بخورم

ایک عابد کو ایک بادشاہ نے بلایا اُسنے سوچا کہ کوئی ایسی دوا کھاؤں کہ میں

تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادی کہ در حق من دارد زیادت کند

کمزور اور ضعیف ہو جاؤں تو شاید بادشاہ جو میرے متعلق اچھا خیال رکھتا ہے اس کو وہ اور زیادہ کردے

آوردہ اند کہ داروے قاتل بود بخورد و بمرد

بیان کیا ہے کہ وہ دوا قاتل تھی اُسنے کھائی اور مرگیا

## قطعہ

آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز — پوست بر پوست بود ہمچو پیاز

وہ شخص جسکو میں نے پستہ کی طرح سراپا مغز سمجھا تھا — وہ پیاز کی طرح چھلکے پر چھلکا نکلا

پارسایان روی در مخلوق — پشت بر قبلہ میکنند نماز

وہ پارسا جن کی توجہ باطنی مخلوق کیطرف ہے — وہ گویا قبلہ کی طرف پشت کرکے نماز پڑھتے ہیں

فرد چون بندہ خدای خویش خواند — بایدکہ[2] بجز خدا نداند

جب بندہ اپنے خدا کو پکارے — تو چاہیے کہ سوائے خدا کے کسی کو نہ جانے

## حکایت 16

کاروانی را در زمین یونان[3] بزدند و نعمت بیقیاس

ایک قافلہ کو یونان کی سرزمین میں لوٹ لیا اور ڈاکو بہت دولت

بردند بازرگانان گریہ و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت

لے گئے سوداگر بہت روئے پیٹے اور خدا اور پیغمبر کی دہائی

آوردند فائدہ نبود

دی کوئی فائدہ نہ ہوا

لہ عابد عبادت کرنے والا ۱۲ ۲ہ یعنی خلوص کامل چاہیے ۱۲ ۳ہ یونان ایک ملک کا نام ۱۲

## شعر

| | |
|---|---|
| چو پیروز شد دزد تیرہ روان | چہ غم دارد از گریہ کاروان |
| جب سیاہ دل چور فتحمند ہو گیا | تو وہ قافلے کے رونے کا کیا غم کرے گا |

لقمان حکیم اندران کاروان بودیے گفتش از کاروانیان
حکیم لقمان اس قافلہ میں تھے قافلہ والوں میں سے ایک آدمی نے اُن سے کہا
ایشان را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخی از مال ما دست
کہ آپ ان ڈاکوؤں کو کوئی نصیحت کریں کچھ وعظ بیان کریں شاید تھوڑا سا ہمارے مال میں سے
بدارند کہ دریغ باشد چندین نعمت کہ ضایع شود گفت
چھوڑ دیں کیونکہ افسوس آتا ہے کہ اتنا مال ضایع ہو جائے کہا
دریغ باشد کلمۂ حکمت بایشان گفتن
مضایقہ ہوتا ہے حکمت کی بات اُن سے کہنے میں

## قطعہ

| | |
|---|---|
| آہنے را کہ موریانہ بخورد | نتوان برد ازو بصیقل زنگ |
| وہ لوہا کہ جسکو زنگ نے کھا لیا ہے | تو صیقل سے اس کا زنگ دور نہیں کیا جا سکتا |
| باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ | نرود میخ آہنے در سنگ |
| سیاہ دل سے وعظ کہنے کا کیا فائدہ ہے | کیونکہ لوہے کی میخ پتھر میں نہیں گڑتی |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| بروزگار سلامت شکستگان دریاب | کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند |
| خوشحالی کے زمانے میں غریبوں کی خبر لے | کیونکہ ٹوٹے دل کا جوڑنا بلا کو رد کر دیتا ہے |
| چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے | بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند |
| جب مانگنے والا کچھ تجھ سے رو کر مانگے | تو دیدے نہیں تو ظالم زبردستی لے لیگا |

## حکایت

چندانکہ مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ
جتنا جتنا مجھے شیخ ابوالفرج بن جوزی خدا ان پر رحم فرمائے
علیہ ترک سماع فرمودے و بخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوان شبابم
قوالی سننے کے لئے منع فرماتے اور خلوت اور گوشہ نشینی کے لئے اشارہ کرتے میری شروع جوانی کا زمانہ

ل۵ صیقل زنگ چھڑانا۔ اور زنگ چھڑانے کا آلہ ۵۲ وعظ نصیحت ۱۲

غالب آمدی وہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی[۵۱] قدمی چند
اسیر غالب آجاتا اور حرص اور ہوس گانے کی طالب ہو جاتی ناچار اپنے مربی کی رائے کے خلاف میں چند
برفتمے وازسماع و مخالطت حظی برگرفتمے وچون نصیحت شیخم یاد آمدی
قدم اُٹھاتا اور گانے اور دوستون کے میل جول سے لطف اٹھاتا تھا اور جب شیخ کی نصیحت یاد آتی تو مین
گفتمی
یہ پڑھتا

## فرد

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
قاضی اگر ہمارے ساتھ بیٹھے تو ناچنے لگے

محتسب گرمے خورد معذور دارد مست را
اور محتسب جب خود شراب پئے تو مست کو معاف کر دیگا

تا شبی بمجمعے برسیدم و دران میان مطربے[۵۲] دیدم
یہانتک کہ ایک رات کو مین ایک محفل مین پہنچا اور وہان مینے ایک گویا دیکھا ایسا

## بیت

گوئی رگ جان میگسلد زخمہ[۵۳] ناسازش
کہ گویا اسکی بے تکی مضراب شہرگ کو چھیلے ڈالتی ہے

ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر آوازش
باپ کے غم مین رونے سے زیادہ اسکی آواز بُری تھی

گاہی انگشت حریفان ازو در گوش وگہی بر لب کہ خاموش

## شعر

کبھی اہل مجلس کی انگلیان اسکی وجہ سے کانو نمین تھیں اور کبھی لب پر آتی تھین اور اشارہ تھا کہ خاموش ہو

نُهَاجُ اِلٰی صَوْتِ الْاَغَانِیْ لِطِیْبَۃٍ
ہم ہیں گانے والوں کی آواز سے اپنے دل خوش کرنے کیلیے ہیجان پیدا ہوجاتا ہے

وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ
اور تو ایسا گانے والا ہے کہ اگر تو خاموش ہو تو ہماری تفریح ہو

## بیت

نہ بیند کسی در سماعت خوشی
گانے کے سننے سے کوئی خوشی نہیں پا سکتا

مگر وقت رفتن کہ دم درکشی
مگر تیرے جانے کے وقت کہ جب تو چپ ہوجائے گا

## مثنوی

چون باواز آمد آن بربط[۵۴] سرای
جب وہ بربط پر گانے والا بلند آواز سے گانے لگا

کدخدا را گفتم از بہر خدای
تو مین نے گھر کے مالک سے کہا کہ خدا کے لیے

---

[۵۱] مربّی پالنے والا۔ محسن ۱۲ [۵۲] یعنی مین گانا سننے کے لیے ادھر اُدھر جاتا ۱۲ [۵۳] زخمہ یعنی مضراب۔ وہ چھلا وغیرہ جس سے ستار یا اور اسی قسم کے باجے بجائے جاتے ہین ۱۲ [۵۴] بربط ایک باجہ جو سارنگی کی طرح سے بط کے سینے سے مشابہ ہوتا ہے ۱۲

پنبه ام در گوش کن تا نشنوم
میرے کان میں روئی ٹھونس دے کہ میں نہ سنوں

یا درم بکشای تا بیرون روم
یا میرے سے دروازہ کھولدے کہ میں باہر چلا جاؤں

فی الجملہ پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی بچندین محنت بروز آوردم قطعہ
آخر کار میں نے دوستوں کا پاس خاطر کرکے موافقت کی اور وہ بڑی رات بہت سی تکلیفوں کے ساتھ بسر کی۔

موذن بانگ بی ہنگام برداشت
اذان دینے والے نے اذان بے وقت دی

نمیداند کہ چند از شب گذشتست
یہ نہیں جانتا کہ کتنی رات گزری ہے

درازی شب از مژگان من پرس
رات کی درازی میری پلکوں سے پوچھ

کہ یکدم خواب در چشمم نگشتست
کہ ایکدم کے لئے نیند میری آنکھ میں آکر نہیں پھری

بامدادان بحکم تبرک[۱] دستاری از سر و دیناری از کمر بکشادم و پیش مغنی
صبح کے وقت بسبب سماع چھوڑنے کے ایک پگڑی سر سے اور ایک دینار میں نے کمر سے کھولا اور گویے کے

بنہادم و در کنارش گرفتم و بسے شکر گفتم یاران ارادت من در حق وے
آگے رکھا اور اس سے بغلگیر ہوا اور اس کا بڑا شکریہ ادا کیا۔ دوستوں نے میرا عقیدہ اس کے حق میں عادت

خلاف عادت[۲] دیدند و بر خفت عقلم نہفتہ بخندیدند یکی ازان میان زبان
کے خلاف دیکھا اور پوشیدہ طور پر میری بے وقوفی پر ہنسے۔ ایک دوست نے اُن میں سے اعتراض کے

تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ این حرکت مناسب رای خردمندان
زبان درازکی اور ملامت کرنی شروع کی کہ تو نے یہ کام عقلمندوں کی رائے کے موافق نہیں کیا

نکردی خرقہ[۳] مشائخ بچنین مطربی دادن کہ ہمہ عمرش درمی در کف
بزرگوں کا بخشا ہوا خرقہ ایک ایسے گوئے کو دیدیا کہ ساری عمر ایک درم بھی اُسکے ہاتھ میں

نبودہ است و قراضہ[۴] در دف مثنوی
نہیں رہا ہے اور سونے کا ریزہ بھی دف میں نہیں پڑا

مطربی دور ازین خجستہ سرای
اے بدآواز مطرب اس مبارک گھر سے دور ہو

کس دوبارش ندید در یکجای
کسی نے اس کو دوبارہ ایک جگہ نہیں دیکھا

۵۱ بعض نسخوں میں تبرک ہے۔ مگر اُسکے معنے پیدا کرنے میں تکلف ہوتا ہے اس لئے قدیم نسخہ کی مطابق بہ ترک لکھا گیا۔
۵۲ ۔یعنی یہ بات میری عادت کے خلاف تھی ۵۳ وہ خرقہ جو سعدیؒ نے اُسکو دیا تھا وہ بزرگوں کا تبرک تھا۔ اور اسی لئے عبارت ماسبق میں بحکم تبرک بھی صحیح معلوم ہوتا ہے ۵۴ گانیوالوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اس انعام کو جو محفلوں میں انکو ملتا ہے سارنگی کے سوراخ یا دف وغیرہ میں رکھتے جاتے ہیں

| | |
|---|---|
| راست چون بانگش از دہن برخاست | خلق را موی بر بدن برخاست |
| جب اسکی تان کی آواز منہ سے اُٹھی | تو خلقت کے بال بدن پر کھڑے ہو گئے |
| مرغ ایوان ز ہول او برمید | مغز ما خورد و حلق خود بدرید |
| محل پر بسے ہوئے جانور اسکی دہشت سے بھاگ گئے | اُسنے ہمارا دماغ چاٹا اور اپنا حلق پھاڑا |

گفتم زبان تعرض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنے بحکم آنکہ مرا کرامت
میں نے کہا کہ مناسب یہ بات ہے کہ آپ اعتراض کی زبان کوتاہ کیجئے اس سبب سے کہ مجھ پر اس شخص کی
این شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا ہمچنین تقرب
کرامت ظاہر ہو گئی ہے دوست بولا کہ مجھکو اس کی کیفیت سے مطلع کرو تا کہ اسیطرح میں بھی نزدیکی
نمایم و بر مطائبت کہ کردم استغفار کنم گفتم بعلت آنکہ شیخ اجلّم بارہا
حاصل کرون اور جو کچھ مینے مذاق کیا اس سے توبہ کرون میںنے کہا اس سبب سے کہ شیخ بزرگ نے مجھکو
بترک سماع فرمودہ است و مواعظ[1] بلیغ گفتہ و در سمع قبول من
بہت سی مرتبہ سماع کے ترک کرنے کے لئے فرمایا ہے اور بلیغ وعظ بیان کئے اور میرے سمع قبول میں وہ جگہ
نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون و بخت ہمایون بدین بقعہ رہبری
نہ پا سکے۔ آج کی رات تک کہ مبارک نصیب نے اور مبارک قسمت نے اسجگہ تک میری رہبری کی
و بدست این توبہ کردم کہ بقیت زندگانی گرد سماع و مخالطت نگردم
اور اس کے ہاتھ پر سماع سے مین نے توبہ کی کہ باقی عمر کبھی سماع اور گانے کے پاس نہ پھٹکون گا اور نہ میل جول رکھوں گا۔

## قطعہ

| | |
|---|---|
| آواز خوش از کام و دہان و لب شیرین | گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد |
| اچھی آواز شیرین حلق منہ اور ہونٹ سے | اگر نغمہ کرے اور اگر نہ کرے تو بھی دل لبھا لیتی ہے |
| در پردۂ عشاق[2] و نہاوند و حجاز است | از حنجرۂ مطرب مکروہ نزیبد |
| اور اگر عشاق اور نہاوند اور حجاز کا سُر ہے | مکروہ گویئے کے گلے سے زیب نہین دیتا |

[1] مواعظ بلیغ یعنی بڑی گہری گہری نصیحتین ۱۲ [2] عشاق۔ نہاوند۔ حجاز۔ یہ موسیقی کے تین سُرون کے نام ہیں۔ عشاق کا وقت دو گھڑی دن رہے اور نہاوند بضم نون کا وقت آدھی رات ہے اور حجاز کا وقت دوپہر ہے ۱۲

**حکایت** لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بی ادبان ہر چہ
لقمان سے پوچھا کہ تونے ادب کس سے سیکھا جواب دیا کہ بے ادبوں سے جو بات
از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرہیز کردم
اُن کی میری نظر مین بُری معلوم ہوئی اُسکے کرنے سے مین نے پرہیز کیا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| نگویند از سر بازیچہ حرفی<br>کھیل کے خیال سے کوئی ایسی بات نہین کہتے | کز آن پندی نگیرد صاحب ہوش<br>کہ اس سے عقلمند آدمی نصیحت حاصل نہین کرتا |
| وگر صد باب حکمت پیش نادان<br>اور اگر حکمت کے سو باب نادان کے آگے | بخوانند آیدش بازیچہ در گوش<br>پڑھین تو وہ بھی اسکو کھیل ہی معلوم ہوتے ہین |

**حکایت** عابدی را حکایت کنند کہ شبی دہ منعہ بخوردی و تا سحر
ایک عابد کا قصہ بیان کرتے ہین کہ رات کو دس سیر خوراک کھاتا تھا اور صبح تک
ختمی بکردی صاحبدلی بشنید و گفت اگر نیمۂ نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین
قرآن شریف کا ایک ختم کر دیتا ایک درویش نے یہ حال سنا اور کہا اگر آدھی روٹی کھاتا اور سو رہتا تو اس سے بہت زیادہ
فاضلتر بودی
اچھا ہوتا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| اندرون از طعام خالی دار<br>پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ | تا درو نور معرفت بینی<br>تاکہ اس مین معرفت کا نور تجھ کو نظر آئے |
| تہی از حکمتی بعلت آن<br>تو حکمت سے اس سبب سے خالی ہے | کہ پری از طعام تا بینی<br>کہ کھانے سے ناک تک بھرا ہوا ہے |

**حکایت** بخشایش الٰہی گم شدہ[۱] را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت
خدا کی بخشش نے ایک گناہ مین پڑکر رستہ بھولنے والے کے لئے توفیق کا چراغ رستے
تا بحلقۂ اہل تحقیق در آمد بیمن درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاق
سامنے رکھ دیا یہان تک کہ اہل تحقیق کے حلقہ مین آگیا - فقیرون کی برکت اور اُن کی باتون کی سچائی کی وجہ سے اُس کی

---

لہ یعنی ایک گناہ گار نے امور ممنوعہ شرع سے توبہ کی اور خدا کی رحمت نے اُسکو اس بات پر آمادہ کیا۔ عہ من کی تشریح اور تعیین مین اختلاف ہے۔ اطبا او دو رطل عراقی جو ۵۶ تولہ ۹ ماشہ کا ہوتا ہے

او بحمائد مبدل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعنان
عادت کی برائیان اچھائیون سے بدل گئیں حرص وہوا سے ہاتھ سمیٹ لیا اور طعنہ دینے والوں
در حق وے ہمچنان دراز کہ بر قاعدۂ اول ست و زہد و صلاحش نا معول
کی زبان اسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور کہتے تھے کہ وہ اپنی پہلی حالت ہی پر اب بھی ہے اور اسکی عبادت و ریاضت قابل اعتبار نہیں

| | |
|---|---|
| **فرد** بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدا | ولیک می نتوان از زبان مردم رست |
| عذر اور توبہ کرکے خدا کے عذاب سے چھٹنا ممکن ہے | مگر آدمیون کی زبان سے نہیں چھوٹ سکتے |

طاقت جور زبانہا نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت از
زبانون کے ظلم کی برداشت نہ ہوسکی اور اپنے پیر کے پاس شکایت لے کر گیا اور کہنے لگا میں
زبان مردم برنجم جوابش داد کہ شکر این نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر
آدمیون کی زبان سے رنجیدہ ہون۔ پیر نے اس کو جواب دیا کہ تو اس دولت کا شکر کیسے ادا کریگا کہ تو اس سے
ازانی کہ می پندارندت
اچھا ہے جیسا تجھے جانتے ہین

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| چند گوئی کہ بد اندیش و حسود | عیب گویان من مسکینند |
| تو یہ کہانتک کہے جائے گا کہ دشمن اور حاسد | مجھ غریب کی عیب جوئی کرتے ہیں |
| گہ بخون ریختنم برخیزند | گہ بہ بدخواستنم بنشینند |
| کبھی میرا خون کرنے کے لئے اٹھتے ہین | اور کبھی میرا برا چیتنے کے لئے بیٹھکر مشورہ کرتے ہین |
| نیک باشی و بدت گوید خلق | بہ کہ بد باشی و نیکت بینند |
| تو نیک ہو اور مخلوق تجھ کو برا کہے | اس سے بہتر ہے کہ تو برا ہو اور تجھے نیک سمجھین |

لیکن مرا کہ حسن ظن خلائق در حق من بکمال ست و من در عین نقصان
لیکن مجھے کہ لوگون کا اچھا خیال میرے حق میں کمال کے متعلق بہت ہے اور حال یہ ہے کہ مین پورے نقصان
روا باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن
مین ہون اندیشہ کرنا اور غم کھانا جائز ہے

**شعر**

ط یعنی اگر مین افسوس کرون تو ٹھیک ہے کہ مین اچھا نہیں ہون اور لوگ مجھے اچھا جانتے ہین۔ تجھے کس بات کا غم ہے تو تو اُس سے بہتر ہے جیساکہ ترے لئے لوگون کا خیال ہے +
عبدالباری آسی

اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ عه
میں اپنے ہمسایوں کی آنکھ سے چھپا ہوا ہوں

وَاللہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ
اور اللہ میری چھپی ہوئی اور ظاہری حالت کو جانتا ہے

**قطعہ**

دربستہ بروی خود ز مردم
اپنا دروازہ آدمیوں کی آمد و رفت کیلئے اسواسطے بند کیا ہے

تا عیب نگسترند ما را
کہ ہمارے عیبوں کا تذکرہ نہ ہو

دربستہ چہ سود عالم الغیب
دروازہ بند کرکے بیٹھنے سے کیا نتیجہ کیونکہ خدا عالم الغیب

دانای نہان و آشکارا
پوشیدہ اور ظاہر کی باتیں جانتا ہے

**حکایت** پیش یکی از مشائخ گلہ کردم کہ فلان در حق من
میں نے بڑے بزرگوں میں سے ایک کے سامنے شکایت کی کہ فلاں آدمی نے میرے حق میں

بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن **رباعی**
برائی کے متعلق گواہی دی ہے شیخ نے جواب دیا تو نیکی کرکے اسے شرمندہ کردے

تو نیکو روش باش تا بدسگال
تو نیک چلن رہ تا کہ دشمن

بنقص تو گفتن نیابد مجال
تیری برائی کرنے کی مجال نہ پائے

چو آہنگ بربط بود مستقیم
جب بربط کی آواز درست ہوتی ہے

کی از دست مطرب خورد گوشمال
تو وہ گویئے کے ہاتھ سے کب گوشمالی کھاتا ہے

**حکایت** یکی را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقت تصوف چیست گفت
بزرگوں میں سے ایک شخص سے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے اسنے

ازین پیش طائفہ بودند درجہان بصورت پراگندہ و بمعنی جمع
جواب دیا اس سے پہلے ایک جماعت تھی دنیا میں کہ ظاہر میں وہ پریشان تھی اور باطن میں مطمئن

واکنون خلقے اند بظاہر جمع و بدل پراگندہ **قطعہ**
اور اب ایک مخلوق ہے کہ ظاہر میں مطمئن ہے اور دل میں پریشان ہے

چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل
جب ہر گھڑی تیرا دل ایک نئی جگہ جائے

بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی
تو تنہائی میں تو دل میں صفائی نہ پائے گا

ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت
اور اگر تیرے پاس مال اور مرتبہ اور زراعت اور تجارت سب ہے

چو دل با خدا یست خلوت نشینی
اگر تیرا دل خدا سے لگا ہے تو تو خلوت نشین ہے

له یعنی تو نیکی کرتا رہ تیری نیکیاں دیکھ کر وہ خود ہی اپنی جگہ پر شرمندہ ہو جائے گا ÷ عه یعنی ہمسایے میرا حال نہیں جانتے ۱۲

**حکایت** یاد دارم کہ شبی در کاروانی ہمہ شب رفتہ بودم و سحر
مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک رات کو قافلہ میں تمام رات سفر کیا تھا اور صبح کے وقت
بر کنار بیشہ خفتہ شوریدۂ کہ دران سفر ہمراہ ما بود سحر گاہان نعرہ برزد و راہ
جنگل کے کنارہ پر سو یا تھا ایک دیوانہ نے جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا صبح کے وقت ایک چیخ ماری اور
بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت بہ چون روز شد گفتمش آن چہ حالت
جنگل کا راستہ پکڑا اور دم بھر کے لئے چین نہ پایا جب دن نکلا تو میں نے اس سے کہا وہ کیا بات تھی
بود گفت بلبلان را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت و کبکان
بولا میں نے بلبلوں کو دیکھا کہ درختوں پر رو رہی تھیں اور چکوروں کو دیکھا
از کوہ و غوکان از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد
کہ پہاڑ پر سے اور مینڈک پانی سے اور درندے جنگل سے شور مچا رہے تھے میں نے سوچا کہ یہ کوئی مروت
ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد **قطعہ**
کی بات نہیں سب تو خدا کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور میں غفلت میں ہوں یہ کب جائز ہو سکتا ہو

دوش مرغی بصبح می نالید
کل رات کو ایک پرندہ صبح کے وقت شور مچا رہا تھا
عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
اسنے میرا عقل و ہوش طاقت اور صبر کھو دیا
یکی از دوستان مخلص را
ایک خاص دوست کے کانوں میں
مگر آواز من رسید بگوش
شاید میری آواز پہنچی
گفت باور نداشتم کہ ترا
وہ بولا کہ مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ تجھے
بانگ مرغی چنین کند مدہوش
ایک چڑیا کی آواز مدہوش کردے گی
گفتم این شرط آدمیت نیست
میں نے کہا کہ یہ آدمیت کی شرط نہیں ہے
مرغ تسبیح خوان و من خاموش
کہ پرند تسبیح پڑھیں اور میں چپ رہوں

**حکایت** وقتی در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحب دل ہمراہ ما
کے وقت عرب کے سفر میں نوجوان زندہ دل جوانوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ
بودند ہمدم و ہمقدم وقتہا زمزمہ بکردندی و بیتی محققانہ برگفتندی
تھی ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی اکثر اوقات گانا گاتے اور محققانہ شعر پڑھتے اور ایک

وعابدے در سبیل منکر حال[1] درویشان بود و بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم

عابد اسی رستہ مین ۔ فقیرون کے حال کا منکر تھا اور اُن کے درد سے بے خبر تھا۔ یہان تک کہ ہم

بنخیل بنی ہلال[2] کودک سیاہ از حی عرب بدر آمد و آوازے بر آورد کہ

نخیل بنی ہلال تک پہنچے ایک حبشی لڑکا قبیلہ عرب سے نکلا اور اُسنے ایک تان گائی کہ

مرغ از ہوا در آورد اشتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را بینداخت

پرندے ہوا سے اتار لیئے اور مین نے عابد کے اونٹ کو دیکھا کہ ناچنے لگا اور عابد کو گرا دیا

وراہ بیابان گرفت و رفت گفتم ای شیخ سماع در حیوانی اثر کرد و

اور جنگل کی راہ لی اور چلا گیا مینے کہا کہ اے شیخ گانے نے ایک جانور مین تاثیر کی اور

ترا ہمچنان تفاوت نمی کند

تجھ مین اسیطرح کوئی فرق پیدا نہین کرتا

## نظم

| | |
|---|---|
| دانی کہ چہ گفت مرا آن بلبل سحری<br>تجھے معلوم ہے کہ مجھ سے اُس صبح کے بولنے والی بلبل نے کیا کہا | تو خود چہ آدمی کز عشق بیخبری<br>تو کیا آدمی ہے کہ عشق سے بے خبر ہے |
| اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب<br>اونٹ عرب کے شعر سے خوش ہے اور حال کر رہا ہے | گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری<br>اگر تجھکو ذوق نہین ہے تو تو ایک ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے |

## شعر

| | |
|---|---|
| وَعِندَ هُبُوبِ النَّاشِرَاتِ عَلَی الحِمیٰ<br>گھٹاؤن کی پریشان کرنے والی ہواؤن کے مرغزار پر چلنے کے وقت | تَمِیلُ غُصُونُ البَانِ لَا الحَجَرُ الصَّلدُ<br>درخت بان کی شاخین جھکتی ہین نہ کہ سخت پتھر |
| ہمہ بذکرش ہرچہ بینی در خروش است<br>اُسکی یاد مین تو جس کو دیکھے وہ شور مچا رہا ہے | ولی داند درین معنی کہ گوش است<br>مگر اس کو وہی سمجھ سکتا ہو جو کان رکھتا ہے |
| نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست<br>اسکے پھول پر صرف بلبل ہی تسبیح نہین پڑھتی | کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبانیست<br>بلکہ ہر کانٹا اُسکی تسبیح کے لئے زبان بنا ہوا ہے |

[1] منکر حال درویشان بود یعنی وہ یہ کہتا تھا کہ فقیرون اور صوفیون کو جو حال آتا ہے اسکی کوئی اصلیت نہین یہ تصنع ہے

[2] نخیل بنی ہلال ۔ بعض شراح نے لکھا ہے کہ نخیل کھجوروں کا باغ ۔ ہلال ایک شخص تھا کہ اس کی اولاد کی طرف یہ منسوب تھا بعض جگہ متن مین نخلہ بنی ہلال ہے ۔ اور وہ ایک موضع کا نام ہے جو مکہ کے رستہ مین پڑتا ہے ۔ غالبًا فارس سے جاتے ہوئے یہ جگہ ملتی ہوگی

حکایت یکی را از ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامی نداشت
بادشاہو نہین ہے ایک بادشاہ کی عمر کی مدت ختم ہو گئی اور وہ کوئی اپنا وارث نہین رکھتا تھا
وصیت کرد کہ بامدادان نخستین کسی کہ از در شہر درآید تاج شاہی بر سر وی
تو اُسنے نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے جو کوئی کہ شہر کے دروازے سے آئے بادشاہی کا تاج اُس کے سر پر رکھ دینا
نہید و تفویض مملکت بوی کنید اتفاقاً اول کسی کہ درآمد گدائی بود
اور بادشاہت اسی کو سونپ دینا اتفاقاً پہلے جو آدمی آیا وہ ایک فقیر تھا
ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکان دولت و اعیان
کہ ساری عمر اُسنے ٹکڑے جمع کئے تھے اور پیوند پر پیوند لگائے تھے بڑے ملازم شاہی اور دربار کے بڑے
حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن
لوگوں نے بادشاہ کی وصیت پوری کی اور قلعوں اور خزانوں
بدو کردند و مدتے ملک راند تا بعضے امرای دولت گردن از
کی کنجیاں اُسے سونپ دین اور اُس نے ایک عرصہ تک بادشاہت کی یہان تک کہ بعض بڑے افسروں نے اُسکی
اطاعت او بپیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و
فرمانبرداری سے منہ موڑ لیا اور بادشاہان وقت ہر ملک سے جھگڑا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے
بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند و برخی طرف
اور مقابلہ کے لئے فوج تیار کی۔ حاصل یہ کہ فوج اور رعیت باغی ہو گئی اور شہروں مین کا تھوڑا سا
بلاد از قبضہ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ خاطر می بود
حصہ اوسکے قبضے اور اختیار سے نکل گیا فقیر اس بات سے رنجیدہ دل رہتا تھا کہ
تا یکی از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از
اُسکے پُرانے دوستوں مین سے ایک دوست جو فقیری کی حالت مین اُسکے پاس رہتا تھا۔
سفر باز آمد و درچنان مرتبہ دیدش گفت منت خدای را عز و جل
سفر سے واپس آیا اور اس کو ایسے درجہ پر دیکھا تو اُسنے کہا خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ
کہ بخت بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار
تیرے بلند نصیب نے مدد کی اور نصیب اور دولت نے رہنمائی کی کہ تیرا پھول کانٹے سے

ودشوارت از پا بر آمد ان مع العسر یسرا **شعر**

اور کانٹا پاؤں سے نکلا یقینی دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

| | |
|---|---|
| شکوفه گاه شگفته است و گاه خوشیده | درخت وقت برهنه است و وقت پوشیده |
| کلی کبھی کھلتی ہے اور کبھی سوکھ جاتی ہے | درخت کبھی برہنہ ہے اور کبھی سرسبز ہے |

گفت ای عزیز تعزیتم گوی که جای تهنیت نیست آنگه تو دیدی غم

وہ بولا کہ اے دوست میرے ماتم پرسی کر کیونکہ یہ مبارکباد کا موقع نہیں ہے جب تو نے دیکھا تھا مجھے

نانے داشتم و امروز غم جهانی **مثنوی**

ایک روٹی کا غم تھا اور اب دنیا بھر کی فکر ہے

| | |
|---|---|
| اگر دنیا نباشد دردمندیم | وگر باشد بمهرش پای بندیم |
| اگر دنیا نہیں ملتی تو ہم کو دکھ ہوتا ہے | اور اگر ملجاتی ہے تو اسکی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں |
| بلائی زین جهان آشوب تر نیست | که رنج خاطرست ار هست ور نیست |
| کوئی بلا اس جہان سے زیادہ پریشان کرنے والی نہیں | کہ ہو تو اور نہ ہو تو دونوں طرح دل کا رنج ہے |
| **قطعه** مطلب گر توانگری خواهی | جز قناعت که دولتیست هنی |
| اگر تو چاہتا ہے کہ تو مالدار ہو تو طلب کر | سوائے قناعت کے وہ ایک مزہ دار دولت ہے |
| گر غنی زر بدامن افشاند | تا نظر در ثواب او نکنی |
| اگر مالدار روپیہ دامن بھر کر بکھیرے | ہرگز اُس کے ثواب پر نظر نہ کرنا |
| کز بزرگان شنیده ام بسیار | صبر درویش به که بذل غنی |
| کیونکہ میں نے بزرگوں سے اکثر سنا ہے | فقیر کا صبر بہتر ہے مالدار کے خرچ کرنے سے |

**فرد**

| | |
|---|---|
| اگر بریان کند بهرام[١] گوری[٢] | نه چون پای ملخ باشد ز موری |
| اگر بہرام ایک گورخر کے کباب کرے | اسکی اتنی وقعت نہیں کہ چیونٹی سے ایک ٹڈی کی ٹانگ |

١ بہرام ایک بادشاہ عراق کا نام تھا۔ جو سخی باذل اور عیش پرست مگر عقلمند تھا۔ ٢ گور سے مراد گورخر چونکہ بہرام اکثر گورخر کا شکار کھیلتا تھا اسواسطے بہرام گور کے نام سے مشہور ہوا۔ مراد یہ ہے کہ گورخر پورے کا پورا اتنا مقبول نہیں جتنا کہ ایک چیونٹی سے ٹڈی کی ٹانگ یعنی کم استطاعت والے کی عبادت اور صدقہ زیادہ مقبول ہے بمقابلہ مالدار اور دولتمند کے

**حکایت** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
ابو ہریرہ خدا اُن سے راضی ہو روزانہ رسول مقبول صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم آمدی گفت یَا اَبَا هُرَیْرَةَ زُرْنِیْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے آپ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ میری زیارت کر ایک روزہ درمیان دیکر تاکہ تو محبت کو بڑھائے
یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدین خوبی کہ
یعنی روزانہ نہ آیا کر و محبت زیادہ ہو ایک اہل دل سے لوگوں نے کہا سورج باوجودیکہ اتنا
آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق
خوب صورت ہے ہم نے نہیں سنا کہ کوئی اس سے محبت کرتا ہو یا اس پر عاشق
آوردہ گفت از برای آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستان
ہو گیا ہو کہا ایسا اسلئے نہیں ہوتا کہ ہر روز اس کو دیکھ سکتے ہیں مگر جاڑے مین جو وہ
کہ محجوب ست و محبوب

**شعر**

چھپا رہتا ہے تو وہ پیارا ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| ولیکن نہ چندانکہ گویند بس<br>مگر نہ کہ اتنا کہ وہ اُکتا جائین<br>ملامت نباید شنیدن ز کس<br>تو کسی کی ملامت سننی نہ پڑے | بدیدار مردم شدن عیب نیست<br>آدمی کی ملاقات کے لئے جانا کوئی عیب نہین<br>اگر خویشتن را ملامت کنی<br>اگر تو اپنے آپ کو ملامت کرے |

**حکایت** یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت
ایک بزرگ کے پیٹ میں ریاح نے گڑ بڑ مچانا شروع کی
و طاقت ضبط آن نداشت پس بی اختیار از وی صادر شد
اور اس مین اُس کے روکنے کی طاقت نہ تھی لہذا بے اختیارانہ طور پر وہ نکل گئی

---

**ف** ابو ہریرہ - آنحضرت صلے اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کے ایک مقرب صحابی کی کنیت ہے - جنکا نام زمانہ جاہلیت مین جبکہ وہ اسلام نہ لائے تھے عبد الشمس تھا - بعد مشرف بہ اسلام ہونے کے عبد الرحمٰن نام رکھا گیا - چونکہ وہ بلی بہت پالتے تھے ایک روز رسول اللہ کی خدمتمین حاضر ہوئے تو بلی ساتھ تھی آپ نے دیکھکر فرمایا انت ابو ہریرہ - اسیوقت سے اُنکی یہ کنیت مشہور ہوئی ÷

گفت ای درویشان مرا در پنجه کردم اختیاری نبود و بزه وی بر من
وہ بولا کہ اے فقیرو جو کچھ کہ میں نے کیا ہے اسمیں میرا کچھ اختیار نہ تھا اور اس کا گناہ میرے
نوشتند و راحتی بدرون من رسید شما نیز بکرم معذور دارید شعر
نامہ عمل میں نہیں لکھیں گے اور اس سے میرے جسم کو آرام ملا تم بھی ازراہ عنایت معاف کردو

شکم زندان باد است ای خردمند　　ندارد هیچ عاقل باد در بند
اے عقلمند پیٹ ہوا کا قیدخانہ ہے　　کوئی عقلمند ہوا کو قید میں نہیں رکھ سکتا

چو باد اندر شکم پیچد فرو هل　　که باد اندر شکم باریست بر دل
جب ریاح پیٹ میں قرار پیدا کرے تو اسکو چھوڑ دے　　کیونکہ پیٹ میں ہوا کے رہنے سے دل پر ایک بوجھ ہوتا ہے

فرد　حریف[۸] گرانجان ناسازگار　　چو خواهد شدن دست پیشش مدار
دشمن سخت جان اور ناموافق　　اگر جانا چاہے تو اسکو مت روک

## حکایت

از صحبت یاران دمشق[۱] ملالتی پدید آمده بود سر در
دمشق کے دوستوں سے مجھے ایک رنج ہوگیا تھا اسی لئے
بیابان قدس[۲] نهادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر قید فرنگ[۳]
میں شہر قدس کے جنگل کی طرف نکل گیا تھا اور حیوانوں سے محبت کرنے لگا تھا اسوقت تک کہ میں فرنگیوں کا
شدم و در خندق[۴] طرابلس[۵] با جهود[۶] انم بکار گل داشتند یکی از رؤسای
قیدی ہوا اور طرابلس کی خندق میں یہودیوں کے ساتھ مجھے بھی مٹی کے کام پر لگایا حلب کے رئیسوں میں سے
حلب[۷] که سابقه معرفتی درمیان ما بود گذر کرد و بشناخت گفت این چه
ایک رئیس کہ ہماری انکی پہلے سے ملاقات تھی گزرا اور اسنے مجھے پہچانا پوچھا یہ کیا
حالت است که موجب ملالت ست گفتم که چگویم
حال ہے کہ دیکھکر رنج ہوتا ہے میں نے کہا کیا بتاؤں

[۱] دمشق شام کے ایک شہر کا نام ہے [۲] قدس حوالی بیت المقدس کی زمین۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے جو بیت المقدس کے قریب واقع ہے [۳] فرنگ۔ فرنس کا مفرس۔ جو اب فرانس کے نام سے مشہور ہے۔ زمانہ شیخ میں بھی یہ عیسائیوں کا مسکن اور دارالسلطنت تھا [۴] خندق کھائی [۵] طرابلس بفتح طا و ضم با شام کے ایک شہر کا نام ہے اور اسی نام کا دوسرا شہر ہے جسکو طرابلس الغرب کہا جاتا ہے [۶] جہود۔ یہودی کے معنی میں ہے۔ جو کافر موسائی کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں شاید عیسائی مراد ہو۔ یا یہ کہ اس قید فرنگ میں یہودی بھی تھے انہیں کے ساتھ مجھ بھی رکھا گیا +
[۷] حلب بفتح اول و دوم شام کے ایک شہر کا نام ہے [۸] حریف بمعنی ہم پیشہ مجازاً دشمن ۱۲-

## قطعه

| | |
|---|---|
| همیگریختم از مردمان بکوه و بدشت<br>مین آدمیوں سے پہاڑوں اور جنگلوں مین بھاگتا تھا | که از خدای نبودم بدیگری پرداخت<br>کہ سوائے خدا کے میری توجہ کسی کی طرف نہ تھی |
| قیاس کن که چه حالم بود درین ساعت<br>اب تو قیاس کر کہ اس وقت میرا کیا حال ہوگا | که در طویلهٔ نامردمم بباید ساخت<br>کہ حیوانوں کے طویلے میں مجبوراً مجھے رہنا پڑا ہے |

**فرد**

| | |
|---|---|
| پای در زنجیر پیش دوستان<br>دوستوں کے سامنے پاؤں مین بیڑی پہنے رہنا | به که با بیگانگان در بوستان<br>اس بات سے بہتر ہے کہ غیروں کے ساتھ باغ مین رہے |

بر حالت من رحمت آورد و بده دینار[۱] از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برا
اسکو میرے حال پر رحم آیا اور دس اشرفیاں دے کر فرنگ کی قید سے مجھکو چھڑا دیا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا اُسکی

دختری داشت بنکاح من در آورد بکابین[۲] صد دینار چون مدتے
ایک لڑکی تھی اس سے میری شادی کر دی سو اشرفیوں کے مہر پر جب ایک زمانہ گزر گیا

برآمد بدخوئی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت
تو کج خلقی اور لڑائی شروع کی اور زبان درازی کرنے لگی

وعیش مرا منغص می کرد شعر
اور میرا عیش کرکرا کرتی تھی

| | |
|---|---|
| زن بد در سرای مرد نکو<br>بری عورت نیک آدمی کے گھر میں | هم درین عالمست دوزخ[۳] او<br>اسی عالم میں اسکا دوزخ ہے |
| زینهار از قرین بد زنهار<br>پناہ ہے بری عورت سے پناہ ہے | وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ<br>بچا ہم کو اے ہمارے خدا دوزخ کے عذاب سے |

باری زبان تعنت دراز کرده همی گفت تو آن نیستی که پدر من ترا از
ایک مرتبہ طعنہ زنی کی حالت میں کہہ رہی تھی کہ تو کیا وہ نہیں کہ میرے باپ نے تجھ کو

قید فرنگ بده دینار باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از
فرنگیوں کی قید سے دس دینار کے بدلے خریدا تھا میں نے کہا ہاں میں وہی ہوں کہ دس دینار کے

۱ دینار - ایک سکہ سونے کا جسکا وزن ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا تھا ۲ کابین - مہر ۱۲ ۳ دوزخ - وہ جگہ جسکو ہندی مین نرک کہتے ہیں ٭

عبد الباری آسی

قید فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد **اشعار**
فرنگیوں کی قید سے خریدا اور سو دینار کے بدلے تیرے پاس گرفتار کر دیا۔

| | |
|---|---|
| شنیدم گوسپندی را بزرگے | رہانید از دہان و دست گرگے |
| میں نے سنا ہے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے | ایک بھیڑیے کے ہاتھ اور منھ سے چھڑا لیا |
| شبانگہ کارد بر حلقش بمالید | روان گوسفند از وی بنالید |
| رات کے وقت اُسکے گلے پر چھری پھیر دی | بکری کی جان اس سے فریاد کرنے لگی |
| کہ از چنگال گرگم در ربودے | چو دیدم عاقبت خود گرگ بودے |
| کہ تو نے بھیڑیے کے چنگل سے مجھے چھڑا لیا | جب آخر کو میں نے دیکھا تو خود تو بھیڑیا نکلا |

## حکایت
یکی از پادشاہان عابدے را پرسید کہ عیالان داشت
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک عابد سے جو کنبے والا آدمی تھا پوچھا
اوقات عزیزت چون میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در
کہ تیری عمر عزیز کیونکر بسر ہوتی ہے بولا کہ ساری رات مناجات میں اور صبح کو
دعای حاجات و ہمہ روز در بند اخراجات ملک را مضمون
حاجتوں کے پورا ہونے کی دعا میں اور دن بھر اخراجات کے غم میں بادشاہ کو عابد کے اشارے
اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف[1] او معین دارند تا
کا حال معلوم ہو گیا فرمایا کہ اُسکی وجہ معاش مقرر کر دیں تا کہ عیال
بار عیال از دل و برخیزد
کا فکر اسکے دل سے اٹھ جائے

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| ای گرفتار پاے بند عیال[2] | دگر آزادگی مبند خیال |
| اے گرفتار پابند کنبے کے | دوبارہ آزادی کا خیال نہ کرنا |
| غم فرزند و نان و جامہ و قوت | باز دارد ز سیر در ملکوت |
| لڑکوں اور روٹی اور کپڑے اور روزی کا غم | تجھے اگر تو فرشتوں میں سیر کرتا ہو تو واپس لے آئیگا |

[1] وجہ کفاف - وہ آمدنی جس سے معمولی روزانہ کا خرچ چل سکے ۱۲ [2] یعنی جب تو بچوں اور بیوی کی فکر معاش کے غم میں گرفتار ہے تو پھر اب تو کبھی آزاد نہیں ہو سکتا ۱۲ عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| همه روز اتفاق می سازم<br>تمام دن میں یہ نیت کرتا ہوں | که شب باخدای پردازم<br>کہ رات کو خدا کی عبادت میں مشغول ہونگا |
| شب چو عقد نماز بر بندم<br>رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں | چه خورد بامداد فرزندم<br>تو یہ خیال آتا ہے کہ صبح کو بچے کیا کھائینگے |

**حکایت** یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی و برگ درختان
عابدوں میں سے کوئی عابد جنگل میں زندگی گزارتا تھا اور درختوں کے
خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر مصلحت
پتے کھاتا تھا ایک بادشاہ زیارت کے لئے اُسکے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپکی مصلحت
بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین به دست دهد
اجازت دے تو شہر میں آپ کے لئے ایک مکان بنوا دوں کہ عبادت کے لئے فرصت اس سے زیادہ
و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و مصالح اعمال شما
اچھی طرح حاصل ہو اور دوسرے لوگوں کو بھی آپکی ذات کی برکت سے فائدہ پہونچے اور آپکے نیک اعمال
اقتدا کنند زاهد را این سخن قبول نیامد روی برتافت یکی از وزیران
کی پیروی کریں زاہد نے یہ بات قبول نہیں کی اور منہ پھیرلیا وزیروں میں سے ایک نے
گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت
اس سے کہا بادشاہ کی خاطر جائز ہے کہ دو تین دن کے لئے آپ شہر میں آجائیں اور مکان کی
مکان معلوم کنی پس اگر صفای وقت عزیز ترا از صحبت اغیار
کیفیت معلوم کرلیں پھر اگر آپ کے وقت کی صفائی میں غیروں کی صحبت سے کوئی کدورت
کدورتی باشد اختیار باقیست آورده اند که عابد بشهر در آمد و
پیدا ہو تو اختیار باقی ہے کہتے ہیں کہ عابد شہر میں آگیا اور بادشاہ
بستانسرای خاص ملک بدو پرداختند مقامی دلگشای روان
کی ایک خاص کوٹھی اسکے لئے خالی کردی وہ ایک نہایت فرحت خیز اور روح کو آسودہ کرنے والی
آسائے چون بهشت
بہشت کے مانند جگہ تھی

**مثنوی**

گل سرخش چو عارض خوبان
اسکے سرخ پھول معشوقوں کے رخسار کی طرح تھے
سنبلش همچو زلف محبوبان
اور اس کا سنبل محبوبوں کی زلف کی طرح تھا

همچنان از نهیب برد عجوز
سنبل ایسا سکڑا ہوا تھا کہ جیسے جاڑے کے خوف سے بڑھیا
شیر ناخوردہ طفل دایه هنوز
اور پھول شدت سردی کے ایسے تھے جیسے نوزائیدہ بچہ جسنے ابتک دودھ نہ پیا ہو

شعر و افانین علیها جلنار
اور شاخین کہ جنپر انار کے پھول کھلے تھے
علقت بالشجر الاخضر نار
گویا سبز درخت پر آگ لٹکائی گئی تھی

ملک در حال کنیزکی ماهروی پیش او فرستاد که وصفش اینست
بادشاہ نے فوراً ایک خوب صورت کنیز اُس کی خدمت مین بھیجی کہ اسکی صفت یہ ہے

شعر از این مه پارهٔ عابد فریبی
ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کو فریب دینے والی
ملائک صورتی طاوس زیبی
فرشتوں کی سی صورت مور کیطرح خوب صورت

که بعد از دیدنش صورت نبندد
کہ اُسکے دیکھنے کے بعد
وجود پارسایان را شکیبی
پارساؤں سے بھی صبر کرنا ممکن نہ تھا

همچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعه
اسیطرح اُس کے پیچھے ایک لڑکا نہایت خوب صورت سڈول جسم والا بھیجا

هلک الناس حوله عطشا
آدمی اسکے گرد پیاس سے بیچارے مرگئے
وهو ساقی یری ولا یسقی
اور وہ ساقی ہے دیکھتا ہے اور پلاتا نہیں

دیده از دیدنش نگشتی سیر
آنکھ اسکے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی تھی
همچنان کز فرات مستسقی
جیسے کہ دریائے فرات سے جلندر والا سیر نہیں ہوتا

عابد از طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف پوشیدن
عابد نے عمدہ مزیدار کھانے کھانا اور عمدہ پوشاکین پہننا اور
و از فواکه و مشموم و حلاوت تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر کردن
میوؤں اور خوشبوؤں اور مٹھائیوں سے لطف پانا اور لڑکے اور لونڈی کے دیکھنے سے لذت اٹھانا
که خردمندان گفته‌اند زلف خوبان زنجیر پای عقل ست و دام مرغ زیرک
شروع کیا کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے کہ معشوقوں کی زلف عقل کے پاؤں کی زنجیر ہے اور سیانے جانور کے لئے جال ہے

## بیت

در سر کار تو کردم دل و دین با همه دانش
دل اور دین اور دانائی کو باوجود پوری عقل کے میں نے تیرے خیال میں خرچ کیا

مرغ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامی
درحقیقت آج میں ایک عقلمند پرندہ ہوں اور تو جال ہے

فی الجملہ دولت وقت مجموعش بزوال آمد چنانکه گفته اند
قصہ کوتاہ اُسکے دلجمعی کے وقت کی دولت کو زوال ہوا جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے

## قطعہ

هر که هست از فقیه و پیر و مرید
جو کوئی عالم اور پیر اور مرید

و ز زبان آوران پاک نفس
اور پاک نفس شاعروں میں سے ہے

چون بدنیای دون فرود آمد
جب کمینی دنیا کی طرف متوجہ ہوا

بعسل در بماند همچو مگس
تو مکھی کی طرح شہد میں پھنس گیا

باری دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیات نخستین بگردیده و
بادشاہ نے دوبارہ اسکے دیکھنے کی خواہش کی اور عابد کو دیکھا کہ پہلی صورت سے بدل گیا اور
سرخ و سفید بر آمده و فربه شده و بر بالش دیبا[۱] تکیه زده و غلام پری پیکر
سرخ و سفید نکل آیا ہے اور موٹا ہو گیا ہے اور دیبا کے تکیے پر سہارا لگائے بیٹھا ہے اور خوب صورت لڑکا
با مروحهٔ طاوسی بالای سر ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از
ایک مورچھل مور کے پروں کا بنا ہوا لیے سرہانے کھڑا ہوا ہے بادشاہ نے اسکی سلامتی حال پر خوشی کی اور
هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت چنانکه من این هر دو
اِدھر اُدھر کی باتیں کیں یہاں تک کہ بادشاہ نے آخر کلام میں کہا جیسا کہ میں ان دونوں
طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکی علما و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهاندیده
جماعتوں کو دوست رکھتا ہوں کوئی نہیں رکھتا۔ ایک عالم دوسرے زاہد وزیر عقلمند جہاندیدہ
حاذق که با او بود گفت ای خداوند روی زمین شرط دوستی آنست که با هر دو
ماہر جو اُسکے ساتھ تھا بولا اے مالک روئے زمین دوستی کی شرط یہ ہے کہ دونوں جماعتوں
طائفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند و زاهدان را چیزی مده تا زاهد بمانند
سے تو نیکی کرے عالموں کو روپیہ دے تاکہ وہ اور زیادہ پڑھیں اور عابدوں کو کچھ نہ دے تاکہ عابد باقی رہیں

۱ دیبا۔ ایک نفیس ریشمی کپڑا ہے ۱۲

## قطعه

خاتون خوبصورت و پاکیزه روی را — نقش و نگار و خاتم فیروزه[1] گو مباش

بی بی خوبصورت اور اچھے نقشے والی کے پاس — چاہے نقش و نگار اور فیروزہ کی انگوٹھی نہ ہو

درویش نیک سیرت فرخنده رای را — نان رباط و لقمهٔ دریوزه گو مباش

درویش نیک عادت اور مبارک چہرہ والے کے یہاں — خانقاہ کی روٹی اور بھیک کا لقمہ بلا سے نہ ہو

**فرد**

تا مرا هست دیگرم باید — گر نخوانند زاهدم شاید

جب تک مجھ میں یہ بات ہے کہ مجھے اور چاہئے — اگر مجھے زاہد نہ کہیں تو درست ہے

**فرد**

نه زاهد را درم باید نه دینار — چو بستد زاهدی دیگر بدست آر

زاہد کو نہ درم چاہیئے نہ اشرفی — اگر وہ لیتا ہے تو دوسرا زاہد ڈھونڈھ

## قطعه

آنرا که سیرت خوش و سریست با خدای — بی نان وقف[2] و لقمهٔ دریوزه زاهد است

جسکی عادت اچھی ہے اور خدا سے لگاؤ ہے — وہ بے وقف کی روٹی کے اور بغیر بھیک کے زاہد ہے

انگشت خوبروی و بناگوش دلفریب — بی گوشواره و خاتم فیروزه شاهد است

خوبصورت انگلی اور دلفریب کان کی لو — بغیر کان کے زیور اور بغیر فیروزہ کی انگوٹھی کے دلکش ہیں

## حکایت

مطابق این سخن همچنین پادشاهی را مهمی پیش آمد گفت

اسی قصہ کی مانند اسی طرح سے ایک بادشاہ کو ایک مہم پیش آئی اور بولا

اگر انجام این حالت بمراد من بر آید چندین درهم دهم زاهدان را چون

کہ اگر اس کام کا انجام میری مراد کے موافق ہو تو زاہدوں کو اتنے درم دوں گا جب اسکی

حاجتش بر آمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش[3] بوجود شرط

مراد پوری ہو گئی اور اسکے دل کی پریشانی جاتی رہی اور نذر کا پورا کرنا بوجہ شرط کے

لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسهٔ درم[4] داد تا بزاهدان صرف کند

پوری ہونے کے ضروری ہوا خاص غلاموں میں سے ایک غلام کو درموں کی تھیلی دی تاکہ زاہدوں پر خرچ کردے

---

[1] فیروزہ ایک قیمتی پتھر جو آسمانی رنگ کا ہوتا ہے ۱۲ [2] وقف سے یہاں مراد خیرات ہے۔ ورنہ اصل میں اسکو کہتے ہیں کہ کوئی جائداد وغیرہ صرف نیک کاموں کے لئے چھوڑ دی گئی ہو کہ اسکی آمدنی سے تمام اس قسم کے مصارف پورے ہو سکیں [3] نذر منت ماننا [4] درم ایک سکہ کا نام جو زمانہ سابق میں ہوتا تھا۔ اسکا وزن بعض کے نزدیک ساڑھے تین ماشہ اور بعض کے نزدیک دو ماشہ دو رتی ہوتا تھا یہ سکہ چاندی کا تھا ۱۲

گویند غلامے عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درہا
کہتے ہیں کہ وہ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا تمام دن پھرتا رہا اور رات کے وقت لوٹ آیا اور درموں کو
بوسہ داد و پیش ملک نہاد و گفت زاہدان را چندان کہ طلب کردم
چوم کر بادشاہ کے آگے رکھدیا اور کہا میں نے زاہدوں کو جہانتک تلاش کیا نہیں
نیافتم گفت این چہ حکایت ست آنچہ من دانم درین ملک چہار صد
پایا بادشاہ نے کہا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے جو کچھ مجھے معلوم ہے اس ملک میں چار سو
زاہد ست گفت ای خداوند جہان آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ
درویش زاہد ہیں اُسنے جواب دیا اے آقائے زمانہ جو کہ زاہد ہے وہ لیتا نہیں اور جو
می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت چندانکہ
لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے بادشاہ ہنسا اور مصاحبوں سے کہا جتنا کہ مجھے
مرا در حق درویشان و خدا پرستان ارادت ست و اقرار
فقیروں اور خدا پرستوں سے عقیدہ اور انکی بزرگی کا اقرار ہے
این شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار و حق بجانب اوست
اس بے حیا کو عداوت اور انکار ہے اور سچا وہی ہے

**شعر**

زاہد کہ درم گرفت و دینار | زاہد تر ازو دیگی بدست آر
زاہد نے کہ درم اور دینار لیے | تو پھر اس سے اچھا زاہد تلاش کر

**حکایت** یکی از علمای راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نان وقف
ایک کامل اور پختہ عالم سے پوچھا کہ وقف کے کھانے کے بارہ میں
گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از
آپ کا کیا خیال ہے اُسنے کہا کہ اگر کھانا دل جمعی کے لئے لیتا ہے تو حلال ہے اور اگر دلجمعی کے ساتھ

بہر نان می نشیند حرام ست
روٹی حاصل کرنے کے لئے بیٹھتا ہے تو حرام

ــه درمہا را بوسہ داد۔ درموں کی بوسہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ آقا کی امانت واپس کرتے وقت ہر خادم اس چیز کو چومتا تھا۔ یا تعظیماً کہ بادشاہ کا نام ان پر کھدا ہوا تھا ۱۳ ــه بادشاہ کے مصاحب ہم صحبت ۱۲

## بیت

| | |
|---|---|
| نان از برای کنج عبادت گرفته اند<br>روٹی کھانا درویشوں نے گوشہ عبادت کیلئے قبول کیا ہے | صاحبدلان نہ کنج عبادت برای نان<br>نہ کہ گوشہ عبادت کو روٹی حاصل کرنیکے لئے |

**حکایت** درویشی بمقامی در آمد که صاحب آن بقعه کریم النفس
ایک فقیر ایک جگہ آیا کہ اس موضع کا مالک سخی متواضع
بود طائفه اہل فضل در صحبت او ہر یکی بذله و لطیفه ہمی گفتند و درویش
تھا۔ اور بزرگوں کی ایک جماعت اسکی صحبت میں رہتی تھی اور ہر ایک خوش طبعی کی باتیں اور لطیفے کہا کرتے تھے
راہ بیابان قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزی نخوردہ یکی از آنمیان
فقیر نے جنگل کا رستہ طے کیا تھا۔ اور تھکا ہوا تھا اور کچھ کھایا پیا نہیں تھا اس جماعت میں سے ایک نے
بطریق ظرافت گفت ترا ہم چیزی بباید گفت مرا چون دیگران
بطور خوش طبعی اور دلگی کے فقیر سے کہا کہ کچھ تمھیں بھی کہنا چاہیئے وہ بولا کہ میں دوسروں کی طرح
فضل و ادبی نیست و چیزی نخواندہ ام بیک بیت از من
فاضل اور ادیب نہیں ہوں اور میں نے کچھ پڑھا بھی نہیں ہے ایک شعر مجھ سے سن کے
قناعت کنید ہمگنان برغبت گفتند بگو گفت **شعر**
بس کرو سب نے خواہش کے ساتھ کہا کہ ہاں سناؤ اُسنے یہ شعر پڑھا

| | |
|---|---|
| من گرسنه در برابر سفرهٔ نان<br>روٹی کے دسترخواں کے برابر میں بھوکا بیٹھا ہوں | ہمچون عزبم بر در حمام زنان<br>میری مثال ایسی ہے جیسے حمام کے دروازہ پر کوئی رنڈوا |

یاران نہایت عجز او بدانستند و سفرہ پیش او آوردند صاحب
دوستوں نے اب سے اسکی انتہائی عاجزی کا اندازہ کیا اور دسترخوان اُسکے سامنے لائے صاحب
دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم کوفته بریان
دعوت نے کہا اے یار تھوڑی دیر ٹھہر جا کہ میری مامائیں کوفتے بھون رہی ہیں
ہمیسازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت **شعر**
فقیر نے سر اٹھایا اور ہنسا اور کہا

| | |
|---|---|
| کوفته بر سفرهٔ من گو مباش<br>بلا سے میرے دسترخوان پر کوفتے نہ ہوں | کوفته را نان تہی کوفته است<br>تھکے ہوئے کے لئے روکھی روٹی ہی کوفتہ ہے |

**حکایت** مریدی گفت پیر را چه کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ
ایک مرید نے پیر سے کہا کہ میں کیا علاج کروں خلقت سے بہت پریشان ہوں
بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان تشویش میباشد
چونکہ میری زیارت کے لئے آتے ہیں اور میرے اوقات میں اُن کے تردد سے ایک پریشانی پیدا ہوتی ہے
گفت هرچه درویشانند مر ایشان را وامی بده و آنچه توانگرانند
پیر نے جواب دیا جو فقیر ہیں ان کو کچھ قرض دیدے اور جو امیر ہیں اُن سے
از ایشان چیزی بخواه که یکی گرد تو نگردند **بیت**
کچھ مانگ پھر ایک بھی تیرے پاس نہ پھٹکے گا

| | |
|---|---|
| گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود<br>اگر فقیر لشکر اسلام کے آگے آگے ہو | کافر از بیم توقع برود تا در چین<br>تو کافر مانگنے کے ڈر سے چین تک بھاگ جائے |

**حکایت** فقیهی پدر را گفت هیچ ازین سخنان دلاویز متکلمان
ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا مجھ پر ان واعظوں کی دلکش رنگین
در من اثر نمیکند بحکم آنکه نمی بینم مر ایشان را کرداری موافق گفتار
باتوں کا اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ مجھے اُنکے قول اُنکے عمل کے مطابق نہیں معلوم ہوتے

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| ترک دنیا بمردم آموزند<br>دنیا کا چھوڑنا لوگوں کو سکھاتے ہیں | خویشتن سیم و غله اندوزند<br>اور اپنے آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں |
| عالمی را که گفت باشد و بس<br>جس عالم کے یہاں بس قول ہی قول ہو | هرچه گوید نگیرد اندر کس<br>وہ جو کہے گا اسکا کسی پر اثر نہ پڑے گا |
| عالم آن کس بود که بد نکند<br>عالم وہ شخص ہوتا ہے جو برائی نہ کرے | نه بگوید بخلق و خود نکند<br>نہ کہ لوگوں کو بتائے اور خود عمل نہ کرے |

آیۃ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ **بیت**
کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو اور خود اپنی ذاتوں کو بھولتے ہو

| | |
|---|---|
| عالم که کامرانی و تن پروری کند<br>عالم جب عیش اور تن پروری کرے | او خویشتن گم است کرا رهبری کند<br>وہ خود گمراہ ہے رستہ کس کو بتائیگا |

پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل نشاید روی از تربیت ناصحان
باپ نے کہا کہ بیٹا اس خیال باطل کے مطابق نصیحت کرنے والوں کی تربیت سے منہ پھیرنا
بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم معصوم
اور عالموں کو گمراہی کیطرف منسوب نہ کرنا چاہیئے اور معصوم عالم کی
از فوائد عام محروم ماندن همچو نابینائی که شبی در وحل افتاده
تلاش میں عام فائدے سے محروم نہ رہنا چاہیئے اس اندھے کی طرح کہ ایک رات کیچڑ میں
بود و می گفت آخر ای مسلمانان چراغی فرا راه من دارید زنی فارحه
گر گیا تھا اور کہہ رہا تھا آخر اے مسلمانو ایک چراغ میرے رستہ کے سامنے رکھو ایک خوشمزاج
بشنید و گفت تو که چراغ نمی بینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ چون
عورت نے سنا اور کہا تجھے چراغ تو دکھائی نہیں دیتا تو چراغ سے کیا دیکھے گا۔ ایسے ہی وعظ کی مجلس بزاز
کلبهٔ بزاز ست آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی
کی دکان کی طرح ہے وہاں جب تک تو نقد نہ دے گا کوئی سامان نہیں لے سکتا اور یہاں جب تک عقیدت
نیاوری سعادتی نبری قطعه
نہ کرے گا کوئی سعادت حاصل نہ کرے گا قطعہ

| | |
|---|---|
| گفت عالم بگوش جان بشنو | ور نماند بگفتنش کردار |
| عالم کی گفتگو نہایت شوق سے سن | اور اگرچہ اسکی گفتگو اُسکے عمل کی مطابق نہو |
| باطل ست آنچه مدعی گوید | خفته را خفته کی کند بیدار |
| جو کچھ دعوے کرنے والا کہتا ہو وہ غلط ہے | کہ سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب جگا سکتا ہے |
| مرد باید که گیرد اندر گوش | ور نبشت ست پند بر دیوار |
| آدمی کو چاہیے کہ کان میں ڈال رکھے | چاہے نصیحت دیوار ہی پر کیوں نہ لکھی ہو |

## حکایت

| | |
|---|---|
| صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه | بشکست عهد صحبت اهل طریق را |
| ایک پارسا خانقاہ سے مدرسہ میں آیا | درویشوں کی صحبت کے عہد کو توڑ کر |

گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
مینے پوچھا کہ عالم اور عابد میں کیا فرق تھا
تا کردی اختیار ازان این فریق را
کہ تو نے اس فریق کو چھوڑ کر اسے اختیار کیا
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج
اسنے جواب دیا کہ وہ موج سے اپنی کملی نکالتا ہے
وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را
اور یہ کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو بچالے

**حکایت** یکی بر سر راهی خفته بود و زمام اختیار از دست رفته عابدی
ایک شخص رستہ میں سویا ہوا تھا اور بالکل بے قابو ہو رہا تھا
بروی گذر کرد و دران حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر بر آورد
ایک عابد اسکے پاس سے گزرا اور اسکی وہ بری حالت دیکھی جوان نے مستی کی نیند سے سر اٹھایا اور
وگفت وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا
بولا جب تم کسی بیہودہ پر گزرو تو کرم کرتے ہوئے گزرو

**شعر**

اِذَا رَأَيْتَ اَثِيمًا
جب تو کسی گنہگار کو دیکھے
كُنْ سَاتِرًا وَحَلِيمًا
تو پردہ پوش اور بردبار بن جا
يَا مَنْ يُقَبِّحُ اَمْرِي
اے وہ شخص جسے میرے کام برے معلوم ہوتے ہیں
لِمْ لَا تَمُرُّ كَرِيمًا
تو کریم ہو کر کیوں نہیں گزرتا

**قطعہ**

متاب ای پارسا روی از گنہگار
اے پارسا گنہگار سے منہ نہ پھیر
ببخشایندگی در وی نظر کن
بخشش کے ساتھ اس پر نگاہ ڈال
اگر من ناجوانمردم بکردار
اگر میں اپنے عمل میں کمزور ہوں
تو بر من چون جوانمردان گذر کن
تو مجھ پر جوانمرد ہو کر گزر کر

**حکایت** طائفہ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان
رندوں کا ایک گروہ ایک درویش کی مخالفت کے لیے نکلا اور بیہودہ
ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت[لہ]
باتیں کہیں اور مارا اور دکھ دیا بے طاقتی کی شکایت اپنے پیر طریقت کے پاس

لہ روحانی پیشوا ۱۲ عہ گنہگار بھی اس سے مراد لے سکتے ہیں ۱۲

برد که چنین حالی رفت گفت ای فرزند خرقهٔ درویشان جامهٔ رضا[1] است
لے گیا اور بیان کیا کہ یہ واقعہ ہوا پیر نے کہا کہ بیٹا فقیروں کی گدڑی رضا کا جامہ ہے

هرکه درین کسوت تحمل بی‌مرادی نکند مدعیست نه درویش و خرقه برو حرامست
جو شخص اس لباس کو پہنکر سختی برداشت نہ کرے وہ دعوے دار ہے نہ کہ فقیر اور گدڑی اسپر حرام ہے

## فرد

دریای فراوان نشود تیره بسنگ
بڑا دریا ایک پتھر پھینکنے سے گدلا نہیں ہوتا

عارف که برنجد تنک آبست هنوز
جو عارف کہ آزردہ ہوجائے اسکی مثال چھوٹی سی گڑھیا کی ہے

## قطعه

گر گزندت رسد تحمل کن
اگر تجھ کو نقصان پہنچ جائے تو برداشت کر

که بعفو از گناه پاک شوی
کیوں کہ معاف کرنے میں تو گناہ سے پاک ہوجائیگا

ای برادر چو عاقبت خاکست
اے بھائی جب آخر کو خاک ہونا ہے

خاک شو پیش از آنکه خاک شوی
تو تو خاک ہونے سے پہلے خاک ہوجا

## حکایت منظوم

این حکایت شنو که در بغداد
یہ قصہ سن کہ بغداد میں

رایت و پرده را خلاف افتاد
جھنڈے اور پردے میں بحثا بحثی ہوگئی

رایت از گرد راه و رنج رکاب
جھنڈے نے رستہ کی گرد اور ساتھ رہنے کی زحمت

گفت با پرده از طریق عتاب
کا حال غصہ کے ساتھ پردہ سے بیان کرکے کہا

من و تو هر دو خواجه تاشانیم
کہ میں اور تو دونوں ایک مالک کے نوکر ہیں

بندهٔ بارگاه سلطانیم
دربار سلطانی کے ہم دونوں غلام ہیں

من ز خدمت دمی نیاسودم
میں نے خدمت سے ایک دم کے لئے آرام نہیں پایا

گاه و بیگاه در سفر بودم
وقت بے وقت سفر میں رہا

تو نه رنج آزموده نه حصار
تو نے نہ مصیبت آزمائی نہ قلعہ دیکھا

نه بیابان و باد و گرد و غبار
نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار سے تیرا سابقہ پڑا

[1] رضا ۔ حکم خدا پر راضی اور شاکر رہنا ۱۲ ۔

قدم من بسعی بیشتر است
میرا قدم کوشش میں تجھ سے بڑھا ہوا ہے
تو بر بندگان مه روئی
تو خوبصورت غلاموں کے پاس رہتا ہے
من فتاده بدست شاگردان
میں خادموں کے ہاتھ میں پڑا رہتا ہوں
گفت من سر بر آستان دارم
پردہ بولا کہ میرا اپنا سر دروازے پر جھکا رکھا ہے
هر که بیهوده گردن افرازد
جو شخص فضول گردن بلند کرتا ہے

پس چرا عزت تو بیشتر است
پھر کیا بات ہے کہ تیری عزت زیادہ ہے
با کنیزان یاسمن بوئی
اور پاکیزہ لونڈیوں میں بسر کرتا ہے
بسفر پای بند و سرگردان
سفر میں پابند اور پریشان رہتا ہوں
نه چو تو سر بر آسمان دارم
نہ کہ غرور سے تیری طرح سر بلند کرتا ہوں
خویشتن را بگردن اندازد
وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے

## حکایت

یکی از صاحبدلان زورآزمائی را دید بهم برآمده
ایک نیک آدمی نے ایک پہلوان کو دیکھا غصہ میں بھرا ہوا
و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالت است گفتند فلان
اور منہ میں جھاگ بھرے ہوئے تو وہ بولا اسکو کیا ہو گیا ہے کہا فلان
دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ بر میدارد و
شخص نے اُس کو گالی دی ہے - وہ بولا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھا لیتا ہے اور ایک
طاقت سخنی نمی آرد قطعه
بات اٹھانے کی تاب نہیں لاتا

لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار
شیخی طاقت وری کی اور مردانگی کے دعوے کو چھوڑ
گرت از دست برآید دهنی شیرین کن
اگر تیرے ہاتھ سے ہوسکے تو کسیکا منہ میٹھا کر
قطعه اگر خود بر درد پیشانی پیل
اگر ہاتھی کی پیشانی پھاڑ ڈالے

عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی
کمینہ نفس سے عاجز ہو تو مرد اور عورت دونوں برابر ہیں
مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی
مردانگی یہ نہیں کہ کسی کے منہ پر گھونسا مار دے
نه مردست آنکه در وی مردمی نیست
پھر بھی جس میں مروت نہیں وہ مرد نہیں ہے

| | |
|---|---|
| بنی آدم سرشت از خاک دارند<br>آدم کی اولاد کی پیدایش خاک سے ہوئی ہے | اگر خاکی نباشد آدمی نیست<br>اگر وہ تواضع کرنیوالا نہ ہو تو آدمی نہیں ہے |

**حکایت** بزرگے را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینہ
میں نے ایک بزرگ سے اخوان الصفا کی عادت کا حال پوچھا اسنے کہا ادنیٰ
آنکہ مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد و حکما گفتہ اند برادر
عادت یہ ہے کہ دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم سمجھے عقلمندوں کا قول ہے جو
کہ دربند خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست **فرد**
بھائی اپنے کام کے فکر میں ہے وہ نہ بھائی ہے اور نہ اپنا عزیز ہے

| | |
|---|---|
| ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بایست<br>سفر میں اگر ساتھی جلدی کرے تو تو ٹھہر جا | دل در کسی مبند کہ دلبستۂ تو نیست<br>اُس شخص سے دل نہ لگا جو تیرا گرویدہ نہیں |
| **فرد** چون نبود خویش را دیانت و تقوی<br>جب اپنے عزیز میں محبت اور پرہیزگاری نہ ہو | قطع رحم بہتر از مودت قربی<br>تو عزیزوں کی محبت اور دوستی سے قطع صلہ رحم بہتر ہے |

یاد دارم کہ یکی مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ
مجھے یاد ہے کہ ایک مخالف نے میرے اس شعر پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ
در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوالقربیٰ فرمودہ
نے قرآن شریف میں قطع رحم سے منع فرمایا ہے اور ذوی القربیٰ کی دوستی کے لئے حکم دیا ہے
وانچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم آیۂ وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ
اور یہ جو کچھ کہ تو نے کہا ہے اسکے خلاف ہے۔ میں نے کہا اور اگر ماں باپ کوشش کریں اس چیز پر کہ تو
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا **شعر**
میرے ساتھ شریک کرے اس کو کہ جسکا تجھے علم نہیں تو انکی اطاعت نہ کر

| | |
|---|---|
| ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد<br>ہزار ایسے عزیز جو خدا سے بیگانہ ہوں کچھ نہیں | فدای یک تن بیگانہ کآشنا باشد<br>اس ایک آدمی پر قربان جو غیر ہو مگر خدا آشنا ہو |

لہ ذوی القربیٰ - قریبی رشتہ دار اعنی قریبی عزیز ۱۲

# حکایت منظوم

پیرمردی لطیف در بغداد
ایک بڈھے خوش مزاج نے بغداد میں
دخترک را بہ کفش دوزی داد
اپنی چھوٹی لڑکی کو ایک موچی سے بیاہ دیا

مردک سنگدل چنان بگزید
اس نالائق سخت دل نے لڑکی کا ہونٹ
لب دخترکہ خون ازو بچکید
ایسا کاٹا کہ اس سے خون ٹپک پڑا

بامدادان پدر چنان دیدش
صبح کے وقت باپ نے جب اس کو ایسا دیکھا
پیش داماد رفت و پرسیدش
وہ داماد کے سامنے گیا اور اس سے پوچھا

کای فرومایہ این چہ دندان ست
کہ اے کمینے یہ کیسے دانت ہیں
چند خائی لبش نہ انبان ست
تو اسکے ہونٹ کیسے چباتا ہے وہ ادھوڑی نہیں ہے

بمزاحت نہ گفتم این گفتار
مینے یہ بات تجھسے مذاق کے لئے نہیں کہی ہے
ہزل بگذار و جد ازو بردار
تو مذاق کو چھوڑ اور اس سے فائدہ اٹھالے

خوی بد در طبیعتی کہ نشست
بری عادت جس طبیعت میں بیٹھ جاتی ہے
نرود جز بوقت مرگ ازدست
وہ مرنے کے سوائے جا نہیں سکتی

**حکایت** آوردہ اند کہ فقیہی دختری داشت بغایت زشت او
مشہور ہے کہ ایک عالم فقہ کی ایک نہایت بد صورت لڑکی تھی او
بجای زنان رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسی در مناکحت او رغبت نمیکرد
بالغ ہوگئی تھی۔ باوجود جہیز اور نعمت کے کوئی اسکے نکاح کی رغبت نہیں کرتا تھا

**فرد**
زشت باشد دبیقی و دیبا
برا معلوم ہوتا ہے دبیقی اور دیبا
کہ بود بر عروس نازیبا
جو بد صورت دلہن کے جسم پر ہو

فی الجملہ بحکم ضرورت با ضریری عقد نکاحش بستند و آوردہ اند کہ
آخرکار مجبوراً ایک نابینا کے ساتھ اس کا نکاح بڑھا دیا کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں

---

ئلہ انبان اس چمڑے کو کہتے ہیں جسے دباغت دی گئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے ہونٹ میں کوئی چیز نہیں ہے کہ تیرا کاٹنا کوئی اثر نہ کرے ئلہ فقیہ علم فقہ کا عالم ئلہ دبیقی ایک باریک ریشم کا کپڑا ہوتا ہے جو مصر میں

دران تاریخ از سراندیب[1] آمده بود که دیدۂ نابینا را روشن ہمی کرد
ایک طبیب سراندیب سے آیا تھا کہ اندھوں کی آنکھیں بناتا تھا
فقیہ را گفتند چرا داماد خودرا علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا
مولوی سے لوگوں نے کہا کہ تو اپنے داماد کا علاج کیوں نہیں کرتا ہے اسنے جواب دیا کہ مجھے ڈر
شود و دخترم را طلاق دہد مصرعہ
معلوم ہوتا ہے کہ بینا ہو کر میری لڑکی کو طلاق دیدے
شوی زن زشت روی نابینا بہ
بدصورت عورت کا شوہر نابینا ہی اچھا

## حکایت

پادشاہی بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشان نظر کردی
ایک بادشاہ حقارت کی نظر سے فقیروں کی ایک جماعت کو دیکھا کرتا تھا
یکی ازان میان بفراست بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا
اُن فقیروں میں سے ایک نے دانائی کے ساتھ اس بات کو معلوم کرلیا - اور کہا اے بادشاہ ہم اس دنیا میں
بعیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر
معاملہ زندگی میں تجھ سے زیادہ خوش ہیں اور لشکر میں تجھ سے کم ہیں اور مرنے میں تیرے برابر ہیں اور قیامت میں اچھے ہیں
انشاءاللہ تعالےٰ مثنوی
انشاءاللہ تعالےٰ

| | |
|---|---|
| اگر کشور کشائے کامرانست | وگر درویش حاجتمند نان ست |
| اگر کوئی بادشاہ کامراں ہے | اور اگر فقیر روٹی کا حاجتمند ہے |
| دراں ساعت کہ خواہند این و آن مرد | نخواہند از جہان بیش از کفن برد |
| جس وقت یہ اور وہ مرینگے | دنیا سے کفن سے زیادہ کچھ نہ لیجائیں گے |
| چو رخت از مملکت بربست خواہی | گدائی بہترست از پادشاہی |
| جب تجھے بادشاہت چھوڑکر جانا ہی پڑیگا | تو گدائی بادشاہی سے زیادہ اچھی ہے |

طریقت[2] ظاہر درویشی جامۂ ژندہ ست و موی ستردہ و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ
فقیری کی ظاہری حالت تو گدڑی کا لباس اور منڈے ہوئے بال ہیں اور اسکی حقیقت دل زندہ اور مرا ہوا نفس ہے

[1] سراندیپ ایک جزیرہ کا نام ہے جو ہندوستان سے ملحق جانب جنوب واقع ہے ۱۲-
[2] یعنی ظاہری فقیری کا نشان یہ ہے اور اصل میں فقیری یہ ہے کہ دل زندہ اور نفس مردہ ہو ۱۲

## قطعه

نه آنکه بر در دعوی نشیند از خلقی[1]
وہ فقیر نہیں کہ دعوے کے دروازے پر بیوقوفی سے بیٹھے
وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
اور اگر اس سے اختلاف کریں تو لڑنے کو تیار ہو جائے
اگر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگی
بلکہ اگر پہاڑ سے چکی کے پاٹ کی برابر پتھر لڑھک آئے
نه عارف ست که از راه سنگ برخیزد
تو وہ عارف نہیں ہے کہ پتھر کے رستہ سے اٹھے

**طریقت** طریق درویشان ذکر ست و شکر و خدمت و طاعت و
درویشوں کا طریقہ ذکر خدا کرنا اور شکر نعمت بجا لانا اور خدمت خلق اور بندگی
ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها که گفتم موصوف
اور قربانی اور قناعت اور توحید اور توکل اور راضی برضائے الٰہی ہونا اور برداشت کرنا ہے جو کوئی ان صفتوں سے جو میں نے بیان کیں موصوف
ست بحقیقت درویش ست و اگر در قباست اما هرزه گردی بی نماز هوا پرست
ہے وہ درحقیقت فقیر ہے چاہے وہ قبا پہنے ہوئے ہو لیکن بیہودہ گو بے نماز خواہشوں کا بندہ
هوس باز که روزها بشب آرد در بند شهوت و شبها روز کند در خواب غفلت
ہوسناک کہ دنوں کو عیش کر کے رات کر دے اور اپنی شہوت کے فکر میں راتوں کو دن بنا دے خواب غفلت میں رہ کر
و بخورد هرچه در میان آید و بگوید هرچه بر زبان آید رند ست و اگر در عباست
اور جو سامنے آئے وہ کھائے اور جو زبان پر آئے بک دے وہ رند ہے اگرچہ کملی میں ہو

**قطعه** ای درونت برهنه از تقوی
اے وہ شخص کہ تیرا دل پرہیزگاری سے ننگا ہے
کز برون جامهٔ ریا داری
کہ باہر سے تو ریا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے
پردهٔ هفت رنگ در مگذار[2]
دروازے پر سات رنگ کے پردے نہ چھوڑ
تو که در خانه بوریا داری
جب تو گھر میں بوریا بچھائے ہوئے ہے

**مثنوی** دیدم گل تازه چند دسته
میں نے تازے پھولوں کے چند دستے دیکھے
بر گنبدی از گیاه بسته
کہ ایک گنبد پر گھاس سے بندھے رکھے تھے

[1] یعنی عارف اس کو نہیں کہتے کہ خالی دعوے ہی دعوے کرے اور اگر اس کے دعوے سے اختلاف کیا جائے تو وہ جنگ پر آمادہ ہو جائے ۱۲ [2] یعنی ظاہری زینت سے کوئی کام نہیں چلتا۔ [3] قبا سے مراد لباس امرا…

گفتم چه بود گیاه ناچیز
میں نے کہا کہ ناچیز گھاس کی کیا حقیقت ہے
بگریست گیاه و گفت خاموش
گھاس روئی اور کہا خاموش رہ
گر نیست جمال و رنگ و بویم
اگر خوب صورتی اور رنگ و بو مجھ میں نہیں ہے
من بندهٔ حضرت کریم
میں درگاہ کریم کا بندہ ہوں
گر بی هنرم و گر هنرمند
خواہ میں بے ہنر ہوں اور خواہ ہنرمند
باآنکه بضاعتی ندارم
باوجود اسکے کہ میں کوئی پونجی نہیں رکھتا
او چارهٔ کار بنده داند
وہ بندے کے کام کا علاج جانتا ہے
رسم ست که مالکان تحریر ۲
یہ رسم ہے کہ تحریر کے مالک یعنی [illegible]
ای بار خدای عالم آرای
اے خدائے بزرگ عالم کو زینت دینے والے
سعدی ره کعبهٔ رضا گیر ۱
اے سعدی کعبۂ رضا کا رستہ اختیار کر
بدبخت کسیکه سر بتابد
وہ شخص بد نصیب ہے جو منہ موڑے

تا در صف گل نشیند او نیز
کہ پھولوں کی صف میں وہ بھی بیٹھتی ہے
صحبت نکنند کرم فراموش
کرم والے صحبت کو نہیں بھولتے
آخر نه گیاه باغ اویم
پھر بھی کیا میں اُس کے باغ کی گھاس نہیں ہوں
پروردهٔ نعمت قدیم
اُس کی قدیم نعمت کا پلا ہوا ہوں
لطف ست امیدم از خداوند
مجھے مالک سے مہربانی کی امید ہے
سرمایهٔ طاعتی ندارم
اور کسی طاعت کا سرمایہ میرے پاس نہیں ہے
چون هیچ وسیلتش نماند
جب کہ اُس کا کوئی وسیلہ باقی نہیں رہتا
آزاد کنند بندهٔ پیر
بڈھے بندے کو آزاد کر دیتے ہیں
بر سعدی پیر خود ببخشای
اپنے بڈھے سعدی کے اوپر بخشش کر
ای مرد خدا ره خدا گیر
اے بندے خدا کے خدا کے رستہ پر چل
زین در که در دگر نیابد
اس درگاہ سے کیونکہ وہ دوسرا دروازہ نہ پائیگا

۱ خدا کے فرمائے ہوئے حکم پر۔ یا خدا کی مرضی پر راضی رہنا ۱۲۔
۲ اس سے یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ آقا بڈھے غلام کو آزاد کر دیتا ہے ۱۲

**حکایت** حکیمی را پرسیدند از سخاوت و شجاعت[1] کدام بهتر است
ایک حکیم نے پوچھا کہ سخاوت اور شجاعت میں سے کون چیز بہتر ہے
گفت آن کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست فرد
وہ بولا جس میں سخاوت ہے شجاعت کی ضرورت نہیں ہے

نبشتست بر گور بہرام گور — کہ دست کرم[2] بہ کہ بازوی زور
بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے — کہ کرم کا ہاتھ زور کے بازو سے بہتر ہے

## قطعہ

نماند حاتم[3] طائی ولیک تا بہ ابد[4] — بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
حاتم طائی نہیں رہا ولیکن ابد تک — اس کا بلند نام نیکی میں مشہور رہا
زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را — چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور
مال کی زکوٰۃ نکال تا رہ کہ انگور کی ٹہنیوں کو — جب باغبان تراشتا ہے تو وہ انگور زیادہ دیتا ہے

# باب سوم در فضیلت قناعت

تیسرا باب قناعت کی اچھائی کے بیان میں

**حکایت** خواہندۂ مغربی در صف بزازان حلب می گفت ای
ملک مغرب کا ایک فقیر حلب کے بزازوں کے بازار میں کہہ رہا تھا اے
خداوندان نعمت اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال
دولت مندو اگر تم میں انصاف ہوتا اور ہم میں قناعت ہوتی تو سوال کا دستور
از جہان برخاستی
دنیا سے اٹھ جاتا

## قطعہ

ای قناعت[5] توانگرم گردان — کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
اے قناعت تو مجھ کو مالدار کر دے — کہ سوائے تیرے کوئی نعمت نہیں ہے

[1] شجاعت بفتح دلیری ۱۲ [2] یعنی وہ ہاتھ جو سخاوت اور بخشش کرتا ہے وہ بازوے زور سے زیادہ بہتر ہے [3] حاتم طائی ۔ عرب کا ایک مشہور و معروف سخی [4] بر وہ زمانہ جسکی انتہا نہ ہو ۔ [5] تھوڑی چیز پر صبر کرنا

| | |
|---|---|
| کنج صبر اختیار لقمانؔ ست<br>صبر کا گوشہ عقلمند کو پسند ہے | ہر کرا صبر نیست حکمت نیست<br>جو صبر نہیں رکھتا اس میں عقلمندی نہیں ہے |

**حکایت** دو امیرزادہ در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر
دو امیرزادے مصر میں تھے ایک نے علم سیکھا دوسرے
مال اندوخت عاقبۃ الامر آن علامہ گشت و آن دیگر عزیزؔ مصر شد
نے مال جمع کیا آخر کار وہ بڑا عالم ہوگیا اور وہ دوسرا عزیز مصر ہوگیا
پس آن توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردی و گفتی من بہ سلطنت رسیدم
پس وہ تونگر حقارت کی نظر سے عالم کو دیکھا کرتا اور کہتا میں سلطنت کے درجہ تک پہونچگیا
واین ہمچنان درمسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عز اسمہ
اور یہ ویساہی فقیر کا فقیر رہا عالم نے کہا اے بھائی خدا کی نعمت کا شکر کرنا میرے اوپر
ہمچنان برمن افزون ترست کہ میراثؔ پیغمبران یافتم یعنی علم
زیادہ تر واجب ہے کیونکہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی یعنی علم
وترا میراث فرعونؔ و ہامان رسیدہ یعنی ملک مصر **مثنوی**
اور تجھے فرعون اور ہامان کا ترکہ ملا یعنی ملک مصر

| | |
|---|---|
| من آن مورم کہ در پایم بمالند<br>میں وہ چیونٹی ہوں کہ مجھکو پامال کردیتے ہیں<br>کجا خود شکر این نعمت گزارم<br>بھلا میں اس نعمت کا شکر کہاں ادا کرسکتا ہوں | نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند<br>میں بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے روئیں<br>کہ زور مردم آزاری ندارم<br>کہ مجھ میں مردم آزاری کی طاقت نہیں ہے |

لہ لقمان - اگرچہ خاص ایک بزرگ حکیم کا نام ہے - مگر یہان پر عقلمند سے مراد ہے ۱۲
لہ عزیز - زمانۂ سابق میں وزیر مصر کو عزیز کہتے تھے ۱۲ -
لہ میراث پیغمبران سے مراد علم - میراث بمعنی ترکہ - ورثہ ۱۲ -
لہ فرعون - قدیم بادشاہان مصر کا خطاب تھا - جمع فراعنہ - مگر یہ فرعون وہ تھا جسنے خدائی کا دعوے کیا تھا - ہامان اس کا وزیر تھا - ۱۲
عبدالباری آسی

**حکایت** درویشی را شنیدم که در آتش فاقہ می سوخت وخرقہ

میں نے ایک فقیر کے متعلق سنا ہے کہ وہ فاقہ کی آگ میں جلتا تھا اور پیوند

بخرقہ می دوخت وتسکین خاطر خود را می گفت **شعر**

پر پیوند لگاتا تھا اور اپنی دل کی تسلی کے لئے کہتا تھا

| | |
|---|---|
| بنان خشک قناعت کنیم وجامۂ دلق<br>ہم خشک روٹی اور گدڑی کے پہننے پر قناعت کرینگے | کہ رنج محنت خود بہ کہ بار منت خلق<br>کیونکہ اپنی مصیبت کا رنج دنیا کے احسان کے بوجھ کے مقابلہ بہتر ہے |

کسی گفتش چہ نشینی کہ فلان درین شہر طبعی کریم دارد وکرمی عمیم میان بخدمت

کسی نے اس سے کہا تو بیٹھا کیوں ہے کیوں کہ اس شہر میں فلاں شخص طبیعت سخی اور احسان انعام رکھتا ہے اور آزاد

آزادگان بستہ وبر در دلہا نشستہ اگر بر صورت حالت چنانکہ ہست

لوگوں کی خدمت میں کمر باندھے رہتا ہے اور لوگوں کی دل جوئی کرتا رہتا ہے اگر تیری صورت حال پر جیسی کچھ کہ ہے اسکو

وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد وغنیمت شمارد گفت

واقفیت حاصل ہو جائے تو عزیزوں کے دل کا خیال کرنا اپنے اوپر احسان جانے اور غنیمت خیال کرے اس

خاموش کہ در سختی وفقر مردن بہ کہ حاجت پیش کسی بردن **قطعہ**

فقیر نے کہا چپ رہ کہ سختی اور فقیری میں مرجانا بہتر ہے کہ اپنی ضرورت کسی کے سامنے لیجانا۔

| | |
|---|---|
| ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر<br>پیوند لگانا اور گوشہ صبر میں ہر وقت بیٹھے رہنا بہتر ہے | کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نبشت<br>اس سے کہ کپڑے کے لئے بڑے آدمیوں کے پاس خط لکھے |
| حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است<br>قسم خدا کی کہ دوزخ کے عذاب کی برابر ہے | رفتن بپایمردی ہمسایہ در بہشت<br>پڑوسی کی مدد سے بہشت میں جانا |

**حکایت** یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را بخدمت محمد مصطفی صلی اللہ

عجم کے بادشاہوں میں سے کسی نے ایک ماہر طبیب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

علیہ وآلہ وسلم فرستاد سالی چند در دیار عرب بود وکسی تجربتی پیش وی نیاورد

بابرکت میں بھیجا کتنے ہی سال تک عرب کی ولایت میں رہا کوئی آدمی علاج کے لئے اسکے پاس نہیں آیا

ومعالجتی از وی درنخواست پیش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد وگلہ کرد

اور کسی قسم کے علاج کی اس سے خواہش نہیں کی وہ طبیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور

کہ این بندہ را برای معالجت اصحاب بخدمت فرستادہ اند درین
شکایت کی کہ اس غلام کو اصحاب کے علاج کے ہی لئے خدمت مین بھیجا ہے اس مدت مین
مدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معین ست بجا آرم
کسی نے توجہ نہیں کی تاکہ جو خدمت بندے کے ذمہ ہے اسکو انجام دے
رسول علیہ السلام گفت این طائفہ را طریقی ہست کہ تا اشتہا غالب
رسول علیہ السلام نے فرمایا اس جماعت کا ایک طریقہ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہین
نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت
لگتی نہیں کھاتے اور ابھی تھوڑی بھوک باقی ہوتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں طبیب نے کہا
ہمین ست موجب تندرستی پس زمین ببوسید و برفت

## مثنوی

یہی تندرستی کا سبب ہے پس زمین کو بوسہ دیا اور رخصت ہوگیا

| | |
|---|---|
| سخن آنگہ کند حکیم آغاز | یا سر انگشت سوی لقمہ دراز |
| عقلمند اسوقت بات کہنا شروع کرتا ہے | یا انگلی کا پورا اسوقت لقمے کیطرف بڑھاتا ہے |
| کہ ز ناگفتنش خلل زاید | یا ز ناخوردنش بجان آید |
| کہ اسکے نہ بولنے سے کوئی نقصان پیدا ہوتا ہے | یا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے مرنے کے قریب ہوتا ہے |
| لاجرم حکمتش بود گفتار | خوردنش تندرستی آرد بار |
| خواہ مخواہ اسکی گفتگو سے حکمت پیدا ہوتی ہے | اور اسکا کھانا تندرستی کا پھل دیتا ہے |

## حکایت

در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است کہ حکیم عرب را
اردشیر بابکان بادشاہ کی سیرت میں مذکور ہوا ہے کہ عرب کے ایک طبیب
پرسیدند کہ روزی چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ
سے پوچھا کہ ایک دن میں کس قدر کھانا کھانا چاہیئے اس نے جواب دیا کہ ۲۹ تولہ کافی ہے

ملہ سیرت اردشیر بابکان سیرت کے معنے اگرچہ عادت کے ہیں مگر یہاں اس کتاب تاریخ سے مراد ہے جس میں اردشیر بابکان کا حال مرقوم ہے۔ اردشیر بابکان مین فتح الف وسکون را اور دال موقوف ہے اور شیر بیاے مجہول اور دو با موحدہ سے ہے۔ یہ ساسان بن ساسان نبیرہ بہمن اور بابک کے نواسے کا نام تھا۔ یہ نہایت دلیر اور عظیم الشان بادشاہ تھا ۱۲۔ عہ ان دونون شعرون مین لف و نشر مرتب ہے ۱۲۔

کفایت کند گفت این قدر چه قوت دهد گفت هٰذَا الْمِقْدَارُ یُحْمِلُکَ وَمَا زَادَ
کہا اس قدر کیا طاقت دے گا کہا یہ مقدار تجھے اٹھائے گی اور جو
عَلٰی ذٰلِکَ فَاَنْتَ حَامِلُهٗ یعنی این قدر ترا بر پا میدارد و هرچه برین زیادت
اس سے زاید ہوگی تو اسکا بوجھ تجھی اٹھانا ہوگا یعنی اس قدر تجھے زندہ رکھے گی اور جو کچھ اسپر بڑھ جائے گا تو
کنی حمال آنی
اسکا بار تجھ پر ہوگا

## شعر

| | |
|---|---|
| خوردن برای زیستن و ذکر کردن است | تو معتقد که زیستن از بهر خوردن است |
| کھانا زندہ رہنے اور عبادت کرنے کے لئے ہے | تیرا اعتقاد یہ ہے کہ زندگی کھانے کے لئے ہے |

**حکایت** دو درویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی
دو فقیر خراسانی ایک دوسرے کے ساتھ رہکر سفر کرتے تھے
یکی ضعیف بود که بعد دو شب افطار کردی دیگرے قوی که روزی
ایک کمزور بڈھا تھا کہ دو رات کے بعد کھانا کھاتا تھا اور دوسرا قوی کہ ایک دن میں
سه بار خوردی اتفاقا بر در شهری به تهمت جاسوسی گرفتار آمدند
تین بار کھاتا اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت میں گرفتار ہوگئے اور
هر دو را بخانه در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو هفته که معلوم شد که
دونوں کو ایک مکان مین قید کردیا اور مٹی سے دروازہ بند کردیا دو ہفتہ کے بعد جو معلوم ہوا کہ
بیگناهاند در بکشادند قوی را دیدند مرده و ضعیف جان بسلامت برده
دونوں بے گناہ ہیں دروازہ کھولا زبردست کو دیکھا مرگیا تھا اور کمزور صحیح سلامت تھا
مردم درین عجب بماندند حکیمی گفت اگر خلاف این بودے عجب نمودے
آدمی اس تعجب میں رہ گئے ایک عقلمند نے کہا اگر اسکے خلاف ہوتا تو تعجب معلوم
که این بسیار خوار بوده است طاقت بینوائی نیاورد و هلاک شد
ہوتا کہ یہ زیادہ کھانے والا تھا بے سامانی کی مصیبت برداشت نہ کرسکا مرگیا
وآن دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادت خود صبر کرد و بسلامت
اور وہ دوسرا مصیبت پر صبر کرنے والا تھا مجبوراً اپنی عادت کے مطابق صبر کیا اور سلامتی کے

سلہ خراسان - ایران کا ایک شہر ہے ۱۲

## قطعه

خلاص یافت
کے ساتھ چھٹکارا پایا

| | |
|---|---|
| چو کم خوردن طبیعت شد کسی را<br>جب کم کھانے کی کسیکو عادت ہوگئی | چو سختی پیش آید سہل گیرد<br>جب سختی سے سامنا ہوگا تو وہ اسے آسان سمجھے گا |
| وگر تن پرورست اندر فراخی<br>اور اگر جسم کا پالنے والا ہے تو وہ فراخی مین | چو تنگی بیند از سختی بمیرد<br>جب تنگی دیکھے گا سختی سے مرجائیگا |

## حکایت

یکی از حکما پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن کہ سیری
ایک شخص حکیمون مین سے لڑکے کو زیادہ کھانے سے منع کر رہا تھا کہ زیادہ پیٹ
مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفان
بھر کر کھانا آدمی کو بیمار کر دیتا ہے کہا اے باپ بھوک مخلوق کو مار ڈالتی ہے تو نے سنا نہین ہے
گفتہ اند بسیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار کلوا
کہ خوش طبع لوگون نے کہا ہے پیٹ بھرا ہوا مرنا بھوک کے مرنے سے اچھا ہے حکیم نے کہا کہ اندازے کا خیال رکھ کھاؤ
واشربوا ولا تسرفوا
پیو اور فضول خرچی مت کرو

## شعر

| | |
|---|---|
| نہ چندان بخور کز دہانت برآید<br>نہ تو اتنا کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے | نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید<br>اور نہ اتنا کم کہ کمزوری سے تیری جان نکل جائے |

## قطعه

| | |
|---|---|
| با آنکہ در وجود طعام است حظ نفس<br>باوجود کہ کھانے مین نفس کی لذت موجود ہے | رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود<br>وہ کھانا جو مقدار سے زیادہ ہوتا ہے تکلیف دیتا ہے |
| اگر گلشکر[1] خوری بہ تکلف زیان کند<br>اگر گلشکر مٹھائی تو زبردستی کھائے گا تو نقصان کرے گی | ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود<br>اور اگر سوکھی روٹی بھوک مین کھائیگا تو گل شکر کا کام دیگی |

## حکایت

رنجوری را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزی نخواہد
ایک بیمار سے کہا کہ تیرا دل کیا چاہتا ہے کہا کہ یہ کہ آئندہ میرے دل مین کسی کھانے کی خواہش نہ ہو

## شعر

| | |
|---|---|
| معدہ چو پر گشت و شکم درد خاست<br>معدہ جب بھر گیا اور پیٹ مین درد اٹھا | سود ندارد ہمہ اسباب راست<br>تمام درست تدبیرین بھی کوئی فائدہ نہین کرتین |

[1] گل شکر گلقند کو بھی کہتے ہین - اور اسکے علاوہ ایک مٹھائی کا بھی نام ہے ۱۲ عبد الباری آسی

**حکایت** بقالی را درمی چند بر صوفیان گرد آمده بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای باخشونت گفتی اصحاب از تعنت او خسته خاطر همی بودند و جز از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آنمیان گفت نفس را وعده دادن بطعام آسان ترست که بقال را بدرم

ایک غلہ فروش کے چند درم صوفیوں پر قرض ہو گئے تھے شہر واسط میں روزانہ تقاضا کرتا اور سخت سست باتیں کہتا یہ لوگ اُسکی بدگوئی سے رنجیدہ دل رہا کرتے تھے اور سوائے برداشت کرنے کے کوئی علاج نہ تھا ایک اہل دل اُن میں تھا اُسنے کہا کہ نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا زیادہ آسان ہے کہ غلہ فروش سے درم کا وعدہ کرنا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ترک احسان خواجہ اولی تر | کاحتمال جفای بوابان |
| اچھے آدمیوں کے احسان کے لینے کا چھوڑنا زیادہ اچھا ہی | بمقابلہ دربانوں کے ظلم برداشت کرنے کے |
| بتمنای گوشت مردن بہ | کہ تقاضای زشت قصابان |
| گوشت کی آرزو میں مرجانا بہتر ہے | بمقابلہ قصابیوں کے سخت تقاضے اُٹھانے کے |

**حکایت** جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی ہمرسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد که دریغ ندارد گویند بازرگان به بخل معروف بود

ایک ذی ہمت آدمی کے تاتار کی لڑائی میں سخت زخم لگا تھا کسی نے کہا کہ فلان سوداگر کے پاس نوش دارو ہے اگر تو مانگے تو ممکن ہے کہ انکار نہ کرے اور کہتے ہیں کہ سوداگر کنجوسی میں مشہور تھا ایسا

**شعر**

| | |
|---|---|
| گر بجای نانش اندر سفرہ بودی آفتاب | تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جہان |
| کہ اگر اُسکی روٹی کی جگہ دسترخوان میں آفتاب ہوتا | تو قیامت تک دنیا میں کوئی روز روشن نہ دیکھ پاتا |

---

۵۱ بقال اگرچہ سبزی فروش کے معنے میں آتا ہے۔ مگر غلہ فروش کے معنے میں بھی قدیم سے مستعمل ہے اور یہاں یہی مراد ہے ۱۲ ۵۲ صوفیان سے مراد کمل پوش فقیر ۱۲ ۵۳ واسط فارس کے ایک شہر کا نام ہے واسطی قلم اسکی طرف منسوب ہے ۱۲ ۵۴ نوشدارو ایک دوا کا نام جو زخموں اور انکی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے ۱۲۔

جوانمرد گفت اگر وار و خواہم او دہد یا نہ دہد و اگر دہد منفعت کند یا نہ کند

جوانمرد نے کہا اگر میں دوا مانگوں تو معلوم نہیں وہ دے یا نہ دے اور اگر دے بھی دے تو دوا فائدہ

**شعر**

باری خواستن از و زہر کشندہ است

کرے یا نہ کرے بہر حال اس سے سوال کرنا مار ڈالنے والا زہر ہے

| | |
|---|---|
| ہر چہ از دونان بمنت خواستی<br>جو کچھ تونے کمینے لوگوں سے خوشامد کرکے مانگا | در تن افزودی و از جان کاستی<br>تو جسم کے لحاظ سے تو بڑھ گیا اور روح گھٹ گئی |

حکیمان گفتہ اند اگر آب حیات ۱ فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد

عقلمندوں کا قول ہے اگر آب حیات آبرو کے بدلے فروخت کریں فرض کردم تو عقلمند نہ خریدے گا

**شعر**

کہ مردن بعزت بہ از زندگانی بذلت

کیونکہ عزت کے ساتھ مرجانا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے

| | |
|---|---|
| اگر حنظل خوری از دست خوشخوی<br>اگر اچھی عادت والے کے ہاتھ سے تو اندرائن کھائے | بہ از شیرینی از دست ترش روی<br>تو وہ ترشرو کے ہاتھ کی شیرینی سے بہتر ہے |

## حکایت

یکی از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکی را

ایک شخص عالموں میں سے کھانے والے زیادہ رکھتا تھا اور آمدنی کم بڑے لوگوں میں سے

از بزرگان کہ معتقد او بود گفت روی از توقع ۲ او درہم کشید و تعریض

ایک آدمی سے جو اس کا معتقد تھا یہ حال کہا اس نے اوسکی امید سے منہ پھیر لیا اور سوال کا پیش کرنا

**قطعہ**

سوال از اہل ادب و در نظرش قبیح آمد

اہل ادب سے اسکی نظر میں برا معلوم ہوا

| | |
|---|---|
| ز بخت روی ترش کردہ پیش یار عزیز<br>بدنصیبی کی وجہ سے منہ بنا کر عزیز دوست کے | مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی<br>سامنے نہ جا کہ تو عیش اسپر بھی تلخ کردے گا |
| بحاجتی کہ روی تازہ روی و خندان رو<br>جس ضرورت کیلئے جائے ہشاش بشاش اور ہنستا ہوا جا | فرو نہ بندد کار کشادہ پیشانی<br>کیونکہ ہنسمکھ آدمی کا کام بند نہیں ہوتا |

۱ آبحیات - امرت ۱۲ - ۲ اس کی امید سے منہ پھیرلیا یعنی ناراضی ہوگیا - اسلئے کہ اہل ادب کا سوال کرنا برا معلوم ہوا ۱۲ -

آورده اند که اندکی در وظیفهٔ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند
کہتے ہین کہ کچھ اوسکی تنخواہ مقررہ مین بڑھا دیا اور بہت سا اعتقاد گھٹا دیا عقلمند نے
چون پس از چند روز مودت معهود بر قرار ندید گفت **شعر**
جب چند روز کے بعد قدیمی دوستی برقرار نہ دیکھی تو کہا

| | |
|---|---|
| بِئْسَ الْمَطَاعِمُ حِيْنَ الذُّلِّ يَكْسِبُهَا<br>وہ کھانے برے ہین جنھین تو حالت ذلت مین حاصل کرے | اَلْقِدْرُ مُنْتَصِبٌ وَّالْقَدْرُ مَخْفُوْضٌ<br>ہانڈی چڑھ جائے گی اگر رتبہ پست ہو جایگا |
| **فرد** نانم افزود و آبرویم کاست<br>میری روزی بڑھ گئی اور آبرو گھٹ گئی | بینوائی بہ از مذلت خواست<br>بے سامانی مانگنے کی ذلت سے بہتر ہے |

## حکایت

درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت فلان نعمتی دارد کال
ایک فقیر کو کوئی ضرورت پڑی کسی نے اوسکو بتایا کہ فلان شخص بہت دولت کا
و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای آن توقف
ہے اور وہ سخی بھی ہے اگر تیری ضرورت کی اُسے خبر ہو یقین جان کہ اسکے پورا کرنے مین دیر
روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت
کرے گا کہا کہ مین اُس کو جانتا نہین کہا کہ مین تجھے راستہ بتا دون گا اسکا ہاتھ پکڑا
تا منزل آن شخص در آورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت
اور اس شخص کے گھر تک اُسے لایا ایک آدمی کو دیکھا ہونٹ لٹکائے ہوئے اور غصے مین بیٹھے ہوئے لیٹ
و سخن نگفت کسی گفتش چه کردی گفت عطای او را به لقای او بخشیدم
آیا اور بات بھی نہ کی کسی نے اس سے کہا کہ تو نے کیا کیا بولا مین اسکی بخشش کو اسکی صورت پر صدقہ کر دیا

| | |
|---|---|
| **قطعه** مبر حاجت بنزدیک ترش روی<br>کسی ترشرو کے سامنے اپنی ضرورت لیکر نہ جا<br>اگر حاجت بری نزد کسی بر<br>اگر تو ضرورت لیکر جائے تو اُسکے پاس ضرورت لیجا | که از خوی بدش فرسوده گردی<br>کہ اسکی بری عادت سے تجھے تکلیف ہو گی<br>که از رویش بنقد آسوده گردی<br>کہ اسکی صورت دیکھکر تو نقدی ملنے کی برابر خوش ہو جائے |

## حکایت

خشک سالی در اسکندریه[۵] پدید آمد چنانکه عنان طاقت
شہر اسکندریہ مین ایک سال قحط پڑا ایسا قحط کہ طاقت کی باگ

۵ اسکندریہ - ملک مصر میں ایک شہر کا نام ہے جو سکندر نے آباد کیا تھا - ۱۲

عبد الباری آ

درویشان از دست رفته بود و درہاے آسمان بر زمین بسته و فریاد اہل

فقیرون کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اور آسمان کے دروازے زمین پر بند ہوگئے تھے اور زمین

زمین به آسمان پیوسته

والون کی فریاد آسمان سے مل گئی تھی

### قطعه

| | |
|---|---|
| نماند جانوری از وحش و طیر و ماہی و مور | که بر فلک نشد از بیمرادی افغانش |
| وحشی اور پرندے اور مچھلی اور چیونٹی مین سے کوئی جانور باقی نہ رہا تھا | کہ آسمان پر بیمرادی کی وجہ سے اسکی فریاد نہ پہونچی ہو |
| عجب که دود دل خلق جمع می نشود | که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش |
| عجب بات یہ تھی کہ خلقت کی آہ کا دھوان جمع نہ ہوتا تھا | کہ ابر بنجاے اور آنکھون کا سیلاب اسکی بارش ہو |

در چنین سالی مخنثی دور از دوستان که سخن در وصف او ترک ادبست

ایسے سال مین دور از حال دوستان ایک ہیجڑا کہ اسکی تعریف کرنا ترک ادب ہے

خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اہمال از آن در گذشتن ہم نشاید

خصوصًا بڑے لوگون کے دربار مین اور مجمل طور پر اُس سے گزرنا بھی نہ چاہیئے کہ ایک گروہ بیان

که طائفه بر عجز گوینده[۵۱] حمل کنند برین دو بیت اختصار کنیم که اندک دلیل

کرنے والے کے عجز پر گمان کرینگے انھین دو شعر پر ہم اختصار کرتے ہین کہ تھوڑا سا بہت سے

بسیاری باشد و مشتی نمونه خروارے

کی دلیل ہے اور ایک مٹھی پوری بوری کا نمونہ ہوتی ہے

### قطعه

| | |
|---|---|
| تتری[۵۲] گر کشد مخنث را | تتری را عوض نباید کشت |
| تاتاری کافر اگر ہیجڑے کو مار ڈالے | تو قصاص مین تاتاری کو مارنا نہ چاہیئے |
| چند باشد چو جسر[۵۳] بغدادش | آب در زیر و آدمی بر پشت |
| اکثر مرتبہ ایسا ہوتا ہے بغداد کے پل کی طرح | کہ اسکی پشت پر آدمی ہوتا ہے اور پانی نیچے بہتا ہے |

۵۱ یعنی کچھ لوگ یہ سمجھین گے کہ بیان کرنے والا بیان نہ کرسکا ۵۲ تتری۔ بفتح اول و دوم تاتاری کا مخفف ہے۔ جو منسوب ہے تاتارے۔ جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ شیخ کے زمانے مین یہان اسلام نہین آیا تھا۔ اور یہان کے سب لوگ کافر تھے۔ اور ان کے ہاتھ سے اکثر مسلمان اور مسلمانون کے شہر تباہ ہوئے۔ چنانچہ سلاطین چنگیزیہ کی افواج مین اکثر کافران تاتاری شامل تھے۔ شیخ کا یہ کہنا کہ کافر اگر مخنث کو مار ڈالے تو اسکو قصاص مین نہ مارنا چاہیئے بر سبیل مزاح ہے نہ کہ حکم شرعی ۵۳ جسر یعنی پل۔ یہ پل شہر بغداد مین وسط شہر مین واقع تھا اور خلایق کی اسپر بہت زیادہ آمد و رفت رہتی تھی ۱۲۔

چنین شخصی که طرفی از نعت او شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت
ایسا آدمی کہ تھوڑی سی اسکی تعریف تو نے سنی اس سال مین بے حد دولت کا مالک تھا
تنگدستان را سیم و زر دادی و مسافران را سفره نهادی گروهی
مفلسون کو روپیہ پیسہ دیتا تھا اور مسافرون کی ضیافت کرتا تھا فقیرون کی
درویشان از جور فاقه بجان رسیده بودند آهنگ دعوت او کردند
ایک جماعت فاقہ کے مارے جان سے عاجز آگئی تھی اُسنے اسکی دعوت مین جانے کا ارادہ کیا
و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم
اور میرے پاس مشورہ لیلئے آئے مین نے اتفاق کرنیسے انکار کیا اور کہدیا

**قطعه**

نخورد شیر نیم خورده سگ
کہ شیر کتے کا جھوٹا نہین کھاتا
ور بسختی بمیرد اندر غار
چاہے غار مین سختی اٹھا کر مر بھی جائے
تن به بیچارگی و گرسنگی
بھوک اور عاجزی مین جسم کو
بنه و دست پیش سفله مدار
رکھ اور کمینے کے آگے ہاتھ نہ پھیلا
گر فریدون شود بنعمت و ملک
اگر نعمت اور ملک مین فریدون بھی ہو جائے
بی هنر را بهیچ کس مشمار
بے ہنر کو پھر بھی کسی شمار مین نہ لا
پرنیان و نسیج[1] بر نا اهل
پرنیان اور نسیج نا اہل کے اوپر ایسے ہیں
لاجورد[2] و طلاست بر دیوار
جیسے لاجورد اور سونا دیوار پر چڑھایا جائے

**حکایت** حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت تر در جهان
حاتم طائی سے پوچھا کہ اپنے آپ سے زیادہ بلند ہمت والا دنیا میں تونے
دیده یا شنیده گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای
کوئی دیکھا یا سنا ہے اُسنے جواب دیا کہ ہان ایکدن مینے چالیس اونٹ ذبح کئے تھے امرائے عرب کی
عرب را پس بگوشه صحرائی بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم
دعوت کے لئے پس کسی ضرورت کے لئے مین جنگل کے ایک کونے مین باہر گیا ایک لکڑہارے کو مینے دیکھا

[1] پرنیان اور نسیج دو ریشمی کپڑون کا نام ہے ۱۲ [2] لاجورد ایک قیمتی معدنی پتھر ہے۔ جو نیلگون ہوتا ہے اور نقاش سونے کے قریب لاجورد کے نقش و نگار بھی بناتے ہین۔ عبد الباری آسی

پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمانی حاتم چرا نروی کہ خلقی بر سماط او گرد
لکڑیون کا گٹھا جمع کئے ہوئے تھا مینے اس سے کہا کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کیونکہ ایک دنیا اُسکے دسترخوان پر
آمدہ اند گفت فرد
جمع ہو رہی ہے اُسنے کہا

| | |
|---|---|
| ہر کہ نان از عملِ[1] خویش خورد<br>جو کوئی اپنی مزدوری سے روٹی کھاتا ہے | منت حاتم طائی نبرد<br>وہ حاتم طائی کا احسان نہین اُٹھاتا |

انصاف دادم کہ من او را بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم
مینے انصاف کیا کہ مین نے اسکو اپنے آپ سے زیادہ ہمت والا اور جوانمرد دیکھا ہے

حکایت موسیٰ علیہ السلام درویشی را دید از برہنگی بریگ اندر
موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا ننگے ہونے کی وجہ سے ریت
شدہ گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدای عزوجل مرا کفافی دہد کہ از
مین چھپا ہوا تھا۔ کہا اے موسیٰ دعا کر کہ خدائے بزرگ و برتر مجھے روزی عطا فرمائے کیونکہ
بے طاقتی بجان آمدہ ام موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزی کہ باز آمد
کمزوری سے مین مرا جاتا ہون موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور چلے گئے پھر چند روز کے بعد جب واپس
مراو را دید گرفتار و خلقے انبوہ برو گرد آمدہ گفت این چہ حالت ست گفتند
آئے اُسی فقیر کو دیکھا کہ گرفتار ہے اور لوگون کی بھیڑ اُسکے گرد جمع ہو رہی ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ کیا
خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسی را کشتہ اکنون بقصاص[2] فرمودہ اند شعر
بات ہے لوگون نے کہا اُسنے شراب پی اور لڑائی کی اور کسی کو قتل کر ڈالا اب بدلہ لینے کا حکم ہوا ہے

| | |
|---|---|
| گربۂ مسکین اگر پر داشتی<br>غریب بلی کے اگر پر ہوتے | تخم گنجشک از جہان برداشتی<br>تو چڑیون کی نسل کو دنیا سے اٹھا دیتی |
| ہیچکس را گر دو خود نگذاشتی<br>کسی آدمی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتا | این دو شاخ گاو گر خر داشتی<br>یہ بیل کے دو سینگ اگر گدھے کے سر پر ہوتے |

[1] از عمل خویش سے مراد اپنی محنت مزدوری ۱۲ -
[2] قصاص قتل وغیرہ کی شرعی سزا ۱۲ -

## شعر

عاجز باشد که دست قدرت یابد
وہ عاجز جس کو قدرت ہو جاتی ہے

برخیزد و دست عاجزان برتابد
وہ اٹھتا ہے اور عاجزون کے ہاتھ مروڑتا ہے

## شعر

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ
اور اگر اللہ رزق کو اپنے بندون کے لئے فراخ کر دیتا تو البتہ زمین مین نافرمانی کرتے

مَاذَا اَخَاضَكَ يَا مَغْرُوْرُ فِي الْخَطَرِ
کس چیز نے اے مغرور تجھے خطرے مین ڈالدیا

حَتّٰى هَلَكْتَ فَلَيْتَ النَّمْلَ لَمْ يَطِرِ
یہانتک کہ تو ہلاک ہو گیا کاش چیونٹی کے پر نہ ہوتے

## نظم

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش
کمینے کو جب مرتبہ اور روپیہ دولت ملتی ہے

سیلی خواہد بضرورت سرش
تو اس کا سر حسب ضرورت وقت چانٹا چاہتا ہے

آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت
تو نے وہ نہین سنا ہے کہ افلاطون نے کیا کہا ہے

مور ہمان بہ کہ نباشد پرش
چیونٹی وہی اچھی کہ جسکے پر نہون

**حکمت** پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است
باپ کے پاس شہد بہت ہے مگر لڑکے کا مزاج گرم ہے

**فرد**

آنکس کہ توانگرت نمیگرداند
جو ذات کہ تجھے مالدار نہین کرتی ہے

او مصلحت تو از تو بہتر داند
وہ تیری مصلحت تجھ سے بہتر جانتی ہے

**حکایت** اعرابی را دیدم در حلقۂ جوہریان بصرہ کہ حکایت میکرد
مینے ایک اعرابی کو دیکھا بصرے کی جوہریون کی جماعت مین کہ قصہ
کہ وقتی در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معنی چیزے با من نماندہ دل
بیان کر رہا تھا کہ مین ایک وقت جنگل مین راستہ بھول گیا تھا اور کھانے پینے کی کوئی چیز میرے پاس نہیں رہی تھی

ف۱ افلاطون - فلاطون - افلاطون الٰہی - ایک حکیم فلاسفر کا نام ۱۲ ف۲ عسل بسیار است الخ یعنی خداوند کریم ہر شخص کو دولت دے سکتا ہے مگر خود ہر آدمی مین اسکے ضبط اور صحیح مصرف کی طاقت نہین ہے - چون کہ شہد گرم ہے وہ صفراوی مزاجون کو نقصان کرتا ہے ۱۲ ف۳ اعرابی مین یائے وحدت ہے - اور اعراب عرب کی اس قوم کو کہتے ہین جو صحرا مین بود و باش رکھتے ہین ف۴ بصرہ ایک شہر کا نام - ۱۲

برہلاک نہادم کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پُر از مروارید ہرگز آن ذوق و شادی
مجبوراً مین مرنے پر تیار ہوگیا کہ یکایک مین نے ایک تھیلی موتیون سے بھری ہوئی پائی مین کبھی اس خوشی اور
فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریانست باز آن تلخے و نومیدی کہ
لطف کو نہ بھولون گا جب مین نے خیال کیا کہ بھنے ہوئے گیہون ہین پھر وہ رنج اور ناامیدی کہ مین نے
معلوم کردم کہ مروارید ست
معلوم کیا کہ موتی ہین

## قطعہ

| | |
|---|---|
| در بیابان خشک و ریگ روان | تشنہ را در دہان چہ دُر چہ صدف |
| خشک جنگل اور اڑتے ہوے ریت مین | پیاسے کے منہ مین کیا سیپ اور کیا موتی |
| مرد بی توشہ کاوفتاد زپاے | بہ کمر بند او چہ زر چہ خزف |
| مرد بغیر توشے کے جو عاجز ہوکر گر گیا | اُسکے کمر بند مین کیا روپیہ اور کیا ٹھیکرا برابر ہے |

## حکایت

یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت نظم
ایک شخص عرب کا ایک جنگل مین بے انتہا پیاس کی وجہ سے کہہ رہا تھا

| | |
|---|---|
| یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِی | یَوْماً اَفُوْزُ بِمُنْیَتِی |
| اے کاش کہ مین اپنے مرنے سے پہلے | ایکروز اپنی مراد کو پہونچون |
| نَھْراً تَلَاطَمَ رُکْبَتِی | وَاَظَلُّ اَمْلَأُ قِرْبَتِی |
| یعنی اس نہر مین جو میرے زانو تک پہنچی ہو | اور اس سے مین اپنی مشک کو بھر لون |

## حکایت

ہمچنان درویشی در قاع بسیط گم شدہ و قوت و قوتش
اسی طرح ایک فقیر ایک فراخ میدان مین گم ہوگیا اور طاقت اور توشہ
نماندہ درمی چند داشت بسیار بگردید رہ بجاے نبرد بس بسختی ہلاک
اسکے پاس نہین رہا۔ چند درم اُسکے پاس تھے بہت پھرا اور کہین نہین پہنچا لہذا سختی اٹھاکر
شد طائفہ برسیدند درمہا دیدند پیش روی نہادہ و بر خاک نبشتہ
مرگیا ایک گروہ پہونچا اسکے درم دیکھے کہ اُسکے منہ کے سامنے رکھے تھے اور خاک پر لکھا تھا۔

لہ ریگ روان وہ ریت جو ہوا کی وجہ سے اُڑتی رہتی ہے بعض کہتے ہین کہ ایک میدان ہے جہان بغیر ہوا کی تحریک کے ریت چلتی اور روان رہتی ہے ۱۲ لہ توشہ سفر مین کھانے پینے کی چیزین جو لیجاتے ہین اسکو توشہ کہتے ہین

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| اگر ہمہ زر جعفری[۱] دارد<br>اگر تیرے پاس تمام خالص سونا موجود ہو | مرد بی توشہ بر نگیرد گام<br>آدمی بغیر توشہ کے قدم نہین اٹھا سکتا |
| در بیابان فقیر سوختہ را<br>جنگل مین جلے ہوے فقیر کے لئے | شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام<br>پکے ہوے شلغم نقرہ خام یعنی خالص چاندی سے بہتر ہین |

**حکایت** ہرگز از دور زمان ننالیدہ ام و روی از گردش ایام درہم
ہرگز دنیا کی گردش سے مین رویا نہین ہون اور زمانہ کے مصائب سے
نکشیدہ مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفہ
ناک بھون نہین چڑھائی مگر ایک وقت مین کہ میرے پاؤن ننگے تھے اور مجھ مین جوتہ پہننے کی حیثیت نہ تھی
در آمدم دل تنگ یکی را دیدم کہ پای نداشت سپاس نعمت حق
مین کوفہ کی جامع مسجد مین آیا رنجیدہ ایک آدمی کو مینے دیکھا کہ اسکے پاؤن نہ تھے خدا کی نعمت
بجای آوردم و بر بی کفشی صبر کردم
کا مین نے شکر ادا کیا اور ننگے پاؤں ہونے کی مصیبت پر مینے صبر کیا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| مرغ بریان بچشم مردم سیر<br>بھنا ہوا مرغ پیٹ بھرے ہوے کی نگاہ مین | کمتر از برگ ترہ بر خوانست<br>ساگ کے پتون سے بھی دسترخوان پر کم معلوم ہوتا ہے |
| وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست<br>اور جس کسی مین طاقت اور قدرت نہین ہے | شلغم پختہ مرغ بریانست<br>اسکے لئے ایک شلغم بھنا ہوا مرغ ہے |

**حکایت** یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاہے بزمستان
کوئی بادشاہ مع تھوڑے سے خاص آدمیون کے کسی شکارگاہ مین جاڑے کے
از عمارت دور افتاد تا شب در آمد خانۂ دہقانے[۲] را دیدند ملک گفت
موسم مین آبادی سے دور جا پڑا اور رات ہوگئی کسی دیہاتی کا گھر دکھائی دیا۔ بادشاہ نے کہا
شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدر
رات کو وہین چلین کہ جاڑے کی تکلیف نہ اٹھانا پڑے وزیرون مین سے ایک نے کہا بادشاہون کے

---

[۱] زر جعفری جعفر ایک کیمیاگر کا نام تھا۔ جسکا نبایا ہوا سونا نہایت کھرا اور خالص ہوتا تھا بعض کہتے ہین کہ یہ جعفر برمکی کی طرف منسوب ہے کہ اسکے حکم سے تمام کھوٹے سونے کو خالص کیا گیا ۱۲

[۲] دہقان۔ دہگان کا معرب ہے۔ جو زمیندار۔ اور گاؤن کے مکھیا نمبردار وغیرہ کے معنوں مین آتا ہے ۱۲ (عبدالباری آسی)

بلند پادشاہان نباشد بخانۂ دہقانی رکیک[1] التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم

بلند مرتبہ کے لایق یہ بات نہین ہوتی ایک ذلیل دیہاتی کے گھر مین ٹھہرنے کی درخواست کرنا ہم یہین خیمہ لگائے دیتے

و آتش افروزیم دہقان را خبر شد ما حضری کہ داشت ترتیب کرد

ہین اور آگ جلائے دیتے ہین　دیہاتی کو خبر ہو گئی　جیسا کچھ کھانا موجود تھا وہ تیار کیا

و پیش آورد و زمین بوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل

اور بادشاہ کے سامنے لایا اور زمین کو بوسہ دیا اور بولا بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر بات پر پست

نشدی ولیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتن

نہ ہو جاتا مگر لوگون نے یہ بات پسند نہ کی کہ ایک دیہاتی کا مرتبہ بلند ہو　بادشاہ کو اس کی یہ باتین

او مطبوع آمد شبانگہ بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت[2] و نعمت بخشید

پسند آگئین رات کے وقت اسکے مکان مین منتقل ہو گئے صبح کے وقت اس کو خلعت اور نعمت بخشی

شنیدمش کہ قدمی چند در رکاب سلطان بود و میگفت **قطعہ**

اس کو سنا ہے کہ چند قدم بادشاہ کے ہمراہ رکاب چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا

| | |
|---|---|
| ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم | از التفات بمہمانسرای دہقانی |
| بادشاہ کے مرتبہ اور عزت سے کوئی چیز کم نہین ہوئی | ایک دہقان کے مہمانسرائے مین التفات کرنیسے |
| کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید | کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانی |
| دہقان کی ٹوپی کا گوشہ آفتاب کی بلندی پر پہونچگیا | کہ اسکے سر پر تجھ سے بادشاہ نے سایہ ڈالا |

**حکایت** گدائی سئول را حکایت کنند کہ نعمتی وافر اندوختہ بود یکی

ایک بھیک مانگنے والے فقیر کا قصہ　بیان کرتے ہین کہ اُسنے بڑی دولت جمع کر لی تھی

از پادشاہان گفتش ہمی نمایند کہ مال بیکران داری و مارا مہمی ہست اگر ببرخی

بادشاہون مین سے ایک نے اس سے کہا لوگ بیان کرتے ہین کہ تیرے پاس بڑا مال ہے اور ہمین ایک سخت مہم

از آن دستگیری کنی چون ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت ای خداوند

آپڑی ہے اگر تھوڑے سے مال سے اس سے تو مدد کرے تو جب آمدنی داخل خزانہ ہو گی تو ادا کر دیا جائیگا اور شکریہ ادا کیا جائیگا کہا اے مالک

[1] رکیک کے معنے سُست اور ضعیف کے ہین یہان مجازی معنی استعمال کئے گئے ۱۲　[2] خِلعَت بکسر خا - وہ مفتخر اور عمدہ لباس جو بادشاہ اور امرا کی طرف سے کسیکو دیا جائے اسمین کم سے کم تین چیزین ہوتی ہین - پگڑی جامہ اور (کمر بند) پٹکا -

روی زمین لائق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست بمال چون من گدائی آلوده کردن

روئے زمین بڑے بادشاہ کی قدر اور شان کے لایق نہین ہوتا مجھ سے فقیر کے مال میں ہاتھ ڈالنا اور ہاتھ بھرنا

که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که به کافری میدهم

کہ ایک ایک جو بھیک مانگ کر مینے اکٹھا کیا ہے کہا کچھ پروا نہین ہو کہ مین ایک کافر کو دے رہا ہون کیونکہ

**شعر** اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ

ناپاک چیزین ناپاکون کے لئے ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| گر آب چاه نصرانی نه پاکست<br>اگر عیسائیون کے کنوین کا پانی ناپاک ہے | جهود مرده میشوئی چه باکست<br>تو یہودی مردہ کو غسل دیتا ہے کیا خوف ہے |

**شعر**

| | |
|---|---|
| قَالُوا عَجِيْنُ الْكِلْسِ لَيْسَ بِطَاهِرٍ<br>لوگون نے کہا چونے کا خمیر پاک نہین ہوتا | قُلْنَا نَسُدُّ بِهٖ شُقُوقَ الْمَبَرَزِ<br>تو ہم نے کہا ہم اس سے موری کی درزین بند کرینگے |

شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن

مینے سنا ہے کہ بادشاہ کی حکم عدولی کی اور حجت بازی کرنی اور شوخ چشمی کرنی شروع کی

بفرمود تا مضمون خطاب ازوی بزجر و توبیخ مخلص کردند - **مثنوی**

بادشاہ نے حکم دیا کہ حکم کا مضمون یعنی مال کو اس سے زبردستی اور ڈرانے دہمکانے کے ساتھ لے لیوین

| | |
|---|---|
| بلطافت چو بر نیاید کار<br>نرمی سے جب کام نہ نکلے<br>هر که بر خویشتن نبخشاید<br>جو کوئی اپنے اوپر رحم نہیں کرتا | سر به بیحرمتی کشد ناچار<br>تو مجبوراً بے حرمتی پر معاملہ پہونچتا ہے<br>گر نبخشد کسے برو شاید<br>اگر اسپر کوئی رحم نہ کرے تو ٹھیک ہے |

**حکایت** بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار داشت و چهل بنده و

ایک سوداگر کو مینے دیکھا کہ ڈیڑھ سو اونٹ سامان رکھتا تھا اور چالیس غلام

خدمتگار شبی در جزیره کیش مرا بحجره خویش برد همه شب نیارمید از سخنهای

اور خدمتگار ایک رات کو جزیرہ کیش مین مجھے اپنے حجرہ مین لے گیا فضول باتین کہنے سے ساری رات

ل یعنی جیسا تبرا دپیہ ہے ویسا ہی اس کا مصرف بھی ہے - اسکے بعد کا فقرہ اور شعر اسی مضمون کے معین ہین ۱۲

پریشان گفتن که فلان انبارم بترکستان ست و فلان بضاعت بهندوستان
آرام نہین کیا کہ میرا فلان بوجھ ترکستان مین پڑا ہے اور فلان سامان ہندوستان مین ہے
واین قبالۂ فلان زمین ست و فلان چیز را فلان کس ضمین ست وگاه
اور یہ دستاویز فلان زمین کی ہے اور فلان چیز کا فلان آدمی ضامن ہے اور کبھی
گفتی که خاطر اسکندریه دارم که هوای آن خوش ست باز گفتی نه که دریای ۵۱
کہتا کہ میرا دل اسکندریہ جانیکو چاہتا ہے کیونکہ اسکی آب و ہوا اچھی ہے پھر کہتا کہ کیا دریائے مغرب
مغرب مشوش ۵۲ ست سعدیا سفری دیگر در پیش ست اگر آن کرده شود
پریشان کن نہین ہے - اے سعدی ایک اور سفر بھی پیش نظر ہے اگر وہ طے کیا جائے
بقیت عمر خویش بگوشه بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر است
باقی عمر اپنی گوشہ مین بیٹھ جاؤن اور پھر قناعت کرلون - مینے کہا وہ کونسا سفر ہے
گفت گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم قیمتی عظیم دارد و از انجا
کہنے لگا مین فارس کی گندھک چین مین لیجانا چاہتا ہون کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہان اسکی بڑی قیمت ہے
کاسه چینی بروم آرم و دیبای رومی بهند و پولاد هندی بحلب و آبگینه حلبی
اور وہانسے چینی پیالے روم مین لاؤن گا اور روم کی دیبا ہندوستان لیجاؤن گا اور ہندوستان کا لوہا حلب مین لاؤن گا اور
بیمن ۵۳ و برد ۵۴ یمانی بپارس و از ان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم ازین
حلب کا آئینہ یمن مین اور یمن کی چادر پارس مین اور اسکے بعد سفر کرنا ترک کردونگا اور ایک دکان مین بیٹھ
ماخولیا ۵۵ چندان فرو گفت که بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی
رہون گا اسی قسم کی مالیخولیا کی اتنی باتین کہین کہ زیادہ بکنے کی طاقت اس مین نہین رہی کہا اے سعدی
تو هم سخنی بگوی از انها که دیده و شنیده گفتم
تو بھی کوئی بات کہہ جو تو نے دیکھی یا سُنی ہو مینے کہا

---

۵۱ یہان دریائے مغرب سے مراد محیط اعظم کی اس خلیج سے ہے جو حوالی ملک مغرب سے آکر مصر مین مل گئی ہے ۱۲
۵۲ یعنی اس سے عبور کرنا کوئی دشوار نہین ہے ۱۲ ۵۳ یمن - ایک شہر کا نام جو عرب مین جنوب مکہ کی طرف واقع ہے ۱۲ ۵۴ بُرد - ایک قسم کی چادر جسپر سیاہ دھاریان ہوتی ہیں ۱۲ ۵۵ مالیخولیا جنون کی ایک قسم اصل مین اسکے معنی سیاہ خلط کے ہین چونکہ مرض سودا سے پیدا ہوتا ہے اس لئے مجازاً اس مرض کا یہی نام ہوا ۱۲ -

## قطعہ

آن شنیدستی کہ در صحرای غور[ل]
تو نے وہ قصہ سنا ہے کہ غور کے جنگل مین

گفت چشم تنگ دنیادار را
اسنے کہا کہ دنیا دار کی تنگ آنکھ کو

یا قناعت پُر کند یا خاک گور
یا قناعت بھر سکتی ہے یا خاک گور کی

بارسالاری بیفتاد از ستور
پچھلے سال ایک سوداگر گھوڑے سے گر پڑا

## حکایت

حکایت مالداری را شنیدم کہ بہ بخل اندر چنان معروف بود
مینے ایک مالدار کو سنا ہے کہ بخیلی مین اتنا ہی مشہور و معروف تھا جتنا

کہ حاتم طائی بکرم ظاہر حالش بنعمت دنیا آراستہ و خست نفس جبلی
کہ حاتم طائی سخاوت مین اُسکی ظاہری حالت دنیا کی دولت سے درست تھی اور پیدائشی خصلت کا کمینہ پن

ہمچنان دروی متمکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجانی ندادی و گربہ
اُسی طرح اُسکے اندر موجود تھا حالت یہانتک پہونچگئی تھی کہ جان کے بدلے بھی ایک روٹی ہاتھ سے نہ دیتا

ابوہریرہ را بہ لقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختے
ابوہریرہ کی بلی کو ایک لقمہ سے خوش نہ کرتا اور اصحاب کہف کے کتے کو ایک ہڈی نہ ڈالتا۔

فی الجملہ خانۂ اورا کس ندیدی در کشادہ و سفرۂ اورا سر بستہ
قصہ کوتاہ اُسکے گھر کا دروازہ کوئی کھلا ہوا نہ دیکھتا اور اسکا دستر خوان کھلا ہوا کوئی نہ دیکھتا

## بیت

درویش بجز بوی طعامش نشنیدے
فقیر اُسکے کھانے کی بو کے سوا نہ سونگھتا

مرغ از پس نان خوردن او ریزہ نچیدے
پرند چاول اُسکے کھانا کھانے کے بعد ریزہ نہ چنتا تھا

شنیدم کہ بدریای مغرب راہ مصر پیش گرفتہ بود و خیال فرعونی در سر[۲]
مین نے سنا ہے کہ مغرب کے دریائی سفر کا راستہ اختیار کیا تھا اور فرعونی کا خیال سر مین پھرا تھا

حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ بادی مخالف بہ کشتی بر آمد چنانکہ گویند
یہانتک کہ جب اسکو ڈوبنے نے پالیا ایک ناموافق ہوا کشتی مین آئی جیسا کہ کبھی نہین

---

[ل] غور ایک شہر کا نام ۱۲ [۲] فرعونی کے خیال یعنی وہی غرور اور تکبر اور کمینگی کی باتین ۱۲۔ (عبدالباری)

## فرد

| | |
|---|---|
| باطبع ملولت چہ کند دل کہ نسازد | شرطہ ہمہ وقتی نبود لایق کشتی |
| تیری رنجیدہ طبیعت سے دل کیونکر موافقت کرے | تمام وقت کی ہوا کشتی کے موافق نہین ہوتی |

دست دعا برآورد و فریاد بے فائدہ کردن گرفت فَاِذَا رَکِبُوا
دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور بیفائدہ فریاد کرنا شروع کی پھر جب کہ چڑھے
فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ
کشتی پر اللہ کو پکارتے ہین اُسکے دین کے خالص پرستار ہوکر

## شعر

| | |
|---|---|
| دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را | وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل |
| روپیٹ کر دعا کرنا محتاج بندے کو کیا فائدہ دیتا ہے | دعا کے وقت خدا کو پکارتے ہین اور کرم کے وقت بغل مین ہاتھ دابتے ہین |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| از زر و سیم راحتے برسان | خویشتن ہم تمتعے برگیر |
| روپیہ پیسے سے آرام پہنچا | اور اپنے آپ بھی فائدہ اٹھا |
| چونکہ این خانہ از تو خواہد ماند | خشتے از سیم و خشتے از زر گیر |
| چونکہ یہ گھر تجھ سے چھوٹ جائیگا | ایک چاندی کی اینٹ لے اور ایک سونے کی |

آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاک وی
بیان کیا ہے کہ مصر مین عزیز قریب غریب رکھتا تھا اُسکے ہلاک ہونے کے بعد
بقیت مال وی توانگر شدند جامہ ہای کہن بمرگ او بدریدند و
اُس کے ترکہ کے ملنے سے مالدار ہوگئے پرانے کپڑے اسکے مرنے پر پھاڑ ڈالے اور
خز و دمیاطی بعوض آن بریدند ہمدران ہفتہ یکی را دیدم از ایشان
خز اور دمیاطی اُسکے بدلے مین قطع کرائے اُسی ہفتہ میں مینے ایک کو اُن لوگون مین سے دیکھا
بر بادپائی روان و غلامی پری پیکر در پی او دوان
ایک تیز رو گھوڑے پر سوار اور ایک خوبصورت غلام اسکے پیچھے دوڑتا ہوا

ط یعنی ایک سونے اور چاندی کی اینٹ راہ خدا مین صرف کر ۱۲ ط خز ایک ریشمی کپڑا - دمیاطی ایک نہایت نفیس کپڑا جو ملک مصر کے شہر دمیاط مین تیار ہوتا تھا - اور اُسی کے نام سے منسوب تھا ۱۲- (عبدالباری آسی)

## قطعہ

وہ کہ گر مردہ باز گردیدی
بڑا غضب ہوتا اگر مردہ پلٹ آتا

بسرای قبیلہ و پیوند
اپنے قبیلے اور رشتہ دار کی سرائے مین

ردّ میراث سخت تر بودے[1]
ترکہ کا واپس کرنا زیادہ سخت ہوتا

وارثان را ز مرگ خویشاوند
وارثون کو اپنے عزیز کے مرجانے سے

بسابقۂ معرفتی کہ درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم
پہلی جان پہچان کے سبب سے کہ ہم دونون کے درمیان تھی مینے اس کی آستین پکڑی اور کہا

## بیت

بخور ای نیک سیرت سرہ مرد
کھالے نیک عادت اور پاکیزہ آدمی

کان فرومایہ گرد کرد و نخورد
کیونکہ اس کمینہ نے جمع کیا اور کھایا نہین

## حکایت

صیاد ضعیف را ماہی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود
ایک کمزور ماہی گیر کے جال مین ایک بڑی مچھلی پھنس گئی اُسکے روکنے کی قوت اس مین نہین تھی مچھلی اسپر غالب آگئی اور جال اسکے ہاتھ سے چھڑا لے گئی

## قطعہ

شد غلامی کہ آب جو آرد
ایک غلام گیا کہ ندی کا پانی لائے

آب جو آمد و غلام ببرد
ندی کا پانی آیا اور غلام کو بہالے گیا

دام ہر بار ماہی آوردے
جال ہر مرتبہ مچھلی لاتا تھا

ماہی این بار رفت و دام ببرد
اسمرتبہ مچھلی آئی اور جال لے گئی

## بیت

صیاد نہ ہر بار شکاری ببرد
یہی نہین ہوتا کہ صیاد ہر ہر دفعہ شکار لیجائے

باشد کہ یکی روز پلنگش بدرد
ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایکدن چیتا اُسے کھاجائے

دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنین صیدی در دامت افتاد
دوسرے شکاریون نے افسوس کیا اور اس کو ملامت کی کہ ایسا شکار تیرے جال مین پھنسا

[1] یعنی عزیزون کو اپنے عزیز کے مرنے کا اتنا رنج نہ ہوتا ہوگا جتنا کہ میراث اور ترکہ کا واپس کرنا گران گزرتا۔ (عبد الباری آسی)

نتوانستی نگاہداشتن گفت ای برادران چہ توان کرد مرا روزی نبود

اور تو اُسے روک نہ سکا اُسنے کہا کہ اے بھائیو کیا کیا جائے میری روزی نہین تھی اور

و او را ہمچنین روزی ماندہ حکمت صیاد بی روزی در دجلہ[1] نگیرد و

اسکی روزی ویسے ہی باقی رہی تھی۔ صیاد بغیر روزی کے دجلہ مین شکار نہین کرسکتا اور

ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

مچھلی بغیر موت کے خشکی پر نہیں مرتی

## حکایت

دست و پا بریدہ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے

ایک لنجے لُولے نے ایک ہزار پا (کھنکھجورا) کو مار ڈالا ایک عارف

برو بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائی کہ داشت چون

اسکے پاس سے گزرا اور بولا سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤن ہونے کے جب

اجلش فرا رسید از بی دست و پائی گریختن نتوانست **مثنوی**

اسکی موت آئی تو ایک بے ہاتھ پاؤن والے کے سامنے سے بھاگ نہ سکا

چو آید زپی دشمن جانستان
جب پیچھے سے جان لینے والا دشمن آتا ہے

ببندد اجل پای مرد دوان
تو موت دوڑنے والے آدمی کے پاؤں باندھ دیتی ہے

دران دم کہ دشمن پیاپی رسید
جسوقت کہ دشمن پے در پے پہونچے

کمان کیانی[2] نباید کشید
کمان کیانی کھینچنی نہ چاہیے

## حکایت

ابلہی را دیدم سمین و خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی

مینے ایک بیوقوف کو دیکھا موٹا تازہ اور ایک قیمتی خلعت پہنے ہوے اور تازی

در زیر و قصبی[3] مصری بر سر کسی گفت ای سعدی چگونہ ہمی بینی این

گھوڑے پر سوار اور ایک مصری قصب کا صافہ سر پر کسی نے کہا کہ اے سعدی تجھے یہ کیسا معلوم ہوتا ہے یہ

---

[1] دجلہ بغداد کی ایک بڑی ندی کا نام ۱۲ [2] کیانی کمان۔ منسوب ہے بادشاہان کیان کی طرف ارباب تواریخ نے بادشاہان عجم کو چار حصون مین تقسیم کیا ہے۔ اول ملوک پیشدادیین جن کا اول کیومرث۔ اور آخر کیکاؤس ہے دوسرے ملوک کیان جو کیخسرو سے شروع ہوکر اسکندر بن داراب پر ختم ہوتے ہین۔ تیسرے اشکانیان جو قباد سے شروع ہوکر بہرام پر ختم ہوتے ہین۔ چوتھے ساسانی جو اردشیر بابکان سے شروع ہوکر یزدجرد پر ختم ہوتے ہین ۱۲ [3] قصب۔ بفتحتین۔ ایک ریشمی مصری کپڑے کا نام ۱۲۔

عبدالباری آسی

## شعر

دیبای معلم برین حیوان لایعلم گفتہ
اس بے علم جانور کے اوپر نقش دیبا مین نے کہا

قد شابہ بالوری حمار
بیشک مشابہ ہوگیا آدمی کے ساتھ ایک گدھا

عجلا جسدا لہ خوار
اور ایک بچھڑا ہی جسکا جسم ہے اور اسکی گائے کی سی آواز ہے

## قطعہ

گفتہ اند یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا
کہتے ہین ایک اچھی صورت دیبا کی ہزار خلعتون سے بہتر ہے

شریف اگر متضعف شود خیال مبند
شریف آدمی اگر ضعیف ہو جائے تو یہ گمان نہ کر

کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد بود
کہ اسکا بلند مرتبہ ضعیف ہو جائیگا

ور آستانہ سیمین بمیخ زر بزند
اور اگر چاندی کی چوکھٹ پر سونے کی میخین جڑنے

گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد بود
تو یہ گمان نہ کر کہ یہودی شریف ہو جائیگا

## قطعہ

بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان
یہ تو نہین کہ سکتے کہ یہ حیوان آدمی سے مشابہ ہے

مگر دراعہ و دستار و نقش بیرونش
مگر پیراہن اور پگڑی اور اسکی ظاہری نقش و نگار

بگرد در ہمہ اسباب ملک و ہستی او
اسکے تمام اسباب ملک اور ہستی مین تلاش کر

کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش
کہ کوئی چیز تو سوائے اُسکے خون کے حلال نہ پائے گا

## حکایت

دزدی گدائی را گفت شرم نمی داری از برای جوی سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت
ایک چور نے ایک فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی ایک جو بھر چاندی کے لئے ہر لئیم کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے کہا

## بیت

دست دراز از پی یک حبہ سیم
ہاتھ ایک حبہ بھر چاندی کے لئے پھیلانا

بہ کہ ببرند بدانگی و نیم
اس سے بہتر ہے کہ ایک دانگ کے بدلے ڈیڑھ کٹ جائے

ف۱ یعنی یہودی سید نہ ہو جائے گا یعنی صرف انھین چیزون سے وہ آدمی کے مشابہ ہے ف۲ یہ شعر بھی صرف مزاح کے طور پر کہا گیا ہے نہ کہ بطور حقیقت ۱۲ ف۳ لئیم اور بخیل مین یہ فرق رکھا گیا ہے کہ بخیل وہ ہے کہ خود کھائے اور کسی دوسرے کو نہ کھلا سکے اور لئیم وہ ہے کہ نہ خود کھائے اور نہ کسی کو کھلا سکے ۱۲ ف۴ حبہ ایک وزن جو رتی بھر کا ہے۔ بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے ۱۲ ف۵ دانگ سے مراد کم مقدار ہے۔ ورنہ کثر لوگون نے اس وزن کو چھ رتی کا تجویز کیا ہے ۱۲۔

**حکایت** مشت زنی را حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان
ایک پہلوان کا قصہ بیان کرتے ہین کہ زمانہ مخالف سے پریشان
آمدہ بود و از حلق فراخ و دست تنگ بجان رسیدہ شکایت
ہوگیا تھا اور زیادہ خوراک ہونے اور مفلسی کی وجہ سے جان سے عاجز تھا باپ سے
پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت بازو
شکایت کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون شاید قوت بازو
دامن کامی فراچنگ آرم کہ بزرگان گفتہ اند **بیت**
کی وجہ سے اپنا مقصد حاصل کرسکون کیونکہ بزرگون کا قول ہے

| | |
|---|---|
| فضل و ہنر ضایع است تا ننماید | عود[51] بر آتش نہند و مشک بسایند |
| بزرگی اور ہنر بیکار ہے جب تک ظاہر نکرین | عود آگ پر رکھتے ہین اور مشک گھستے ہین |

پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای قناعت در دامن
باپ نے کہا اے بیٹے یہ فضول خیال سر سے نکال دے اور سلامتی کے لیئے قناعت کے بیٹھا رہ
سلامت کش کہ خردمندان گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست چارہ آن
کیونکہ عقلمندون کا قول ہے دولت کوشش سے نہین ملتی اور اس کا علاج
کم جوشیدن است **شعر**
قناعت ہے

| | |
|---|---|
| کس نتواند گرفت دامن دولت بزور | کوشش بیفائدہ است وسمہ[52] بر ابروی کور |
| دولت کا دامن کوئی زور کے ساتھ نہین تھام سکتا | اندھے کی بھون پر وسمہ لگانا بیکار کوشش ہے |
| **فرد** اگر بہر سر موئیت ہنر دو صد باشد | ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد |
| اگر تیرے ہر بال کے سرے مین دو سو ہنر ہون | ہنر کام مین نہ آئے گا اگر نصیبہ برا ہو |
| **بیت** چہ کند زورمند وارون بخت | بازوی بخت بہ کہ بازوی سخت |
| زورمند اُلٹے نصیبے والا کیا کرے گا | نصیب کی مدد بہتر ہے سخت بازو سے |

۵۱ عود - اگر - جو ایک خوشبودار لکڑی ہے ۱۲
۵۲ وسمہ نیل کے پتوں کا رنگ - ابرو پر وسمہ لگانا عورتون کی منجملہ سات آرائشون کے ایک آرائش ہے

پسر گفت ای پدر فوائد سفر بسیار ست از نزہت خاطر و جرّ منافع و دیدا
لڑکے نے کہا اباجی سفر کے منافع بہت ہین دل کی خوشی اور نفع حاصل کرنا او
عجائب و شنیدن غرائب و تفرج بلدان و مجاورت خلان
عجیب چیزین دیکھنا اور سننا اور شہرون کی سیر اور دوستوں کی ہم نشینی
تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربہ
ادب اور مرتبہ کا حاصل کرنا دولت مال کی زیادتی نئے دوستون کی جان پہچان اور
روزگاران چنانکہ سالکان طریقت گفتہ اند **نظم**
زمانے کا تجربہ چنانچہ راستہ چلنے والوں (عارفوں) نے کہا ہے

تا بدکان خانہ در گروی
جب تک کہ گھر کی دکان مین تو رہن رہے گا
بر و اندر جہان تفرج کن
جا دنیا کے اندر سیر کر

ہرگز ای خام آدمی نشوی
ہرگز اے ناتجربہ کار آدمی نہ ہوگا
پیش ازان روز کز جہان بروی
اس وقت سے پہلے کہ تو دنیا سے چلا جائے

پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین کہ تو گفتی بیشمارست و لیکن مسلم پنج طائفہ
باپ نے کہا کہ بیٹا سفر کے نفع جیسا کہ تو نے بیان کئے بہت ہیں مگر پانچ جماعتوں کے لئے
راست نخستین بازرگانی را کہ با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزان دارد
یقینی ہیں اول سوداگر کو کہ باوجود نعمت اور مقدور کے غلام اور لونڈیاں رکھتا ہے
و شاگردان چابک ہر روز بشہری و ہر شب بمقامی و ہر دم بتفرج گاہی
اور چست چالاک نوکر روزانہ ایک نئے شہر میں جاتا ہے اور ہر رات کو ایک نئے مقام مین پہنچتا ہے اور ہر دم
و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع **قطعہ**
ایک تماشاگاہ میں بیٹھتا ہے اور ہر لحظہ دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے

منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
دولت مند پہاڑ اور جنگل اور بیابان مین مسافر نہیں ہے
و انکہ بر مراد جہان نیست دسترس
اور اس شخص کو کہ دنیا کی مراد پر قدرت نہیں ہے

ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
جہاں گیا خیمہ لگایا اور دربار بنا لیا
در زادبوم[1] خویش غریبست و ناشناخت
وہ اپنے وطن میں مسافر اور گمنام ہے

[1] زادبوم ـ پیدائش کی جگہ ـ جنم بھومی ۱۲

دوم عالمی کہ بہ منطق شیرین و قوت فصاحت و مایۂ بلاغت ہر جا کہ رود
دوسرے وہ عالم کہ اپنی شیرین گفتگو اور فصاحت کی قوت اور بلاغت کے سرمایہ سے جہاں وہ جاتا ہے
بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند قطعہ
لوگ اسکی خدمت مین حاضر ہوتے اور تعظیم کرتے ہین

وجود مردم دانا مثال زر طلاست
عقلمند ہستی کا وجود کندن کی طرح ہے
کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
کہ وہ جہان کہین جاتا ہے لوگ اسکی قدر و قیمت جانتے ہین
بزرگزادۂ نادان بشہر وا ماند
رئیس زادہ بیعقل شہر مین عاجز ہو جاتا ہے
کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند
کیونکہ غیر جگہ مین اُسکو کوڑی کو بھی نہین پوچھتے

سوم خوبروئی کہ درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند کہ بزرگان گفتہ
تیسرے خوبصورت کہ دل والوں کا دل اُسکے ملنے کی خواہش کرتا ہے کیونکہ بزرگون نے کہا ہے
اندکے جمال بہ از بسیارے مال و گویند روے زیبا مرہم دلہاے
تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہے اور کہتے ہین خوبصورت چہرہ زخمی دلون کا مرہم
خستہ است و کلید درہای بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جا غنیمت شناسند
ہے اور بند دروازون کی کنجی ہے مجبوراً اسکی صحبت کو سب جگہ غنیمت سمجھتے ہین اور اسکی
و خدمتش را منت دانند قطعہ
خدمت کو اپنے اوپر احسان سمجھتے ہین

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بینند
معشوق جہاں جائے گا عزت اور تعظیم دیکھیگا
ور برانند بقہرش پدر و مادر خویش
اگرچہ اسے اُسکے ماں باپ غصہ سے بھگا دین
پر طاؤس در اوراق مصاحف دیدم
مینے مور کے پر کو قرآن شریف کے ورقون مین دیکھا
گفتم این منزلت از قدر تو می بینم بیش
تو کہا یہ مرتبہ میں تیرے مقدور سے زیادہ دیکھتا ہون
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالی دارد
وہ بولا چپ رہ جو کوئی کہ خوب صورتی رکھتا ہے
ہر کجا پای نہد دست بدارندش پیش
جہان کہین پاؤن رکھتا ہے اسکے آگے ہاتھ رکھتے ہین

لہ دست پیش کسی داشتن۔ کسی کی تعظیم کرنا لہذا اس جگہ یہ معنے ہونگے کہ خوب صورت جہان جائیگا اسکی تعظیم سب لوگ کرینگے بعض نسخون مین ندارند نون نفی کے ساتھ ہے جسکے یہ معنے ہین کہ وہ جہان جاے گا اسکو منع نہ کرینگے۔ ایک شارح نے لکھا ہے کہ دست بدارندش پیش کا مطلب یہ ہے کہ اسکے لئے ہاتھوں کا فرش بنا دین گے۔

## قطعہ

چون در پسر موافقتی و دلبری بود
جب کہ لڑکے مین موافقت اور معشوقی کی ادائین ہون

اندیشہ نیست گر پدر از وی بری بود
تو اندیشہ نہین اگر باپ اس سے بیزار ہو

او جوہریست گو صدف[۵۱] اندر میان مباش
وہ موتی ہے چاہے سیپ کا واسطہ درمیان نہ ہو

در یتیم[۵۲] را ہمہ کس مشتری[۵۳] بود
یتیم موتی کے سبھی خریدار ہوتے ہین

چہارم خوش آوازی کہ بحنجرۂ داؤدی[۵۴] آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد
چوتھے وہ خوش آواز کہ داؤدی گلے کے ساتھ پانی کو جاری ہونے سے اور پرند کو اڑنے سے باز رکھتا ہے

پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت
اور پھر اسی فضیلت کی وجہ سے خواہشمندون کے دل کو شکار کرتا ہے اور صاحبان ذوق اسکی ہم نشینی

او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند شعر
کی رغبت کرتے ہین اور طرح طرح کی خدمت کرتے ہیں ۔

سمعی الی حسن الاغانی
میرا کان نغموں کی خوبی کی طرف ہے

من ذا الذی جس المثانی
کون ہے وہ شخص کہ دوتارے کو ہاتھ سے بجائے

قطعہ

چہ خوش باشد آہنگ نرم حزین
کیا عمدہ معلوم ہوتی ہے آواز نرم اور دردناک

بگوش حریفان مست صبوح
صبح کے وقت کی شراب پینے والے دوستونکے کان مین

بہ از روی زیباست آواز خوش
اچھی آواز اچھی صورت سے بھی اچھی ہے

کہ این حظ نفس ست و آن قوت روح
کیونکہ اس سے صرف دل کو بالیدگی ہوتی ہے اور اس سے روح کو غذا ملتی ہے

پنجم پیشہ وری کہ بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبرو از بہر لقمہ ریختہ نگردد
پانچویں وہ پیشہ ور کہ قوت بازو سے روزی حاصل کرے تا کہ آبرو لقمہ کے لئے تباہ نہ ہو جیساکہ

---

۵۱ صدف ۔سیپ ۔ کنایتاً والدین ۱۲ ۵۲ در یتیم سے مراد وہ موتی جو سیپ مین سے ایک ہی نکلا ہو ۔ اُسے گوہر یکدانہ بھی کہا جاتا ہے ۔ یہان مراد بمثل اور قیمتی سے ہے ۱۲ ۵۳ مشتری خریدار ۱۲ ۵۴ حنجرۂ داؤدی سے مراد غایت خوش آوازی ۔بہت خوش آواز گلا ۔ داؤد ایک پیغمبر کا نام جنپر زبور نازل ہوئی ۔مشہور ہے کہ جب آپ زبور پڑھتے تھے تو آدمی اور چرند پرند آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے ۔ اور سب آپ کی آواز کے سوز و گداز سے وجد کرتے تھے ۱۲

## چنانکہ بزرگان گفتہ اند قطعہ

بڑے لوگوں کا قول ہے

| | |
|---|---|
| گر بغریبی رود از شہر خویش | سختی و محنت نکشد پنبہ دوز |
| اگر اپنے شہر سے پردیس میں جائے | تو جولی تا کنے والا سختی اور محنت نہ اٹھائے گا |
| ور بخرابی فتد از ملک خویش | گرسنہ خفتد ملک نیم روز |
| اور اگر اپنے ملک سے دور پڑ کر خرابی میں پڑے | تو بادشاہ نیم روز بھوکا سوئے گا |

چنین صفتہا کہ بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت خاطرست و
بیٹا جو باتیں کہ میں نے بیان کیں وہ سفر میں دل جمعی کا سبب بنتی ہیں اور
داعیۂ طیب عیش و آنکہ ازین جملہ بی بہرہ است بخیال باطل
سبب زندگی کی خوبی کا اور جو شخص ان سب باتوں سے محروم ہے خیال باطل سے
درجہان برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود قطعہ
دنیا میں سفر کرے اور دوبارہ کوئی اس کا نام و نشان نہ سنے

| | |
|---|---|
| ہر آنکہ گردش گیتی بکین او برخاست | بغیر مصلحتش رہبری کند ایام |
| وہ شخص جسکے کینے کے لئے دنیا کی گردش آمادہ ہے | زمانہ ایسے کاموں کی طرف اسکی رہبری کریگا جو خلاف مصلحت ہیں |
| کبوتری کہ دگر آشیان نخواہد دید | قضا ہمی بردش تا بسوی دانہ و دام |
| وہ کبوتر کہ دوبارہ آشیانہ نہ دیکھے گا | تقدیر اس کو دانے اور دام کی طرف لیجاتی ہے |

پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ
لڑکے نے کہا کہ اے باپ میں عقلمندوں کے قول کی کیونکر مخالفت کروں کہ کہا ہے۔ رزق اگرچہ
مقسوم ست باسباب حصول آن تعلق شرط ست و بلا اگرچہ مقدورست
قسمت میں لکھا ہوا ہے اُسکے حاصل ہونے کی وجوہات سے تعلق ضروری ہے اور بلا اگرچہ تقدیر میں
از ابواب دخول آن حذر کردن واجب قطعہ
لکھی ہو اُسکے داخل ہونے کے دروازوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

---

لہ پنبہ دوز روئی دھننے والا۔ یہاں پیشہ ور سے مراد ہے جو ادنی کام کرتے ہوں ۱۲۔
لہ یعنی بلا کے دروازوں میں خود داخل ہونا نہ چاہیے ۱۲۔

## قطعه

رزق هر چند بی گمان برسد
رزق ہر چند بے گمان پہنچتا ہے
شرط عقل است جستن از درها
شرط عقل کی ہے دروازوں پر تلاش کرنا

ور چه کس بی اجل نخواهد مرد
اور اگرچہ کوئی بے موت نہیں مرے گا
تو مرو در دهان اژدرها
تو خود اژدہاؤں کے منہ میں نہ جا

درین صورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان پنجه در افگنم پس
جس صورت میں کہ میں اسوقت ہوں مست ہاتھی سے مقابلہ کر سکتا ہوں اور غصہ ور شیر سے پنجہ لڑا سکتا ہوں پس
مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم کزین بیش طاقت بینوائی ندارم
لہٰذا مصلحت یہ ہے کہ اے باپ میں سفر کروں کہ اس سے زیادہ غریبی کے اٹھانے کی طاقت مجھ میں نہیں

## قطعه

چون مرد بر فتاد ز جای و مقام خویش
جب آدمی اپنے وطن اور جگہ سے نکل گیا
دیگر چه غم خورد همه آفاق جای اوست
تو پھر کیا غم ہے ساری دنیا اسکی جگہ ہے

شب هر توانگری بسرای همی رود
مالدار ہر رات کو ایک گھر میں جاتا ہے
درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست
فقیر کو جہاں رات ہو گئی وہی اسکا گھر ہے

این بگفت و پدر را[۱] وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن
یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا کی درخواست کی اور چلدیا
همی گفت
اور اپنے دل میں کہہ رہا تھا

## شعر

هنرور چو بختش نباشد بکام
ہنرمند جب اُس کا نصیب موافق نہ ہو
بجائی رود کش ندانند نام
جہاں بھی جائے کوئی اس کا نام نجانے گا

همچنین تا برسید بر کنار آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و
اسی طرح یہانتک کہ ایک دریا کے کنارے پر پہونچا کہ اسکی روانی کی سختی سے پتھر پر پتھر گر رہا تھا اور
خروشش بفرسنگ میرفت
اس کا شور کوسوں جاتا تھا

۱؎ پدر را وداع کرد۔ یعنی باپ کو خدا کو سونپا۔ یا گھر بار باپ کے سپرد کیا۔

**بیت**

| | |
|---|---|
| چنان آبی که مرغابی در او ایمن نبودی<br>ایسا خوفناک پانی کہ پانی کی چڑیا اس میں بیخوف نہ رہتی | کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودی<br>ادنی موج چکی کا پتھر اسکے کنارے سے بہالیجاتی تھی |

گروهی مردمان را دیدم هر یک بقراضهٔ[1] در معبر نشسته و رخت سفر بسته جوان را
آدمیوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ہر ایک معمولی سکہ دیکر کشتی میں بیٹھا تھا اور سفر کا اسباب باندھے ہوئے تھا پہلوان
دست عطا بسته بود زبان ثنا برگشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند ملاح
کا بخشش کا ہاتھ بند تھا ہوا تھا زبانی تعریف کرنے لگا جسقدر کہ رویا پیٹا مدد نہیں کی ملاح
بی مروت از او بخنده برگردید و گفت **شعر**
بے مروت اسکے پاس سے ہنستا ہوا پلٹ گیا اور بولا

| | |
|---|---|
| بی زر نتوانی که کنی بر کس زور<br>یہ ممکن نہیں کہ بغیر زر کے تو کسی پر زور جتا سکے | ور زر داری بزور محتاج نهٔ<br>اور اگر تیرے پاس زر ہے تو تجھے زور کی ضرورت نہیں |
| شعر زر نداری نتوان رفت بزور از دریا<br>اگر تو روپیہ نہیں رکھتا تو زور کرکے دریا سے نہیں گزر سکتا | زور ده مرد چه باشد زر یک مرد بیار<br>دس آدمیوں کا زور کوئی چیز نہیں ایک آدمی کا کرایہ لا |

جوان را دل از طعنهٔ ملاح بهم برآمد خواست که از وی انتقامی کشد کشتی رفته بود
پہلوان کا دل ملاح کے طعنے سے بھر آیا چاہا کہ اُس سے بدلہ لے کشتی چلدی تھی
آواز داد که اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ نیست
آواز دی کہ اگر ان کپڑوں پر جو میں پہنے ہوئے ہوں تو قناعت کرے تو مضائقہ نہیں ہے
ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید **بیت**
ملاح کو لالچ آگیا اور کشتی لوٹائی

| | |
|---|---|
| بدوزد شره دیدهٔ هوشمند<br>حرص عقلمند کی آنکھوں کو سی دیتی ہے | در آرد طمع مرغ و ماهی به بند<br>حرص پرند اور مچھلی کو قید میں لے آتی ہے |

چندانکه دست جوان بریش و گریبانش رسید بخود در کشید و بیمحابا فرو کوفت
جیسے ہی کہ پہلوان کا ہاتھ اسکی داڑھی اور گریباں تک پہنچا اپنی طرف کھینچا اور بے دھڑک ٹھونکا

[1] قراضه بالضم لغت میں ہر اس چیز کے ریزے کو کہتے ہیں جو قینچی سے کاٹنے سے گرتا ہے یہاں ادنے سکہ سے مراد ہے ۱۲ ـ [2] مراد بیخ چکی ۱۲ [3] یعنی اس کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ تھا کہ ملاح کو دے دیتا ۱۲

یارش از کشتی بدر آمد کہ دستگیری کند ہمچنین درشتی دید پشت بگردانید مصلحت
اس ملاح کا دوست کشتی سے باہر آیا کہ مدد کرے اسنے بھی ویسی ہی سختی دیکھی پیٹھ پھیرلی اب مصلحت
آن دیدند کہ با او بمصالحت گرایند و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند
یہ معلوم ہوئی کہ اس سے صلح کریں اور کشتی کے کرایہ میں نرمی برتیں

## مثنوی

| | |
|---|---|
| چو پرخاش بینی تحمل بیار | کہ سہلی بہ بندد در کارزار |
| جب تو لڑائی دیکھے تو تحمل کر | کیونکہ نرمی لڑائی کا دروازہ بند کر دیتی ہے |
| بشیرین زبانی و لطف و خوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی |
| میٹھی باتوں اور نرمی اور خوشی سے | یہ ممکن ہے کہ تو ایک ہاتھی کو ایک بال میں باندھ کر کھینچ لے |
| لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز | نبرد قز نرم را تیغ تیز |
| نرمی کر جہاں تو لڑائی دیکھے | کیونکہ نرم ریشم کو تیز تلوار نہیں کاٹتی |

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند
گذری ہوئی باتوں کی معافی مانگنے کے لئے اسکے قدموں میں گر پڑے اور ظاہرداری کے طور پر چند بوسے اسکے سر اور آنکھوں کے لئے
پس بکشتی در آوردند و روان شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارت
پس کشتی میں بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ چلتے چلتے ایک ستون کے قریب جو یونان کی عمارت سے
یونان در آب استادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکی از شما
پانی میں کھڑا تھا پہونچے ملاح نے کہا کہ کشتی میں ایک خرابی پیدا ہو گئی ہے جو آدمی تم میں سے
کہ زور آور تر است باید کہ بدین ستون برود و خطام کشتی بگیرد
زیادہ زوردار ہو اسکو چاہئے کہ اس ستون پر چڑھ جائے اور کشتی کی رسی کو پکڑے رہے
تا عمارت کنیم جوان بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ دل
تاکہ ہم کشتی کی مرمت کرلیں پہلوان کے سر میں دلیری اور جرأت کا غرور سما رہا تھا۔ رنجیدہ دل دشمن

لے پشت بگردانید۔ یعنی وہ بھی لوٹ گیا۔ اور بھاگ گیا ۱۲ کے یہاں مراد ہے اُس یونان کے خطہ سے جو اپنے تمرد اور عصیان کیوجہ سے غرق ہو گیا۔ یعنی اُسی یونان کے خطہ کی عمارتوں میں سے کوئی ستون رہ گیا تھا۔

نیندیشید و قول حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی
اندیشہ نہیں کیا۔ اور عقلمندوں کے قول پر عمل نہیں فرمایا کہ انہوں نے کہا ہے جسکو تونے ایک دلی رنج
اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن
پہنچایا ہے اگر اسکے پیچھے تو سو آرام پہنچائے تو اس ایک رنجش سے بے خوف نہ ہو جا
مباش کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند نظم
کیونکہ تیر زخم سے باہر نکل جاتا ہے اور درد دل میں باقی رہ جاتا ہے

چہ خوش گفت بکتاش[۱] با خیلتاش
ایک سپاہی نے جمعدار سے کیا عمدہ بات کہی

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش
کہ جب تونے دشمن کو ستایا تو اس سے بے خوف نہ رہ

قطعہ

مشو ایمن کہ تنگدل گردی
بے خوف نہ ہو کہ تو بھی رنجیدہ ہوگا
سنگ بر بارۂ حصار مزن
قلعہ کی دیوار یا فصیل پر پتھر نہ پھینک

چون ز دستت دلی بتنگ آید
جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل آزار پائیگا
بکہ بود کز حصار سنگ آید[۲]
کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ پر سے بھی پتھر آوے

چندانکہ مقود کشتی بساعد بپیچید و بر بالای ستون رفت ملاح زمام
جب کہ کشتی کی رسی پہنچے میں لپیٹ لی اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے باگ اسکے ہاتھ سے
از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچارہ متحیر بماند روزی دو بلا و
چھڑالی (کاٹ دی) اور کشتی چلادی بیچارہ حیران رہ گیا دو دن تک
محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب
بلائیں اور مصیبتیں اٹھائیں اور سختی دیکھی تیسرے دن نیند نے اسکا گریبان پکڑا اور پانی میں گرادیا
انداخت بعد از شبانروزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقی[۳] ماندہ بود
ایک رات دن اور سختی اٹھا کر کنارے پر جا لگا تھوڑا سا زندگی کا حصہ اس میں باقی رہگیا تھا

۱ بکتاش۔ مدار الافاضل میں بادشاہ خوارزم کا نام بتایا گیا ہے۔ خیلتاش غلاموں کا گروہ۔ بعض کا قول ہے کہ ایک آقا کے بہت سے ملازموں کو خیلتاش کہا جاتا ہے۔ مگر یہ زیادہ صحیح نہیں۔ بعض نے خیلتاش سردار ملازماں یعنی جمعدار وغیرہ کے لئے لکھا ہے۔ بعض میں بکتاش کے بجائے یکتاش بیائے تحتانی لکھا ہے۔
۲ مراد یہ ہے کہ اگر تو کسی کے ستانے کے درپے ہوگا تو اسکا جواب ضرور ملیگا ۳ رمق بقیہ جان۔ یعنی کچھ یونہی سی جان ۱۲

برگ درختان خوردن گرفت و بیخ گیاهان برآوردن تا اندکی قوت یافت
درختوں کے پتے کھانا شروع کئے اور بیڑوں کی جڑیں نکالیں اور کھائیں جب تھوڑی سی طاقت آئی
سر در بیابان نہاد و برفت تا تشنہ و بیطاقت شد و بر سر چاہی رسید قومی
جنگل کی طرف متوجہ ہوا اور چلدیا یہانتک کہ پیاسا اور کمزور ہوگیا اور ایک کنوئیں پر پہنچا وہاں کچھ
را دید کہ شربت آب به پشیزی ہمی آشامیدند جوان را پشیزی نبود
لوگوں کو دیکھا کہ ایک پیاس بھر پانی ایک دھیلے کے بدلے پلارہے تھے پہلوان کے پاس ایک دھیلا بھی
طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد
نہ تھا پانی مانگا اور عاجزی کی انھوں نے رحم نہیں کیا اس نے ظلم کرنا شروع کیا اور
وتنی چند را فرو کوفت مردان غلبہ کردند و بیحابا بزدندش مجروح شد قطعہ
چند آدمیوں کو خوب ٹھونکا لوگ جمع ہوگئے اور اسکو بے تحاشا مارا زخمی ہوگیا

| | |
|---|---|
| پشہ چو پر شد بزند پیل را | باہمہ مردی و صلابت کہ اوست |
| مچھر جب زیادہ ہوتے ہیں تو ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں | باوجود تمام مردانگی اور سختی کے جو اسمیں ہے |
| مورچگان را چو بود اتفاق | شیر ژیان را بدرانند پوست |
| چیونٹیوں میں جب سلوک ہوتا ہے | تو ست شیر کی کھال پھاڑ ڈالتی ہیں |

بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامی کہ
مجبوراً ایک قافلے کے پیچھے ہولیا اور چلتا رہا رات کے وقت ایک ایسی جگہ پہنچے
از دزدان پر خطر بود کاروانیان را دید لرزہ بر اندام افتادہ
جہاں چوروں کا خطرہ تھا قافلہ والوں کو دیکھا کہ بدن میں تھرتھری پڑی ہوئی تھی اور
و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ درین میان یکی منم کہ
مرنے پر تیار ہورہے تھے پہلوان بولا گھبراؤ نہیں اس درمیان میں اکیلا میں ہی ہوں
بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند
کہ تنہا پچاس آدمیوں کو جواب دونگا اور دوسرے جوان بھی مدد کرینگے

لہ پشیز - آسنے کا آٹھواں حصہ بعض نے ایک معمولی سکہ کے معنی میں لکھا ہے جسکو عالمگیری کہتے تھے ۱۲-
لہ یعنی اس گروہ میں ۱۲-
(عبدالباری آسی)

این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی

کہا اور قافلے کے آدمیون کی اسکی شیخی سے ڈھارس بندھی اور اسکے ساتھ ہونے سے

کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند جوان را آتش

خوش ہوئے اور اسکے کھانے پینے کی خبر لینا ضروری سمجھا پہلوان کے پیٹ مین آگ

معده بالا گرفته بود و عنان طاقت از دست رفته لقمهٔ چند از سر اشتها

لگ رہی تھی اور طاقت کی باگ ہاتھ سے چھٹ گئی تھی بھوک میں چند لقمے

تناول کرد و دمی چند آب در پی آن آشامید دیو درونش بیارمید و

کھائے اور اوپر سے چند گھونٹ پانی اسکے بعد پیا اور اسکے پیٹ کے (دیو) کو آرام

بخفت پیر مردی جهان دیده دران کاروان بود گفت ای جماعت

ملا اور سوگیا ایک بڈھا تجربہ کار اس قافلہ میں شریک تھا کہنے لگا کہ اے میرے دوستو

من ازین بدرقهٔ شما اندیشناکم بیش ازانکه از دزدان چنانکه حکایت کنند

میں تمہارے اس ساتھی سے ڈر رہا ہوں اور اس سے زیادہ ڈرتا ہوں جتنا کہ چوروں سے جیسا کہ ایک قصہ بیان کرتے ہیں

اعرابی[۱] را درمی چند گرد آمده بود و بشب از تشویش آن در خانه نمی خفت

ایک اعرابی کے پاس تھوڑے سے درم جمع ہوگئے تھے اور اُن کے ڈر کے مارے رات کو اُسے اپنے گھر میں نیند نہین

یکی را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهائی بدیدار وی منصرف کند شبی در صحبت

آتی تھی دوستوں میں سے کسی دوست کو اپنے پاس بلالیا تا کہ تنہائی کی وحشت اسکی صحبت کی وجہ سے دور کردے ایک رات

او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامدادان

اسکی صحبت میں رہا یہان تک کہ اسکے درموں کی اُسے خبر مل گئی اڑالے گیا اور کھاپی ڈالے اور سفر کے لئے چلدیا۔ صبح کے وقت

دیدند غریب گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای ترا دزد برد

لوگوں نے غریب کو روتے ہوئے ننگا دیکھا۔ کسی نے کہا کیا حال ہے شاید تیرے ان درموں کو چور چرا لے گئے

گفت لا والله بدرقه برد

کہا نہیں خدا کی قسم ساتھی اڑالے گیا

---

۱ اعرابی صحرانشین خانہ بدوش عربوں میں کا کوئی آدمی ۱۲۔

عبد الباری آسی

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہرگز ایمن زیار نشستم | تا ندانستم اینچہ عادت اوست |
| میں ہرگز دوست سے بے خبر نہیں ہاہوں | جب تک میں نے وہ بات نہ سمجھ لی جو اسکی عادت ہے |
| زخم دندان دشمنے تیز ست | کہ نماید بچشم مردم دوست |
| اس دشمن کے دانتوں کا زخم بڑا گہرا ہوتا ہے | جو آدمی کو بظاہر دوست معلوم ہوتا ہے |

چہ دانید کہ اگر این ہم از جملۂ دزدان باشد بعیّاری درمیان ما تعبیہ شدہ

تحقیق یہ کیا معلوم ہے کہ اگر یہ بھی تمام چوروں میں سے ہو اور مکاری کر کے ہمسے لوگوں کے درمیان مل گیا ہو

تا بوقت فرصت یاران را خبر کند مصلحت آن مینیم کہ مرین خفتہ را بگذاریم

کہ فرصت کے وقت اپنے ساتھیوں کو خبر کردے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس کو ہم سوتا چھوڑیں

ورخت برداریم جوانان را پند پیر استوار آمد و مہابتی عظیم از مشت زن

اور اپنا اسباب لاد کر چلدیں جوانوں نے بڈھے کی نصیحت کو مان لیا۔ اور پہلوان کی طرف سے دلمیں

در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت

بڑا خوف پیدا ہوگیا اسباب اٹھایا اور جوان کو سوتا چھوڑا اور چلدیے جوان کو جب معلوم ہوا جب

کہ آفتابش بر کتف تافت سر بر آورد و کاروان رفتہ دید بیچارہ بسی بگردید

اُسکے کندھوں پر دھوپ آگئی سر اٹھایا اور قافلے کو گیا ہوا پایا بیچارہ بہت دوڑا پھرا

رہ بجائے نبرد و تشنہ و بینوا روی بر خاک و دل بہلاک نہادہ می گفت

مگر کچھ کام نہ بنا اور بھوکا پیاسا خاک پر لوٹ رہا تھا مرنے پر آمادہ تھا اور کہہ رہا تھا

## شعر

| | |
|---|---|
| مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِی وَقَدْ زُمَّ الْعِیْسُ | مَا لِلْغَرِیْبِ سِوَی الْغَرِیْبِ اَنِیْسُ |
| وہ کون شخص ہی جو مجھ سے باتیں کرے حالانکہ قافلہ چلا گیا | مسافر کے لئے مسافر کے سوا کوئی دوست نہیں ہوتا |

## فرد

| | |
|---|---|
| درشتی کند بر غریبان کسے | کہ نابودہ باشد بغربت بسے |
| وہ شخص مسافروں پر بڑی سختی کرتا ہے | جو مسافرت میں زیادہ نہ رہا ہو |

مسکین درین سخن بود که پادشہ پسری بصید از لشکریان دور افتادہ بود
غریب یہی باتیں کر رہا تھا کہ ایک بادشاہ زادہ شکار کھیلتا ہوا لشکر والوں سے بچھڑ گیا تھا۔
وبالای سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیائتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ
اور اسکے سرہانے کھڑا تھا اور یہ باتیں سن رہا تھا اور اس کی صورت دیکھ رہا تھا اسکا ظاہر اچھا دیکھا
دید و حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جا گہ چون افتادے برخے
اور اس کا حال پریشان پایا تو پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیونکر پہونچ گیا اسنے تھوڑے
از انچہ بر سر او رفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ را بر حال تباہ او رحمت
سے اپنے واقعات گزشتہ دہرائے بادشاہزادے کو اسکے تباہ حال پر رحم آگیا
آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے را با وے بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد
اور خلعت اور دولت دی اور ایک معتبر آدمی کو اسکے ساتھ بھیجدیا کہ پھر اپنے شہر میں آگیا
پدرش بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ
اس کا باپ اسے دیکھنے سے خوش ہوا اور اسکے زندہ و سلامت رہنے پر شکر کیا رات کے وقت جو جو اسپر
بر سر او رفتہ بود از حالت کشتی و جور ملاح و ظلم روستائیان بر سر چاہ و
گزری تھی کشتی کا قصہ ملاح کا جبر اور کنوئیں کے اوپر گاؤں والوں کا ظلم رستہ میں
غدر کاروانیان در راہ با پدر ہمی گفت پدر گفت ای پسر نہ گفتمت
قافلے والوں کی عہد شکنی باتیں باپ سے کہہ رہا تھا باپ نے کہا کہ اے بیٹا کیا میں نے تجھ سے
ہنگام رفتن کہ تہیدستان را دست دلیری بستہ است و پنجۂ شیری شکستہ
جاتے وقت کہا نہیں تھا کہ مفلسوں کا دلیری کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور شیرانہ پنجہ ٹوٹا ہوا

**شعر**

| | |
|---|---|
| چہ خوش گفت آن تہیدست سلحشور | جوی زر بہتر از ہفتاد من زور |
| کیا اچھی بات کہی ہے اس مفلس سپاہی نے | ایک جو کی برابر زر ستر من زور سے بہتر ہے |

پسر گفت ای پدر ہر آینہ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر
لڑکے نے کہا کہ اے باپ یقینی جب تک آپ رنج نہ اٹھائیں گے خزانہ نہ ملے گا اور جب تک آپ جان خطرے میں

نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشان نکنی خرمن نگیری نہ بینی باندک
نہ ڈالینگے دشمن پر فتح نہ پایئے گا اور جب تک دانہ نہ بکھیریئے گا کھلیان نہ اٹھایئے گا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ
مایہ رنجی کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشی کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم
تھوڑا سا رنج جو میں نے اٹھایا اس سے کسقدر آرام حاصل کیا اور ایک ڈنک جو مجھے لگا کس قدر شہد میں لایا

**فرد**
گرچہ بیرون ز رزق نتوان خورد — در طلب کاہلی نباید کرد
اگرچہ رزق سے زیادہ نہیں کھا سکتے — مگر ڈھونڈنے اور تلاش میں سستی نہ کرنا چاہیئے

**فرد**
غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ — ہرگز نکند در گرانمایہ بچنگ
غوطہ کھانیوالا اگر گھڑیال کے حلق سے ڈرتا ہے — تو قیمتی موتی ہرگز حاصل نہیں کر سکتا

**حکمت** آسیا سنگ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران ہمیکند
چکی کا نیچے کا پاٹ ہلتا نہیں ہے خواہ مخواہ بھاری بوجھ اٹھاتا ہے

**قطعہ**
چہ خورد شیر شرزہ در بن غار — باز افتادہ را چہ قوت بود
سرکش شیر غار میں پڑا پڑا کیا کھائیگا — کاہل باز کی خوراک کیسے حاصل ہوگی
گر تو در خانہ صید خواہی کرد — دست و پایت چو عنکبوت بود
اگر تو گھر بیٹھے بیٹھے شکار کرے گا — تو تیرے ہاتھ پاؤں مکڑی کی طرح ہو جائینگے

پدر پسر را گفت ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ
باپ نے بیٹے سے کہا اسمرتبہ آسمان نے تیری مدد کی اور اقبال نے راستہ بتایا کہ
صاحب دولتی بتو رسید و بر تو بخشید و کسر حالت را بتفقدے جبر کرد
ایک دولت مند تیرے پاس پہونچ گیا اور تیرے اوپر رحم کیا اور شکستگی حال کو دل جوئی سے جوڑ دیا
چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد **بیت**
ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اور نادر باتوں پر حکم نہیں لگایا جاتا

صیاد نہ ہر بار شغالی ببرد — باشد کہ یکی روز پلنگش بدرد
شکاری ہر مرتبہ گیدڑ کا شکار کر کے نہیں لیجاتا ہے — ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایکدن اسکو تیندوا پھاڑ ڈالتا ہے

چنانکہ یکی از ملوک پارس را نگینی گرانمایہ در انگشتری بود باری بحکم
چنانچہ پارس کے بادشاہوں میں سے ایک کے پاس ایک قیمتی نگینہ انگوٹھی میں جڑا ہوا تھا ایک مرتبہ

تفرج باتنی چند خاصان بمصلای[1] شیراز بیرون رفت فرمود تا انگشتری

تفریح کے لئے چند خاص آدمیوں کے ساتھ مصلائے شیراز کی طرف باہر نکلا حکم دیا کہ انگوٹھی کو

را بر گنبد عضد[2] نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم اورا

عضد الدین بادشاہ کے گنبد پر لگا دیا کہ جو کوئی تیر انگوٹھی کے حلقے سے گزارے انگوٹھی اسی کی ہو جائے

باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت او بودند بینداختند جملہ

اتفاقاً چار سو تیر انداز جسکمی نشانہ لگانے والے جو اُس کے مصاحب تھے سب نے تیر لگائے اور سب کا

خطا کردند مگر کودکے کہ بر بام رباطی بازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت

نشانہ خطا ہوا مگر ایک چھوٹا لڑکا کہ ایک مکان کے کوٹھے پر سے کھیل میں تیر ہر طرف کو پھینک رہا تھا

باد صبا تیر او از حلقۂ انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت و خاتم

ہوا نے اس کے تیر کو انگوٹھی کے حلقے سے گزار دیا خلعت اور دولت پائی اور انگوٹھی

بوی ارزانی داشتند آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا

اس کو سونپ دی کہتے ہیں کہ لڑکے نے تیر و کمان کو جلا دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تو نے

چنین کردی گفت تا رونق نخستین برجای ماند

قطعہ

ایسا کیوں کیا اُسنے کہا اسواسطے کہ پہلی عزت برقرار رہے۔

| | |
|---|---|
| گہ بود کز حکیم روشن رای | بر نیاید درست تدبیری |
| کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہوشیار حکیم سے | صحیح تدبیر نہیں بن پڑتی |
| گاہ باشد کہ کودکے نادان | بغلط بر ہدف زند تیری |
| اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک نادان لڑکا | غلطی سے نشانہ پر تیر لگا دیتا ہے |

## حکایت

درویشی را شنیدم کہ بغاری[3] در نشستہ بود و در بروی

میں نے ایک درویش کے متعلق سنا ہے کہ ایک غار میں رہتا تھا اور دنیا کی آمد و رفت

[1] مصلائے شیراز - شیراز کی عیدگاہ - یہ ایک نہایت تفریح کی جگہ ہے - جیسا کہ حافظ کے اس شعر سے بھی معلوم ہوتا ہے بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت + کنار آب رکناباد و گلگشت مصلا را [2] عضد ایک بادشاہ کا مختصر نام ہے جسکا پورا نام عضد الدین ہے - غالباً یہ گنبد اسی کا بنوایا ہوا ہوگا - ۱۲

[3] یعنی ترک دنیا اور ترک آبادی کرکے ایک کھوہ یا ایک گڑھے کا رہنا اختیار کیا تھا - شیخ نے ایک اور جگہ بھی غار کا لفظ ایسے ہی محل پر استعمال کیا ہے ؎ بزرگے دیدم اندر کوہسارے ٭ قناعت کردہ از دنیا بہ غارے ۱۲

از جهان بسته و ملوک و اغنیا را در چشم همت او شوکت و هیبت نمانده۔
کا دروازہ بند کر دیا تھا اور بادشاہوں اور مالداروں کی اس کی نگاہ میں عزت اور ڈر باقی نہیں رہا تھا

**قطعه**

هر که بر خود درِ سوال کشاد — تا بمیرد نیاز مند بود
جس کسی نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا — جب تک وہ مرے گا فروتنی کرے گا

آز بگذار و پادشاهی کن — گردن بے طمع بلند بود
حرص چھوڑ دے اور بادشاہی کر — جو حرص نہیں کرتا وہ سر بلند رہتا ہے

یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد که توقع بکرم و اخلاق مردان
اس طرف کے بادشاہوں میں سے ایک نے اشارہ کیا کہ بزرگوں کے اخلاق اور کرم سے

چنین است که یکی با ما بنان و نمک موافقت کنید شیخ رضا داد بحکم آنکه
یہ امید ہے کہ ایک بار نان و نمک کی دعوت منظور کی جائے درویش نے منظور کر لی اس سبب سے

اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت
کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ دوسرے دن بادشاہ اسکی تشریف آوری کی تکلیف کے عذر کرنے

عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت
کیلئے گیا۔ عابد اپنی جگہ سے اٹھا اور بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور مہربانی کی اور تعریف کی

چون غائب شد یکی از جماعت پرسید شیخ را که چندین ملاطفت که امروز
جب بادشاہ چلا گیا ایک نے جماعت میں سے پوچھا شیخ سے کہ جس قدر نرمی کہ آج آپ نے

با پادشه کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدے آنکه
بادشاہ سے کی ہے یہ خلاف عادت تھی میں نے کبھی اور نہیں دیکھی درویش بولا یہ تو نے سنا نہیں ہے کہ ایک

یکی از صاحبدلان گفته است
درویش نے کہا ہے

**فرد**

هر کرا بر سماط بنشستی — واجب آمد بخدمتش برخاست
تو جس کے دسترخوان پر بیٹھا — اسکی تعظیم کے واسطے اٹھنا ضروری ہے

ف سماط بنشستی کی بجائے بعض نسخوں میں بنشانی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ معتبر نسخوں میں بنشستی ہی پایا جاتا ہے۔ ۱۲
عبد الباری آسی

## مثنوی

گوش تواند کہ ہمہ عمر وی
کان کے لئے یہ بات ممکن ہے کہ تمام عمر
نشنود آواز دف و چنگ و نی
آواز دف اور چنگ اور بانسری کی نہ سنے

دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ
آنکھ باغ کی سیر بغیر صبر کر سکتی ہے
بی گل و نسرین بسر آرد دماغ
گلاب اور سیوتی کے بغیر دماغ بسر کر سکتا ہے

گر نبود بالش آگندہ پر
اگر پروں کا بھرا ہوا تکیہ نہ ہو
خواب توان کرد حجر زیر سر
تو پتھر سر کے نیچے رکھ کر سو سکتے ہیں

ور نبود دلبرِ ہمخوابہ پیش
اور اگر پاس سونے والا معشوق موجود نہ ہو
دست توان کرد در آغوش خویش
تو اپنی بغل میں ہاتھ دے کر رات گزاری جا سکتی ہے

وین شکم بی ہنر[۱] پیچ پیچ
اور یہ بے ہنر اور پیچدار پیٹ
صبر ندارد کہ بسازد بہیچ
صبر نہیں کر سکتا کہ بیکار گزر کرے

## باب چہارم در فوائدِ خاموشی
چوتھا باب چپ رہنے کے فائدوں کے بیان میں

**حکایت** یکی را از دوستان گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن
میں نے اپنے ایک دوست سے کہا مجھے بات نہ کرنا اسواسطے
اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد
پسند آیا ہے کہ اکثر اوقات بات کرنے میں اچھی بری بات کرنے کا اتفاق پڑتا ہے
و دیدۂ دشمنان جز بر بدی نمی آید گفت ای برادر دشمن آن بہ کہ
اور دشمنوں کی نگاہ سوائے بدی کے نہیں پڑتی - کہا اے بھائی دشمن وہی اچھا ہے کہ اچھائی
نیکی نہ بیند
پر نگاہ نہ ڈالے

[۱] بی ہنر پیچ پیچ یعنی وہ پیٹ جس میں پیچدار آنتیں وغیرہ ہیں۔ بعض شارحین نے پیچ پیچ بمعنی دغاباز اور مکار کے لکھا ہے۔ ۱۲۰

**شعر** وَاَخُو الْعَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ — اِلَّا وَیَلْمِزُہٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ

اور دشمنی کرنے والا کسی نیک پر نہیں گزرتا — مگر یہ کہ اشاروں سے اسکو جھوٹا اور فسادی بتاتا ہے

**شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبی ست — گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست

ہنر دشمن کی نگاہ میں ایک بہت بڑا عیب ہے — سعدی پھول ہے اور دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا معلوم ہوتا ہے

**بیت** نور گیتی فروز چشمۂ ہور — زشت باشد بچشم موشک کور

دنیا کے روشن کرنے والے آفتاب کا نور — چھچھوندر کی آنکھ میں بُرا معلوم ہوتا ہے

**حکایت** بازرگانی را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید

ایک سوداگر کو ہزار اشرفیوں کا نقصان ہوا لڑکے سے کہا تجھے کسی شخص

کہ با کسی این سخن درمیان نہی گفت ای پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید

سے اس بات کا ذکر کرنا نہ چاہیے لڑکا بولا والد صاحب جو آپ حکم دیں درست ہے میں نہ کہونگا لیکن

کہ مرا بر فائدہ این مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان داشتن چیست گفت

چاہیئے کہ مجھے اس کے فائدے سمجھا دیجئے کہ چھپانے میں کیا مصلحت ہے کہا اس لئے کہ

تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ **شعر**

مصیبت دوہری نہ ہو جائے ایک مال کا نقصان دوسرے پڑوسی کی خوشی

مگو اندہ خویش با دشمنان — کہ لاحول گویند شادی کنان

اپنا غم دشمنوں سے نہ کہہ — کہ خوشی کرتے ہوئے لاحول پڑھینگے

**حکایت** جوانی خردمند از فنون فضائل حظی وافر داشت و طبعی

ایک عقلمند جوان طرح طرح کے فضیلتوں کے فنون میں کافی معلومات رکھتا

نافر چنانکہ در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستی باری پدرش

تھا اور طبیعت نفرت کرنے والی چنانچہ عقلمندوں کی محفلوں میں بیٹھتا تھا اور زبان سے بات نہ کہتا ایک بار

گفت ای پسر تو نیز آنچہ دانی بگوی گفت ترسم از آنچہ ندانم بپرسند

باپ نے اس سے کہا کہ بیٹا تجھے جو کچھ آتا ہے تو بھی کہہ وہ کہنے لگا مجھے یہ ڈر معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ میں نہیں

و شرمساری برم

جانتا وہ پوچھ بیٹھیں اور مجھے شرمندگی ہو

## قطعہ

آن شنیدی کہ صوفئی میکوفت
تو نے وہ سنا ہے کہ ایک صوفی

زیر نعلین خویش میخی چند
اپنی جوتیوں کے تلے میں نعل لگا رہا تھا

آستینش گرفت سرہنگی
ایک سپاہی نے اُس کی آستین پکڑ لی

کہ بیا نعل بر ستورم بند
کہ میرے گھوڑے کے نعل جڑ دے

## فرد

نگفتہ ندارد کسی با تو کار
بغیر بولے کوئی تجھ سے کام نہ رکھے گا

ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
مگر جب تو نے کوئی بات کہی تو اُس کی دلیل بیان کر

## حکایت

عالمی معتبر را مناظرہ افتاد با یکی از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدۃ
ایک بڑے عالم کا ایک ملحد سے کہ خدا ہر ایک پر اُن میں سے لعنت
و بحجت با او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا
کرے مباحثہ ہوا اور دلائل میں اس سے جیت نہ سکا عاجز ہوگیا اور لوٹ آیا کسی نے کہا کہ آپ کو
با چندین فضل و ادب کہ داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من
علم و ادب میں اتنا دخل ہے اور ایک ملحد کو دلیل نہ دے سکے کہا میرا علم قرآن
قرآنست و حدیث و گفتار مشائخ و او بدینہا معتقد نیست و نمی شنود
اور حدیث اور بزرگوں کے اقوال میں ہے اور وہ ان باتوں کو نہ مانتا ہے اور نہ سنتا ہے
مرا شنیدن کفر او بچہ کار آید
پھر اس کی کفر کی باتیں سننا میرے کس کام آئے گا

## بیت

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
وہ شخص جس سے قرآن و حدیث بیان کر کے بھی تو نہ چھوٹے

آنست جوابش کہ جوابش ندہی
تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُسے جواب نہ دے

## حکایت

جالینوس ابلہی را دید دست در گریبان دانشمندی زدہ و
جالینوس نے ایک بیوقوف کو ایک عقلمند کے گریبان میں ہاتھ ڈالے دیکھا کہ بے عزتی

---

ملاحدہ ملحد کی جمع ہے - بیدین - کافر ١٢-
جالینوس یونان کے ایک مشہور طبیب و حکیم کا نام ہے ١٢

عبدالباری آسی

بیحرمتے ہمیکرد گفت اگر این دانا بودی کار او بنادانان بدینجا نرسیدی مثنوی

کر رہا تھا جالینوس نے کہا اگر یہ عقلمند ہوتا تو بیوقوفوں سے اسکا کام پڑکے یہانتک معاملہ نہ پہنچتا

دو عاقل را نباشد کین و پیکار
دو عقلمندوں میں کینہ اور لڑائی نہیں ہوتی

نہ دانائی ستیزد با سبکسار
اور نہ ایک عقلمند بیوقوف سے اُلجھتا ہے

اگر نادان بوحشت سخت گوید
اگر بیوقوف دیوانگی کی حالت میں سخت سست کہے

خردمندش بنرمی دلی بجوید
تو عقلمند نرمی سے اسکی دلجوئی کرتا ہے

دو صاحبدل نگہدارند موئی[1]
دو عقلمند ایک بال کی حفاظت کر سکتے ہیں

همیدون سرکشی و آزرم جوئی
اسیطرح ایک سرکش اور ایک صلح پسند آدمی بھی

وگر از ہر دو جانب جاہلانند
اور جو دونوں طرف جاہل ہیں

اگر زنجیر باشد بگسلانند
اگر زنجیر ہوگی تو اس کو بھی توڑ ڈالیں گے

یکی را زشتخوئے داد دشنام
ایک آدمی کو ایک بُری عادت والے نے گالی دی

تحمل کرد و گفت ای نیکفرجام
اُسنے برداشت کی اور کہا کہ اے نیک انجام

بتر زانم کہ خواہی گفت آنی
میں اُس سے زیادہ بُرا ہوں جو تو کہے کہ تو وہ ہے

کہ دانم عیب من چون من ندانی
کہ میں جانتا ہوں کہ میرے عیب تو میری طرح نہیں جانتا

## حکایت

سحبان وائل[2] را در فصاحت بی نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ
سحبان وائل کو فصاحت میں لوگوں نے بے مثل تسلیم کیا ہے اس سبب سے
سالی بر سر جمعی سخن گفتی کہ لفظی مکرر نکردی و اگر ہمان اتفاق افتادی بعبارت
کہ ایک سال تک ایک مجمع میں کوئی ایسی گفتگو نہیں کرتا تھا جس میں کوئی لفظ مکرر آئے اگر ایسا ہی اتفاق ہوتا تو وہ
دیگر بگفتی و از جملۂ ادب ندمای حضرت ملوک یکی اینست مثنوی
بات دوسرے لفظوں میں کہتا تھا اور بادشاہ کے مصاحبوں کے ادبوں میں سے ایک ادب یہ بھی ہے

سخن گرچہ دلبند و شیرین بود
بات اگرچہ دلپسند اور شیریں ہو

سزاوار تصدیق و تحسین بود
اور تعریف اور تصدیق کے قابل ہو

[1] مراد یہ کہ اگر دو عقلمند آدمی ہیں تو ایک بال کی بھی محافظت کر سکتے ہیں یعنی ان میں ادنی سی کشاکش بھی پیدا نہیں ہو سکتی ۱۲ [2] سحبان بن وائل ایک شخص کا نام جو نہایت فصیح و بلیغ تھا ۱۲

چو یکبار گفتی مگو باز پس — که حلوا چو یکبار خوردند و بس[۵۱]

مگر جب تو نے ایک بار کہدی تو دوبارہ نہ کہ — کیوں کہ حلوا ایکمرتبہ کھالیا تو وہ کافی ہے

## حکایت

یکی را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود

میں نے حکیموں میں سے ایک کو سنا کہ یہ کہہ رہا تھا کہ ہرگز کسی نے اپنی جہالت

اقرار نکردہ است مگر آن کس کہ چون دیگری در سخن باشد ہمچنان تمام

کا اپنے منہ سے اقرار نہیں کیا ہے مگر اُس آدمی نے کہ جب دوسرا آدمی بات کررہا ہو اور ابھی بات پوری

ناگفتہ سخن آغاز کند

## مثنوی

نہ کہہ چکا ہو کہ یہ بات شروع کردے

سخن را سر است ای خردمند و بن — میاور سخن در میان سخن

اے عقلمند بات کا اول اور آخر ہوتا ہے — بات کے درمیان بات نہ چھیڑ

خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش — نگوید سخن تا نہ بیند خموش

عقل اور تدبیر اور ہوش والا آدمی — اس وقت تک بات نہیں کہتا جب تک دوسرے کو خاموش نہیں دیکھتا

## حکایت

تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی[۵۲] را کہ سلطان

سلطان محمود کے چند غلاموں نے حسن میمندی سے پوچھا کہ آج بادشاہ

امروز چہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند

نے فلان مصلحت کے بارے میں تجھ سے کیا کہا ہے اُسنے کہا کہ تمسے بھی وہ بات چھپی نہ رہیگی

گفتند انچہ با تو گوید بامثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند

وہ بولے جو کچھ تجھسے کہتا ہے ہم لوگوں سے اسکا کہنا ٹھیک نہیں سمجھتا اُسنے جواب دیا اس بھروسے پر کہ وہ

کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید

## بیت

جانتا ہے کہ میں افشا نہ کرونگا پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو

نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل سخن — بسرّ شاہ سر خویشتن نشاید باخت

بات کہنے والا جو بادشاہ کی بات سنے کہہ نہیں دیتا — بادشاہ کا راز ظاہر کرکے اپنا سر برباد نہ کرنا چاہیئے

۵۱ حلوا میٹھی چیز۔ لیکن یہان ہر مرغوب طبع شے کے معنے میں آیا ہے ۱۲۔

۵۲ حسن سلطان محمود غزنوی کے وزیر کا نام ہے میمند ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات غزنین مین واقع ہے ۱۲

عبد الباری آسی

**حکایت** در عقد بیع سرائی متردد بودم جهودی گفت بخر که من از
میں ایک مکان خریدنے کی فکر میں تھا ایک یہودی نے کہا خرید لے کیونکہ میں
کدخدایان این محلتم وصف این خانه چنانکه هست از من پرس هیچ عیبی ندا(رد)
اسی محلہ کا رہنے والا ہوں اور اس مکان کی حالت جو کچھ ہے مجھ سے پوچھ اس مکان میں کوئی عیب نہیں۔
گفتم بجز آنکه تو همسایهٔ من باشی **قطعه**
میں نے کہا سوائے اسکے کہ تو میرا ہمسایہ ہوگا

| | | |
|---|---|---|
| خانهٔ را که چون تو همسایه ست<br>جس گھر کا تجھ سا پڑوسی ہو<br>لیکن امیدوار باید بود<br>لیکن امیدوار رہنا چاہیئے | | ده درم سیم کم عیار ارزد<br>دس درم چاندی اُسکی قیمت کھوٹی ملے گی<br>که پس از مرگ تو هزار ارزد<br>تیرے مرنے کے بعد ہزار درم کو [illegible] |

**حکایت** یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنا گفت فرمود
ایک شاعر چوروں کے سردار کے سامنے گیا اور تعریف کی اُسے حکم دیا
تا جامه اش برکنند و از ده بدر کنند مسکین برهنه بسرما میرفت سگان در
کہ اُس کے کپڑے اتارلیں اور گاؤں سے نکال دیں غریب جاڑے میں چلا جارہا تھا کتے
قفای وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگان را دفع کند زمین
اُس کے پیچھے پڑ گئے اُسنے چاہا کہ ایک پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھگائے
یخ بسته بود عاجز شد و گفت این چه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده
زمین پر برف جم رہی تھی عاجز ہوگیا اور بولا کہ یہ کیسے حرامزادے لوگ ہیں کمبختوں نے کتوں کو تو کھول دیا ہے
اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید و بشنید و بخندید و گفت
اور پتھروں کو باندھ دیا ہے چوروں کے سردار نے کھڑکی سے دیکھا اور یہ بات سنی ہنسا اور بولا
اے حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود می خواهم اگر انعام فرمائے
عقلمند آدمی مجھ سے کچھ مانگ شاعر بولا میں اپنے کپڑے چاہتا ہوں اگر آپ عطا فرمادیں

**مصرع** رضینا من نوالک بالرحیل
ہم آپکی بخشش میں سے بس کوچ ہی کو پسند کرتے ہیں

## بیت

| | |
|---|---|
| امیدوار بود آدمی بخیر کسان<br>آدمی لوگون سے بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے | مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان<br>مجھے آپ سے بھلائی کی امید نہیں بس بدی نہ کیجئے |

سالار دزدان را بر ور حمت آمد جامۂ او باز داد و قبائے پوستینی بران
چوروں کے سردار کو اسپر رحم آگیا اور اس کے کپڑے اُسے دیدیے اور ایک خلعت پوستین کا اسپر زیادہ کردیا

مزید کرد و درمے چند
اور کچھ درم بھی دے

**حکایت** منجمی بخانہ درآمد مرد بیگانہ دید با زن او باہم نشستہ دشنام
ایک نجومی اپنے گھر میں آیا ایک غیر مرد کو دیکھا کہ اسکی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا ہے
داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلی
اُسنے گالیاں دین اور سخت باتین کہین اور دونون گتھ گئے ایک شور و غوغا ہونے لگا۔ ایک عقلمند کو
برین واقف گشت گفت **شعر**
اس واقعہ کی خبر ہوئی بولا

| | |
|---|---|
| تو بر اوج فلک چہ دانی چیست<br>تو کیا سمجھ سکتا ہے کہ آسمان کی بلندی پر کیا ہے | چون ندانی کہ در سرای تو کیست<br>جب تجھے یہی نہیں معلوم کہ تیرے گھر میں کون ہے |

**حکایت** خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتی و فریاد
ایک بدآواز خطبہ پڑھنے والا اپنے آپ کو خوش آواز جانتا تھا اور
بیفائدہ برداشتی گفتی نعیب غراب البین در پردۂ الحان اوست یا آیۂ
فضول شور مچایا کرتا تھا گویا جدائی ڈالنے والے کوے کی آواز اُس کی لحن کے پردے میں چھپی تھی یا آیت

**شعر** اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شان اوست
یقینی بہت بُری آوازوں میں سے اسکی شان میں ہے

ـــہ نعیب ۔ بروزن حبیب کوے کی آواز ۱۲ ـــہ غراب ایک قسم کا کوا کہ اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں ۔ غراب البین ۔ یعنی جدائی کا کوا اسواسطے کہتے ہین کہ عرب جاہلیت کا خیال وعقیدہ تھا کہ جب آدمی گھر سے نکلے اور وہ کوا نظر پڑے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ اس میں اور اُسکے مطلوب میں جدائی واقع ہوگی ۔ ۱۲

اِذَا نَهَقَ الْخَطِیْبُ اَبُو الْفَوَارِسِ[1] — لَهٗ صَوْتٌ یَهُدُّ اِصْطَخْرَ فَارِسِ[2]

جب گدھے کی طرح چیختا ہے خطیب ابو الفوارس — اُسکی ایسی آواز ہے کہ فارس کے اصطخر قلعہ کو گرادیتی ہے

مردم قریه بعلت جاهی که داشت بلیتش رامی کشیدند و اذیتش را مصلحت
گانوں کے لوگ اس مرتبہ کے سبب سے جو اسکو حاصل تھا اس کی بلاؤنکو سہتے تھے اور اسکی تکلیف دہی مصلحت

نمی دیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت باری
نہ جانتے تھے یہانتک کہ اس ولایت کے خطیبوں میں سے جو اس کے ساتھ خفیہ طور پر عداوت رکھتا تھا ایک بار

بپرسیدن او آمده بود گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت
اُسے پوچھنے کیلئے آیا تھا - بولا کہ تیرے متعلق میں نے ایک خواب دیکھا ہے خدا خیر کرے کہا تونے

چنان دیدم که ترا آواز خوش ست و مردمان از انفاس تو در راحت
کیا خواب دیکھا ہے کہا مینے ایسا دیکھا ہے کہ تیری آواز اچھی ہے اور سب لوگ تیری ذات سے آرام میں ہیں

خطیب اندرین لختی بیندیشید و گفت جزاک اللّٰه این چه مبارک
خطیب نے اسبارہ میں تھوڑی دیر غور کیا اور کہا خدا تجھے جزا دے یہ کیسا عمدہ

خوابیست که دیدی که مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد که آواز ناخوش
خواب ہے جو تونے دیکھا ہے کہ مجھے میرے عیب پر تونے مطلع کردیا ہے معلوم ہوا کہ میری آواز

دارم و خلق از بلند خواندن من در رنجند عهد کردم که ازین پس خطبه نگویم
بُری ہے اور لوگ میرے زور سے خطبہ پڑھنے سے تکلیف میں ہیں مین نے عہد کرلیا ہے کہ اسکے بعد میں خطبہ

مگر باهستگی
آہستگی ہی سے پڑھونگا جب پڑھونگا

**قطعه**

از صحبت دوستی[3] برنجم — کاخلاق بدم حسن نماید
میں اس دوست کی صحبت سے رنجیدہ ہوں — کہ میری بُری عادتوں کو اچھا ظاہر کرے

عیبم هنر و کمال بیند — خارم گل و یاسمن نماید
میرے عیب کو ہنر اور کمال سمجھے — میرے کانٹے کو گلاب اور چنبیلی بتائے

[1] ابو الفوارس اس خطیب کی کنیت تھی ۱۲ [2] اصطخر اور اصطرخ فارس کا ایک قلعہ ۱۲ -
[3] دوستی کے بجائے بعض نسخوں میں دوستان ہے ۱۲ - (عبد الباری آسی)

| | |
|---|---|
| **فرد** **گو دشمن شوخ چشم ناپاک** | **تا عیب مرا بمن نماید** |
| وہ دشمن بیحیا اور نڈر کتاں ہے | تاکہ میرا عیب مجھے بتاوے |
| **آنکس کہ عیبش نگویند پیش** | **ہنر داند از جاہلی عیب خویش** |
| وہ شخص جسکے سامنے اسکا عیب نہین کہتے | وہ جہالت کیوجہ سے اپنے عیب کو ہنر جانتا ہے |

**حکایت** یکی در مسجد سلہ بطوع بانگ نماز گفتی باداییکہ مستمعان را ازو
ایک شخص مسجد مین نہایت رغبت کے ساتھ اذان کہتا تھا اسطرح سے کہ سننے والون کو
نفرت بودی و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش
اس سے نفرت ہوتی تھی اور مسجد کا متولی ایک باانصاف نیک عادت امیر تھا وہ اُس موذن کو یہ نہین چاہتا
کہ دل آزردہ گردد گفت ای جوانمرد این مسجد را موذنان قدیمی اند کہ ہر یکی از
تھا کہ رنجیدہ ہو کہا اے نیک بخت خاص اس مسجد کے لئے قدیمی موذن مقرر ہین کہ اُن میں سے ہر
ایشانرا پنج دینار مرتب داشتہ ام ترا دہ دینار میدہم تا جای دیگر روی
ایک کے لئے مین پانچ دینار مقرر کئے ہوئے ہون تجھے مین دس دینار دیتا ہون تاکہ تو اور کسی جگہ چلا جائے
برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری پیش امیر باز آمد و گفت
یہ بات دونون مین طے ہو گئی مدت کے بعد ایک راستہ مین پھر امیر سے سامنا ہوا اور بولا کہ
ای خداوند بر من حیف کردی کہ بدہ دینار از ان بقعہ ام بیرون کردی
خداوند نعمت آپ نے میرے اوپر ظلم کیا کہ دس دینار کے بدلے مجھے آپنے اسجگہ سے باہر نکال دیا کیونکہ
کہ آنجا رفتہ ام بست دینارم میدہند کہ جاے دیگر روم قبول نمیکنم
اب مین جہاں گیا ہون بیس دینار دیتے ہین کہ مین دوسری جگہ چلا جاؤن اور مین ان کو قبول ہی نہین کرتا
امیر بخندید و گفت زنہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند **شعر**
ہون امیر ہنسا اور بولا ہرگز نہ لینا کہ پچاس دینار دینے پر رضامند ہو جائین گے ۔

| | |
|---|---|
| **بتیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل** | **چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل** |
| بسولے سے پتھر کے اوپر کی مٹی کوئی اسطرح نہین چھڑاتا | جیسے کہ تیری سخت آواز دل کو چھیلتی ہے |

سلہ بعض نسخون میں مسجد سنجاریہ ہے اور ابراہیمی مین سنجار قلعہ سنجر شاہ کا نام ہے جو موصل کے قریب ہے یہی سلطان سنجر کا مولد ہے ۱۲
عبدالباری آسی

**حکایت** ناخوش آوازی ببانگ بلند قرآن خواندے صاحبدلی
ایک بد آواز آدمی بلند آوازی سے قرآن شریف پڑھا کرتا تھا ایک خوش مزاج
روزی برو بگذشت و گفت ترا مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس
ایک دن اس کی طرف سے گزرا اور کہنے لگا کہ تیری تنخواہ کتنی ہے بولا کچھ نہیں کہا پھر اپنے
این زحمت بخود چرا می دہی گفت از بہر خدا می خوانم گفت از بہر خدا
آپ کو تو اتنی تکلیف کیوں دیتا ہے کہا مین خدا کے لئے پڑھتا ہون وہ بولا خدا کے لئے پھر
مخوان

**بیت**

مخوان ... نہ پڑھنا

| | |
|---|---|
| گر تو قرآن بدین نمط خوانی<br>اگر تو قرآن اس طریقہ سے پڑھیگا | ببری رونق مسلمانی<br>تو اسلام کی رونق کو اُڑا دے گا |

# باب پنجم در عشق و جوانی

پانچوان باب عشق اور جوانی کی باتون کے بیان مین

**حکایت** حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بندۂ
حسن میمندی سے لوگون نے کہا سلطان محمود کے پاس اسقدر خوبصورت غلام
صاحب جمال دارد کہ ہر یکی بدیع جہانی اند چگونہ افتادست کہ با ہیچ
موجود ہین کہ جنمین سے ہر ایک دنیا کا ایک عجیب تحفہ ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ بادشاہ
کدام از ایشان میلے و محبتے ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادت حسنی ندارد
اُن مین سے کسی کے ساتھ رغبت اور محبت نہیں رکھتا جتنا کہ ایاز کے ساتھ باوجود اسکے کہ ایاز کوئی زیادہ
گفت ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید **قطعہ**
حسین نہین ہے حسن میمندی نے کہا جو کوئی کہ دل میں اُتر جاتا ہے آنکھ میں اچھا معلوم ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| کسی بدیدۂ انکار گر نگاہ کند<br>اگر کوئی شخص مخالفت کی نگاہ سے دیکھے | نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی<br>تو یوسف کی صورت بھی خراب بتائے گا |
| دگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو<br>اور اگر عقیدت کی نظر سے شیطان کو دیکھے | فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی<br>تو نگاہ محبوبی میں وہ اس کو فرشتہ معلوم ہوگا |

## مثنوی

| | |
|---|---|
| هر که سلطان مرید او باشد | گر همه بد کند نکو باشد |
| وہ شخص کہ بادشاہ اسکا ارادت مند ہو | اگر وہ تمام برے کام کرے تو اچھے شمار کئے جائینگے |
| وانکه را بادشه بیندازد | کسش از خیل خانه ننوازد |
| اور جس کو بادشاہ نگاہ سے گرا دے | کوئی اسپر خاندان والوں میں سے بھی مہربانی نکرے گا |

**حکایت** گویند خواجہ را بندۂ نادر الحسن بود بادی بسبیل مودت
کہتے ہیں کہ ایک سردار کے پاس ایک خوب صورت غلام تھا اُسپر بسبیل دوستی
و دیانت نظری داشت بایکی از دوستان گفت دریغ این بندۂ من با حسن
اور پرہیزگاری کے اسکی نظر تھی اُسنے اپنے ایک دوست سے کہا افسوس ہے اگر یہ میرا غلام اتنے
و شمائلی کہ دارد اگر زبان درازو بی ادب نبودی چہ خوش بودی گفت
حُسن اور ان اداؤں کے باوجود جو اسمیں موجود ہیں اگر زبان دراز اور بے ادب نہ ہوتا تو کیا اچھی بات ہوتی
ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چون عاشقی و
وہ کہنے لگا کہ بھائی صاحب جب آپ نے دوستی کا اقرار کرلیا تو خدمت کی اُمید نرکھئے کیونکہ جب عاشقی
معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست
اور معشوقی درمیان میں آگئی تو مالکی اور غلامی کا قصہ ختم ہوگیا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| خواجہ با بندۂ پری رخسار | چون در آید ببازی و خندہ |
| مالک خوبصورت غلام کے ساتھ | جب کھیل کود اور ہنسی مذاق کرے |
| چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند | وین کشد بار ناز چون بندہ |
| تو کیا عجب ہے کہ وہ غلام مالک کی طرح حکم کرے | اور یہ ناز کا بوجھ غلام کی طرح اُٹھائے |

## بیت

| | |
|---|---|
| غلام آبکش باید و خشت زن[ل] | بود بندۂ نازنین مشت زن |
| غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانیوالا چاہیئے | کیونکہ نازنین غلام گھونسے مارنیوالا ہوتا ہے |

عبدالباری آسی

ل آب کش اور خشت زن سے مراد محنتی ہے ۱۲

**حکایت** پارسائی را دیدم بمحبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر

میں نے ایک درویش کو دیکھا کہ ایک شخص کی محبت مین پھنسا ہوا تھا نہ صبر کی

نہ یارای گفتار چندانکہ ملامت دیدی و غرامت[۱] کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی

طاقت نہ بات کرنے کی مجال جسقدر ملامت سنتا اور سختیوں کی برداشت کرتا عشق بازی ترک نہ کرتا اور کہتا

**قطعہ**

کوتہ نکنم ز دامنت دست
میں تیرے دامن سے ہاتھ کوتاہ نہ کرونگا
ور خود بزنی بہ تیغ تیزم
چاہے تو مجھے تیز تلوار سے مار ڈالے
بعد از تو ملاذ و ملجائی نیست
تجھے چھوڑ کر میرے لیئے پناہ کی جگہ نہیں ہے
ہم در تو گریزم ار گریزم
میں اگر بھاگوں گا تو تیری ہی طرف بھاگونگا

باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد

ایک مرتبہ مینے اسکو ملامت کی اور کہا تیری عقل نفیس کو کیا ہو گیا کہ تیرا کمینہ نفس غالب آگیا

زمانے بفکرت فرو رفت و گفت

تھوڑی دیر سوچتا رہا اور بولا

**قطعہ**

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند
جہاں کہیں کہ عشق کا بادشاہ آگیا تو
قوت بازوے تقوی را محل
قوت بازو اور پرہیزگاری کی جگہ نہیں رہتی
پاکدامن چون زید بیچارہ
پاکدامن کیونکر رہ سکتا ہے
اوفتادہ تا گریبان در وحل
جو بیچارہ گریبان تک دلدل میں پھنسا ہو

**حکایت** یکے را دل از دست رفتہ بود و ترک جان گفتہ مطمح

ایک شخص کا دل ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور جان سے ہاتھ اٹھائے ہوئے

نظرش جاے خطرناک و مظنہ ہلاک[۲] نہ لقمہ متصور شدے کہ بکام آید

تھا اور جسجگہ پر اس کی نظر پہونچی تھی وہ بڑی خطرناک اور مہلک جگہ تھی خیال نہیں ہوتا تھا نہ ایسا لقمہ تھا کہ حلق تک

یا مرغے کہ بدام افتد

پہنچ جائے گا نہ ایسا جانور جو جال مین پھنس جائے

**بیت**

چو در چشم شاہد نیاید زرت
جب معشوق کی نگاہ میں تیرا روپیہ نہ آئے
زر و خاک یکسان نماید برت
تو روپیہ اور خاک تیری نگاہ مین یکسان ہونگے

[۱] غرامت کے اصل معنے تاوان ہیں اور عوام معنی بدنامی اور ہلاکت عذاب بھی آتا ہے ۱۲ [۲] یعنی وہ جگہ ایسی خطرناک تھی کہ وہاں اس کی جان جانے کا خوف تھا ۱۲

باری نصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن کہ خلقی ہم بدین ہوس کہ

ایک دفعہ اسکو نصیحت کی کہ اس ناممکن خیال سے پرہیز کر ایک خلقت بھی اسی حرص میں جو تجھے ہے

تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت

پھنسی ہوئی ہے اور دل مقید ہے وہ رویا اور یہ شعر پڑھے

**قطعه**

دوستان گو نصیحتم نکنید کہ مرا دیدہ بر ارادت اوست

دوستوں سے کہو کہ مجھے نصیحت نہ کرو کہ میری نظر اسکی خواہش پر ہے

جنگ جویان بزور پنجہ و کتف دشمنان را کشند و خوبان دوست

لڑنے والے لوگ پنجہ اور بازو کے زور سے دشمنوں کو مارتے ہیں اور خوبصورت لوگ دوستوں کو

**ابیات**

شرط مودت نباشد باندیشہ جان دل از مہر جانان برگرفتن

محبت کی شرط یہ نہیں ہے جان کے اندیشے کی وجہ سے معشوق کی محبت دل اٹھانا

تو کہ در بند خویشتن باشی عشقبازی دروغ زن باشی

تو جب کہ اپنی فکر میں رہے گا تیرا عشقبازی کا دعوے جھوٹ ہوگا

گر نشاید بدوست رہ بردن شرط عشق است در طلب مردن

اگر دوست تک پہونچنا ممکن نہ ہو عشق کی شرط ہے دوست کی تلاش میں مرجانا

**فرد**

گر دست رسد کہ آستینش گیرم ورنہ بروم بر آستانش میرم

اگر ممکن ہو تو میں اسکی آستین پکڑ دوں ورنہ جاؤں اور اسکے دروازہ پر مرجاؤں

متعلقانش را کہ نظر در کار او بود و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نہادند

اسکے رشتہ دار جو اس کے کاموں کو دیکھ رہے تھے اور اسکے حال پر مہربانی کرتے تھے انھوں نے اسکو نصیحت کی اور اسکو قید کردیا

**شعر**

دردا کہ طبیب صبر می فرماید وین نفس حریص را شکر می باید

بڑا افسوس ہے کہ حکیم پرہیز بتاتا ہے اور اس حریص نفس کو شکر کی خواہش ہے

**ابیات**

آن شنیدی کہ شاہدی بنہفت با دل از دست دادہ می گفت

تو نے وہ بات سنی ہے کہ ایک معشوق خلوت میں ایک عاشق سے کہہ رہا تھا

تا ترا قدر خویشتن باشد پیش چشمت چہ قدر من باشد

جبتک تجھے اپنی قدر ہوگی تو تیری نظر کے سامنے میری کیا قدر ہوگی

آوردہ اند کہ مرآن پادشاہزادہ را کہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانی بر سر این
کہتے ہین کہ خاص اسی بادشاہ زادے کو جسپر اسکی نظر تھی خبر کی کہ ایک جوان اس میدان مین
میدان مداومت می نماید خوش طبع شیرین زبان سخنہای لطیف می گوید
ہمیشہ آتا ہے وہ خوش مذاق اور شیرین زبان ہے لطیف باتین کہتا ہے اور
و نکتہای بدیع ازو می شنوند چنین معلوم میشود کہ شوری در سر دارد
اچھے اچھے نکتے اس سے سنتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے سر میں سودا بھی ہے
و سوزی در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ دل آویختہ اوست
اور جگر مین سوز بھی ہے اور عاشق سا معلوم ہوتا ہے بادشاہزادہ سمجھ گیا کہ میرا عاشق ہے اور یہ
و این گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب او راند چون دید کہ شاہزادہ بنزدیک
بلا کی گرد اسکی اڑائی ہوئی ہے گھوڑا اُس کی طرف پھیرا جب دیکھا کہ بادشاہزادہ اُس کے پاس
او عزم آمدن دارد بگریست و گفت بیت
آنے کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ رو رو کر یہ شعر پڑھنے لگا

| | |
|---|---|
| آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش<br>جس نے کہ مجھے مارا اور پھر میرے سامنے آیا | مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش<br>شاید کہ اس کے دل کو اپنے بسمل پر رحم آیا |

چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی
جتنی کہ نرمی کی باتیں کیں اور پوچھا کہ تو کیسا ہے کہاں سے آیا ہے اور تیرا نام کیا ہے اور تو کیا کام جانتا ہے
جوان در قعر بحر مودت چنان غرق ماندہ کہ مجال نفس نداشت بیت
جوان محبت کے دریا کی گہرائی میں ایسا ڈوب گیا تھا کہ سانس لینے کی بھی طاقت نہیں تھی۔

| | |
|---|---|
| اگر خود ہفت[1] سبع از بر بخوانی<br>اگر تو قرآن کی ساتوں منزلیں حفظ پڑھ دے | چو آشفتی الف با تا ندانی<br>جب تو عاشق ہو گیا تو الف بے تے بھی یاد نہ رہیگی |

[1] ہفت سبع یعنی قرآن مجید کی سات منزلین جو فمی بشوق سے پیدا ہوتی ہین اور یہ تمام قرآن کی منزلین ہیں۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک دوسرے روز سورہ مائدہ سے سورہ یونس تک تیسرے روز سورہ یونس سے سورہ بنی اسرائیل تک چوتھے روز سورہ بنی اسرائیل سے سورہ شعرا تک پانچوین روز سورہ شعرا سے سورہ صافات تک چھٹے روز سورہ صافات سے سورہ ق تک ساتوین روز سورہ ق سے اخر تک۔ اسی طریقہ سے تلاوت کلام اللہ کیجاتی تھی اور سات دن میں ختم کرتے تھے اور طریقوں سے بھی تلاوت ختم قرآن سات روز میں کیا جاتا تھا بعض نے بتایا ہے کہ ہفت کو سبع کی طرف مضاف کرنا چاہیئے اور ہفت سے ہفت قرات مراد ہے جو سات قاریوں سے منسوب ہے شیفتگی سے مراد تو عاشق ہو جانے

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم انگہ
بادشاہ زادے نے کہا مجھ سے تو کوئی بات کیون نہین کہتا کہ مین خود فقیرونکی جماعت کا آدمی ہون بلکہ اُنکا غلام ہون
بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت
اس وقت محبوب کے محبت کرنے کی قوت سے تلاطم امواج کے درمیان سے سر اُٹھایا اور کہنے لگا

**شعر**

عجبست با وجودت کہ وجود من بماند
تعجب ہے کہ تیرے ہوتے میرا وجود باقی ہے

تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
تو بات کرنے لگے اور مجھ مین بات کی طاقت رہے

این بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد **بیت**
یہ کہا اور چیخ ماری اور جان خدا کو سونپ دی

عجب از کشتہ نباشد بدر خیمۂ دوست
دوست کے خیمے کے دروازے پر کوئی قتل ہو تو کچھ بعید نہیں

عجب از زندہ کہ چون جان بدر آورد سلیم
تعجب تو زندہ کا ہے کہ کیونکر جان بچا لایا

**حکایت** یکی را از متعلمان کمال بہجتی بود و طیب لہجتی و معلم از آنجا کہ
ایک استاد کے شاگردوں مین کوئی شاگرد بہت خوبصورت تھا اور اچھی آواز والا اور استاد چونکہ انسانی
حس بشریت ست با حسن بشرۂ او معاملتی داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکان
حس کا یہ تقاضہ ہے اُس کی خوبصورتی سے ایک قسم کی دلچسپی رکھتا تھا سختی اور تنبیہ جو دوسرے لڑکون پر
دیگر کردے در حق وی روا نداشتی وقتی کہ بخلوتش دریافتے گفتی **قطعہ**
کرتا وہ اُسکے لئے جائز نہین رکھتا تھا جب کہ اس کو تنہائی مین پاتا تو کہتا

نہ آنچنان بتو مشغولم ای بہشتی روے
اے بہشتی صورت مین تیرے ساتھ ایسا مشغول نہین ہون

کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید
کہ اپنی یاد کبھی میرے دل میں آتی ہو

ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم
مجھسے یہ ممکن نہیں کہ تیرے دیکھتے دیکھتے آنکھ بند کرون

گر از مقابلہ بینم کہ تیر می آید
اگرچہ مین یہ دیکھ لون کہ سامنے سے تیر آتا ہے

باری پسرش گفت چندانکہ در آداب درس من نظر می فرمائی در آداب
ایک بار لڑکے نے اس سے کہا جسقدر کہ میرے پڑھانے کے آداب مین تو نظر کرتا ہے میرے اخلاق کے درست
نفسم ہمچنین تامل مے فرمائے تا اگر در اخلاق من ناپسندی بینی کہ مرا آن
کرنے میں بھی اسی طرح تامل کر کہ اگر میری عادتون میں تو کوئی بات ناپسند کرے کہ وہ عادت مجھے اچھی معلوم

پسندیدہ همی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیل آن سعی کنم گفت ای پسر
ہوتی ہو اُس کے بارہ میں مجھے مطلع کردے کہ اس کے بدلنے کی میں کوشش کروں کہا کہ اے بیٹا یہ بات
این سخن از دیگرے پرس کہ آن نظر کہ مرا باتست جز هنر نمی بینم **قطعہ**
اور لوگوں سے دریافت کر کہ جو نظر کہ میری تیرے اوپر ہے اُس سے میں سوائے ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں

| | |
|---|---|
| چشم بداندیش کہ بر کندہ باد | عیب نماید هنرش در نظر |
| دشمن کی آنکھ کہ خدا کرے وہ نکال لی جائے | اُسکی نظر میں ہنر بھی عیب معلوم ہوتے ہیں |
| ور هنری داری و هفتاد عیب | دوست نہ بیند بجز آن یک هنر |
| اور اگر تجھ میں ایک ہنر ہے اور ستر عیب ہیں | دوست سوائے اس ایک ہنر کے نہیں دیکھتا |

**حکایت** شبی یاد دارم کہ یار عزیزم از در درآمد چنان بیخود از جای
مجھے ایک رات کی بات یاد ہے کہ میرا پیارا دوست دروازے سے آیا میں ایسا دیوانہ ہوکر
برجستم کہ چراغم باستین کشتہ شد **شعر**
اپنی جگہ سے اُٹھا کہ چراغ میری آستین سے بجھ گیا

| | |
|---|---|
| سَرَیٰ طَیْفُ مَنْ یَّجْلُو بِطَلْعَتِہِ الدُّجیٰ | فَقُلْتُ لَہٗ اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبَا |
| رات کو اس شخص کا خیال آیا جو اپنی صورت سے تاریکی کو روشن کرتا ہے | زمین نے اس سے خوش آمدید اور مرحبا کہا |

بنشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بدو معنی
دو بیٹھا اور غصہ شروع کیا کہ جیسے ہی تو نے مجھے دیکھا چراغ بجھا دیا ایسا کیوں کیا میں نے کہا دو وجہ
یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد و دیگر آنکہ این بیتم بخاطر گذشت **قطعہ**
سے ایک یوں کہ میں نے خیال کیا کہ دن نکل آیا اور دوسرے یہ کہ یہ شعر میرے خیال میں آیا

| | |
|---|---|
| چون گرانے بہ پیش شمع آید | خیزش اندر میان جمع بکش |
| جب کوئی بدصورت شمع کے سامنے آئے | اُٹھ اور اسکو محفل میں مار ڈال |
| ور شکر خندہ ایست شیرین لب | آستینش بگیر و شمع بکش |
| اور اگر کوئی ہنسمکھ شیرین لب ہے | تو اس کی آستین پکڑ اور شمع کو بجھا |

**حکایت** یکی دوستی را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم
ایک شخص نے ایک دوست سے جسے مدتوں نہ دیکھا تھا کہا کہ تو کہاں ہے کہ میں مشتاق تھا

## گفت مشتاقی بہ کہ ملولی مثنوی

کہا مشتاق رہنا سیر ہو کر اکتانے سے اچھا ہے

| | |
|---|---|
| دیر آمدی اے نگار سر مست | زودت ندہیم دامن از دست |
| اے سرمست معشوق تو دیر میں آیا ہے | میں تیرا دامن جلد ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا |
| معشوقہ کہ دیر دیر بیند | آخر نہ ازانکہ سیر بیند |
| معشوق کو کہ دیر دیر میں دیکھے | آخر اس سے بہتر ہے کہ جی بھر کر دیکھے |

**لطیفہ** شاہدی کہ با رفیقان آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادت خالی نباشد **بیت**

جو معشوق کہ دوستوں کے ساتھ آئے ظلم کرنے کے لئے آیا ہے اسواسطے کہ غیرت اور مخالفت سے خالی نہوگا

| | |
|---|---|
| اِذَا جِئْتَنِي فِي رُفْقَةٍ لِتَزُوْرَنِي | وَاِنْ جِئْتَ فِي صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ |
| جب کہ تو رقیبوں کے ساتھ مجھ سے ملنے آیا ہے | تو اگر صلح کے لئے بھی آیا ہے تو تو دشمن ہے |
| **قطعہ** بیکنفس کہ در آمیخت یار با اغیار | بسی نماند کہ غیرت وجود من بکشد |
| ایک لحظہ کے لئے اگر یار غیر کے ساتھ ملا | بہت وقت باقی نہیں ہے کہ غیرت میرے وجود کو ختم کردے |
| بخندہ گفت کہ من شمع جمعم ای سعدی | مرا ازان چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد |
| اُسنے ہنسکر کہا کہ میں اے سعدی محفل کی شمع ہوں | مجھے اسکی کیا پروا کہ پروانہ اپنے آپ کو ہلاک کردے |

**حکایت** یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستی چون دو مغز بادام در پوستی صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ

مجھے یاد ہے کہ اگلے زمانے میں ہم اور ایک دوست ایسے ملے ہوئے رہتے تھے جیسے کہ بادام کی دو گریاں ایک پوست میں۔ یکایک دونوں کو علیحدہ رہنے کا اتفاق پڑا۔ مدت کے بعد جبکہ واپس آیا خفگی شروع کی کہ اس زمانہ میں تو نے کوئی قاصد نہیں بھیجا میں نے کہا مجھے رشک آیا کہ قاصد کی

دیدۂ قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم

نظر تیرے جمال سے روشن ہو اور میں محروم رہوں

**قطعہ** یار دیرینہ مرا گو بزبان توبہ مدہ
قدیم دوست کو کہنے مجھے زبان سے توبہ نہ دلاؤ
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند
مجھے رشک آتا ہے کہ کوئی تجھے جی بھر کر دیکھے

کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
کیونکہ مجھے تلوار کے باوجود بھی توبہ نہیں ہو سکتی
باز گویم کہ کسی سیر نخواہد بودن
پھر میں یہ بھی دعویٰ کرونگا کہ کوئی تجھے دیکھنے سے سیر نہیں ہو سکتا

**حکایت** دانشمندی را دیدم کہ بہ کسی مبتلا شدہ و رازش از پردہ برملا
میں نے ایک عقلمند آدمی کو دیکھا کہ وہ کسی پر عاشق ہوگیا تھا اور اس کا بھید
افتادہ جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردے بارے بہ لطافتش گفتم
کھل گیا تھا بہت ظلم اُٹھاتا تھا اور بے انتہا برداشت کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے اس سے نرمی کیساتھ
دانم کہ ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس باوجود
کہا مجھے یقین ہے کہ تیری اس محبوب کی محبت میں کوئی غرض نفسانی نہیں اور محبت کی بنیاد کسی گناہ پر قائم نہیں پس
چنین معنی لائق قدر علما نباشد خود را متہم گردانیدن و جور بی ادبان بردن
باوجود اس بات کے عالموں کی عزت کے مطابق یہ بات نہیں ہوتی کہ اپنے آپ کو تہمت لگوائیں اور بے ادبوں کے ظلم
گفت ای یار دست عتابم از دامن بدار کہ بارہا درین مصلحت کہ تو مینی اندیشہ
سہیں کہنے لگا اے یار میرے دامن سے غصہ کا ہاتھ کوتاہ کر کہ کتنی ہی بار اس مصلحت میں جو تو نے سوچی ہے میں نے بھی
کردم صبرم بر جفای او سہل ترہمی نماید از نادیدن او و حکیمان گویند دل مجاہدت
غور کیا ہے تو مجھے اسکے نہ دیکھنے کے مقابلہ پر اُسکے ظلم پر صبر کرنا آسان معلوم ہوتا ہے اور عقلمندوں کا قول ہے کہ
نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن **مثنوی**
سختی اٹھانے پر دل کو آمادہ کرنا زیادہ آسان ہے کہ بہ مقابلہ دیکھنے سے آنکھیں بند کرنے کے

ہر کہ دل پیش دلبری دارد
جو شخص کہ دل کسی محبوب سے لگائے ہوئے ہے
آہو پالہنگ در گردن
وہ ہرن جسکی گردن میں باگڈور پڑی ہے

ریشش[1] در دست دیگری دارد
اس کی داڑھی دوسرے کے ہاتھ میں ہے
نتواند بخویشتن رفتن
وہ اپنے اختیار اور ارادے سے نہیں چلسکتا

[1] ریش در دست دیگراں دارد الخ یعنی اسکے بے آبرو ہونے کا ہر طرح احتمال ہے ۱۲-

آنکہ بی او بسر نشاید برد
وہ شخص جسکے بغیر گذر نہیں ہو سکتی

گر جفائی کند بباید برد
اگر وہ کوئی ظلم کرے تو اس کو برداشت کرنا چاہیے

روزی از دوست گفتمش زنہار
ایک روز مین نے دوست سے اسکے ظلم سے پناہ مانگی

چند ازان روز گفتم استغفار
اس روز سے کتنی ہی بار توبہ کر چکا ہون

نکند دوست زینہار از دوست
دوست دوست سے پناہ نہیں مانگتا

دل نہادم بدانچہ خاطر اوست
مجبورا مین اسکی مرضی پر راضی ہو گیا ہون

گر بہ لطفم بنزد خود خواند
چاہے وہ مہربانی کرکے مجھے اپنے پاس بلائے

ور بقہرم براند او داند
اور چاہے غصہ کرکے مجھے بھگا دے وہ جانے

**حکایت** در عنفوان جوانی چنانکہ افتد و دانی باشاہدے سری و سری
شروع جوانی کے زمانے مین جیسے اتفاقات ہوتے ہیں اور وہ تمھین خود معلوم ہیں میں ایک معشوق
داشتم بحکم آنکہ حلقی داشت طیب الاداء و خلقی کالبدر فی الدجی **بیت**
سے محبت اور راز داری رکھتا تھا۔ اس سبب سے کہ اس کی نہایت عمدہ آواز تھی اور صورت ایسی تھی جیسے گھٹا مین چاند

آنکہ نبات عارضش آب حیات میخورد
وہ کہ جسکے رخسار کا سبزہ آبحیات سے سینچا جاتا ہے

در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد
جو شخص مصری کھاتا ہے وہ اسکے شیرین ہونٹوں کو تکتا ہے

اتفاقاً خلاف طبع از وی حرکتی بدیدم کہ ناپسندیدم دامن از و بر کشیدم
اتفاقاً طبیعت کے خلاف مین نے اس کی ایک بات دیکھی کہ مجھے بری معلوم ہوئی مین اس سے علیحدہ ہو گیا

و مہرہ برچیدم و گفتم **بیت**
اور قطع تعلق کر لیا اور یہ کہا

برو ہر چہ می بایدت پیش گیر
جا جو تیرا جی چاہے وہ کام کر

سر ما نداری سر خویش گیر
جب تجھے ہمارا خیال نہیں تو اپنی راہ پکڑ

شنیدم کہ ہمی رفت و می گفت **بیت**
مینے سنا کہ وہ جا رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد
چمگادڑ اگر آفتاب کا وصل نہیں چاہتی

رونق بازار آفتاب نکاہد
تو آفتاب کے بازار کی رونق نہیں گھٹ سکتی

لہ یعنی مجھے اس بات سے شرمندگی ہے کہ مینے دوست کے ظلم سے کیوں پناہ مانگی ۱۲ عبد الباری آسی

**شعر**

این بگفت و سفر کرد و پریشانی او در من اثر

یہ کہہ کے چلا گیا اور اسکی پریشانی کا مجھ پر اثر پڑا

**شعر**

فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءُ جَاهِلٌ — بِقَدْرِ لَذِيذِ الْعَيْشِ قَبْلَ الْمَصَائِبِ

مینے وصل کے زمانے کو کھو دیا اور آدمی — عیش کی لذتین مصیبت سے پہلے نہین جانتا

**شعر**

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن — خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

واپس آ اور مجھے مار ڈال کہ تیرے سامنے مرجانا — تجھ سے جدا ہو کر زندہ رہنے سے بہت اچھا ہے

اما بشکر و منت باری پس از مدتی باز آمد آن حلق داؤدی متغیر شدہ و جمال

لیکن خدا کے احسان و کرم سے ایک مدت کے بعد واپس آیا وہ خوش آوازی بدلی ہوئی اور یوسف کی سی

یوسفی بزیان آمدہ و بر سیب زنخدانش ہمچو بہ گردی نشستہ و رونق بازار

خوبصورتی پر زوال آیا ہوا۔ اور اسکے زنخدان کے سیب بہی کی طرح گرد بیٹھی ہوئی اور اسکے حسن کے

حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم

بازار کی رونق گھٹی ہوئی اسبات کا امید وار تھا کہ میں اسے بغل گیر ہون مین نے کنارہ کیا اور کہا

**قطعہ**

آن روز کہ خط شاہدت بود — صاحب نظر از نظر براندی

جس روز کہ تیرا خط معشوقانہ تھا — تو نے ہُسے کو تو نے نظر کے سامنے سے ہٹا دیا

امروز بیامدی بہ صلحش — کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

آج تو اس سے صلح کرنے کے لئے آیا ہے — جب تو نے زبر اور پیش اسپر لگا لئے

**نظم**

تازہ بہار تو کنون زرد شد — دیگ منہ کاتش ما سرد شد

تیری تازہ بہار کی اب خزان ہو گئی — اب ہانڈی نہ رکھ کہ ہماری آگ ٹھنڈی ہو گئی

---

سلہ بہ۔ بہی۔ ایک میوہ کا نام جس کے ساتھ خوبصورت ٹھڈی کو تشبیہ دیتے ہیں ۱۲ سلہ خط۔ سے مراد وہ سبزہ جو رخسارے وغیرہ پر جما ہوتا ہے ۱۲ سلہ فتحہ و ضمہ۔ فتح زبر ضمہ پیش۔ یعنی وہ اعراب جو حروف پر لگاتے ہیں۔ رخسار کے بالوں کو زیر پیش وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ کہ جب تو حقیقتاً خوب صورت تھا اُس وقت تو نے قدر نہ کی اور عاشق کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا۔ اب جب کہ تیرے داڑھی نکل آئی ہے تو تو صلح کے لئے آیا ہے ۱۲

سلہ یعنی شوق جاتا رہا ۱۲

عبد الباری آسی

چند خرامی و تکبر کنی
کتنا تو ٹنک کر چلیگا اور غرور کریگا
پیش کسی رو که خریدار تست
اسکے آگے جا جو کچھ تیرا خریدار ہو

قطعه
سبزه در باغ گفته اند خوش ست
کہتے ہیں کہ سبزہ باغ میں اچھا ہوتا ہے
یعنی از روی نیکوان خط سبز
یعنی معشوقوں کے چہرہ پر خط سبز
بوستان تو گندنا[51] زاریست
تیرا باغ گندنا کا ایک کھیت ہے

قطعه
گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش
اگر تو صبر کرے اور اگر نہ کرے سبزہ خط کے نکلنے
گر دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش
اگر میں جیسے کہ تو داڑھی پر ہاتھ رکھے تو ایسے جان پر ہاتھ رکھتا

قطعه
سوال کردم و گفتم جمال روی ترا
میں نے سوال کیا اور کہا تیرے چہرے کی خوبصورتی کو
جواب داد ندانم چه بود رویم را
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا میرے چہرے کو کیا ہو گیا

دولت پارینه تصور کنی
اور پرانی دولت کا خیال کرتا رہے گا
ناز بران کن که طلبگار تست
اور اسپر ناز کر جو تیرا عاشق ہو
داند آن کس که این سخن گوید
وہی شخص جانے جو یہ بات کہے
دل عشاق بیشتر جوید
عاشقوں کا دل زیادہ ڈھونڈھتا ہے
بسکه بر می کنی و مے روید
تو اسکو نوچتا جاتا ہے اور وہ نکلتا آتا ہے
این دولت ایام نکوئی بسر آید
ہر معشوق کے زمانے کی دولت تمام ہو جائیگی
بگذاشتمی تا به قیامت که بر آید
تو قیامت تک چھوڑ دیتا کہ جسم سے نکلے
چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشید ست
کیا ہوا کہ چیونٹیاں چاند کے گرد ابل پڑی ہیں
مگر بماتم حسنم سیاه پوشید ست
شاید میرے حسن کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے

**حکایت** یکی را پرسیدم از مستعربان[52] ما تقول فی المردان[53] گفت
میں نے ایک مستعرب سے پوچھا کہ تیرا مردوں کے بارہ میں کیا خیال ہے بولا کہ
لا خیر فیهم ما دام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا اخشن یتلطف یعنی
ان میں اچھائی نہیں جب تک انمیں کا کوئی لطیف رہتا ہے سختی کرتا ہے اور جب سخت ہو جاتا ہے تو نرمی برتتا ہے

[51] گندنا ایک غلہ ہے - اسکے پودے کو جسقدر کاٹا اور نوچا جاتا ہے وہ اور بھی سرسبز ہوتا ہے ۱۲ [52] مستعرب وہ عرب کا باشندہ جسکا اصلی وطن عرب نہو - اور بعض اسکے معنے زنڈوے کے لیتے ہیں ۱۲ [53] مردان امرد کی جمع - بے ریشے لڑکے ۱۲

چندانکه لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چون سخت و
یعنی جب تک لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرتا ہے اور بدخوئی برتتا ہے اور جب سخت اور
درشت شد چنانکه بکارے نیاید تلطف کند و دوستی نماید
درشت ہو جاتا ہے اتنا کہ کسی کام میں نہ آسکے تو نرمی برتتا ہے اور دوستی کا اظہار کرتا ہے

**قطعه**

امرد آنگه که خوب و شیرین ست
امرد جو وقت کہ اچھا اور خوب صورت رہتا ہے
تلخ گفتار و تند خوی بود
تو اسکی بول چال تلخ ہوتی ہے اور وہ تند خو ہوتا ہے
چون بریش آمد و بلاغت شد
جب داڑھی نکل آئی اور بالغ ہو گیا
مردم آمیز مهر جوی بود
تو آدمیوں سے میل جول رکھنے والا اور محبت کرنیوالا ہو جاتا ہے

**حکایت** یکی را از علما پرسیدند که کسی با ماه روئی در خلوت نشسته
ایک عالم سے پوچھا کہ کوئی شخص ایک خوبصورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھا ہو
و در ها بسته و رقیبان خفته نفس طالب و شهوت غالب چنانکه عرب گوید
اور دروازے بند ہوں اور پہرے دار سو رہے ہوں نفس کا غلبہ ہو اور شہوت غالب ہو جیساکہ ایک عرب کا قول
اَلتَّمْرُ یَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَیْرُ مَانِعٍ هیچ باشد که بقوت پرهیزگاری بسلامت
ہے چھوارا پکا ہوا اور باغبان نہ منع کرنے والا کیا ممکن ہے کہ پرہیزگاری کی طاقت سے سلامت
بماند گفت اگر از مهرویان بسلامت ماند از بدگویان بی ملامت نماند **شعر**
رہ جائے اُسنے جواب دیا جو خوبصورتوں سے سلامت رہے تو بدگویوں سے بے ملامت نہیں رہ سکتا

وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِهٖ
اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے بچ بھی جائے
فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ لَیْسَ یَسْلَمُ
تو دشمن کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا
**شعر** شاید بس کار خویشتن بشستن
اپنی عادت کا ترک کو دینا ممکن ہے
لیکن نتوان زبان مردم بستن
لیکن دنیا کی زبان بند نہیں کی جا سکتی

**مثل** طوطی را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاهدت او در مجاهدت می بود
لوگوں نے ایک طوطی کو ایک کوے کے ساتھ پنجرے میں بند کر دیا طوطی اسکی صورت دیکھنے کی خرابی کیوجہ سے مشقت
و می گفت این چه طلعت مکروه است و هیأت ممقوت و منظر ملعون و شمائل
میں رہتا تھا اور کہتا تھا۔ یہ کیا بُری صورت ہے اور کیا نامقبول صورت اور خراب منظر اور بیہودہ عادات ہیں

نا موزون یا غُرَابَ البَینِ لَیتَ بَینِی وَ بَینَکَ بُعدَ المَشرِقَین **قطعه**

اے منحوس کوّے کاش کہ میرے اور تیرے درمیان بہت زیادہ دوری ہوتی

| | |
|---|---|
| علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد<br>صبح کے وقت جو آدمی تیرا منھ دیکھتا اُٹھے | صباح روز سلامت بروُ مسا باشد<br>تو عیش کے دن کی صبح اُسکے لئے شام ہو جائے |
| بد اختری چو تو در صحبت تو بایستی<br>کوئی تجھی سا بد نصیب تیری صحبت میں چاہئے تھا | ولی چنانکہ توئی در جہان کجا باشد<br>مگر جیسا تو ہے ایسا دوسرا جہان مین کہان ہوگا |

عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود و ملول شدہ

اُس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ طوطی کی ہمسائگی سے کوّا بھی عاجز تھا اور رنجیدہ رہتا تھا

لاحول کنان از گردش گیتی ہمی نالید و دستہاے تغابن بریکدیگر می مالید

لاحول پڑھتا تھا اور دنیا کی گردش سے روتا تھا اور افسوس کی وجہ سے باہم ہاتھ ملتا تھا

کہ این چہ بخت نگون ست و طالع دون و ایام بوقلمون لائق قدر من

کہ یہ کیا اوندھا نصیبہ اور پست تقدیر اور بدلنے والا زمانہ ہے میرے مرتبے کے لایق تو

آنستی کہ با زاغی بر دیوار باغے خرامان ہمیرفتی **شعر**

یہ ہوتا کہ کسی کوّے کے ساتھ کسی باغ کی دیوار پر ٹہلتا ہوا پھرتا

| | |
|---|---|
| پارسا را بس این قدر زندان<br>ایک پارسا کے لئے اسی قدر قید خانہ کافی ہے | کہ بود ہم طویلہ رندان<br>کہ وہ رندوں کے ساتھ رہے |

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلہی

نجانے میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ زمانے نے اس عذاب کے بدلے میں ایسے بے وقوف مغرور غیر جنس

خود رائی ناجنس ہرزہ درائی بچنین بند مبتلا گردانیدہ است **قطعه**

اور بیہودہ بکنے والے کی صحبت اور ایسی قید میں مبتلا کیا ہے

| | |
|---|---|
| کس نیاید بپای دیواری<br>اس دیوار کے نیچے کوئی نہ آکر پھرے گا | کہ بران صورتت نگار کنند<br>جسپر کہ تیری صورت کی تصویر بنا دین |
| گر ترا در بہشت باشد جاے<br>اگر تجھے بہشت مین رکھا جاے | دگیران دوزخ اختیار کنند<br>تو دوسرے لوگ دوزخ پسند کرینگے |

۵ عرب کا عقیدہ تھا کہ گھر سے نکلکر اگر کوّا نظر آئے تو یہ دو دوستون مین جدائی کی علامت ہے ۱۲

این ضرب المثل بدان آوردہ ام تا بدانی کہ چندانکہ دانا را از نادان نفرت ست
یہ کہاوت مینے اسوجہ سے بیان کی ہے تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ جسقدر عقلمند کو نادان سے نفرت ہوتی ہے
نادان را از دانا وحشت
اسیقدر نادان کو عقلمند سے وحشت ہوتی ہے

## قطعہ

زاہدی در میان رندان بود
ایک زاہد رندوں کی محفل میں تھا
گر ملولی ز ما ترش منشین
اگر تو رنجیدہ ہے تو ہم میں ناخوش ہو کر نہ بیٹھ

زان میان گفت شاہد بلخی[۱]
اس مجمع سے ایک بلخی معشوق نے کہا
کہ تو ہم در میان ما تلخی
کیونکہ تو بھی ہمارے درمیان میں تلخ معلوم ہوتا ہے

## رباعی

جمعے[۲] چو گل و لالہ بہم پیوستہ
ایک جماعت گلاب اور لالہ کی طرح باہم ملی ہوئی
چون باد مخالف و چو سرما ناخوش
مثل مخالف ہوا اور جاڑے کے برا معلوم ہوتا ہے

تو ہیزم خشک در میانشان رستہ
تو خشک لکڑی کیطرح انکے درمیان میں اگا ہوا
چون برف نشستہ و چو یخ بستہ
برف کیطرح بیٹھا ہوا اور پالے کی طرح جما ہوا

**حکایت** رفیقی داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک
میرا ایک دوست تھا کہ ہم دونوں نے ملکر برسوں سفر کیا تھا اور ایک دوسرے کا نان و نمک
خوردہ و بیکران حقوق صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفع اندک آزار
کھایا تھا اور ایک دوسرے پر بہت سے حقوق صحبت ثابت ہوئے تھے آخر تھوڑے سے نفع کیلئے اسنے میرا دل
خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با این ہمہ از دو طرف وابستگی
دکھانا درست سمجھا اور دوستی ختم ہو گئی اور اس کے باوجود بھی دونوں طرف ایک تعلق دلی باقی تھا
بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزی دو بیت از سخنان من در مجمعے می گفتند
بسبب اس بات کے کہ میں نے سنا ایک دن دو شعر میرے شعروں میں سے ایک مجمع میں پڑھے جا رہے تھے

[۱] بلخ ملک توران میں ایک شہر ہے معشوق بلخی میں بلخ کی قید اتفاقیہ ہے ۱۲ [۲] یعنی ایسی جماعت میں جو اپنی رندی اور خوش طبعی میں مصروف ہیں کسیکا زاہدانہ خشک صورت بنا کر بیٹھنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ۱۲ — عبد الباری آسی

## قطعہ

نگار من چو درآید بخندۂ نمکین
میرا معشوق جب نمکین ہنسی ہنستا ہوا آتا ہے

نمک زیادہ کند بر جراحت ریشان
تو وہ زخمیوں کے زخم پر نمک زیادہ کرتا ہے

چہ بودے ار سر زلفش بدستم افتادی
کیا اچھا ہوتا اگر اس کی زلف کا سرا میرے ہاتھ پڑتا

چو آستین کریمان بدست درویشان
جیسے کہ سخی لوگوں کی آستین فقیروں کے ہاتھ میں

طائفۂ دوستان بر لطف این سخن[1] نہ کہ بر حسن سیرت خویش گواہی دادہ
دوستوں کی ایک جماعت نے اس کلام کے لطف پر نہیں بلکہ اپنی اچھی عادت پر گواہی دی تھی اور
بودند و آفرین کردہ و آن دوست ہم دران جملہ مبالغت نمودہ و بر
داد دی تھی اور وہ دوست بھی اُن سب میں تھا کہ تعریف میں مبالغہ کیا تھا اور قدیم
فوت صحبت دیرین تاسف خوردہ و بخطای خویش اعتراف کردہ
صحبت کے برہم ہونے پر افسوس کھایا اور اپنی خطا کا اقرار کیا جس سے
معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتی ہست این بیت ہا فرستادم و صلح کردم
معلوم ہوا کہ اسکی طرف سے بھی خواہش ہے تو یہ شعر لکھ کر میں نے اُسے بھیجا اور صلح کر لی

## قطعہ

نہ ما را در جہان عہد وفا بود
کیا دنیا میں میرا تیرا وفا کا عہد نہیں تھا

جفا کردی و بد عہدی نمودی
تو نے ظلم کیا اور بد عہدی کی

بیکبار از جہان دل در تو بستم
میں نے دفعتًا دنیا کو چھوڑ کر تجھ سے دل لگایا تھا

ندانستم کہ برگردی بزودی
مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تو اتنی جلد اپنے عہد سے پھر جائے گا

ہنوزت گر سر صلح ست باز آی
اب بھی اگر تجھکو صلح کی خواہش ہے تو واپس آ

کزان محبوب تر باشی کہ بودی
کیونکہ اس سے بھی زیادہ پیارا رہے گا جتنا کہ پہلے تھا

## حکایت

یکی را زنی صاحب جمال در گذشت و مادر زن فرتوت
ایک شخص کی خوبصورت بیوی کا انتقال ہو گیا اور عورت کی بڑھیا ماں
بعلت کابین در خانہ متمکن بماند و مرد از مجاورت او چارہ ندیدی تا گروہی
مہر کی وجہ سے گھر میں ٹھیری رہی مرد اُسکے ساتھ رہنے پر مجبور تھا یہاں تک کہ

[1] یعنی میرا کلام تو خیر ایسا نہ تھا بلکہ یہ اُن کا حسن خلق تھا کہ انھوں نے تعریف کی ۱۲ - عبدالباری آسی

آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت چگونہ در مفارقت آن یار عزیز

دوستون کا ایک گروہ اسکے پاس ماتم پرسی کے لیے آیا ایک شخص نے پوچھا تیرا اس عزیز دوست کی جدائی میں کیا

گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست کہ دیدن مادر زن

حال ہے اُسنے کہا کہ بیوی کا نہ دیکھنا اتنا ناگوار نہیں ہے جتنا کہ بیوی کی ماں کا دیکھنا

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند

پھول لوٹ میں برباد ہوا اور کانٹا رہ گیا

گنج برداشتند و مار بماند

خزانہ اٹھا لیا اور سانپ باقی رہ گیا

دیدہ برتار کِ سنان دیدن

اپنی آنکھ کو برچھی کی نوک پر دیکھنا

خوشتر از روی دشمنان دیدن

دشمنون کی صورتوں کے دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے

واجب ست از ہزار دوست برید

ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر لینا بہتر ہے

تا یکی دشمنت نباید دید

تاکہ اگر ایک دشمن کی صورت تجھے دیکھنی نہ پڑے

حکایت یاد دارم کہ در ایام جوانی گذری داشتم در کوی و نظر

مجھے یاد ہے کہ میں جوانی کے زمانے میں ایک کوچے کے چکر لگاتا تھا اور ایک

بما ہروئی در تموزی کہ حرورش دہان بجوشاندی و سمومش مغز در

حسین کو تاکتا تھا ایسی سخت گرمی میں کہ اسکی گرمی منھ کو خشک کر دیتی اور اُس کی لُو گودے کو

استخوان بجوشاندی از ضعف بشریت تاب آفتاب ہجیر نیاوردم

ہڈیوں کے اندر سکھا دیتی تھی انسانی ضعف اور کمزوری کیوجہ سے دوپہر کی دھوپ کی برداشت مجھ سے

والتجا بسایۂ دیواری کردم مترقب کہ کسی حر تموز از من بیرد آبی فرد

نہو سکی اور ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گیا امیدوار تھا کہ کوئی میری گرمی کے موسم کی حرارت پانی کی

نشاند کہ ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالی کہ زبان

گرمی سے کم کر دے کہ یکایک دہلیز کے اندھیرے سے روشنی چمکی مطلب یہ کہ ایسا جمال کہ فصاحت کی زبان

فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید چنانکہ در شب تاری صبح

اس کی خوب صورتی کے بیان سے عاجز ہو جائے جیسے اندھیری رات سے صبح ظاہر ہو جاتی ہے

بر آید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحی برفاب در دست گرفتہ

یا ظلمات سے آب حیات باہر نکل آتا ہے ایک پیالہ برف کے پانی کا ہاتھ میں لئے ہوئے اور

وشکر درآن ریختہ وبعرق گلش آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیّب کردہ بود یا قطرۂ
اُس میں شکر چھوڑے ہوئے اور گلاب سے معطر کئے ہوئے معلوم نہیں کہ اُسے گلاب سے خوشبودار کیا تھا یا اسکے رخسار
چند از گل رویش دران چکیدہ فی الجملہ شربت از دست نگارینش برگرفتم
کے پھول سے چند قطرے اسکے اندر ٹپک گئے تھے قصہ کوتاہ شربت میں نے اُسکے خوب صورت ہاتھ سے لے لیا

## شعر

وبخوردم وعمر از سر گرفتم
اور پی لیا اور دوبارہ مجھ مین جان آگئی

ظَمَاءٌ بِقَلْبِي لَا يَكَادُ يُسِيغُهَا
میرے دل مین وہ پیاس ہے کہ اُمید نہیں کہ اسکو سیراب کرے

رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا
تھوڑا سا شیرین پانی چاہے میں بہت سے دریا اُنکو پی جاؤن

## قطعہ

خرم آنفرخندہ طالع راکہ چشم
مبارک ہو اس خوش نصیب کو جسکی نظر

بر چنین روی اوفتد ہر بامداد
ہر صبح کو ایسے چہرے پر پڑے

مست می بیدار گردد نیم شب
شراب پی کر سونے والا آدھی رات کو ہوشیار ہوتا ہے

مست ساقی روز محشر بامداد
اور ساقی کے عشق کا مست قیامت کے دن کی صبح کو اُٹھتا ہے[۵۱]

## حکایت

سلطان محمد[۵۲] خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با خطا برای مصلحتے صلح
ایک سال سلطان محمد شاہ خوارزم رحمۃ اللہ علیہ نے اہل خطا کے ساتھ کسی مصلحت کی وجہ سے صلح
اختیار کرد بجامع کاشغر[۵۳] در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایت اعتدال
کرلی تھی۔ میں کاشغر کی جامع مسجد میں آیا ایک لڑکے کو مینے دیکھا خوبصورتی مین نہایت موزون
ونہایت جمال چنانکہ در امثال گویند

## نظم

اور بیحد خوبصورت جیسا کہ ضرب الامثال میں کہتے ہیں

معلمت ہمہ شوخی ودلبری آموخت
معلم نے تجھ کو تمام شوخی اور دلبری سکھائی ہے

جفا وناز وعتاب وستمگری آموخت
جفا اور ناز اور غصہ اور ستم کرنا سکھایا ہے

۵۱ یعنی اس کو بس قیامت کی صبح کو ہوش ہوگا ۱۲ ۵۲ یعنی ایک خوارزم کے بادشاہ محمد نے خطا کے لوگوں سے صلح کرلی تھی۔ بعض خوارزم نے شاہ لکھا ہے۔ مگر صحیح سلطان محمد ہے۔ یہ وہ سلطان محمد ہین کہ چنگیز خاں سے اُن کی جنگ ہوئی اور فتنہ چنگیزی انہیں کے عہد سے شروع ہوا خوارزم ایک شہر کا نام جو سرحد شمالی ایران پر واقع ہے۔ شہر خطا ترکستان میں ہے ۱۲
۵۳ کاشغر ایک شہر جو توران مین ہے اور غالباً یہ اسوقت اہل خطا اور ترکون کے قبضہ میں تھا - ۱۲ عبد الباری آسی

**من آدمی بدین شکل و قد و خوی و روش**
میں نے آدمی اس شکل اور ڈھب اور قد اور عادت اور وضع کا

**ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت**
نہیں دیکھا ہے شاید یہ طریقہ پری سے سیکھا ہے

**مقدمۂ نحو زمخشری در دست و ہمی خواند ضَرَبَ زیدٌ عمرًا و کان المتعدّی عمرًا**

مقدمہ نحو زمخشری کا ہاتھ میں تھا اور پڑھ رہا تھا زید نے عمر کو مارا اور متعدی عمر ہوا میں نے

**گفتم ای پسر خوارزم و خطا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید**

کہا کہ اے لڑکے خوارزم اور خطا نے صلح کر لی اور زید اور عمر کا جھگڑا ابھی تک چل رہا ہے وہ لڑکا ہنسا

**و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم**

اور میرا وطن پوچھا میں نے کہا شیراز کی خاک پاک اُسنے کہا سعدی کے کچھ اشعار آپ کو کیا یاد ہیں میں نے کہا

## شعر

**بُلیتُ بنحویٍّ یصول مُغاضبًا**
میں مبتلا کیا گیا ہوں ایک نحوی پر کہ وہ حالت غصہ میں حملہ کرتا ہے

**علیّ کزیدٍ فی مقابلۃ العمرو**
میرے اوپر جیسا کہ زید عمرو کے مقابلہ مین

**علیٰ جرّ ذیلٍ لیس یرفع راسہٗ**
وہ دامن کھینچنے پر اپنا سر نہین اٹھاتا

**وہل یستقیم الرفع من عامل الجرّ**
اور کیا رفع عامل جر کے لئے درست ہوسکتا ہے

**لختی باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسی ست**

تھوڑی دیر سوچتا رہا اور بولا کہ سعدی کے اکثر شعر فارسی زبان کے یہاں مشہور ہیں اگر

**اگر بگوئی بفہم نزدیکتر باشد گفتم**

**مثنوی**

وہ سنائیے تو سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو میں نے یہ شعر پڑھے

**طبع ترا تا ہوس نحو کرد**
جب سے تجھے نحو پڑھنے کا شوق ہوا

**صورت عقل از دل ما محو کرد**
عقل کی صورت ہمارے دل سے زائل ہوگئی

**ای دل عشاق بدام تو صید**
اے وہ شخص کہ عاشقوں کا دل تیرے جال میں شکار ہوگیا

**ما بتو مشغول و تو با عمرو زید**
ہم تو تجھ میں مشغول ہیں اور تو عمرو زید میں

---

لہ مقدمہ نحو زمخشری - جار اللہ زمخشری کی ایک نحو کی کتاب ہے - زمخشر ایک قصبہ ہے توابعات خوارزم سے ۱۲ - لہ اعرابوں کا تناسب اس شعر میں رکھا گیا ہے رفع ضمہ - جر - کسرہ - ۱۲

بامدادان که عزم سفر مصمم شد مگر کسی از کاروانیان گفته بودش که فلان سعدی ست
صبح کے وقت جب سفر کا ارادہ پکا ہو گیا تو شاید قافلے والون مین سے کسی نے اسکو بتا دیا تھا کہ فلان شخص سعدی ہے دوڑتا ہوا
دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین مدت چرا نگفتی که منم تا شکر
آیا اور نرمی سے باتین کین اور افسوس کیا کہ اتنی دیر تک آپ نے بتایا کیون نہیں کہ مین ہون تا کہ
قدوم بزرگان را بخدمت میان بستمی گفتم مصرع
بزرگون کے تشریف لانے کے شکریہ مین مین خدمت کرنیکے لئے کمر باندھتا مینے کہا

باوجودت زمن آواز نیاید که منم
تیرے ہوتے ہوئے مجھ سے کہا نہ گیا کہ میرا بھی وجود ہے

گفتا چه شود اگر درین خطه روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم این حکایت منظوم
کہنے لگا کیا حرج ہو اگر یہان پر چند روز آپ آرام کرین تا خدمت مین رہکر مین کچھ فائدہ اٹھاؤن مین نے کہا کہ مجھسے نہین ہو سکتا جیسا کہ یہ نظم قصہ ہے

بزرگی دیدم اندر کوهسارے
مینے ایک بزرگ کو ایک پہاڑ کے اندر دیکھا
قناعت کرده از دنیا بغارے
کہ دنیا کی تمام چیزون مین سے صرف ایک غار پر قناعت کی تھی

چرا گفتم بشهر اندر نیائی
مینے کہا تو شہر مین کیون نہیں آتا
که باری بندے از دل برکشائی
کہ دل کے رنج و غم کو ذرا دور کرے

بگفت آنجا پریرویان نغزند
کہا وہان اچھے اچھے حسین رہتے ہیں
چو گل بسیار شد پیلان بلغزند
اور جب کیچڑ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہین

این بگفتیم و بوسه بر روی یکدیگر دادیم و وداع کردیم مثنوی
یہ باتین ہوئیں اور ہمنے ایک دوسرے کا منہ چوما اور ایک دوسرے کو رخصت کر دیا

بوسه دادن بروے یار چه سود
یار کے چہرے پر بوسہ دینے کا کیا فائدہ ہے
هم در آن لحظه کردنش بدرود
جب اسی وقت اس کو رخصت بھی کرنا ہے

سیب گفتی وداع یاران کرد
سیب گویا دوستون کو رخصت کر رہا ہے
روی زین نیمه سرخ و زان رو زرد
اسی وجہ سے آدھا منہ سطرف سرخ اور اسطرف زرد ہے

شعر

إِنْ لَمْ أَمُتْ يَوْمَ الْوَدَاعِ تَأَسُّفًا
اگر مین دوست کی رخصت کے دن افسوس کرتا کرتا مر نہ جاؤن
لَا تَحْسَبُونِي فِي الْمَوَدَّةِ مُنْصِفًا
تو مجھے محبت مین منصف نہ جانو

## حکایت

خرقہ پوشی در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکی از امرائے عرب
ایک گدڑی پہننے والا فقیر عرب کے قافلہ مین ہمارے ساتھ تھا عرب کے امیرون مین سے

مراورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاچہ[1] ناگاہ بر کاروان زدند
ایک شخص نے خاص اسکو سو اشرفیان بخشین تاکہ قربانی کرے خفاچہ کے ڈاکوون نے یکایک قافلے پر حملہ کیا

و پاک بردند بازرگانان گریہ و زاری کردن گرفتند و فریاد بیفائدہ خواندن
اور بالکل لوٹ کر لے گئے سوداگرون نے رونا پٹینا شروع کیا اور فضول فریاد کرنے لگے

**شعر**

گر تضرع کنی و گر فریاد
چاہے تو گڑگڑائے اور چاہے چلائے

دزد زر باز پس نخواہد داد
چور لوٹ کا مال واپس نہین کرے گا

مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود و تغیرے درو نیامدہ گفتم
لیکن وہ فقیر نیک بخت کہ اپنے اصلی حال پر تھا اور کوئی تغیر اُسکے اندر پیدا نہین ہوا تھا مین نے

مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی بردند لیکن مرا با آن الفتی چنان نبود
کہا کہ شاید تیرے اوس روپیہ کو ڈاکو نہین لے گئے کہا کہ ہان لے گئے مگر مجھے اس روپیہ سے محبت ایسی نہین تھی

کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد
کہ جدائی کے وقت دل ٹوٹے اور رنج ہو

**شعر**

نباید بستن اندر چیز و کس دل
آدمی اور کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہیئے

کہ دل برداشتن کاریست مشکل
کیونکہ دل کا جدا کرنا بڑا مشکل کام ہے

گفتم موافق حال منست انچہ گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانے اتفاق
مینے کہا جو تونے کہا بالکل میرے حال کی موافق ہے کیونکہ جوانی کے زمانے میں اتفاق سے ایک

مخالطت بود و صدق مودت تا بجائی کہ قبلہ چشمم جمال او بودے و
جوان سے میری دوستی تھی اور سچی محبت یہان تک کہ میری نگاہ کا قبلہ اسکا جمال رہتا تھا اور میری

**قطعہ**

سود سرمایۂ عمرم وصال او
عمر کے سرمایہ کا فائدہ اس کا وصال

[1] دزدان خفاچہ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک قوم کا نام ہے جو مکہ کی راہ مین آباد تھی۔ ان مین کے اکثر لوگ جرائم پیشہ تھے۔ بعض نے بتایا ہے کہ قبیلۂ بنی عامر کے لوگ ہین۔ اور بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ ایک قسم کے ڈاکوون کا فرقہ تھا جو عرب کا رہنے والا تھا ۱۲

## قطعه

گر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر
شاید آسمان پر فرشتہ بھی نہ ہو ورنہ کم از کم آدمی

بحسن صورت او در زمی نخواہد بود
اسکے حسن وصورت کا زمین پر نہ ہوگا

بدوستی کہ حرامست بعد ازو صحبت
قسم ہے اس دوستی کی کہ اسکے بعد صحبت حرام ہے

کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود
کہ کوئی نطفہ ایسا آدمی نہ بنے گا

ناگہان پای وجودش بگل عدم فرو رفت و دود فراق از دودمانش بر آمد و
یکایک اسکے وجود کا پاؤں عدم کی کیچڑ میں دھنس گیا اور جدائی کا دھواں اسکے خاندان سے اٹھا

روزہا بر سر خاکش مجاورت نکردم و از جملہ کہ بر فراق او گفتم یکی این بود
بہت دنوں میں اسکی خاک پر مجاور رہا اور ان تمام اشعار میں سے جو اسکے فراق میں میں نے کہے ایک یہ قطعہ بھی تھا

## قطعه

کاج کاندر روز کہ در پائے تو شد خار اجل
کاش جس روز تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا تھا

دست گیتی بزدی تیغ ہلاکم بر سر
زمانے کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا

تا درین روز جہان بی تو ندیدی چشمم
تاکہ آج میری آنکھ زمانے کو تیرے بغیر نہ دیکھتی

این منم بر سر خاک تو کہ خاکم بر سر
یہ میں تیری قبر پر بیٹھا ہوں کہ میرے سر پر خاک پڑے

## قطعه

آنکہ قرارش نگرفتی و خواب
وہ شخص جسکو نہ چین پڑتا تھا اور نہ نیند آتی تھی

تا گل و نسرین نفشاندی نخست
جب تک گلاب اور سیوتی پہلے نہ بچھائے جاتے

گردش گیتی گل رویش بریخت
زمانے کی گردش نے اسکے چہرے کے پھول کو بکھیر دیا

خاربنان بر سر خاکش برست
اور کانٹوں کی جھاڑیاں اسکی قبر پر اگ آئیں

بعد از مفارقت او عزم کردم و نیت جزم کہ بقیت زندگانی فرش ہوس
اسکی جدائی کے بعد میں نے ارادہ کر لیا اور پکی نیت کہ باقی زندگانی میں ہوس کا فرش لپیٹ دوں گا

در نوردم و گرد مجالست نگردم
اور میل جول کے پاس نہ پھٹکوں گا

## قطعه

دوشش چون طاؤس می نازیدم اندر باغ وصل
کل میں وصل کے باغ میں میں مور کی طرح ناز کرتا پھرتا تھا
دیگر امروز از فراق یار می پیچم چو مار
اور آج دوست کی جدائی سے سانپ کی طرح بل کھا رہا ہوں

سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج
دریا کا فائدہ اچھا ہوتا اگر ڈوبنے کا ڈر نہ ہوتا
صحبت گل خوش بدی گر نیستی تشویش خار
پھول کی صحبت اچھی لگتی اگر کانٹے کی تشویش نہ ہوتی

## حکایت

یکی را از ملوک عرب حدیث لیلےٰ و مجنون[۵۱] و شورش حال
عرب کے بادشاہوں میں سے ایک سے لیلےٰ و مجنون کا قصہ اور اس کی شوریدگی عشق کا حال
وی بگفتند که باکمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار
کہا کہ باوجود نہایت بزرگی اور بلاغت کے جنگل کو نکل گیا ہے اور اختیار کی باگ ہاتھ
از دست داده بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که
سے چھوڑ دی ہے اُسکے متعلق حکم دیا تو حاضر کیا گیا اور ملامت کرنا شروع کی کہ انسان کی
در شرف نفس انسان چه خلل دیدے که خوی بهائم گرفتی و ترک صحبت
ذات کی بزرگی میں تو نے کیا خرابی دیکھی ہے کہ چارپایوں کی عادت اختیار کی اور تو نے آدمیوں کی
مردم گفتی مجنون بنالید و گفت

## شعر

صحبت چھوڑ دی مجنون رویا اور کہا

وَرُبَّ صَدِيقٍ لَامَنِي فِي وِدَادِهَا
اور بہت سے دوستوں نے مجھے اسکی محبت میں ملامت کی
أَلَمْ يَرَهَا يَوْمًا فَيُوضِحَ لِي عُذْرِي
کیا لیلیٰ کو نہیں دیکھا کسی دن کہ میرے لیے میرا عذر ظاہر کیا جاتا

## قطعه

کاج کانانکه عیب من گفتند[۵۲]
کاش کہ وہ لوگ جنہوں نے مجھے بُرا کہا
رویت ای دلستان بدیدندی
اے معشوق تیری صورت دیکھ لیتے

۵۱ مجنون کا نام قیس تھا۔ اور وہ بنی عامر کے قبیلے سے تھا۔ وہ فاضل اور ادیب تھا جسکی تصنیفات میں ایک دیوان موجود ہے
۵۲ یعنی اگر یہ کے وہ سب دوست لیلےٰ کو دیکھتے تو مجھکو اس کی محبت میں معذور خیال کرتے ۱۲-

| | |
|---|---|
| تا بجائے ترنج در نظرت<br>تاکہ بجائے لیمو کے تیرے سامنے | بیخبر دستہا برید ندی<br>بے خبر ہاتھ تراش لیتے |

تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواہی دادی کہ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ
تاکہ بات کی حقیقت دعوے کے ظاہر پر گواہی دیتی کہ پس یہی وہ شخص ہے کہ تم نے اُسکے بارہ میں مجھے ملامت کی
ملک را در دل آمد کہ جمال لیلےٰ مطالعت کند تا چہ صورت ست کہ موجب
بادشاہ کے جی میں آیا کہ لیلےٰ کی خوب صورتی دیکھ لے کہ کیسی صورت ہے کہ اتنے فتنے کا
چندین فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب بگردیدند
سبب ہے پس اُسکے بلانے کا حکم دیا عرب کے قبیلوں میں پھرے اور لیلےٰ کو
و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سراچہ بداشتند ملک در ہیات او
پایا اور بادشاہ کے سامنے ایک چھوٹے خیمہ کے صحن میں اسکو ٹھہرایا بادشاہ نے اس کی صورت پر
تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدم حرم بجمال ازو بیشتر بودو
غور کیا اور اسکی نظر میں بُری معلوم ہوئی اس سبب سے کہ کمترین لونڈیاں محل شاہی کی جمال اور حسن میں اس سے
بزینت بیشتر مجنون بفراست دریافت و گفت از دریچہ چشم مجنون بایستی
زیادہ تھیں اور آرایش میں بڑھی ہوئی مجنوں نے دانائی کی راہ سے یہ بات معلوم کرلی اور کہا کہ مجنوں کی آنکھ کے
در جمال لیلےٰ نظر کردن تا سر مشاہدت او بر تو تجلے کند **شعر**
دریچے سے لیلے کے جمال پر نظر کرنی چاہیے تاکہ اُسکے دیکھنے کا بھید تیرے اوپر ظاہر ہو

| | |
|---|---|
| تَمَا مَرَّ مِنْ ذِكْرِ الْحِمَى بِمَسْمَعِيْ<br>جو کچھ کہ سبزہ زار کا ذکر کہ میری سماعت تک پہنچا | لَوْ سَمِعَتْ وُرْقُ الْحِمَى صَاحَتْ مَعِيْ<br>اگر سبزہ زار کے کبوتر سنتے تو میرے ساتھ چلانے لگتے |
| يَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَافٰى<br>اے دوستوں کی جماعت تندرست سے کہدے | لَسْتَ تَدْرِيْ مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ<br>کہ تو نہیں جانتا جو کچھ دردمند کے دل میں ہے |

سلہ تا بجائے ترنج الخ اس شعر میں قصہ زلیخا و یوسف کی تلمیح ہے۔ کہ جب زنان مصر نے زلیخا کو یہ کہکر مطعون کیا کہ تو اپنے غلام کے عشق میں مبتلا ہے تو زلیخا نے اُن عورتوں کی دعوت کی اور ایک ایک چھری اور ایک ایک لیمو سب کے ہاتھ میں دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کو سب کے سامنے بلایا سب پر ایک عالم محویت طاری ہو گیا اور بجائے لیمو تراشنے کے سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تو زلیخا نے کہا فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۱۲ ترنج ایک قسم کا لیمو ہوتا ہے عبد الباری آسی

# نظم

تندرستان را نباشد درد ریش
تندرستوں کو زخمی سے ہمدردی نہیں ہوتی
گفتن از زنبور بیجا حاصل بود
بھڑ کا ذکر اُس شخص کے سامنے فضول ہے
تا ترا حالی نباشد ہمچو ما
جب تک تیرا حال ہمارا سا نہ ہو

جز بہ ہمدردی نگویم درد خویش
میں سوائے کسی ہمدرد کے اپنا درد نہیں کہتا
آنکہ در عمر خود ناخوردہ نیش
جسنے اپنی پوری عمر میں ڈنک کی تکلیف نہیں اٹھائی
حال ما باشد ترا افسانہ پیش
ہمارا حال تیرے سامنے کہانی ہوگی

**حکایت** قاضی ہمدان[۱] را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود
ہمدان کے قاضی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نعلبند کے لڑکے پر عاشق تھا
و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلہف بود و پویان و مترصد
اور اسبارہ میں بیقرار تھا ایک زمانے تک اسکی جستجو میں رنجیدہ تھا اور دوڑ دھوپ کر رہا تھا
و جویان و بر حسب واقعہ گویان

# نظم

امیدوار تھا اور متلاشی اور حسب حال قصہ کے یہ کہتا ہوا

در چشم من آمد آن سہی سرو بلند
وہ سیدھا سرو بلند مجھے نظر آیا
این دیدہ شوخ میبرد دل بکمند
یہ شوخ نظر دل کمند میں پھنساتی ہے

بربود دلم ز دست و در پای افگند
میرا دل اچک لیگیا اور قدموں میں ڈالدیا
خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند
اگر تو چاہے کہ کسی کو دل نہ دے تو آنکھ بند کر

شنیدم کہ در رہگذرے پیش قاضی باز آمد برخے ازان مقالہ بسمعش رسیدہ
مینے سنا ہے کہ ایک راستہ میں قاضی کے سامنے پھر آگیا تھوڑی سی وہ گفتگو اُسکے کان میں پہنچ گئی تھی
و زائد الوصف رنجیدہ و دشنام بے تحاشا[۲] دادن گرفت و سقط گفتن
اور بیحد زیادہ رنجیدہ تھا بے تحاشا گالیاں دینا شروع کیں اور سخت سست کہنا

---

۱ ہمدان عراق عجم کے ایک شہر کا نام ۱۲
۲ بے تحاشا ۔ مجازاً بمعنی بے اندیشہ بے دھڑک ۱۲

عبدالباری آسی

وسنگ برداشت و هیچ از عمر مستی بگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر

اور پھر اٹھایا اور بے عزتی کرنے کی کوئی بات اٹھا نہیں رکھی قاضی نے ایک معتبر عالم سے

که همعنان او بود

**بیت**

جو اسکا ساتھی تھا کہا

| | |
|---|---|
| آن شاهدی و خشم گرفتن بینش | وآن عقده بر ابروی ترش شیرینش[1] |
| وہ معشوق پن اور وہ اس کا غصہ کرنا دیکھو | اور وہ سلوٹ اسکی ترش اور شیرین ابرو پر |

ضَرْبُ الْحَبِيبِ زَبِيبٌ

**بیت**

دوست کی مار منقے کی طرح شیرین ہے

| | |
|---|---|
| از دست تو مشت بر دهان خوردن | خوشتر که بدست دیگری نان خوردن |
| تیرے ہاتھ سے اپنے منہ پر گھونسا کھانا | بہتر ہے کہ کسی دوسرے کے ہاتھ سے روٹی کھانی |

همانا از وقاحت او بوی سماحت همی آید

**فرد**

یقینی ہے کہ اس کی بیشرمی سے جوانمردی کی بو آتی ہے

| | |
|---|---|
| انگور نو آورده ترش طعم بود | روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد |
| انگور نیا آیا ہوا کھٹا ہوتا ہے | دو تین دن صبر کر کہ میٹھا ہو جائے |

این بگفت و بمسند قضا باز آمد تنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی

یہ کہا اور اپنے اجلاس پر پھر واپس آیا عادل بزرگوں میں سے چند لوگوں نے جو قاضی کی کچہری میں

بودندی زمین خدمت ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه

نوکر تھے ادب کے ساتھ زمین کو چوما کہ اجازت دیجئے تو خدمت میں ایک بات عرض کریں اگرچہ

ترک ادب است و بزرگان گفته اند

**بیت**

گستاخی ہوگی اور بڑے لوگوں کا قول ہے

| | |
|---|---|
| نه در هر سخن بحث کردن رواست | خطا بر بزرگان گرفتن خطاست |
| ہر بات میں بحث کرنا جائز نہیں ہے | بزرگوں کی غلطی پکڑنی خطا ہے |

[1] عقدہ کی تعریف ترش شیرین اس لئے کی کہ ابرو پر سلوٹ ترش معلوم ہوتی ہے مگر اسکے حسن کی وجہ سے وہ لطف دیتی ہے ۱۲ - عبد الباری آسی

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگان ست مصلحتے کہ
لیکن آپ کی پہلی مہربانیوں کے سبب سے جو غلاموں کے حال پر ہمیشہ رہی ہیں اگر کوئی اچھی بات دیکھیں
بینند و اعلام نکنند نوعی از خیانت[ل] باشد طریق صواب آنست کہ با این
اور ظاہر نہ کریں تو ایک قسم کی خیانت ہوگی بہتر یہ ہوگا کہ آپ اس لڑکے کی خواہش
پسر گرد طمع نگردی و فرش ولع در نوردی کہ منصب قضا پایگاہی منیعست
کے پاس نہ پھریئے اور حرص کا فرش لپیٹ دیجئے کیونکہ قاضی کا عہدہ ایک بلند مرتبہ ہے
تا بگناہی شنیع ملوث نگردی و حریف انیست کہ دیدی و سخن این کہ شنیدی
تاکہ کسی برے گناہ سے آپ آلودہ نہ ہوں اور دوست کی حالت یہ ہے جو آپ نے دیکھی اور باتیں ایسی ہیں جیسی آپ نے سنیں

## مثنوی

| | |
|---|---|
| یکی کردہ بے آبروئی بسی | چہ غم دارد از آبروئی کسی |
| ایک ایسا آدمی جو خود بہت بے آبرو رہا ہو | وہ دوسرے کی آبرو کا کیا غم کرے گا |
| بسا نام نیکوے پنجاہ سال | کہ یک نام زشتش کند پایمال |
| بہت سے اچھے نام پچاس برس کے پیدا کئے ہوئے | کو ایک برا نام تباہ کر دیتا ہے |

قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند و گفت
قاضی کو خالص دوستوں کی نصیحت پسند آئی اور لوگوں کی بہترین رائے کی تعریف کی
نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئلہ بی جواب ولیکن،
اور کہا کہ عزیزوں کی نظر میرے حال کی مصلحت میں بالکل درست ہے اور بات لاجواب ہے مگر

## شعر

| | |
|---|---|
| وَلَوْ اَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ | لَسَمِعْتُ اِفْکًا یَفْتَرِیْہِ عَدُوْلٌ |
| اور اگر محبت ملامت سے زائل ہو جاتی | تو البتہ میں اس جھوٹ کو بھی سنتا جسے مفتری لگاتے ہیں |
| شعر نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی | کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی |
| تو مجھے جتنی چاہے نصیحت کرلے | کیونکہ زنگی سے سیاہی دور نہیں کر سکتے |

ل خیانت - یہاں بدعہدی اور ناشکرامی کے معنے میں لایا گیا ہے ۱۲ عبدالباری آسی

**فرد**

| | |
|---|---|
| از یاد تو غافل نتوانکرد بہیچم<br>تیری یاد سے مجھے کسی طرح غافل نہین کرسکتے | سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم[عه]<br>مین سر کچلا ہوا سانپ ہون کہ پھر نہین سکتا |

این بگفت و کسی چند بہ تفحص حال او بر انگیخت و نعمت بیکران بر ریخت و
یہ کہا اور کتنے ہی آدمیون کو اسکی جستجوئے حال کے لئے مقرر کیا اور بہت دولت خرچ کی اور

گفتہ اند ہر کرا زر در ترازو است زور در بازو است **شعر**
مشہور بات ہے کہ جسکے پاس ترازو مین روپیہ ہے، تو بازو مین زور ہے

| | |
|---|---|
| ہر کہ زر دید سر فرود آورد<br>جسنے روپیہ دیکھا سر جھکا لیا | ور ترازوی آہنین دوش ست<br>پھر چاہیے وہ لوہے کی ڈنڈی والی ترازو ہی کیون نہو |

فی الجملہ شبی خلوتی میسر شد و ہم دران شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب
حاصل یہ کہ ایک رات کو خلوت میسر ہوئی اور اسی رات کوتوال کو بھی خبر ہوگئی قاضی تمام رات شراب پئے

در سر و شاہد در بر از تنعم نخفتی و بہ ترنم گفتی **نظم**
اور معشوق کو بغل مین لئے عیش کی وجہ سے سویا نہ تھا اور گا گا کر کہہ رہا تھا

| | |
|---|---|
| امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس<br>آج کی رات شاید یہ مرغا وقت پر اذان نہین دے رہا | عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس<br>عاشقون نے ابھی اپنے معیش کو ختم نہیں کیا |
| یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار<br>دم بھر کے لئے کہ فتنہ کی آنکھ لگ گئی ہے خبردار | بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس<br>جاگتا رہ تاکہ عمر افسوس کرتے ہوئے نہ گزرے |
| تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح<br>جب تک تو جمعہ مسجد سے صبح کی اذان | یا از در سرای اتابک غریو کوس[سلہ]<br>یا اتابک کے دروازے کی نوبت کا شور نہ سنے |
| لب از لب[سلہ] چو چشم خروس ابلہی بود<br>مرغ کی آنکھ کی طرح لب کو لب سے جدا کرنا بیوقوفی ہے | بر داشتن بگفتن بیہودہ خروس<br>مرغ کے بیہودہ اور فضول چلانے کی وجہ سے |

قاضی درین حالت بود کہ یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چہ نشستہ خیز
قاضی اسی حالت میں تھا کہ خدمتگار نوکروں میں سے ایک آیا اور بولا آپ کیا بیفکر بیٹھے ہین اُٹھیے

سلہ غریو کوس - یعنی نقارہ کا شور - جس سے وہ نوبت مراد ہے جو پنجوقتہ بادشاہون کے دروازے پر بجائی جاتی تھی ۱۲
سلہ یعنی جیسے مرغ کی آنکھ کا لب سے لب جدا ہو گیا ہے - اس طرح تجھکو لب معشوق سے لب جدا نہ کرنا چاہیے
اور مرغ کی فضول اور لا یعنی بانگ کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیے - ۱۲
عبدالباری آسی

عه یعنی حرکت نہیں کر سکتا ۱۲

وتا پای داری گریز که حسودان بر تو دے گرفته اند بلکه حقے گفته اند تا گر آتش

ہو اگر بھاگ سکنا ممکن ہو تو بھاگئے کیونکہ حاسدوں نے آپ پر نکتہ چینی کی ہے بلکہ واقعی بات کہی ہے تاکہ شاید

فتنه که هنوز اندک است باب تدبیر فرو نشانیم مباد اکه فردا چون بالا گیرد

فتنہ کی آگ کہ ابھی کم کم ہے تدبیر کے پانی سے ہم بجھا دیں ایسا نہ ہو کہ کل جب بھڑک اُٹھے

عالمے فرا گیرد قاضی تبسم درو نظر کرد و گفت قطعه

تو سارے جہان کو گھیر لے تو قاضی نے ہنسی کے اُسے دیکھا اور بولا

پنجه در صید برده ضیغم را
شکار کے خون میں پنجہ ڈالے ہوئے شیر کو

چه تفاوت اگر شغال آید
کیا اندیشہ ہوتا ہے اگر گیدڑ آجائے

روی در روی دوست کن بگذار
دوست کے مقابل آمنے سامنے بیٹھ اور دشمن کو

تا عدو پشت دست می خاید
چھوڑتا کہ اپنے ہاتھ کی پشت چباتا رہے

ملک را همدران شب آگهی داوند که در ملک تو چنین منکری حادث شده است

بادشاہ کو اسی رات میں خبر دی کہ آپ کے ملک میں ایک ایسی بڑی بدعت پیدا ہوئی ہے آپ کیا

چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر میدانم و یگانه روزگار میشمارم

حکم دیتے ہیں بادشاہ نے کہا میں اُسکو زمانہ کے قابل لوگوں میں سے جانتا ہوں اور دنیا کا ایک بیمثل

باشد که معاندان در حق وے خوضے کرده اند پس این سخن در سمع قبول من

آدمی مانتا ہوں شاید کہ دشمنوں نے اُسکے حق میں سازش کی ہے لہذا یہ بات قبول کرنے میں مجھے تامل ہوتا

نیاید مگر آنکه معاینت گردد که حکیمان گفته اند شعر

ہے مگر اُس وقت کہ آنکھ سے دیکھ لی جاسے کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے

به تندی سبک دست بردن بتیغ
غصہ میں تلوار کے اوپر ہاتھ ڈالنا

بدندان گزد پشت دست دریغ
ہاتھ کی پشت افسوس کے ساتھ دانتوں میں کاٹنا ہے

شنیدم که سحرگاه با تنی چند خاصان بر بالین قاضی آمد شمع را دید استاده و

میں نے سُنا ہے کہ صبح کے وقت چند خاص آدمیوں کے ساتھ قاضی کے سرہانے آیا شمع کو دیکھا جل رہی تھی اور

۱ھ غصہ کی حالت یا رنج اور افسوس میں ہاتھ چبانا ایک قدیمی عادت ہے ۱۲-

۲ھ منکر سے مراد برا کام ۱۲-

شاہد نشستہ و می ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی

معشوق بیٹھا ہوا اور شراب بکھری ہوئی اور پیالہ ٹوٹا ہوا پڑا تھا اور قاضی مستی کی نیند میں ہستی کے ملک سے

بلطف اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب بر آمد قاضی دریافت

بے خبر تھا نرمی سے آہستہ آہستہ اس کو جگایا کہ اٹھ کیونکہ سورج نکل آیا قاضی سمجھ گیا کہ کیا

کہ حال چیست گفت از کدام جانب گفت از جانب مشرق گفت الحمد للہ

معاملہ ہے کہا کس طرف سے سورج نکلا جواب پایا کہ مشرق کی طرف سے کہا خدا کا شکر ہے کہ

کہ ہنوز در توبہ ہمچنان باز است بحکم حدیث لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَۃِ

ابھی توبہ کا دروازہ ویسا ہی کھلا ہوا ہے موافق حکم حدیث کے کہ نہیں بند کیا جائیگا دروازہ توبہ کا

عَلَی الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰہُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

بندوں کے اوپر یہانتک کہ طلوع ہو سورج اپنی چھپنے کی جگہ سے اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھسے توبہ کرتا ہوں

**قطعہ**

این دو چیزم بر گنہ انگیختند
ان دو چیزوں نے مجھے گناہ پر آمادہ کیا
بخت نافرجام و عقل ناتمام
نامبارک نصیب اور ناتمام عقل نے

گر گرفتارم کنی مستوجبم
اگر تو مجھکو گرفتار کرے تو میں اسکے لائق ہوں
ور ببخشی عفو بہتر ز انتقام
اور اگر تو بخشدے تو معافی بدلہ لینے سے بہتر ہے

ملک گفت توبہ درین حالت کہ بر جزای گناہ خویش اطلاع یافتہ سودی

بادشاہ نے کہا توبہ اس حالت میں کہ تجھے اپنے گناہ کی سزا کی خبر معلوم ہوگئی ہے کوئی فائدہ نہ کرے گی

فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُہُمْ اِیْمَانُہُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

بس یہ نہیں ہو سکتا کہ انکا ایمان ہمارے خوف کے وقت انکو نفع دے

**قطعہ**

چہ سود از دزدی انگہ توبہ کردن
چوری سے اسوقت توبہ کرنے کا کیا نتیجہ ہے
کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ
کہ تو محل پر کمند نہیں ڈال سکتا

بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست
بلند آدمی سے کہو کہ میوے سے ہاتھ الگ رکھے
کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ
کیونکہ پستہ قد تو خود ہی ڈالی کو نہیں چھو سکتا

ترا با وجود چنین منکرے کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بندد این

تیرے لئے باوجود ایسے بڑے کام کے جو کہ صادر ہوا رہائی کی صورت ممکن نہیں یہ کہا اور

بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند گفت مرا در خدمت سلطان
سزا دینے والے لوگ اس کو چمٹ گئے کہا مجھے بادشاہ سے ایک بات کہنا اور باقی ہے
یک سخن باقی ست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت قطعہ
بادشاہ نے سنا اور کہا وہ کیا بات ہے کہا

| | |
|---|---|
| بآستین ملالی کہ بر من افشانی | طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست |
| جب ملال کے تو جو مجھ سے بری الذمہ ہو گیا | یہ خیال نہ کر کہ تیرے دامن کو میں ہاتھ سے چھوڑ دوں گا |
| اگر خلاص محال ست ازین گنہ کہ مراست | بدان کرم کہ تو داری امیدواری ہست |
| اگر مجھے اس گناہ سے رہائی مشکل ہے | تو اس کرم سے جو تجھ میں ہے امیدواری ہے |

ملک گفت این لطیفہ بدیع آوردے و این نکتہ غریب گفتی ولیکن محال
بادشاہ نے کہا یہ لطیفہ تو نے نادر بیان کیا اور یہ تو نے عجیب بات کہی ولیکن عقل کے نزدیک محال ہے
عقل ست و خلاف نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبت من
اور حدیث کے بھی خلاف کہ تجھکو تیرے بزرگی اور قابلیت آج میرے غصہ کے ہاتھ سے
رہائی دہد مصلحت آن بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگران نصیحت
چھڑا دے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تجھے میں قلعہ سے نیچے گرا دوں تاکہ دوسرے لوگوں کو نصیحت
پذیرند و عبرت گیرند گفت ای خداوند جہان پروردۂ نعمت این خاندانم
ہو جائے اور عبرت حاصل کریں کہا اے جہان کے آقا میں اس خاندان کی دولت کا پرورش یافتہ ہوں
و این جرم تنہا در جہان نہ من کردہ ام دیگری را بینداز تا من عبرت گیرم
اور یہ جرم اکیلے میں نے ہی دنیا میں نہیں کیا ہے اور کسی کو گرا تا کہ میں عبرت حاصل کروں
ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را کہ
بادشاہ کو ہنسی آگئی اور معاف کر کے اس کے جرم سے درگزر کی اور نکتہ چینوں سے جو
اشارت بکشتن او ہمی کردند گفت شعر
اسکے مار ڈالنے کا اشارہ کر رہے تھے کہدیا

| | |
|---|---|
| ہمہ حمال عیب خویشتنند | طعنہ بر عیب دیگران چہ زنند |
| سب اپنے عیب کے اٹھانے والے ہیں | دوسروں کے عیب پر کیا طعنہ مارتے ہیں |

لہ بمعنی آستین طول سے بجوز بر سے اور بجھا (؟) سے ۱۲

# حکایت منظومہ

جوانی پاک باز و پاک رو بود
ایک جوان آزاد اور خوب صورت تھا
کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
جو کہ ایک خوبصورت پر عاشق تھا

چنین خواندم کہ در دریائے اعظم
مینے ایسا پڑھا ہے کہ دریائے اعظم میں
بگردابی درافتادند باہم
دونون ایک بھنور مین پھنس گئے

چو ملاح آمدش تا دست گیرد
جب ملاح اس جوان کے پاس بچانے کے لئے آیا
مبادا کاندران حالت بمیرد
کہ مبادا اُسی حالت مین وہ مرجائے

ہمیگفت از میان موج تشویر[۵۱]
یہی کہتا تھا اشارون کی موجون کے درمیانسے
مرا بگذار و دست یار من گیر
کہ مجھکو چھوڑ اور میرے دوست کا ہاتھ پکڑ

درین گفتن جہانی بر وی آشفت
اس کہنے سے بہت سے لوگ اس سے ناراض ہوئے
شنیدندش کہ جان میداد و میگفت
مگر لوگون نے اسکو سنا کہ وہ مرتے مرتے کہہ رہا تھا

حدیث عشق زان بطال منیوش
عشق کی بات اوس جھوٹے سے نہ سُن
کہ در سختی کند یاری فراموش
جو سختی کے زمانے مین دوستی کو بھولجائے

چنین کردند یاران زندگانی
دوستون نے ہیطرح زندگی گزری ہے
ز کار افتادہ بشنو تا بدانی
تجربہ کار سے سن کہ تجھے معلوم ہو

کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی
کیونکہ سعدی عشقبازی کے طریقے ایسے جانتا ہے
چنان داند کہ در بغداد تازی
جیسے بغداد مین زبان عربی

دل آرامی کہ داری دل درو بند
جو معشوق تو رکھتا ہے اس سے دل لگا
دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند
باقی تمام عالم سے آنکھیں بند کرے

اگر مجنون و لیلے زندہ گشتی
اگر مجنون اور لیلے زندہ ہوتے
حدیث عشق ازین دفتر نوشتی[۵۳]
تو عشق کی باتین اس دفتر سے لکھتے

۵۱ موج تشویر - یعنی اشارون سے کہہ رہا تھا - یہ اسلئے کہ ڈوبنے والا آدمی مُنہ سے بات نہیں کر سکتا ۱۲ ۵۲ مراد ہے عشق الٰہی سے ۱۲ ۵۳ اس دفتر سے مراد گلستان کا باب پنجم ہے ۱۲
عبد الباری آسی

# باب ششم در ضعف پیری

**حکایت** با طائفہ دانشمندان در جامع دمشق بحثی همی کردم که جوانی
عقلمندوں کی ایک جماعت سے دمشق کی جامع مسجد میں میں ایک بحث کر رہا تھا کہ ایک جوان
درآمد و گفت درینمیان کسی هست که زبان پارسی داند اشارت بمن کردند
آیا اور اسنے کہا کہ اس جماعت میں کوئی ایسا ہے جو فارسی زبان جانتا ہو میری طرف اشارہ کیا
گفتمش خیرست گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزع است و بزبان
میں نے اس سے پوچھا خیریت ہے - جوان نے کہا ایک ڈیڑھ سو سال کا بڈھا جان کنی کے عالم میں ہے اور فارسی زبان
عجم چیزی همی گوید و مفهوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی
میں کچھ کہہ رہا ہے اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا اگر مہربانی فرما کر آپ زحمت کریں تو معاوضہ پائیے گا - شاید کوئی وصیت
همیکند چون ببالینش فراز آمدم این بیت می گفت **قطعه**
کرتا ہے - جب میں اسکی سرہانے آیا تو وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا

دمی چند گفتم برآرم بکام
میں نے کہا (سوچا تھا) کہ آرام سے چند سانس لونگا
دریغا که بگرفت راه نفس
افسوس کہ سانس کے آنے جانے کا راستہ بند ہوگیا
دریغا که بر خوان الوان عمر
افسوس کہ عمر کے طرح طرح کے کھانوں سے بھرے ہوئے دسترخوان پر
دمی چند خوردیم و گفتند بس
ہم نے چند لقمے کھائے اور کہا کہ ختم کرو

معانی این سخن بزبان عربی با شامیان همی گفتم و تعجب همیکردند از عمر دراز
اس شعر کے معنے میں شامیوں سے عربی زبان میں بیان کر رہا تھا اور وہ لوگ تعجب کر رہے تھے اسکی اتنی لمبی
و تأسف او همچنان بر حیات دنیا گفتم چگونه درین حالت گفت چگویم **قطعه**
عمر اور اس کے زندگی کم ہونے کے افسوس پر میں نے کہا اس حالت میں تیرا کیا حال ہے اسنے کہا میں کیا کہوں

ندیده که چه سختی رسد بجان کسی
کیا تونے نہیں دیکھا کہ اس شخص کی جان پر کیسی بنتی ہے
که از دهانش بدر میکنند دندانی
جسکے منہ سے ایک دانت باہر نکالتے ہیں -
قیاس کن که چه حالت بود دران ساعت
اب قیاس کر کہ اس گھڑی کیسا حال ہوگا
که از وجود عزیزش بدر رود جانی
کہ اسکے پیارے جسم سے جان نکل رہی ہو

گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مگردان کہ فیلسوفان

میں نے کہا مرنے کا خیال اپنے دماغ سے نکال ڈال اور مزاج پر وہم کو غالب کر کیونکہ

یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود

یونان کے حکیموں نے کہا ہے کہ مزاج چاہے درست ہو مگر یہ ضرور نہیں کہ اسکی وجہ سے کوئی زندہ بھی رہے اور مرض اگرچہ خطرناک

دلالت کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ بر کرد

ہو مگر وہ موت پر پوری دلالت نہیں کرتا ہے اگر تو کہے تو ہم کسی حکیم کو بلائیں کہ علاج کرے اسنے

و بخندید و گفت

نظر اٹھائی ہنسا اور کہا

**شعر**

دست بر ہم زند طبیب ظریف
چون خرف بیند اوفتادہ حریف

ہوشیار طبیب ہاتھ ملتا رہجاتا ہے
جب اپنے بہت بڈھے دوست کو بیمار پڑا ہوا دیکھتا ہے

خواجہ در بند نقش ایوان ست
خانہ از پای بست ویران ست

مالک۔ مکان پر نقش ونگار بنوانے کے غم میں ہے
اور گھر کی نیو کمزور ہو رہی ہے

پیرمردی ز نزع می نالید
پیرزن صندلش ہمی مالید

ایک بڈھا جانکنی کی حالت مین رو رہا تھا
اور ایک بڑھیا اسکے صندل مل رہی تھی

چون مخبط شد اعتدال مزاج
نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

جب مزاج کا اعتدال جاتا رہا
نہ منتر اثر کرتا ہے اور نہ علاج

## حکایت

پیری را حکایت کنند کہ دختری خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ

ایک بڈھے کا قصہ بیان کرتے ہین کہ ایک نوجوان لڑکی سے شادی کی تھی اور مکان کو ٹھی

و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہای دراز نخفتی و بذلہ ہا و

سجایا تھا اور خلوت مین اسکے پاس بیٹھا تھا اور آنکھین اور دل اسمین لگائے ہوئے تھا لمبی راتون مین سوتا نہ تھا اور مزے

لطیفہ ہا گفتی باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد از ان جملہ

کی باتین اور چٹکلے کہتا تھا کہ ممکن ہے وحشت اور نفرت نہ ہوجائے اور دوستی قبول کرے انھین باتون مین سے ایک رات کو

شبی می گفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بصحبت پیری

کہ رہا تھا تیرا بلند نصیب یاور تھا اور دولت کی آنکھ کھلی ہوئی تھی کہ تو ایک بڈھے کے جو بڑی

افتادۂ پختہ پروردہ جہان دیدہ سرد و گرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوق
جو بچا بوڑھا زمانے کو دیکھے ہوئے گرم و سرد کا تجربہ کئے ہوئے ہے اچھے برے کو آزمائے ہوئے ہے کہ صحبت
صحبت بداند و شرط مودّت بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان۔
کے حقوق کو جانتا ہے اور محبت کی شرط بجا لاتا ہے شفقت کرنیوالا مہربان ہے اچھی طبیعت والا اور خوش بیان ہے

## مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم
جب تک مجھ سے ہو سکے گا تیری دل جوئی کرونگا
ور بیازاریم نیازارم
اور جو تو مجھے ستائے گی تو میں نہ ستاؤں گا

ور چو طوطی بود شکر خورشت
اور اگر طوطی کی طرح شکر تیری خوراک ہوگی
جان شیرین فدای پرورشت
تو جان شیرین تیری پرورش میں صرف کردوں گا

نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب خیرہ رائی ستیزہ روئے سبکپائی کہ
تو کسی مغرور خود رائے بیعقل لڑاکا بد عقل تند مزاج تیز دوڑنے والے جوان کے پنجے
ہر دم ہوسی پزد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد
میں پڑی کہ ہر وقت ایک نئی آرزو کرتا ہے ہر لحظہ ایک رائے دیتا ہے ہر رات کو ایک نئی جگہ سوتا ہے ہر روز نیا معشوق رکھتا ہے

## قطعہ

جوانان خرمند و خوب رخسار
جوان اچھے ہیں اور اچھے رخسارہ والے ہیں
ولیکن در وفا با کس نپایند
مگر وفا میں کسی کے ساتھ نہیں ٹھہرتے

وفاداری مدار از بلبلان چشم
بلبلوں سے وفا داری کی امید نہ رکھ
کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند
ہر دم ایک دوسرے پھول پر نغمہ سرائی کرتے ہیں

اما طائفہ پیران کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضاے جہل و جوانے
لیکن بوڑھوں کا گروہ کہ عقل و ادب کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں نہ کہ جہالت اور جوانی کے تقاضے کے موافق

## فرد

ز خود بہتری جوی و فرصت شمار
اپنے آپ سے بہتر کی تلاش کر اور غنیمت سمجھ
کہ با چون خودی گم کنی روزگار
کہ اپنے برابر والے کے ساتھ تو گمراہ ہو جائے گا

گفت چندان برین نمط بگفتم کہ گمان بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من
بڈھا کہتا ہے کہ اتنی باتین اس طریقہ کی مین نے کہین کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کا دل میری قید مین گرفتار ہوگیا اور وہ میری

شد ناگہ نفسی سرد از دل پر درد بر آورد و گفت چندین سخن کہ بگفتی در
شکار ہوگئی یکایک ایک ٹھنڈی سانس دردمند دل سے کھینچی اور بولی جتنی باتین تو نے بیان کین

ترازوی عقل من وزن آن یک سخن ندارد کہ وقتی از قابلہ خویش شنیدہ ام
میری عقل کی ترازو مین اُن مین سے ایک بات کا بھی وزن نہین کہ ایک وقت مینے اپنی دائی سے سُنا

کہ گفت زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے **شعر**
ہے کہ اُسنے کہا کہ جوان عورت کے پہلو مین اگر تیر لگ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ کوئی بڈھا پہلو مین بیٹھے

لَمَّا رَأَتْ بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِھَا
جب کہ دیکھے عورت اپنے شوہر کے سامنے

شَیْئًا کَارْخٰی شَفَۃِ الصَّائِمِ
ایک چیز روزے دار کے لٹکے ہوے ہونٹ کیطرح

تَقُوْلُ ھٰذَا مَعَہٗ مَیِّتٌ
کہتی ہے یہ اسکی ساتھ میت ہے

وَاِنَّمَا الرُّقْیَۃُ لِلنَّائِمِ
اور سوائے اسکے نہین کہ منتر سونے والے کے لئے ہے

**رباعی**

زن کز بر مرد بی رضا برخیزد
عورت کہ مرد کی بغل سے بغیر خوش ہوئے اٹھے

بس فتنہ و جنگ ازان سرا برخیزد
اس گھر میں بہت فتنہ اور لڑائی ہوگی

پیری کہ ز جای خویش نتواند خاست
وہ بڈھا جو کہ اپنی جگہ سے نہ اُٹھ سکے

الا بعصا کیش عصا برخیزد
مگر صرف لاٹھی سے اسکا عضو کب استادہ ہوگا

فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چون مدت عدت بر آمد
حاصل کلام یہ کہ موافقت ممکن نہ تھی طلاق پر نوبت پہنچی جب عدت کا زمانہ گزر گیا۔ اس کا

عقد نکاحش بستند با جوانے تند ترشروے تہی دست بدخوی جور و جفا
نکاح ایک غصہ ور بدخو ترشرو مفلس جوان کے ساتھ کردیا وہ عورت ظلم اور

کشیدی و رنج و عنا دیدے و شکر نعمت حق ہمچنان گفتی الحمد للہ کہ ازان
ایذا اور رنج اور سختی اٹھاتی تھی پھر بھی خدا کی نعمت کا شکر اسی طرح ادا کرتی کہ خدا کا شکر ہے کہ اس

عذاب الیم برہیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم
سخت عذاب سے چھُٹ گئی اور ان مُستقل نعمتون پر فایز ہُوئی

| | |
|---|---|
| **قطعه** روی زیبا و جامهٔ دیبا<br>خوب صورت چہرہ اور دیبا کے کپڑے<br>این همه زینت زنان باشد<br>یہ ساری عورتوں کی زینتیں ہوتی ہیں | صندل و عود و رنگ و بوی و هوس<br>صندل اور اگر اور رنگ و بو اور حرص و ہوس<br>مرد را کیر و خایه زینت بس<br>مرد کے لئے اوسکی مردانگی کی قوت کافی ہے |
| **فرد** با این همه جور و تند خوئی<br>باوجود اس تمام ظلم اور ترشروئی کے<br>**قطعه** با تو مرا سوختن اندر عذاب<br>تیرے ساتھ مجھے دوزخ مین جلنا | نازت بکشم که خوبروئی<br>مین تیرا ناز اٹھاؤنگا کہ تو خوب صورت ہے<br>به که شدن با دگری در بهشت<br>اس سے بہتر ہے کہ دوسرے کیساتھ بہشت مین جاؤن |
| بوی پیاز از دهن خوبروی<br>خوب صورت کے منہ سے پیاز کی بو | به حقیقت که گل از دست زشت<br>درحقیقت اس سے بہتر ہے کہ بدصورت کے ہاتھ سے گل لے |

**حکایت** مهمان پیری بودم در دیار بکر[1] که مال فراوان داشت
مین دیار بکر مین ایک بڈھے کا مہمان تھا جو بہت سے مال کا مالک تھا
و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا در عمر خویش بجز این فرزند
اور ایک خوب صورت لڑکے کا باپ تھا۔ ایک رات کو قصہ بیان کرنے لگا کہ میرے عمر بھر مین سوائے اس لڑکے
نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردمان بحاجت
کے اولاد پیدا نہین ہوئی اس جنگل مین ایک درخت زیارت کی جگہ ہے کہ لوگ اپنی مرادین مانگنے
خواستن آنجا روند و شبهادراز در پای آن درخت بخدا نالیده ام
وہاں جاتے ہین بہت سی لمبی لمبی راتون مین مین اس درخت کے نیچے گڑگڑایا ہون اور خدا سے دعا مانگی ہے جب
تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر با رفیقان آهسته می گفت
مجھے خدا نے یہ لڑکا دیا ہے مینے سنا کہ لڑکا چپکے چپکے اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا
چه بودی اگر من آن درخت را بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی که پدرم
بڑا مزا ہوتا اگر مجھے اس درخت کی خبر ہوتی کہ وہ کہاں ہے تو مین دعا مانگتا کہ میرا باپ مرجائے
بمردی حکمت خواجه شادی کنان که فرزندم عاقل است و پسر طعنه زنان
باپ خوشی کررہا ہے کہ میرا بیٹا عقلمند ہے اور بیٹا طعنے دے رہا ہے کہ

[1] دیار بکر ایک شہر کا نام جو روم اور عراق عرب کے درمیان واقع ہے ۱۲ — عبدالباری آسی

قطعہ که پدرم فرتوت ست

کہ میرا باپ بڈھا زیادہ ہوگیا اور عقل جاتی رہی ہے

سالها بر تو بگذرد که گذار
برسوں گزر جاتے ہیں کہ تو
نکنی سوی تربتِ پدرت
اپنے باپ کی قبر پر نہیں جاتا ہے
تو بجای پدر چه کردی خیر
تونے اپنے باپ کے ساتھ کیا نیکی کی ہے
تا همان چشم داری از پسرت
کہ اسی نیکی کی اپنے بیٹے سے امید لگا رہے ہو

**حکایت** روزی بغرور جوانی سخت رانده بودم و شبانگه بپای
ایک روز جوانی کے غرور میں تیز دوڑا تھا اور رات کے وقت ایک
گریوهٔ ست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه
بلند رستہ کے نیچے تھک کر سست پڑا تھا ایک ضعیف بڈھا قافلہ کے پیچھے آرہا تھا اُسنے کہا
خسپی که نه جای خفتن ست گفتم چون روم که نه پای رفتن ست گفت این
کیا پڑا سو رہا ہے کیونکہ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے میں نے کہا چلوں کیسے کہ چلنے کی طاقت نہیں ہے
نشنیدی که صاحبدلان گفته اند رفتن و نشستن به که دویدن و گسستن
کیا تونے یہ نہیں سنا ہو کہ عقلمندوں نے کہا ہے چلنا اور چلکر بیٹھنا بہتر ہے کہ دوڑنا اور سفر کو ختم کر دینا۔

**قطعہ**
ای که مشتاق منزلی مشتاب
اے شخص کہ تو منزل کا آرزومند ہے دوڑ کر نہ چل
پند من کار بند و صبر آموز
میری نصیحت مان اور صبر سیکھ
اسپ تازی دو تگ رود بشتاب
عربی گھوڑا تیز تھوڑی دور چلتا ہے
اشتر آهسته میرود شب و روز
اونٹ آہستہ آہستہ رات دن چلا کرتا ہے

**حکایت** جوانی چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقهٔ عشرت
ایک جوان چست و چالاک لطیفہ گو ہنسنے والا شیریں زبان ہماری عیش و عشرت کی محفل
ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی و لب از خنده فراهم نیاوردی روزگارے
میں شریک تھا کہ اُسکے دل میں کسی طرح کا غم نہیں آتا تھا اور ہونٹ ہنسی سے نہ رُکتے تھے ایک زمانہ
برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد بعد از آن دیدمش زن خواسته و فرزند
ہوگیا کہ ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا اسکے بعد میں نے اسکو دیکھا شادی کر لی تھی بال بچے پیدا ہو گئے تھے

خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گل رویش پژمردہ پرسیدمش چگونۂ و چہ حالت

اور اس کی خوشی کی جڑ کٹ گئی تھی اور اسکے چہرے کا پھول مرجھا گیا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کیسا ہے

ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم

**شعر**

اور تیرا کیا حال ہے کہا جب سے بچے پیدا ہوئے اسوقت سے میں نے بچپن کی باتیں نہیں کیں

مَاذَا الصِّبٰی وَالشَّیْبُ غَیَّرَ لِمَّتِیْ

کہاں ہے بچپن کا زمانہ حالانکہ بڑھاپے نے میرے سر کے بال سفید کر دیئے

وَکَفٰی بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ نَذِیْرًا

اور زمانے کا انقلاب بڑا عبرت دلانے والا ہے اور کافی ہے

**فرد**

چون پیر شدے ز کودکی دست بدار

جب تو بڈھا ہو گیا تو بچپن کی باتیں چھوڑ دے

بازی و ظرافت بجوانان بگذار

کھیل کود اور ہنسی ٹھٹا جوانوں کے لئے چھوڑ دے

**مثنوی**

طرب نوجوان ز پیر مجوے

نوجوان کی خوشی بڈھے آدمی میں نہ ڈھونڈھ

کہ دگر ناید آب رفتہ بجوے

کہ ندی کا گیا ہوا پانی پھر ندی میں نہیں آتا

زرع را چون رسید وقت درو

جب کھیتی کے کٹنے کا وقت آجاتا ہے

نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

تو وہ سبزہ نو رسیدہ سبزہ کی طرح لہراتی نہیں

**قطعہ**

دور جوانی بشد از دست من

جوانی کا دور میرے ہاتھ سے نکل گیا

آہ و دریغ آن زمن دل فروز

ہائے افسوس وہ دل روشن کرنے والا وقت

قوت سرپنجۂ شیری برفت

شیر کے پنجہ کی سی قوت جاتی رہی

راضیم[1] اکنون بہ پنیرے چو یوز

اب میں تیندوے کی طرح تھوڑے سے پنیر پر راضی ہوں

پیرزنی موے سیہ کردہ بود

ایک بڑھیا نے خضاب لگا کے بال کالے کئے تھے

گفتمش ای مامک دیرینہ روز

میں نے اس سے کہا کہ اے پرانی بڑھیا اماں

موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر

مکاری کر کے بال کالے کر لے

راست نخواہد شدن این پشت کوز

مگر یہ ٹیڑھی پیٹھ سیدھی نہیں ہو سکتی

[1] راضیم اکنون یعنی جب تیندوے یا چیتے کا شکار ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو وہ بہت غضبناک ہوتا ہے۔ تو اسکو پنیر کھلاتے ہیں کہ اسکو چاٹ کر اسکا غصہ جاتا رہتا ہے۔ ۱۲ عبد الباری آسی

**حکایت** وقتی بجہل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجی نشست
ایک دفعہ جوانی کی جہالت میں میں نے والدہ کو ڈانٹ دیا رنجیدہ ہوکر ایک گوشہ میں
وگریان ہمیگفت مگر خردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی **قطعہ**
بیٹھ گئیں اور رو رو کر کہہ رہی تھیں کہ شاید تو اپنا بچپن بھول گیا کہ سختی کر رہا ہے۔

چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش
ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے کیا اچھی بات کہی ہے

چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
جب اسکو نہایت زور دار اور قوی دیکھا

گر از عہد خردیت یاد آمدے
جو تجھے اپنا بچپن کا زمانہ یاد آتا

کہ بیچارہ بودی در آغوش من
کہ بیچارہ تو میری گود میں ناچار پڑا تھا

نکردی درین روز بر من جفا
تو آج کے دن مجھ پر ظلم نہ کرتا

کہ تو شیر مردی و من پیرزن
کہ تو طاقتور ہے اور میں بڑھیا ہو رہی

**حکایت** توانگری بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہان گفتندش
ایک بخیل دولتمند کا ایک لڑکا بیمار تھا اسکے خیر خواہوں نے اُسکو صلاح دی
کہ ختم قرآنے کنی از بہر وے یا بذل قربانی کنی باندیشہ فرو رفت و گفت
کہ یا تو اسکے لئے قرآن کا ایک ختم کیا جائے اور یا کوئی قربانی کی جائے کچھ دیر سوچتا رہا اور بولا
ختم مصحف اولی ترست کہ گلہ دورست صاحبدلے بشنید گفت ختمش
قرآن شریف ختم کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ گلہ دور ہے ایک خوش طبع نے سنا اور کہا ختم قرآن
بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سر زبان ست و زر درمیان جان
اس کو اس سبب سے پسند آیا کہ قرآن تو زبان کی نوک پر ہے اور روپیہ جان میں گڑا ہوا ہے

**مثنوی**

دریغا گردن طاعت نہادن
ہائے افسوس اطاعت کے لئے گردن جھکانا

گرش ہمراہ بودی دست دادن
اگر اُسکے ساتھ بخشش کا ہاتھ بھی شامل ہوتا

۵۱ ختم قرآن - یعنی ایک قرآن شریف پڑھ کر اسکو بخشا جائے۔ ۵۲ گلہ درست - یعنی گلہ دور دراز مقام پر ہے وہاں سے بکریاں وغیرہ قربانی کے لئے آنا دشوار ہیں۔ قربانی وہ کہ خدا کے نام پر صدقہ کے طور پر کسی جانور کو ذبح کیا جائے ۱۲۔ ۵۳ یعنی قربانی کرنے میں تو گرہ سے روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ۵۴ یعنی بڑی مشکل پڑ جاتی اگر عبادت کیساتھ کچھ نقد دینے کی بھی شرط ہوتی ۱۲

**بدیناری چو خر در گل بمانند**
ایک دینار کے لئے گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتے ہیں

**ور الحمدی بخواہی صد بخوانند**
اور اگر تو الحمد کے لئے کہے تو سو مرتبہ پڑھ لیں گے

## حکایت

**پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیر زنانم الفت نیست**
ایک بڈھے سے لوگوں نے کہا کہ تو شادی کیوں نہیں کرتا اُسنے کہا کہ بڑھیوں سے مجھے دلچسپی نہیں

**پس آنرا کہ جوان باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد شعر**
پھر اسکی جو کہ جوان ہوگی مجھ سے کہ میں بڈھا ہوں دوستی کیوں کر ہے گی

**پیر ہفتاد سالہ جوانی مکنہ**
اے ستر برس کے بڈھے جوانی نہ کر

**کور مقری بخوابی چشم روشن**
اندھا مادر زاد خواب میں بھی آنکھ روشن نہیں دیکھتا

**زور باید نہ زر کہ بانو را**
زور چاہیے نہ کہ زر کہ عورت کو

**گزری دوست تر کہ دہ من گوشت**
دس من گوشت سے ایک گاجر زیادہ پسند ہے

## حکایت منظومہ

نظم حکایت

**شنیدہ ام کہ درین روزہا کہن پیری**
میں نے سنا ہے کہ اس زمانہ میں ایک پرانے بڈھے نے

**خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت**
بڑھاپے میں خیال کیا کہ شادی کرنا چاہیے

**بخواست دختر کی خوبروی گوہر نام**
ایک خوبصورت نوجوان گوہر نامے لڑکی سے عقد کر لیا

**چو درج گوہرش از چشم مردمان بنہفت**
اور موتیوں کے ڈبے کی طرح اُسے لوگوں کی نظر سے چھپایا

**چنانکہ رسم عروسی بود تماشا کرد**
جیسا کہ دولہا دلہن کی رسم ہوتی ہے وہ خواہش کی

**ولی بحملہ اول عصای شیخ بخفت**
مگر پہلے ہی حملہ میں بڑے میاں کی لاٹھی نہ اُٹھ سکی

**کمان کشید و نزد بر ہدف کہ نتوان دوخت**
کمان کھینچی اور نشانہ پر تیر نہ لگا یا کیونکہ

**مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت**
سوائے فولاد کی سوئی کے سخت کپڑا سیا نہیں جا سکتا

**بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت**
دوستوں سے گلہ شروع کیا اور حجت کی

**کہ خان و مان من این شوخ دیدہ پاک برفت**
کہ میرے گھر بار کو اس بے حیا نے بدنام تباہ کر دیا

لہ گز رسے مراد عضو مخصوص ۱۲
عبد الباری آسی

میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنان ‏— که سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت

میاں بیوی میں جنگ اور فتنہ پیدا ہوا اور میاں تک ہوا — کہ قاضی اور کوتوال تک نوبت پہنچی اور سعدی نے کہا

پس از ملامت و شنعت گناہ دختر نیست — ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

خبردار ملامت اور برائی نہ کر لڑکی کی خطا نہیں — تیرا ہاتھ کانپتا ہے تو تو موتی کیا پرو سکتا ہے

# باب ہفتم در تاثیر تربیت

**حکایت** یکی را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندی فرستاد

ایک وزیر کا ایک لڑکا بے عقل تھا اُسنے ایک عقلمند کے پاس بھیجا

کہ مر این را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد مؤثر نبود پیش

کہ اس کو تعلیم دیجئے شاید عقلمند ہو جاے ایک مدت تک تعلیم دی کوئی فائدہ نہ ہوا تو اُسے

پدرش فرستاد کہ این عاقل نمیشود و مرا دیوانہ کرد **قطعہ**

اُسکے باپ کے پاس بھیجا کہ یہ تو عقلمند نہیں ہوتا اور مجھے پاگل کر دیا

ہیچ صیقل نکو نداند کرد — آہنے را کہ بد گہر باشد

کوئی شخص اچھی صیقل نہین کر سکتا — اُس لوہے پر جس کی ذات بُری ہوتی ہے

چون بود اصل جوہری قابل — تربیت را درو اثر باشد

جب کہ کسی کی ذات مین جوہر قابل ہو گا — تو تعلیم کا اسپر اثر پڑے گا

سگ بدریای ہفتگانہ بشوی — چونکہ تر شد پلید تر باشد

کتے کو ساتوں دریا میں دھوئیے — جتنا کہ بھیگے گا اور ناپاک ہو گا

لہ اس تمام حکایت مین جا بجا استعارے استعمال کیئے گئے ہین لہذا غور کرنا اور صحیح معنی کو تلاش کرنا چاہیئے ۱۲ ۵۲ یہ معنی بھی ہو سکتے ہین کہ کسی صیقل سے وہ جلا نہین پاسکتا ۱۲ ۵۳ جوہر قابل لینے قبول کرنے والا جوہر کہ جو کچھ استاد بتائے اس کو یاد رکھ سکے ۱۲ ۵۴ دریائے ہفتگانہ سے مراد غالباً سات سمندر ہین بعض شارحین نے یہ معنے لئے ہین کہ کتے کو اگر سات مرتبہ بھی دھویا جائے ۔ مگر یہ معنے کچھ زیادہ لطیف نہین ہین سات دریا یہ ہین ۔ (۱) دریائے اخضر (۲) دریائے عمان (۳) دریائے قلزم (۴) دریائے بربر (۵) دریائے اوقیانوس (۶) دریائے قسطنطنیہ (۷) دریائے اسود جسکو دریائے ازرق بھی کہتے ہین ۱۲ ۔

عبدالباری آسی

| | |
|---|---|
| خر عیسیٰ[1] اگرش بمکہ برند<br>عیسیٰ کے گدھے کو اگر مکے لے جائیں | چون بیاید ہنوز خر باشد<br>جب وہ واپس آئے گا تو وہی گدھے کا گدھا ہے گا |

**حکایت** حکیمی پسران را پند ہمی داد کہ ای جانان پدر ہنر آموزید کہ
ایک عقلمند لڑکوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ اے باپ کے پیارو ہنر سیکھو کیونکہ
ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در محل خطر است یا دزد بیکبار
ملک اور دنیا کی دولت بھروسا کرنیکے قابل نہیں ہے اور چاندی سونا ہر وقت خطرہ میں ہے یا چور
ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است و دولت پایندہ اگر ہنرمند
ایک ہی دفعہ میں لیجائے اور یا تو د مالک تھوڑا تھوڑا کر کے کھا جائے مگر ہنر ایک ابلنے والا چشمہ ہے اور مستقل دولت ہے اگر
از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت ست ہر کجا کہ رود
ہنر والا دولتمند نہ رہے تو کوئی پروا نہیں کیونکہ ہنر اپنی جگہ پر آپ دولت ہے جہان کہیں جائے گا

**شعر** قدر بیند و صدر نشیند و بی ہنر لقمہ[2] چیند و سختی بیند
قدر ہوگی اور بلند جگہ پر بیٹھے اور بے ہنر لقمہ جمع کر سکا اور سختی اٹھائیگا۔

| | |
|---|---|
| سخت ست پس از جاہ تحکم بردن<br>مرتبے کے بعد حکم کا برداشت کرنا بہت دشوار ہے | خو کردہ بناز جور مردم بردن<br>ناز کی عادت ڈال کے آدمیوں کا ظلم اٹھانا مشکل ہے |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| وقتی افتاد فتنۂ در شام<br>ایک مرتبہ شام کے ملک میں ایک فتنہ برپا ہو گیا | ہر کس از گوشۂ فرا رفتند<br>جسکا جہان موقع لگا اس گوشہ میں چھپ گیا |
| روستا زادگان دانشمند<br>دہقانوں کے عقلمند لڑکے | بوزیری پادشا رفتند<br>بادشاہ کی وزیری کے عہدے پر پہنچے |
| پسران وزیر ناقص عقل<br>اور وزیر کے بیوقوف لڑکے | بگدائی بروستا رفتند<br>بھیک مانگنے دہقانوں کے یہاں گئے |

**حکایت** یکی از فضلا تعلیم ملک زادہ ہمی کردی و ضرب بیحابا زدی
فاضلوں میں سے ایک فاضل ایک بادشاہ کے لڑکے کا اتالیق تھا اور بے تحاشا مار مارتا

[1] خر عیسیٰ۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت فرماتے تھے لہذا ایک دراز گوش اپنی سواری میں رکھتے تھے ۱۲
[2] لقمہ جمع کرے یعنی بھیک مانگتا پھرے ۱۲ عبدالباری آسی

وزجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی شکایت پیش پدر برد و جامه از تن
تھا اور بہت جھڑکتا تھا ایک بار بیطاقت ہوکر لڑکا باپ کے پاس شکایت کرنے گیا اور دردمند جسم سے
دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد اُستاد را بخواند و گفت پسران رعیت
کپڑے اُٹھا کر باپ کو دکھائے باپ کا دل بھر آیا استاد کو بلایا اور کہا رعایا کے بچوں کو تو اتنا جھڑکنا
را چندان زجر روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکه
ضروری نہین سمجھتا جتنا کہ میرے بیٹے کو اس کا سبب کیا ہے کہا سبب یہ ہے کہ
سخن اندیشیده گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی العموم باید و
سوچ کر بات کہنا اور اچھے کام کرنا تمام مخلوق کو عام طریقہ سے ضروری ہے اور بادشاہون کو
پادشاهان را علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه رود
خاص کر اس سبب سے کہ اُن کے ہاتھ اور زبان سے جو کام ہوگا وہ مشہور ہو جائیگا
هرآئینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام را چندان اعتباری نباشد
اور عام لوگون کے قول و فعل کا ایسا کچھ زیادہ اعتبار نہین ہے

**قطعه**

اگر صد عیب دارد مرد درویش
اگر ایک غریب آدمی مین سو عیب ہون
رفیقانش یکی از صد ندانند
اُسکے رفیق سو مین سے ایک بھی نجانین گے
وگر یک ناپسند آید ز سلطان
اور اگر ایک بُری حرکت بادشاہ سے سرزد ہو
زاقلیمی باقلیمی رسانند
تو ایک ملک سے دوسرے ملک مین خبر پہنچا دینگے

پس واجب آمد معلم پادشاه زاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان
تو بادشاہ زادے کے اتالیق کے لئے ضروری ہوا مالکون کے بچون کی عادات کا کہ
أَنْبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتًا حَسَنًا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابنائے عوام
خدا ان کو بہترین طور سے پروان چڑھاوے اور کوشش اس سے زیادہ کرنا جتنا کہ عام آدمیون کے لڑکون کے لئے کیجائے

**قطعه**

هرکه در خردیش ادب نکنی
جسکو تو بچپن مین ادب نہ سکھائے گا
در بزرگی فلاح[1] از و برخاست
بڑے ہوکر نیکی اس سے زایل ہوجائے گی

[1] فلاح کے معنے رستگاری - اور چھوٹنا ۱۲

عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| چوب تر را چنانکه خواهی پیچ | نشود خشک جز بآتش راست |
| گیلی لکڑی تو جیسے چاہے موڑ لے | سوکھی لکڑی سوائے آگ کے سیدھی نہ ہوگی |
| فرد هر آن طفل کو جور آموزگار | نه بیند جفا بیند از روزگار |
| وہ بچہ جو سکھانے والے کا ظلم | نہ سہے گا وہ زمانے کی جفائیں برداشت کریگا |

ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد خلعت و نعمت بخشید و
بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اسکے جواب کی تقریر اچھی معلوم ہوئی خلعت اور نعمت بخشی اور
پایه منصب بلند گردانید
اسکا رتبہ اور عہدہ بڑھا دیا

حکایت معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترش روی و تلخ گفتار
یعنے ایک مکتب کے ملاں کو دیکھا ملک مغرب میں چڑچڑا اور سخت گفتگو کرنیوالا
بدخوی و مردم آزار گند طبع و ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او تبه گشتی
بدعادت آدمیوں کو ستانے والا گندل طبیعت خاین کہ مسلمانوں کا عیش اسکے دیکھنے سے تباہ ہوجاتا
و خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی و جمعی پسران پاکیزه و دختران دوشیزه
اور اسکی قرآن خوانی آدمیوں کے دل کو سیاہ کرتی اور ایک جماعت پاکیزہ لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کی اسکے
بدست جفای او گرفتار نه زهره خنده نه یارای گفتار گه عارض سیمین یکی را
ظلم کے ہاتھ میں پھنسی ہوئی تھی نہ طاقت ہنسی کی نہ قوت بات کرنے کی کبھی ایک کے گورے گال پر طمانچہ مارتا
تپانچه زدی وگاه ساق بلورین یکی را شکنجه کردی القصه شنیدم که طرفی از
اور کبھی ایک کی گوری پنڈلی کو شکنجہ میں کھینچ دیتا قصہ کوتاہ میں نے سنا ہے کہ تھوڑی سی اسکے
خیانت نفس او معلوم کردند و بزدندش و براندند پس آنگه مکتب وی
نفس کی خیانت کا حال معلوم کیا اور لوگوں نے اس کو مارا اور بھگا دیا اسکے بعد اس مکتب کو ایک نیک
بمصلحی دادند پارسائی سلیمی نیکمردی حلیمی که سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و
آدمی کی سپرد کر دیا وہ شخص پارسا سلامت رو نیک آدمی عقلمند تھا کہ سوائے ضرورت کے بات نہیں کہتا اور

---

له مطلب یہ ہے کہ بچپن کا زمانہ ہی تعلیم کے لئے موزون ہے ۱۲
۵۲ یعنے وہ بے ادب رہنے کی وجہ سے زمانے کی طرح طرح کی سختیاں سہے گا کیونکہ بے تمیز اور بے ہنر ہوگا ۱۲

موجب آزار کس برزبانش نرفتی کودکان را ہیبت اُستاد نخستین از سر برفت
کسی کو دکھ دینے کی بات اسکی زبان پر نہ آتی تھی بچوں کے دل سے پہلے استاد کا ڈر نکل گیا اور دوسرے
و معلم دومی را اخلاق ملکی دیدند دیو یک یک شدند باعتماد حلم او علم فراموش
استاد کے عادات فرشتون کے سے دیکھے ایک ایک شیطان ہو گیا اور اس کی بردباری کا اعتبار کرتے ہوے علم کو
کردند و ہمچنین اغلب اوقات ببازیچہ فراہم نشستندی و لوح درست ناکردہ
بھول گئے اور اسیطرح اکثر اوقات کھیل کے لئے جمع ہو کر بیٹھتے اور بغیر تختی لکھے ہوے ایک دوسرے
برسر ہم شکستندے
کے سر پر توڑتے

## بیت

اُستاد و معلم چو بود بے آزار
اُستاد اور معلم جب بے آزار ہو گا

خرسک[1] بازند کودکان در بازار
تو لڑکے بازار میں خرسک کھیلیں گے

بعد از دو ہفتہ بران مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم کہ دل خوش کردہ
دو ہفتہ کے بعد مین اس مسجد کی طرف سے گزرا تو پہلے میانجی کو دیکھا کہ اس کو راضی کیا تھا
بودند و بمقام خویش باز آوردہ برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس
اور اپنی جگہ پر پھر مقرر کیا تھا مجھے رنج ہوا اور مین نے لاحول پڑھی کہ دوسری دفعہ
را معلم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاندیدہ بشنید بخندید و گفت
شیطان کو فرشتون کا معلم کیون بنا دیا ایک بڈھے خوشمزاج اور تجربہ کار نے یہ بات سنی ہنسا اور بولا

## مثنوی

پادشاہی پسر بمکتب داد
ایک بادشاہ نے اپنے بچے کو مکتب مین بٹھایا

لوح سیمینش در کنار نہاد
اور ایک چاندی کی تختی اسکی بغل میں دی

برسر لوح او نوشتہ بزر
اور اُسکی تختی کے سرے پر سونے سے لکھا

جور اُستاد بہ ز مہر پدر
کہ استاد کا ظلم باپ کی محبت سے اچھا ہے

[1] خرسک ایک کھیل کا نام ہے۔ کہ ایک لکیر کھینچتے ہیں اور ایک لڑکا خط کے درمیان کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے لڑکے اگر اس کو مارتے ہیں وہ بھی طرف اپنی ٹانگ اوچھالتا ہے۔ اور پھر جسکے اُس کا پاؤں لگ جاتا ہے۔ وہ اُس کی جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے ۱۲۔ عبد الباری آسی

## حکایت

بادشازادۂ را نعمت بیکران از ترکۂ عمان بدست افتاد

ایک بادشاہزادے کو بہت سی دولت چچاؤں کے ترکے میں سے ہاتھ لگی اور

فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائر معاصی منکری

بدکاری اور عیاشی شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ اختیار کیا قصہ کوتاہ تمام گناہوں میں سے کوئی بُری بات

کہ نکرد و مسکری کہ نخورد باری بہ نصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست

ایسی باقی نہ رہی جو نہیں کی اور کوئی نشہ ایسا نہیں رہا جو استعمال نہیں کیا ایکمرتبہ میں نے اُسکو نصیحت کی کہ برخوردار آمدنی چلتے پانی کی طرح ہے

و خرج آسیائے گردان یعنے خرج فراوان کردن مسلم کسے را باشد کہ دخل معین دارد

اور خرچ چلتی ہوی چکی کی مانند یعنی زیادہ خرچ کرنا اس شخص کے لئے ٹھیک ہے جو کوئی مقررہ آمدنی رکھتا ہو۔

## قطعہ

| | |
|---|---|
| چو دخلت نیست خرج آہستہ ترکن | کہ میگویند ملاحان سرودی |
| جب تیری آمدنی نہیں ہے تو خرچ بہت کم کردے | کیونکہ ملاح ایک راگ گایا کرتے ہیں |
| بکوہستان اگر باران نبارد | بسالے دجلہ گردد خشک رودے |
| کہ پہاڑوں میں اگر پانی نہ برسے | تو ایک برس میں دجلہ جیسی بڑی ندی سوکھ جائے |

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی بری و

عقل اور ادب کا طریقہ اختیار کر اور کھیل کود چھوڑ دے کیونکہ جب دولت ختم ہو جائے گی تو سختی

پشیمانی خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول

اٹھائے گا اور شرمندہ ہوگا لڑکے نے گانے اور شراب پینے کے مزے کی وجہ سے یہ بات نہیں سنی اور میری بات

من اعتراض کرد و گفت راحت عاجل را بتشویش محنت آجل منغض کردن

پر اعتراض کیا اور جواب دیا کہ موجودہ آرام کو امید کی محنت کی پریشانی سے گدلا کرنا عقلمندوں

خلاف رای خردمندان ست

کی رائے کے خلاف ہے

لہ یعنی کیا موجودہ عیش کو آیندہ کے خوف سے میں چھوڑ دوں یہ تو کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔

**مثنوی**

خداوندان کام و نیکبختے
دولتمند اور نیک نصیب لوگ

چرا سختی برند از بیم سختے
تنگدستی کے خیال سے کیوں سختی اٹھائیں

برو شادی کن ای یار دل افروز
جا اے یار دل کے روشن کرنیوالے خوش رہ

غم فردا نشاید خوردن امروز
کل کا غم آج نہ کھانا چاہیئے

فکیف مرا که در صدر مروت نشسته ام و عقد فتوت بسته و ذکر انعام من در افواه
پس مجھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مروت کی گدی پر بیٹھا ہوں اور جوانمردی کا میں نے عہد کر لیا ہے اور میری بخشش کا ذکر عام

عوام افتاده
لوگوں کی زبانوں تک پہنچ چکا ہے

**مثنوی**

هر که علم شد بسخا و کرم
جو آدمی سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا

بند نشاید که نهد بر درم
تو اسکو خزانے کے اوپر مہر نہ لگانی چاہیے

نام نکوئی چو برون شد بکوی
نیک نام جب کہ گلیوں میں مشہور ہو گیا

در نتوانی که ببندی بروی
تو یہ ممکن نہیں کہ کسیکے لیے تو دروازہ بند کر دے

دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آهن سرد وی اثر نمی کند ترک
میں نے دیکھا کہ نصیحت نہیں مانتا اور میری دلسوزی کی باتیں اسکے ٹھنڈے لوہے میں اثر نہیں کرتیں تو میں نے

ناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را کار بستم
نصیحت کرنا چھوڑ دیا اور اسکی ہم نشینی سے پرہیز کرنا شروع کیا اور عقلمندوں کے قول پر میں نے عمل کیا

که گفته اند بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَاِنْ لَمْ يَقْبَلُوْا مَا عَلَيْكَ
کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ جو بات تیرے ذمہ ہے وہ پہنچا دے پھر اگر قبول نکریں تو تو بری الذمہ ہے

**قطعه**

گرچه دانی که نشنوند بگوے
اگر تو جانتا ہے کہ سننے والے نہ مانینگے تو

هرچه دانی تو از نصیحت و پند
جو تجھے نصیحت وغیرہ آتی ہے وہ نہ کہہ

زود باشد که خیره سر بینی
وہ وقت جلد آئے گا کہ خود سر کو تو دیکھے گا

بدو پاے اوفتاده اندر بند
کہ اسکے دونوں پاؤں میں بیڑی ہو گی اور وہ قید میں پڑا ہو گا

دست بر دست میزند که دریغ
اور وہ ہاتھ مل مل کر افسوس کر رہا ہو گا

نشنیدم حدیث دانشمند
کہ میں نے عقلمند کی بات نہ مانی

تا پس ازمدتی انچه اندیشهٔ من بود از نکبت حالش بصورت بدیدم که پاره
یہان تک کہ ایک مدت کے بعد جو کچھ میرا خیال تھا اسکی بدنصیبی حال سے مینے ظاہر دیکھا کہ پیوند پر
پاره برهم می دوخت ولقمه لقمه همی اندوخت وطم از ضعف حالش بهم
پیوند لگاتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا میرا دل اسکا پتلا حال دیکھ کر بھر آیا
برآمد ومروت ندیدم درچنان حالی ریش درویش را بملامت خراشیدن
اور یہ بات مجھے خلاف مروت معلوم ہوئی کہ ایسے حال میں فقیر کے زخم کو ملامت سے اور چھیلوں
ونمک پاشیدن پس باخود گفتم

## مثنوی

اور نمک چھڑکوں لہذا مین نے اپنے دلمیں کہا

| | |
|---|---|
| حریفِ سفله در پایان مستی | نیندیشد ز روز تنگدستی |
| کمینہ ہم نشین مستی کے غلبہ مین | مفلسی کے زمانے سے اندیشہ نہین کرتا |
| درخت اندر بهاران برفشاند | زمستان لاجرم بی برگ ماند |
| درخت بہار کے زمانے میں پھل بکھیرتا ہے | خواہ نخواہ جاڑون مین بے سامان رہ جاتا ہے |

## حکایت

پادشاهی پسری را بادیبی داد وگفت تربیتش چنان کن
ایک بادشاہ نے ایک لڑکے کو ایک اتالیق کے سپرد کیا اور کہا کہ اسکو ایسی تعلیم دے
که یکی از فرزندان خود را سالی بروسعی کرد وبجای نرسید وپسران ادیب
جیسے کسی اپنے لڑکے کو تعلیم دیتے مین ایک سال تک اسکے اوپر کوشش کی اور اسے کچھ نہ آیا اور اتالیق کے
در فضل وبلاغت منتهی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد ومعاتبت فرمود
بیٹے بزرگی اور بلاغت مین کامل ہو گئے بادشاہ نے استاد سے بازپرس کی اور غصہ کیا اور فرمایا کہ
که خلاف کردی ووفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوند روی زمین
تونے وعدہ خلافی کی اور عہد پورا نہین کیا اسنے عرض کیا کہ اے ملک کے مالک واضح ہو
پوشیده نماند که تربیت یکسانست ولیکن طبائع مختلف

## قطعه

کہ تعلیم یکسان ہے لیکن طبیعتین جدا جدا ہیں

| | |
|---|---|
| گرچه سیم وزر ز سنگ آید همی | در همه سنگی نباشد زر وسیم |
| اگرچہ چاندی سونا پتھرون ہی سے نکلتا ہے | مگر سب پتھرون میں سونا چاندی نہیں ہوتا |

بر ہمہ عالم ہمے تابد سہیل[1] — جائی انبان میکند جائی ادیم

سہیل تمام دنیا کے اوپر روشنی ڈالتا ہے — کہین انبان پیدا کرتا ہے اور کہیں ادیم

**حکایت** یکی را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمی گفت چنانکہ

مُربی پیروں میں سے ایک کو مین نے سنا ہے کہ ایک مرید سے کہہ رہا تھا جیسا کہ

تعلق خاطر آدمی زادست بروزی اگر بروزی دہ بودے بمقام

انسان کا دل روزی کی طرف لگا رہتا ہے اگر ویسا ہی تعلق روزی دینے والے سے ہو تو وہ مرتبہ مین فرشتون

از ملائکہ درگذشتی **قطعہ**

سے بھی بڑھ جاتا

فراموشت نکرد ایزد دران حال — کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش

تجھ کو خدا اس حال مین نہین بھولا — جبکہ تو ایک نطفہ پوشیدہ اور بے ہوش تھا

روانت داد و طبع و عقل و ادراک — جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش

تجھکو جان اور طبیعت اور عقل و دریافت کرنے کی قوت دی — خوبصورتی گویائی اور عقل و فکر اور ہوش دیا

دہ انگشت مرتب کرد بر کف — دو بازویت مرتب ساخت بر دوش

تیری دس انگلیاں ہاتھ پر بنائین — اور کندھے پر دو بازو تیار کیے

کنون پنداری ای ناچیز ہمت — کہ خواہد کردنت روزی فراموش

اے کم ہمت اب تو یہ خیال کرتا ہے — کہ وہ تجھے رزق پہنچانا بھول جائے گا

**حکایت** اعرابی[2] را دیدم کہ پسر را ہمی گفت یا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسئُولٌ

مینے ایک بدوے عرب دیکھا کہ لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت

[1] سہیل ایک روشن ستارے کا نام ہے جو سُرخی مایل ہوتا ہے بجانب جنوب طلوع ہوتا ہے وہ گرمیوں مین دن کو طلوع ہوتا ہے اور سردی کے زمانے مین رات کو نکلتا ہے - لہذا گرمیوں میں نہیں نظر آتا جاڑے مین دکھائی دیتا ہے - اور اُسکے ظاہر ہونے کا زمانہ جب ہے کہ آفتاب برج اسد مین سترھوین درجے پر پہنچتا ہے طلوع سہیل تمام زمانے مین نہین ہوتا - مگر بہ لحاظ اکثر جگہ کے یہ کہا گیا ہے - یہ پہلے ملک یمن مین نکلتا ہے کیونکہ یہ ملک دوسری ولایتون سے بلند ہے یمن کے باشندے بلند مقاموں پر چالیس روز تک چمڑا وغیرہ پھیلاتے ہین - سہیل کی تاثیر سے اسمین رنگ اور خوشبو پیدا ہو جاتی ہے ادیم وہی ہے دباغت دیے ہوئے چمڑے کو کہتے ہین - اور اس مین خوشبو نہین ہوتی - بعض لوگ اُسکے بنانے اور دباغت دینے مین بھی سہیل کی تاثیر شریک سمجھتے ہین یہان دباغت دیا ہوا چمڑا جسمین بو ہوتی ہے ۱۲ - [2] اعرابی عرب صحرا نشین ۱۲ عبد الباری آسی

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی تراخواہند پرسید کہ ہنرت

کے دن تیرے کئے ہوئے کاموں کی پرسش ہوگی یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تو کس سے نسبت رکھتا ہے یعنی تجھ سے سوال

چیست ونگویند پدرت کیست

کرینگے کہ تیرا ہنر کیا ہے یہ نہ کہینگے کہ تیرا باپ کون ہے

## قطعہ

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند
کعبہ کے غلاف کو جو بوسہ دیتے ہین
باعزیزی نشست روزی چند
بلکہ ایک عزیز کا چند روز ہم صحبت رہا

او نہ از کرم پیلہ نامی شد
وہ ریشم کے کیڑے کی وجہ سے مشہور نہین ہوا
لاجرم ہمچو او گرامی شد
خواہ نخواہ اسی کی طرح بزرگ ہوگیا

## حکایت

در تصانیف حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادت معہود
حکما کی تصانیف مین بیان کیا گیا ہے کہ بچھوؤں کی پیدائش مقررہ طور پر
نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشای مادر را بخورند وشکمش را بدرند
نہین ہوتی ہے جیسا کہ دوسرے حیوانون کی بلکہ ماں کی آنتین کھا جاتے ہیں اور اسکے پیٹ کو پھاڑ ڈالتے
وراہ صحرا گیرند وآن پوستہا کہ در خانۂ کژدم ببینند اثر آنست بارے این
ہین اور جنگل کا رستہ لیتے ہین جو کھالین بچھوؤں کے سوراخون مین دیکھتے ہین وہ اس کی دلیل ہے ایک مرتبہ بات
نکتہ پیش بزرگی ہمی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواہی میدہد
مین ایک بزرگ کے سامنے کہہ رہا تھا کہا میرا دل اس بات کی سچائی پر گواہی دیتا ہے
وجز چنین نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کردہ اند
اور اسکے سوا ایسے ہونا بھی نہ چاہیئے چھٹ پنے مین ماں اور باپ کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے
لاجرم در بزرگی چنین مقبول ومحبوب اند
خواہ نخواہ بڑے ہوکر ویسے ہی مقبول اور محبوب ہین

## قطعہ

پسرے را پدر وصیت کرد
ایک لڑکے کو باپ نے نصیحت کی
ہر کہ با اہل خود وفا نکند
جو اپنے عزیزون کے ساتھ وفا نہین کرتا

کای جوانمرد یاد گیر این پند
کہ اے جوانمرد اس نصیحت کو یاد رکھ
نشود دوست روی دانشمند
وہ عقلمندون میں محبوب ومقبول نہ ہوگا

ستل گردم را گفتند چرا بہ بستان بدر نمی آئے گفت بتا بستانم چہ حرمت ست
مجھے پوچھا تو جاڑون میں باہر کیوں نہیں آتا کہا گرمیون میں میری کونسی عزت ہوتی ہے کہ جاڑون میں

کہ بہ بستان نیز بیرون آیم
بھی مین باہر نکلون

**حکایت** زن درویشی حاملہ بود مدت حمل بسر آوردہ و درویش را ہمہ
ایک فقیر کی عورت حاملہ تھی اور زمانہ حمل کا پورا ہو چکا تھا

عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالے مرا پسری بخشد جزین خرقہ کہ
اور فقیر کے یہان ساری عمر اولاد نہین ہوئی تھی کہا اگر اللہ تعالی مجھے بیٹا بخشے تو سوائے اس گڈری کے

پوشیدہ ام ہرچہ در ملک من است ایثار درویشان کنم اتفاقاً پسر آورد
جو مین پہنے ہون جو چیز میری ملک میں ہے سب فقیرون کو دیدون کا اتفاقاً لڑکا پیدا ہوا موافق

سفرۂ درویشان بموجب شرط نہاد پس از چند سال زسفر شام باز آمدم
شرط دسترہ پر فقیرون کی دعوت کی چند سال بعد جب مین شام کے سفر سے واپس آیا تو اس

بمحلت آن دوست برگذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
دوست کے محلہ سے گزرا اور اسکی کیفیت حال کی دریافت کی لوگون نے کہا وہ کوتوالی

شحنہ دراست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و
مین قید ہے مینے کہا کہ اسکا کیا سبب ہے لوگون نے بتایا اسکے لڑکے نے شراب پی اور لڑائی کی اور کسی کو

خون کسی ریختہ واز شہر گریختہ پدر را بعلت وی سلسلہ در نای است و بند گران
قتل کردیا اور شہر سے بھاگا اُسی سبب سے باپ کے گلے مین زنجیر ہے اور پاؤن مین ہتکڑی

برپای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عزوجل خواستہ است۔
بڑی ہے مینے کہا اس بلا کو اُسنے دعا مانگ کر خدائے بزرگ سے لیا ہے۔

**قطعہ** زنان باردار ای مرد ہشیار
حاملہ عورتین اے ہوشیار مرد
ازان بہتر بنزدیک خردمند
عقلمند کے نزدیک اس سے بہتر ہے

اگر وقت ولادت مار زایند
اگر پیدایش کے وقت سانپ جنین
کہ فرزندان ناہموار زایند
کہ نالایق لڑکے پیدا کرین

**حکایت** طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور

میں لڑکا تھا کہ ایک بزرگ سے مینے بالغ ہونے کے متعلق پوچھا کہا کتابوں مین

است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام و سوم برآمدن

لکھا ہوا ہے کہ تین علامتین ہین ایک پندرہ سال کا ہونا اور دوسرے احتلام اور تیسرے زیرناف

موی زہار اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضائے خدائے

بال نکل آنا لیکن حقیقت مین ایک علامت ہے اور بس وہ یہ ہے کہ خدا کی رضا تو مین اس سے

عزّ و جلّ بیش ازان باشی که در بند حظ نفس خویش و ہر که درو این صفتہا موجود نیست

زیادہ رہے جتنا کہ تو اپنے نفس کے فائدہ اٹھانے مین رہے اور وہ شخص کہ جس میں یہ تعریفین موجود نہین ہین

نزد محققان بالغ نشمارندش

تحقیق کرنے والون کے نزدیک اسکو بالغ نہیں گنتے

**قطعہ**

بصورت آدمی شد قطرۂ آب
ظاہر میں آدمی قطرۂ پانی کا سرا

که چل روزش قرار اندر رحم ماند
کہ چالیس دن اس کو رحم میں قرار رہا

وگر چل ساله را عقل و ادب نیست
اور اگر چالیس برس والے مین عقل اور ادب نہین ہے

به تحقیقش نشاید آدمی خواند
تو حقیقت میں اس کو آدمی نہ کہنا چاہیے

**قطعہ**

جوانمردی و لطف است آدمیت
آدمیت سخاوت اور مہربانی سے مراد ہے

ہمین نقش ہیولانی مپندار
یہی ظاہری شکل وصورت آدمیت نہین ہے

ہنر باید که صورت میتوان کرد[1]
ہنر چاہیے کہ تصویر بنائی جاسکتی ہے

بایوانہا در از شنگرف و زنگار
محلون پر شنگرف اور زنگار سے

بدست آوردن دنیا ہنر نیست
دنیا کو حاصل کرلینا ہنر نہین ہے

یکی را گر توانی دل بدست آر
ایک مرتبہ اگر تجھ سے ہوسکے تو کسی دل کو خوش کر

**حکایت** سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتادہ بود داعی

ایک سال پیدل سفر کرنیوالے حاجیون میں ایک جھگڑا ہوگیا تھا اور مین

[1] یعنی اصل میں تو مقصود یہ ہے کہ ہنر موجود ہو۔ ورنہ صورت ظاہری اور نقش تو دیوارون پر بھی شنگرف اور زنگار وغیرہ بناسکتے ہین ۱۲۔

هم دران سفر پیاده بود در سر وروی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم
کہی اسی سفر مین پیدل تھا ہم ایک دوسرے سے لڑنے بھڑنے لگے اور گالی گلوج اور لڑائی

کجاوه نشینی را دیدم که با عدیل خویش میگفت یا للعجب پیاده عاج عرصهٔ
جھگڑائی کی ہمنے حد کر دی ایک شتر سوار کو مین نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا عجیب بات ہے

شطرنج را بسر میبرد فرزین میشود یعنی به از آن میشود که بود و پیادگان حاج
ہاتھی دانت کا پیادہ جب شطرنج کی بساط کو طے کر لیتا ہے تو وزیر ہو جاتا ہے یعنی اس سے بہتر ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ

بادیه را بسر بردند و بتر شدند
تھا اور حاجی پیادون نے جنگل کا رستہ طے کیا اور بدتر ہو گئے

### قطعه

| | |
|---|---|
| از من بگوی حاجی مردم گزای را<br>میری طرف سے لوگون کے ستانے والے حاجی سے کہدو | کو پوستین خلق بآزار میدرد<br>کہ وہ تکلیف پہنچا کر لوگون کی پردہ دری کرتا ہے |
| حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکه<br>تو حاجی نہین ہے اونٹ ہے اس سبب سے کہ | بیچاره خار میخورد و بار میبرد<br>بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے |

### حکایت

هندوی نفط اندازی می آموخت حکیمی گفت ترا که خانه
ایک ہندو نفط اندازی سیکھ رہا تھا ایک عقلمند نے کہا تیرا گھر کہ نرکل کا بنا ہوا ہے

نئین ست بازی نه اینست
تجھکو کھیل کھیلنا چاہیے یہ تیرے لائق نہین ہے

### بیت

| | |
|---|---|
| تا ندانی که سخن عین صواب است مگو<br>جب تک تو نہ جانے کہ بات بالکل صحیح ہے نہ کہہ | آنچه دانی که نه نیکوش جواب است مگو<br>جس بات کو تو جانتا ہے کہ اس کا جواب اچھا نہین ہے وہ نہ کہہ |

لہ کجاوہ ایک قسم کی عماری یا حوضہ جو اونٹ کے کوہان پر دونوں طرف لٹکاتے ہین - اور اس میں لوگ سوار ہوتے ہیں ۱۲
لہ شطرنج کا ہر پیدل جب اپنے پورے خانون کو طے کر لیتا ہے تو وہ وہی مہرہ بنجاتا ہے جسپر وہ ہوتا ہے اسی طرح فرزین کا پیدل وزیر بنجاتا ہے - اور ظاہر ہے کہ پیادے اور فرزین میں زمین و آسمان کا فرق ہوا کرتا ہے ۱۲
لہ نفط اندازی - آتشبازی کا یا آتشین اسلحہ کا کام - نیز نفط اندازی اسکو بھی کہتے ہین کہ نفط ایک روغن ہوتا ہے کہ وہ اگر پانی مین بھی پڑتا ہے تو آگ لگجاتی ہے - لڑتے وقت اُسے شیشون میں بھر کر دشمن پر پھینکتے ہین جیسے ہی وہ اُسکے جسم پر پڑتا ہے اُس کا بدن جل جاتا ہے - ۱۲

عبد الباری آسی

**حکایت** مردے را چشم درد خاست پیش بیطارے[1] رفت تا دوا

ایک بیوقوف کی آنکھ میں درد ہوا وہ ایک سلوتری کے پاس گیا تاکہ دوا

کند بیطار از آنچہ در چشم چارپایان میکرد در دیدہ او کشید کور شد

کرے سلوتری نے جو کچھ چارپایوں کی آنکھ میں دوا ڈالتا تھا اس کی آنکھ میں ڈالدی اندھا ہوگیا حاکم کے

حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش

سامنے دعوے کیا حاکم نے کہا اسپر کوئی ڈانڈ نہیں پڑسکتا اگر یہ گدھا نہ ہوتا تو سلوتری کے پاس نہ جاتا

بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ نا آزمودہ را کار بزرگ

مطلب اس قصہ سے یہ بات ہے کہ تو سمجھ لے کہ جو کوئی ناتجربہ کار کو بڑے کام سونپ دے گا

فرماید با آنکہ ندامت برد بنزدیک خردمندان بخفت رائے منسوب گردد

وہ شرمندگی اٹھاوے گا اور عقلمندوں کے سامنے خفیف العقلی سے منسوب ہوگا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ندہد ہوشمند روشن رائے | بفرومایہ کارہائے خطیر |
| ہوشیار تیز عقل والا آدمی | کمینے کو بڑے بڑے کام نہیں دیتا |
| بوریا باف گرچہ بافندہ است | نبرندش بکارگاہ حریر |
| بوریا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے | مگر اسکو ریشمی کپڑے کے کرگھے میں نہ بٹھائینگے |

**حکایت** یکی از بزرگان ائمہ را پسری وفات یافت پرسیدند کہ بر

بڑے امام بزرگوں میں سے ایک امام کے لڑکے کا انتقال ہوگیا پوچھا اسکی گور کے

صندوق گورش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش ازان ست

تابوت پر میں کیا لکھوں کہا قرآن شریف کی آیتوں کی عزت اس سے زیادہ ہے کہ ایسی

کہ روا باشد بر چنین جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلایق بر

جگہ پر لکھنے کو جائز رکھا جائے کیونکہ ایک زمانے میں گھس پس جائے گی اور مخلوق اسپر

گذرند و سگان بر و شاشند اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت

سے گذرے گی اور کتے اسپر پیشاب کریں گے اگر ضرورت کیوجہ سے کچھ لکھیں تو یہ شعر

کفایت می کند

کافی ہے

[1] بیطار وہ جو چوپایوں کا علاج کرتے ہیں ۱۲-

عبد الباری آسی

قطعه

وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستان
آہا جب کہ سبزہ باغ میں
بدمیدی چہ خوش بدی دل من
اگتا تھا تو میرا جی کیسا خوش ہوتا تھا

بگذرای دوست تا بوقت بہار
اے دوست گزر کر تا کہ بہار کے وقت
سبزہ بینی دمیدہ بر گل من
تو میری قبر پر سبزہ اگا ہوا دیکھے

**حکایت** پارسائی بریکی از خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را
ایک پارسا ایک مالدار کے پاس سے ہو کر گزرا کہ غلام کے ہاتھ اور
دست و پای بستہ عقوبت ہمی کرد گفت ای پسر ہمچو تو مخلوقی را خدای
پاؤں باندھ کر عذاب دے رہا تھا کہا اے لڑکے تیری ہی ایسی مخلوق کو خدا نے تیرے
عز و جل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بروی فضیلت دادہ شکر
حکم کا مطیع بنا دیا ہے اور تجھے اُسکے اوپر بزرگی دی ہے خدائے تعالیٰ
نعمت باری تعالیٰ بجا آر و چندین جفا بروی مپسند نباید کہ فردای
کی نعمت کا شکر کر اور اتنا ظلم اسپر پسند نہ کر یہ اچھی بات نہیں کہ کل قیامت کے
قیامت بہ از تو باشد و شرمساری بری
دن وہ تجھ سے بہتر ہو اور تو شرمندگی اٹھائے

مثنوی

بر بندہ مگیر خشم بسیار
غلام پر زیادہ غصہ نہ کر
جورش مکن و دلش میازار
اسپر ظلم نہ کر اور اس کا دل آزردہ نہ کر

اورا تو بدہ درم خریدی
اور اسکو تو نے دس درم قیمت دیکر خریدا تھا
آخر نہ بقدرت آفریدی
مگر کوئی اپنی قدرت سے تو تو نے پیدا نہیں کیا

این حکم و غرور و خشم تا چند
یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک
ہست از تو بزرگتر خداوند
تجھ سے زیادہ بزرگ خدا ہے

اے خواجہ ارسلان[1] و آغوش
اے ارسلان اور آغوش کے مالک
فرمان دہ خود مکن فراموش
اپنے حاکم کو مت بھول

[1] ارسلان اور آغوش دو غلاموں اور دو غلام مالکوں کے نام ہیں ۱۲-

عبدالباری آسی

در خبر ست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین حسرتی در روز
حدیث شریف مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑی حسرت
قیامت آن بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق
قیامت کے دن وہ ہوگی کہ نیک غلام کو بہشت مین لیجائین اور بدکار مالک کو
را بدوزخ.
دوزخ میں

## قطعہ

| | |
|---|---|
| برغلامی کہ طوع خدمت تست | خشم بیحد مران و طیرہ مگیر |
| اس غلام پر کہ جو تیرا خدمت گار تابعدار ہے | زیادہ غصہ نہ کر اور سختی نہ کر |
| کہ فضیحت بود بروز شمار | بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر |
| کہ قیامت کے دن فضیحت ہوگی | جب غلام آزاد ہوگا اور مالک زنجیر مین ہوگا |

## حکایت

سالی از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پر خطر
ایک سال بلخ بامیان سے میرا سفر تھا اور راستہ ڈاکوؤں سے خطرناک
جوانی بہ بدرقہ ہمراہِ ما شد نیزہ باز چرخ انداز سلحشور بیش زور کہ دہ مرد
تھا ایک جوان رہبری کے لئے ہمارے ساتھ ہوا نیزہ باز سخت کمان ہتیار چلانے والا زوردار دس طاقتور
توانا کمان او را بزہ نکردندی و زور آوران روی زمین پشت او را
اس کی کمان کو چڑھا نہ سکتے اور دنیا کے بڑے بڑے پہلوان اسکو اکھاڑے میں چت نہ کرسکتے
بر زمین نیاوردندی اما چنانکہ دانی متنعم بود و سایہ پروردہ نہ جہان دیدہ
اور پشت زمین پر نہ لگا سکتے لیکن جیساکہ طریقہ ہے ناز پروردہ تھا اور سایہ میں پرورش پائی تھی جہان دیدہ
و سفر کردہ رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیدہ و برق شمشیر سواران ندیدہ
اور سفر کردہ نہ تھا دلیرون کے نقارے کی گرج اُسکے کان تک پہنچی تھی اور سواروں کی تلوار کی چمک نہین دیکھی تھی۔

## شعر

| | |
|---|---|
| نیفتادہ در دست دشمن اسیر | بگردش نباریدہ باران تیر |
| دشمن کے ہاتھ میں کبھی قید نہیں ہوا تھا | اور اُسکے پاس کبھی تیروں کا مینہ نہ برسا تھا |

لہ بامیان ایک شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنین کے درمیان واقع ہے بعض نسخون مین از بلخ با شامیانم ہے۔ اُسکے یہ معنے ہین کہ چند شامی جو بلخ میں ٹھہرے تھے اُن کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا۔ ۱۲ عبدالباری آسی

اتفاقاً من و این جوان هر دو در پے هم دوان هر دیوار قدیمش که پیش آمدی
اتفاقاً میں اور یہ جوان دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوے جو پرانی دیوار اسکے سامنے آتی
بقوت بازو بیفگندی و هر درخت عظیم که دیدے به نیروے سرپنجه
قوت بازو سے گرادیتا اور جو بڑا درخت کہ دیکھتا اپنے ہاتھ کی طاقت سے
برکندے و تفاخر کنان گفتے بیت
اکھاڑ ڈالتا اور فخر کرتا ہوا کہتا

| | |
|---|---|
| پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند<br>ہاتھی کہاں ہے کہ پہلوانوں کے ڈنڑ اور بازو دیکھے | شیر کو تا کف و سرپنجهٔ مردان بیند<br>شیر کہاں ہے کہ مردوں کے ہاتھ اور پنجے دیکھے |

ما درین حالت که دو هندو از پس سنگے سر بر آوردند و آهنگ قتال
ہم اسی حالت میں تھے کہ دو چوروں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا اور ہمارے قتل کا ارادہ
ما کردند بدست یکے چوبے و در بغل دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم
کیا ایک کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا اور دوسرے کی بغل میں موگری میں نے جوانے
چه پائی که دشمن آمد بیت
کہا کیا دیر ہے کیوں کہ دشمن آگیا

| | |
|---|---|
| بیار آنچه داری ز مردی و زور<br>دکھا جو تجھ میں مردانگی اور زور ہے | که دشمن بپای خود آمد بگور<br>کیونکہ دشمن اپنے پاؤں سے قبر میں آگیا |

تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان فرد
میں نے تیر کمان کو دیکھا کہ جوان کے ہاتھ سے گرگئی تھی اور بدن تھرتھرا رہا تھا

| | |
|---|---|
| نه هر که موی شگافد بتیر جوشن خاے<br>ایسا نہیں ہے کہ جو چار آئنہ توڑنے والے تیر سے بال کو چیر ڈالے | بروز حملهٔ جنگ آوران بدارد پاے<br>تو وہ تجربہ کار لڑنے والوں کے مقابلے پر بھی ٹھہر رہے |

چاره جز آن ندیدم که رخت و سلاح و جامه رها کردیم و جان بسلامت
اس کے سوائے مین نے کوئی چارہ کار نہین دیکھا کہ اسباب اور کپڑے ہم نے چھوڑے اور جان سلامتی
بدر آوردیم
کے ساتھ بچا لائے

## قطعه

بکارهای گران مرد کاردیده فرست
بڑے کاموں میں تجربہ کار آدمی کو بھیج
کہ شیر شرزہ در آرد بزیر خم کمند
کہ وہ تو شیر کو کمند کے حلقہ میں پھانس لیگا

جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد
جوان اگرچہ قوی بازو اور توانا ہو
بجنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
دشمن کی لڑائی میں خوف سے اُسکے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوجاتے ہیں

نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم ست
لڑائی کسی جنگ آزمودہ کے سامنے سمجھی ہوئی چیز ہے
چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند
جسطرح کہ شرع کا مسئلہ عقلمند کے سامنے

## حکایت

توانگر زادہ را دیدم بر سر گور پدر نشستہ و با درویش بچہ
مینے ایک امیرزادے کو دیکھا باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا اور ایک فقیر کے لڑکے سے
مناظرہ درپیوستہ کہ صندوق تربت پدرم سنگین ست و کتابہ رنگین و
بحث کرتا ہوا کہ میرے باپ کی قبر کا تعویذ پتھر کا ہے اور اسپر رنگین کتبہ ہے اور
فرش رخام انداختہ و خشت پیروزہ در و ساختہ بگور پدرت چہ ماند
پتھر کا فرش بچھا ہوا ہے اور فیروزہ کے رنگ کی اینٹیں اسمیں لگی ہوئی ہیں وہ تیرے باپ کی قبر
خشتی دو فراہم نہادہ و مشتی دو خاک بروپاشیدہ درویش پسر این بشنید
کی کیا برابر ہوگی دو اینٹیں جمع کرکے رکھدیں اور اسپر دو مٹھی خاک چھڑک دی فقیر بچے نے یہ بات
و گفت تا پدرت در زیر آن سنگہاے گران برخود بجنبد پدر من بہ بہشت رسیدہ بود
سنی اور کہا تیرا باپ جب تک اُن بھاری پتھروں کے نیچے ذرا ہلے جلے میرا باپ بہشت میں پہنچ گیا ہوگا

## فرد

خرکہ بروی نہند کمتر بار
جس گدھے پر کم بوجھ لادتے ہیں
بیشک آسودہ تر کند رفتار
بے شک وہ آرام سے چل سکتا ہے

## قطعہ

مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید
جس غریب آدمی نے فاقہ کی محنت کا بوجھ اُٹھایا
بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید
وہ یقینی موت کے دروازے پر ہلکا ہو کر آئے گا

وانکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست
اور جس آدمی نے دولت و نعمت اور آسانی میں زندگی گزاری
مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
اسکو مرنا اس میں شک نہیں کہ دشوار ہوگا

| | |
|---|---|
| بہر حال اسیری کز بندی بجہد | خوشتر شُدان ز امیری کہ گرفتار آید |
| ہر حالت میں جو قیدی کہ قید سے چھوٹے | اُسکو اس امیر سے اچھا سمجھ جو گرفتار ہوجائے |

**حکایت** بزرگے را پرسیدم از معنی این حدیث اَعدیٰ عدُوِّک
ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث کے معنے پوچھے تیرے دشمنوں میں سب سے
نفسُکَ الَّتی بَینَ جَنبَیکَ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ باوی احسان
بڑا دشمن تیرا وہ نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں میں ہے۔ کہا اس سبب سے کہ جس دشمن کے ساتھ تو احسان
کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔
کرے وہ دوست ہوجائے گا مگر نفس کی جتنی خاطر زیادہ کرے گا اتنی ہی وہ دشمنی زیادہ کرے گا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن | وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد |
| آدمی کم کھانے سے فرشتہ خصلت ہوجاتا ہے | اور اگر چوپایوں کی طرح کھائیگا تو پتھر کی طرح گرے گا |
| مراد ہر کہ برآری مطیع امر تو گشت | خلاف نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد |
| جسکی مراد تو پوری کرے گا وہ تیرے حکم کا تابعدار ہوگا | بخلاف نفس کے کہ وہ اپنی مراد پاتا ہے تو الٹا حکم کرتا ہے |

## جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

یکی بر صورت درویشان نہ بر صفت ایشان در محفلے دیدم نشستہ و شُنعتی
ایک شخص کو درویشوں کی صورت بنائے ہوئے نہ کہ انکی اصلی صفات پر میں نے ایک محفل میں دیکھا بیٹھا ہوا تھا اور
در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگران آغاز نہادہ سخن بدینجا
برائیاں بیان کرتا اور شکایت کا دفتر کھولے ہوئے اور مالداروں کی برائیوں کا انبار لگائے
رسانیدہ کہ درویش را دست قدرت بستہ است و توانگران را پای
ہوئے اور بات یہاں تک پہنچائے ہوئے تھا کہ فقیر کا قدرت کا ہاتھ بندھا رہا ہے اور دولتمندوں کا

ارادت شکستہ بیت

ارادت و خواہش کا پاؤں ٹوٹا ہوا

کریمان را بدست اندر درم نیست
کرم کرنے والوں کے پاس پیسہ نہیں

خداوندان نعمت را کرم نیست
اور پیسے والوں میں بخشش کی عادت نہیں

مرا کہ پروردۂ نعمت بزرگانم این سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگران
مجھے چونکہ میں دولتمندوں کی دولت کا پلا ہوا ہوں یہ بات گران گذری میں نے کہا اے یار مالدار لوگ

دخل مسکینانند و ذخیرۂ گوشہ نشینان و مقصد زائران و کہف مسافران
غریبوں کی آمدنی کا ذریعہ ہیں اور گوشہ نشینوں کے ذخیرہ کا سبب ہیں اور زیارت کرنیوالوں کا مقصد اور

و متحمل بار گران از بہر راحت دگران دست بطعام آنگہ برند کہ متعلقان
مسافروں کی پناہ ہیں اور بھاری بوجھ کے اٹھانے والے دوسروں کے آرام پہنچانے کی وجہ سے کھانے کو تب ہاتھ

و زیردستان بخورند و فضلۂ مکارم ایشان بہ ارامل و پیران و اقارب
اٹھاتے ہیں جبکہ ملازمین اور متعلقین اور عاجز کھا لیتے ہیں اور اُنکی بخششوں کی بس خوردہ بیواؤں اور بڈھوں اور رشتہ داروں

و ہمسایان رسد نظم
اور پڑوسیوں کو تقسیم ہوتا ہے

توانگران را وقف ست و نذر و مہمانی
مالداروں کے اختیار میں وقف ہے نذر ہے مہمانی ہے

زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
زکوٰۃ ہے فطرہ ہے آزاد کرنا غلام کا اور جانور قربانی کے

تو کی بدولت ایشان رسی کہ نتوانی
تو کب انکی برابر ہو سکتا ہے کہ تجھے ممکن نہیں

جزین دو رکعت و آنہم بصد پریشانی
سوائے ان دو رکعتوں کے اور وہ بھی سو پریشانیوں کے ساتھ

اگر قدرت جودست و اگر قوت سجود توانگران را بہتر میسر می شود کہ مال
اگر بخشش کی قدرت ہے اور اگر سجدوں کی طاقت ہے مالداروں کو اچھی طرح میسر ہوتی ہے کیونکہ اُن کے پاس

مزکی دارند و جامۂ پاک و عرض مصؤن و دل فارغ و قوت طاعت
پاک مال ہے پاک کپڑے ہیں اور محفوظ آبرو اور دل بے فکر ہے اور عبادت کی قوت عمدہ

در لقمۂ لطیف ست و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست
کھانے میں ہے اور عبادت کی درستی پاک لباس میں ہے ظاہر ہے کہ خالی

کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پای بستہ چہ سیر
معدہ سے قوت کی کیا امید ہے اور خالی ہاتھ سے کیا مروت ہو سکتی ہے اور بندھے ہوئے پاؤں کیا سیر

و از دست گرسنہ چہ خیر **قطعہ**
کر سکتے ہیں اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیرات ہو سکتی ہے

| | |
|---|---|
| شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید<br>وہ شخص رات کو پریشان سوتا ہے | نبود وجہ بامدادانش<br>جسکے صبح کے کھانے کا سامان مہیا نہیں |
| مور گرد آورد بتابستان<br>چیونٹی گرمی کے موسم میں ذخیرہ جمع کرتی ہے | تا فراغت بود زمستانش<br>تاکہ اُسے جاڑے میں اطمینان نصیب ہو |

فراغت با فاقہ نپیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نبندد یکی تحریمہ
اطمینان فاقہ میں حاصل نہیں ہوتا اور دل جمعی مفلسی میں ممکن نہیں ایک تو عشا کی نماز کی نیت باندھے

عشا بستہ و دیگری منتظر عشا نشستہ ہرگز این بدان کی ماند **بیت**
ہوئے ہے اور دوسرا رات کے کھانے کے انتظار میں بیٹھا ہے ہرگز نہیں یہ اسکی برابر کب ہو سکتا ہے

| | |
|---|---|
| خداوند روزی بحق مشتغل<br>جسکو روزی میسر ہے خدا کی یاد میں مشغول ہے | پراگندہ روزی پراگندہ دل<br>پریشان روزی والے کا دل بھی پریشان ہوتا ہے |

پس عبادت ایشان بقبول نزدیکترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و
اسی لئے اُن کی عبادت قبولیت سے زیادہ نزدیک ہے کہ یہ اطمینان میں اور حضور قلب انھیں حاصل ہے نہ خود

پراگندہ خاطر اسباب معیشت ساختہ و بہ اوراد عبادت پرداختہ عرب
پریشان ہیں اور نہ دل پریشان زندگی بسر کرنے کے اسباب تیار ہیں اور عبادت کے وظیفوں میں مشغول ہیں

گوید اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ و در خبرست
عرب کا قول ہے۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اوندھے منہ گرانیوالی فقیری سے اور ایسے پڑوسی سے جو محبت نہ کرتا ہو حدیث

اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ گفت این شنیدی و آن نشنیدی کہ فرمودہ
شریف میں ہے فقیری دونوں جہان کی روسیاہی ہے کہا یہ تو نے سنا ہے اور وہ نہیں سنا ہے کہ رسول اللہ نے

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم علیہ السلام بفقر طائفہ ایست
فرمایا ہے کہ فقیری میرا فخر ہے میں نے کہا چپ رہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ فقیری سے اُس گروہ کے لیے ہے کہ خدا کی

کہ مرد میدان رضااند و ہدف تیر قضا نہ اینان کہ خرقۂ ابرار پوشند و لقمۂ
رضی کے مرد میدان ہیں اور تقدیر کے تیر کے نشانہ ہیں وہ یہ لوگ نہیں ہیں کہ فقیروں کی گدڑی پہنتے ہیں اور
ادرار فروشند
خیرات کے ٹکڑے بیچتے ہیں

## رباعی

ای طبل بلند بانگ در باطن ہیچ
اے اونچی آواز کے نقارے تو اندر سے خالی ہے
بی توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیج
بغیر توشہ کے تو سفر کے وقت کیا تدبیر کرے گا
روی طمع از خلق بپیچ ار مردی
طمع کا منہ مخلوق کی طرف سے پھیر لے اگر تو مرد ہے
تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ
ہزار دانہ کی تسبیح ہاتھ پر مت لپیٹ

درویش بی معرفت نیارامد تا فقرش بکفر انجامد کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا
بے معرفت درویش اس وقت تک آرام نہیں لیتا جب تک اس کا کام کفر سے نہ مل جائے کیونکہ حدیث ہے کہ فقیری کفر ہو جاوے
و نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن
اور بغیر نعمت اور دولت کے ننگے کو کپڑا پہنانا یا کسی قیدی کے چھڑانے میں کوشش کرنا ممکن نہیں ہے
ابنای جنس ما را بمرتبۂ ایشان کہ رساند و ید علیا بید سفلی چہ ماند نبینی کہ حق
ہم سے آدمیوں کو ان لوگوں کے رتبہ پر کون پہنچا سکے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے کیا مشابہت رکھتا ہے کیا تو
جل ثناؤہ در محکم تنزیل از نعیم اہل بہشت خبر میدہد اُولٰٓئِکَ لَہُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ
دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اہل بہشت کی نعمتوں کی خبر دیتا ہے وہ لوگ ان کے لئے مقرر کردہ روزی ہے

فرد
تشنگان را نماید اندر خواب
پیاسوں کو خواب میں
ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب
تمام دنیا پانی کا چشمہ معلوم ہوتی ہے

حالی کہ من این سخن بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان
جیسے ہی کہ میں نے یہ بات کہی فقیر کی طاقت کی باگ تحمل اور برداشت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی زبان کی تلوار کھینچی
برکشید و اسپ فصاحت بمیدان وقاحت جہانید و گفت چندان مبالغہ
اور فصاحت کا گھوڑا بے شرمی کے میدان میں کدایا۔ اور بولا۔ ان لوگوں کی تعریف میں تو نے اتنی زیادتی

سلہ یہ آیت بہشتیوں کی شان میں ہے اور مصنف نے افضلیت کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ ان کے لئے رزق مقرر ہے۔ اور رزق کا مقرر ہونا ہی سبب اطمینان اور باعث افضلیت ہے ۱۲ — عبد الباری آسی

در وصف ایشان کردی و سخنہای پریشان گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند

ہی اور فضول کو اس کی کہ وہم کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ لوگ تریاق ہیں یا رزق کے

یا کلید خانۂ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال و نعمت و مفتتن جاہ

گھر کی کنجی ایک چھوٹی جماعت مغرور خود بین نفرت کرنے والی مال اور دولت میں مشغول اور مرتبہ اور

و ثروت کہ سخن نگویند الا بشفاعت و نظر نکنند الا بکراہت علما را بگدائی

دولت میں مبتلا کہ سفارش کے بغیر بات نہیں کرتے اور کراہت کے سوا نظر نہیں کرتے عالموں کو

منسوب کنند و فقرا را بہ بی سروپائی طعنہ زنند بعلت مالیکہ دارند و عزت

گدائی کی طرف نسبت دیتے ہیں اور فقیروں کو بے سامانی کا طعنہ دیتے ہیں تھوڑا سا مال جو انہیں میسر ہے اور

جاہی کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند نہ آن در سر دارند کہ بکسی پروا دارند بیخبر

تھوڑا سا مرتبہ اور عزت جو حاصل ہے تو اس خیال میں رہتے ہیں کہ سب سے اوپر بیٹھیں یہ بات ان کے دماغ میں نہیں آتی کہ کسی کی طرف

از قول حکیمان کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت از دیگران کم ست و بنعمت بیش

سر اٹھائیں حکیموں کے مقولہ سے بے خبر ہیں کہ انھوں نے کہا ہے جو کوئی عبادت میں دوسروں سے کم ہے اور

بصورت توانگر ست و بمعنی درویش

**بیت**

دولت میں زیادہ ظاہر میں وہ مالدار ہے اور حقیقت میں فقیر ہے

| | |
|---|---|
| گر بی ہنر بمال کند کبر بر حکیم | کون خرش شمار اگر گاو عنبر ست |
| اگر بے ہنر مال کیوجہ سے عقلمند کیساتھ مغرورانہ پیش آئے | تو اسکو احمق جان چاہے وہ عنبری گائے ہو |

گفتم مذمت اینان روا مدار کہ خداوند کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم

میں نے کہا ان لوگوں کی مذمت نہ کر کیونکہ سخی ہوتے ہیں کہا تو نے یہ بات غلط کہی ایسا نہیں بلکہ روپیہ

اند چہ فائدہ کہ ابر آذرند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمیتابند و بر

کے غلام ہیں کیا فائدہ ہے کہ بہار کی گھٹائیں ہیں اور برستے نہیں ہیں اور آفتاب کا چشمہ ہیں اور کسی پر روشنی نہیں

مرکب استطاعت سوارند و نمیرانند قدمی بہر خدا ننہند و درمی بی منّ و اذی

کرتے اور مقدور کے گھوڑے پر سوار ہیں اور چلاتے نہیں ہیں خدا کے لئے ایک قدم نہیں رکھتے اور ایک درم بغیر

ندہند مالی بمشقت فراہم آرند و بخست نگہ دارند و بحسرت بگذارند چنانچہ

احسان کئے اور تکلیف دئے نہیں دیتے مال مشقت کیساتھ جمع کرتے ہیں اور بخیلی کرکے اسکو بچاتے ہیں اور حسرت کیساتھ چھوڑ جاتے

بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی برآید که وی در خاک رود **شعر**

ہیں جیساکہ بزرگ لوگوں نے کہا ہے کہ بخیل کا روپیہ خاک سے اسوقت نکلتا ہے جب وہ خاک میں چلا جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| برنج وسعی کسی نعمتی بچنگ آرد<br>تکلیف اور کوشش سے ایک آدمی دولت جمع کرتا ہے | دگر کس آید و بی رنج وسعی برد ارد<br>اور دوسرا آدمی آتا ہے اور بغیر رنج و کوشش کے لیجاتا ہے |

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافته الا بعلت گدائی وگرنه

میں نے اسے جواب دیا تو نے دولتمندوں کی بخیلی کی خبر نہیں پائی ہے مگر اس سبب سے کہ بھیک مانگی ہے نہیں تو

ہر که طمع یکسو نهد کریم وبخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست وگدا داند که

جو کوئی حرص کو الگ رکھدے اوسکے لئے سخی اور بخیل دونوں ایک ہیں کسوٹی جانتی ہے کہ زر کیا ہے اور فقیر کو

ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در دارند وغلیظان

معلوم ہے کہ بخیل کون ہے اُسنے کہا میں اس تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ امیر لوگ دروازے پر دربان رکھتے ہیں

شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندهند ودست جفا بر سینهٔ صالحان

اور سخت بیرحم لوگوں کو دروازہ پر مقرر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو دخل نہ دیں اور ظلم کے ہاتھ نیک اور عقلمند لوگوں کے سینہ پر

واہل تمیز نهند وگویند کس اینجا نیست وبحقیقت راست گفته باشند۔

ماریں اور کہدیں کوئی یہاں نہیں ہے اور حقیقت میں سچی بات کہتے ہیں۔

**بیت**

| | |
|---|---|
| آنرا که عقل وهمت وتدبیر ورای نیست<br>جسکے پاس عقل ہمت اور تدبیر اور راے نہیں | خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست<br>سچ کہا دربان نے کہ کوئی گھر میں نہیں ہے |

گفتم بعد از انکه از دست متوقعان بجان آمده اند واز رقعه گدایان بفغان

میں نے کہا اسکے بعد کہ مانگنے والوں کے ہاتھ سے جان سے عاجز آگئے ہیں اور بھیک منگوں کے خطوں سے چلا اُٹھے

ومحال عقل ست که اگر ریگ بیابان در شود چشم گدایان پر شود **شعر**

ہیں اور یہ بات عقل کے نزدیک محال ہے کہ اگر جنگل کا ریت موتی ہو جائے تو بھی فقیروں کی نگاہ سیر ہو جائے

ط یعنی دربانوں کا کام ہی یہ ہے کہ لوگوں کو آنے نہ دیں اور لوگوں کو ماریں اور آنے والوں سے کہدیا کریں کہ کوئی گھر میں نہیں ہے ۱۲ ط یعنی درحقیقت دربان سچ بھی کہتے ہیں جو یہ کہدیتے ہیں کہ کوئی اندر نہیں ہے کیونکہ یہ مالدار لوگ ایسے ہیں کہ نہایت بے وقوف ہیں اور انکا عدم وجود برابر ہے ۱۲۔

عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| **شعر** دیدهٔ اہل طمع بنعمت دنیا<br>حرص کرنے والون کی آنکھ دنیا کی نعمت سے | پر نشود ہمچنان کہ چاہ بہ شبنم<br>پھر نہین سکتی جیسے کہ کنوان اوس سے |

ہر کجا سختی دیدہ تلخی کشیدہ را بینی خود را بہ شرہ در کارہای مخوف اندازد
جہان کہین کسی سختی اٹھائے ہوئے اور تلخی چکھے ہوئے آدمی کو تو دیکھے گا یہی دیکھے گا کہ حرص کی وجہ سے اپنے آپ کو خطرناک
و از عقوبت آخرت نہراسد و حلال از حرام نشناسد **قطعہ**
کامون مین ڈالدیگا اور آخرت کے عذاب سے نہ ڈرے گا اور حلال حرام کی پروا نکرے گا

| | |
|---|---|
| سگی را گر کلوخی بر سر آید<br>ایک کتے کے اگر ایک ڈھیلا سر پر لگے | ز شادی بر جہد کاین استخوانیست<br>تو یہ سمجھکر خوشی سے کودے کہ وہ ایک ہڈی ہے |
| اگر نعشی دو کس بر دوش گیرند<br>اگر کوئی لاش دو آدمی کندھے پر اٹھائین | لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست<br>تو ایک بھوکا منگتا یہی سمجھے گا کہ خوان آرہا ہے |

اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من
لیکن مالدار آدمی کہ اسپر خداوند تعالے کی عنایت کی نظر ہے اور حلال میسر ہونے کی وجہ سے حرام سے بچا ہوا ہے
ہمان انگار کہ تقریر این سخن نکردہ ام و بیان و برہان نیاوردم انصاف
یہ خیال کر کہ اس بات کی تقریر مین نے نہین کی ہے اور بیان اور دلیل مین نہین لایا۔ مین تجھ سے انصاف
از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دست دعائی منعمی بر کتف بستہ یا بینوائی
کی توقع رکھتا ہون کبھی تو نے دیکھا ہے کہ کسی مالدار کا دعا کا ہاتھ مونڈھے پر بندھا ہوا
بزندان در نشستہ یا پردہ معصومی دریدہ یا کفی از معصم بریدہ الا بعلت
یا کسی بینوا کو قید میں بیٹھا ہوا یا پردہ کسی معصوم کا چاک کیا ہوا یا کوئی ہاتھ پہنچے سے کٹا ہوا مگر بسبب درویشی
درویشی شیرمردان را بحکم ضرورت در نقبہا گرفتہ اند و کعبہا سفتہ و
کے دلیرون کو ضرورت کیوجہ سے نقب دیتے ہوئے پکڑا ہے اور ٹخنون مین سوراخ کئے ہوئے
محتمل است اینکہ یکی را از درویشان نفس امارہ مرادی طلب کند چون
دیکھے ہین احتمال یہ ہوتا ہے کہ کسی فقیر کا نفس ہر کسی بات کی خواہش کرے جب شادی کی قوت اس میں
قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی
باقی نہ رہے تو گناہ میں مبتلا ہو جائے کیونکہ پیٹ اور شرمگاہ دونون ساتھ پیدا ہوئے ہیں یعنی

دو فرزند یک شکم ما دام که این یکی بر جای ست آن دیگر بر پای شنیده ام
دونوں لڑکے ایک پیٹ کے ہیں جب تک کہ یہ اپنی جگہ پر ہے دوسرا بھی قایم ہے میں نے سُنا ہے
که درویشی را با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری بود
کہ ایک فقیر کو ایک لڑکے کے ساتھ بدفعلی کرتے دیکھا باوجودیکہ شرمندہ ہوا پھر بھی سنگسار ہونے کا خوف تھا
گفت ای مسلمانان قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم لَا رَهْبَانِیَّةَ
کہا اے مسلمانو مجھ میں قوت نہیں ہے کہ شادی کروں اور یہ بھی طاقت نہیں کہ صبر کروں پھر کیا کروں اسلام میں رہبانیت
فِی الْاِسْلَامِ و از جمله مواجب سکون و جمعیت درون که توانگران را میسر
نہیں ہے اور تمام اسباب سے جو طمانیت اور دلچسپی کہ مالداروں کو میسر ہوتی ہے
می شود یکی آنکه هر شب صنمی در بر گیرند و هر روز جوانی از سر گیرند صبح
ایک یہ ہے کہ ہر رات کو ایک ایسا معشوق بغل میں لیتے ہیں اور ہر روز ایسی نئی جوانی حاصل کرتے ہیں
تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان را پای از خجالت
کہ صبح کے روشن وقت کو اسکی خوبصورتی کی وجہ سے دل پر ہاتھ رہتا ہے اور سرو خرامان کا پاؤں اسکی شرمندگی
او در گل

## بیت

کیچڑ میں رہتا ہے

| | |
|---|---|
| سر انگشتها کرده عناب رنگ<br>اور انگلیوں کے پورے عنابی کئے ہوئے<br>و منا هی گرد و پار ای تباهی زند | بخون عزیزان فرو برده چنگ<br>دوستوں کے خون میں ہاتھ ڈبوے ہوئے<br>محال ست که با حسن طلعت او گرد |

مشکل بات ہے کہ باوجود اس اچھی صورت کے ناجائز باتوں کے قریب پھرے یا کوئی بُری بات کرے

له رہبانیت نصرانیت - چونکہ نصرانی لوگ اس غرض سے کہ بے خوف ہو کر فراغت کے ساتھ عبادت کرسکیں اپنے آپ کو خصی کرا لیتے تھے - اور اسی قسم کی اور حرکتیں کرتے تھے - اسلام نے اُن سب باتوں کو ناجائز اور منکر قرار دیا - تو مطلب اس فقرہ کا یہ ہوا کہ بغیر قوائے شہوانیہ برقرار رہیں اور میں شادی کی استطاعت نہیں رکھتا - اور اسلام میں رہبانیت ناجائز ہے پھر آخر اور کیا کرتا ۱۲ -
که سرد خرامان صفت ایک ادعائے شاعرانہ کے طور پر کہا گیا ہے - یعنے سرد پہلے خرامان تھا اب شرمندگی کی وجہ سے زمین میں گڑ گیا ہے ۱۲ سه صفت معشوق مذکورہ بالا ۱۲ - عبد الباری آسی

| | |
|---|---|
| **شعر** دلی که حور بہشتی ربود و یغما کرد<br>وہ دل کہ بہشت کی حور لے گیا اور لوٹا | کی التفات کند بر بتان یغمائی[۱]<br>وہ کب یغمائی معشوقوں کی طرف توجہ کر سکتا ہے |

**شعر** مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ مَا اشْتَهٰی رُطَبٌ
ایسا آدمی جسکے سامنے جب تک وہ چاہے تر کھجوریں موجود ہیں
یُغْنِیْهِ ذٰلِکَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ[۲]
یہ بات اسکو انگوروں کے اوپر پتھر پھینکنے سے بے نیاز کر دیگی

اغلب تہیدستان دامن عصمت بہ معصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند
اکثر مفلس لوگ عصمت کا دامن گناہ میں آلودہ کرتے ہیں اور اکثر بھوکے روٹی اچک لیجاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| چون سگ درندہ گوشت یافت نپرسد<br>جب بہت سے کتے نے گوشت پایا تو وہ نہ پوچھے گا | کین شتر صالح[۳] است یا خر دجال[۴]<br>کہ یہ صالح کی اونٹنی ہے یا دجال کا گدھا |

چہ مایہ مستوران بعلت درویشی در عین فساد افتادہ اند و عرض گرامی را بباد زشت
کیا کہا جائے کس قدر پرہیزگار لوگ محتاجی کے سبب سے عین فساد میں پڑے ہیں اور ناموس بزرگ کو

نامے بر دادہ **فرد**
بدنامی کی ہوا میں اڑا دیا ہے

| | |
|---|---|
| با گرسنگی قوت پرہیز نماند<br>بھوک کے ساتھ پرہیز کی قوت نہیں رہتی | افلاس عنان از کف تقوی بستاند<br>مفلسی پرہیزگاری کے ہاتھ سے باگ چھڑا لیتی ہے |

آنگہ گفتی در بروی مسکینان ببندند حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر شہری
اور وہ جو تو نے کہا کہ مسکینوں کے اوپر دروازہ بند کر دیتے ہیں حاتم طائی جنگل کا رہنے والا تھا اگر شہر کا

۱ بتان یغمائی یغما کے رہنے والے معشوق۔ یغما ایک شہر کا نام جو ترکستان میں ہے پہلے یغما کے معشوق مشہور تھے یہ مطلب ہے کہ جس کو لوٹ یعنی بوس و کنار کے لئے حور ملجائے وہ یغما کے معشوقوں کی طرف کیا متوجہ ہوگا۔ واضح ہو کہ یغما کے لوگوں کو حسین مانا گیا ہے۔ یعنے مالدار کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسی نامعقول باتوں میں پڑے اور ایسے مکروہ کام کا ارتکاب کرے جنمیں فقیر اور نادار پھنستے ہیں۔ عربی کا شعر بھی اسی کا موید ہے ۱۲ ۲ شتر صالح حضرت صالح کی اونٹنی۔ صالح ایک پیغمبر کا نام کہ اُن کی دعا سے ایک اونٹنی پتھر کے درمیان سے پیدا ہوئی تھی ۱۲۔ ۳ دجال ایک کافر کا نام جو قرب قیامت میں پیدا ہوگا اور اس کی سواری میں گدھا ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ جب ایک نادار اپنی شہوت رانی کا موقع پاتا ہے تو اسکو حرام و حلال کی پروا باقی نہیں رہتی ۱۲۔ عبد الباری آسی

بود از جوش گدایان بیچاره شدی و جامه بروی پاره کردندی چنانکه

پہننے والا ہوتا فقیروں کی بیکسی سے عاجز ہو جاتا اور یہ فقیر اسکے لتے سے ڈالتے جیساکہ

در طیبات آمده است شعر

طیبات میں آیا ہے

| | |
|---|---|
| ور من منگر تا دگران چشم ندارند | کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی |
| میری طرف نہ دیکھ تاکہ دوسرے امید نہ رکھیں | کیونکہ فقیروں کی وجہ سے کوئی کار ثواب نہیں کرسکتے |

گفتا نہ کہ من بر حال ایشان رحمت می برم گفتم نہ کہ بر مال ایشان حسرت

کہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں اُن کے حال پر رحم کرتا ہوں میں نے کہا کہ نہیں بلکہ اُن کے مال پر تجھے حسرت آتی ہے

میخوری ما درین گفتار و هر دو بهم گرفتار هر بیدقی که براندی بدفع آن

ہم دونوں اسی گفتگو میں پڑے تھے اور دونوں ایک دوسرے سے اُلجھے ہوئے تھے جو پیدل وہ چلتا میں اُسکی

بکوشیدمی و هر شاهی که بخواندی بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسهٔ همت در باخت

دفعیہ کی تدبیر میں کوشش کرتا اور وہ جو شہ دیتا میں فرزیں کو اعراب میں دیدیتا یہانتک کہ ہمت کی تھیلی کا نقد

و تیر جعبهٔ حجت همه بینداخت قطعه

وہ ہار گیا اور دلیل کے ترکش کے تیر سب چلا چکا

| | |
|---|---|
| هان تا سپر نیفگنی از حملهٔ فصیح | کو را جز این مبالغهٔ مستعار نیست |
| خبردار فصیح اور چرب زبان کے حملے سے عاجز ہونا | کہ اسکے پاس سوائے اس استعارہ کئے ہوئے مبالغہ کے کچھ نہیں ہے |
| دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی | بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست |
| ور دین قبول کر اور معرفت کہ سجع کہنے والا شاعر | دروازے پر ہتھیار لگائے ہے اور گھر میں کوئی نہیں |

تا عاقبة الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیهوده

یہانتک کہ آخرکار اسکے پاس دلیل نہیں رہی اور میں نے اسکو ذلیل کیا مارپیٹ کے لئے ہاتھ اٹھایا اور بیہودہ کہنا

گفتن آغاز و سنت جاهلان است که چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسلهٔ

شروع کیا اور جاہلوں کا یہی طریقہ ہے کہ جب دلیل سے مخالف کے سامنے عاجز ہوتے ہیں

ـله سجع کلام مقفےٰ ۱۲

عبد الباری آسی

خصومت بجنبانند چون آزر بت تراش کہ بحجت باپسر برنیامد بجنگ برخاست
دشمنی کی زنجیر ہلاتے ہین آزر بت تراش کی طرح کہ دلیلوں سے لڑکے سے نہ جیت سکا لڑنے کے لئے اٹھا

لَئِن لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید
کہا اے ابراہیم اگر تو باز نہ آئے گا تو مین تجھے سنگسار کرون گا اُسنے مجھے گالی دی مینے اُسے سخت سست کہا اُسنے میرا گریبان

زنخدانش شکستم قطعہ
پھاڑا مین نے اُسکی ٹھڈی پر مارا

اوفتادہ او در من و من در او
وہ مجھ سے اور مین اس سے لپٹا ہوا

خلق از پی مادوان و خندان
اور لوگ ہمارے پیچھے دوڑتے اور ہنستے ہوئے

انگشت تعجب جہانے
ایک زمانہ کی تعجب کی وجہ سے

از گفت و شنید ما بدندان
ہماری گفتگو سنکر دانتون مین انگلیان تھین

القصہ مرافعت این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم
آخرکار اس بات کے قضیہ کو ہم قاضی کے سامنے لے گئے اور انصاف کی حکومت پر راضی ہو گئے کہ

تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی
مسلمانوں کا حاکم کوئی مصلحت ڈھونڈے اور فقیروں اور مالداروں کے درمیان کوئی فرق بتائے - قاضی

چون حالت ما بدید و منطق بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر بر
نے جب ہماری حالت دیکھی اور گفتگو سنی تامل کرکے سر جھکا لیا اور بہت سوچنے کے بعد سر اُٹھایا

آورد و گفت اے کہ توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ
اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے مالداروں کی تعریف کی اور فقیروں پر ظلم کو جائز سمجھا یہ سمجھ لے کہ

ہر جا کہ گل ست خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست آنجا کہ
جہان پر کوئی پھول ہوتا ہے کانٹا بھی ہوتا ہے اور شراب کے ساتھ خمار اور خزانے کے سر پر سانپ ہوتا ہے

۱؎ آزر بت تراش حضرت ابراہیم کے باپ کا اور بعض کے نزدیک اُن کے چچا کا نام تھا حضرت ابراہیم نے جب آزر کو بت پرستی سے منع فرمایا اور بتوں کی مذمت کی تو وہ اُن کے سامنے پرستش کی کوئی دلیل بیان نہ کرسکا تو حضرت سے کہا کہ اگر تو نہ مانے گا تو میں تجھے سنگسار کردن گا اور ایک زمانے کے لئے تجکو جدا کر دون گا اسی طرح جب وہ فقیری کے افضل ہونے کی دلیل نہ دے سکا تو گالیان دینے لگا ۱۲ - عبد الباری آسی

دُرِ شاہوارست نہنگ مردم خوارست لذت عیش دنیارا لدغۂ اجل دری است

جہان قیمتی موتی ہے وہاں آدمی کا پھاڑ ڈالنے والا گھڑیال بھی ہے دنیا کے عیش کے مزے کے پیچھے موت کا ڈنک ہے

ونعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش **بیت**

اور بہشت کی نعمتوں کے سامنے مکروہات کی دیوار ہے

| | |
|---|---|
| جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست<br>اگر دوست کا طلبگار دشمن کا ظلم نہ اٹھائے تو کیا کرے | گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند<br>خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور رنج اور خوشی ساتھ ہین |

نظر نکنی در بستان کہ بید مشک ست و چوب خشک و ہمچنین در زمرۂ توانگران

کیا تو باغ میں دیکھتا نہیں کہ بید مشک ہے اور خشک لکڑی اور اسیطرح مالدارون کے فرقے میں شکر کرنیوالے

شاکرند و کفور و در حلقۂ درویشان صابرند و ضجور **شعر**

ہیں اور ناشکرے بھی اور فقیرون کی جماعت مین صبر کرنے والے ہیں اور بے صبر بھی۔

| | |
|---|---|
| اگر ژاله هر قطره دُر شدی<br>اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا | چو خر مہرہ بازار ازو پر شدی<br>تو کوڑیون کی طرح اس سے بازار بھر جاتا |

مقربان حضرت جل و علا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند توانگر

اکثر خدا کے پیارے مالدار ہین مگر اُنکی عادت فقیرون کی سی ہے اور فقیر ہین مگر ہمت

ہمت و مہین توانگران آنست کہ غم درویش خورد و بہین درویشان

امیرون کی سی ہے اور سب سے بڑا مالدار وہ ہے کہ فقیر کا غم کرے اور بہتر فقیرون مین

آنکہ کم توانگران گیرد وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس روی عتاب از

وہ ہے کہ توانگرون کی پروا کم کرے اور جو شخص کہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسکو کافی ہے پھر غصہ کا چہرا

من بجانب درویش کرد و گفت ای کہ گفتی توانگران مشتغل اند بمناہی و

میری طرف سے پھیر کر درویش کی طرف کیا اور کہا اے وہ شخص کہ تو نے کہا ہے مالدار لوگ امور ممنوعہ

مست ملاہی نعم طائفہ ہستند برین صفت کہ بیان کردی قاصر ہمت کافر

اور کھیل کود مین مشغول ہین ہان ایک جماعت اسی طرح کی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تم ہمتے

نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند و گر بمثل باران نبارد و یا طوفان

ناشکرے کہ لیجاتے ہین اور رکھدیتے ہیں اور نہین کھاتے اور نہین دیتے اور مثلاً اگر بارش نہ ہو اور یا طوفان

جہان را برداردو باعتماد مکنت خویش از محنت درویش نپرسند و از
دنیا کو تباہ کر ڈالے تو اپنی مالداری کے غرور میں فقیروں کی تکلیف کی بات نہ پوچھیں گے اور
خدای تعالےٰ نترسند شعر
خدای تعالیٰ کا خوف نہ کرینگے

| | |
|---|---|
| گر از نیستی دیگری شد ہلاک<br>جو مفلسی کی وجہ سے دوسرا مرگیا | مرا ہست بط را از طوفان چہ باک<br>ہمارے پاس تو ہے بط کو طوفان کا کیا غم |
| شعر وذا کبات نیاقا فی نفوا دجھا<br>اور اونٹنیوں پر سوار ہو نیوالیان جو اپنے ہودجوں میں | لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب<br>وہ اس شخص کی طرف توجہ نہیں کرتیں جو ریت کے ٹیلوں میں گھس گیا ہے |
| فرد دونان چو گلیم خویش بیرون بردند<br>اوچھے لوگ جب اپنی کملی بچالے گئے | گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند<br>تو کہتے ہیں کیا غم ہے اگر ساری دنیا مرگئی |

قومی بدین نمط ہستند کہ شنیدی و طائفہ خوان نعمت نہادہ و دست کرم
ایک جماعت اس طرح کی ہے جیسا کہ تو نے سنا اور ایک جماعت نعمت کا دسترخوان بچھائے ہے اور بخشش اور
کشادہ طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چون بندگان
سخاوت کا ہاتھ اٹھائے ہوئے ہے اور نام کی طلبگار ہے اور خدا کی مغفرت کی خواہاں ہے اور دنیا اور آخرت کی مالک
حضرت پادشاہ عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمۂ انام حامی ثغور اسلام
ہے جیسے حضرت بادشاہ کے غلاموں کے مانند عالم عادل تائید کیے گئے فتحمند اور دنیا کی باگوں کے مالک اسلام کے
وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک
سرحدوں کے حامی سلیمان کے ملک کے وارث بادشاہوں میں سب سے زیادہ انصاف والے دنیا اور دین کے فتحمند

**قطعہ** ابوبکر بن سعد زنگی ادام اللہ ایامہ ونصر اعلامہ
اتابک ابوبکر بن سعد زنگی خدا ان کا زمانہ برقرار رکھے اور ان کے جھنڈوں کو فتحمند کرے

| | |
|---|---|
| پدر بجای پسر ہرگز این کرم نکند<br>باپ اپنے بیٹے کے ساتھ ہرگز یہ بخشش نہ کریگا | کہ دست جود تو با خاندان آدم کرد<br>جو کچھ تیری سخاوت کے ہاتھ نے آدم کی اولاد کیساتھ کیا |
| خدای خواست کہ بر عالمی ببخشاید<br>خدا نے چاہا تھا کہ دنیا کے اوپر بخشش کرے | ترا برحمت خود پادشاہ عالم کرد<br>تجھے اپنی رحمت سے دنیا کا بادشاہ بنا دیا |

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت

قاضی نے جب یہ بات اس حد تک پہونچا دی اور ہمارے قیاس سے زیادہ مبالغے کا گھوڑا دوڑایا

درگذرانید بمقتضائے حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از

شرعی فیصلے کے مطابق ہم راضی ہو گئے اور گذری ہوئی باتوں سے درگذر کی اور ایک دوسرے

مجازا طریق مدارا گرفتیم و سر تدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ

سے ڈرکر صلح کا راستہ اختیار کیا اور تلافی مافات کے لئے ایک دوسرے کے قدم پر سر رکھا اور ایک دوسرے

بر سر و روی ہم دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم قطعہ

کے سر اور چہرے کے بوسے لیے اور یہ جھگڑا ان دو شعروں پر ختم کر دیا

| | |
|---|---|
| مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش | کہ تیرہ بختی اگر ہم برین نسق مردی |
| زمانے کی گردش کی اے فقیر شکایت نہ کر | کہ تو کم بخت ہے اگر اسی حال میں مر گیا |
| تو انگرا چو دل و دست کامرانت ہست | بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی |
| اے مالدار جب ترا دل اور ہاتھ مقصد ور ہے | تو کھا اور بخشش کر کہ دنیا اور آخرت تو نے حاصل کر لی |

## باب ہشتم در آداب صحبت[1]

مال از بہر آسایش عمرست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند

مال عمر آرام سے بسر کرنے کے لئے ہے نہ کہ عمر مال جمع کرنے کے لئے ایک عقلمند سے پوچھا

نیکبخت[2] کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت[3]

نیکبخت کون ہے اور بدبخت کون ہے کہا نیکبخت وہ ہے جسنے کھایا اور بویا اور

و بدبخت آنکہ مرد و ہشت شعر

بدبخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا

| | |
|---|---|
| مکن[4] نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد |
| اس نکارہ شخص کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو کہ اس نے کچھ نہیں کیا | کہ عمر مال کے حاصل کرنے میں کھو دی اور کچھ نہ کھایا |

[1] آداب صحبت یعنی آپس میں رہنے سہنے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں ۱۲ [2] نیک بخت۔ نیک نصیب۔ بدبخت بدنصیب
[3] کشت یعنی بویا۔ مراد یہ کہ آخرت کے لئے کچھ بخشش اور سخاوت کی ۱۲ [4] مکن نماز۔ یہاں صرف تہدید کے لئے ہے نہ کہ حکم شرعی ۱۲

حکمت موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ

موسے علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر جیسا کہ خدا نے تجھ پر احسان کیا

## قطعہ

نشنیدہ عاقبتش ۱ شنیدی ۲

اُسنے نہ سنا اوس کا انجام تونے سنا

| | |
|---|---|
| آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت | سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد |
| جس شخص نے دینار او ر درم کے بدلے نیکی نہ جمع کی | آخر کار دینار اور درم کے خیال میں اسکا خاتمہ ہوا |
| خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد |
| اگر تو چاہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اٹھائے | تو مخلوق پر مہربانی کر جیسے خدا نے تجھ پر مہربانی کی |

عرب گوید جُد ولا تمنن لاَنَّ الفائدۃَ اِلَیکَ عائدۃٌ یعنے

عرب کا قول ہے بخشش کر اور احسان مت جتا اس لئے کہ اس کا فائدہ تیرے طرف پلٹ آئے گا یعنے

## قطعہ

بخشش و منت منہ کہ نفع ۳ آن بتو باز میگردد

بخشش اور احسان نہ رکھ کیونکہ اس کا فائدہ تیری طرف پھر آتا ہے

| | |
|---|---|
| درخت کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ و بالای او |
| سخاوت کے درخت نے جہاں جڑ پکڑ لی | تو آسمان سے بھی اوسکی ٹہنیاں اور بولنگ گزر گئی |
| گر امید واری کزو برخوری | بمنت منہ ارہ بر پای او |
| اگر تجھے خیال ہے کہ تو اس درخت کا پھل کھائے | تو احسان کر کے اسکی جڑ پر آرہ نہ چلا |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر | ز انعام و فضل وہ نہ معطل گذاشتت |
| خدا کا شکر کر کہ تو نیکی کے لئے توفیق دیا گیا ہوا | انعام اور مہربانی سے اُسنے تجھے بیکار نہ چھوڑا |
| منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی | منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت |
| یہ احسان نہ رکھ کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے | بادشاہ کا احسان مان کہ اسنے تجھے اپنی خدمت کے لئے رکھا |

۱ یعنی خدا نے اپنے فضل و کرم سے تجھے مالدار بنایا ہے ۱۲ ۲ یعنی مشہور ہے کہ تمام خزانہ اسکی چھاتی پر رکھدیا گیا اور وہ مذمت میں دھنس گیا ۔ اور دھنستا جارہا ہے ۱۲ ۳ کسی کے ساتھ نیکی کرکے اسکا احسان جتانا اس نیکی کو برباد کر دیتا ہے

حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بیفائده کردند یکی آنکه اندوخت و
دو آدمیون نے بیکار محنت کی اور بیفائدہ کوشش کی ایک وہ جسنے جمع کیا اور
نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد
کھایا نہین اور دوسرا وہ جسنے علم سیکھا اور اسپر عمل نہین کیا

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| علم چندانکه بیشتر خوانی<br>علم تو جتنا بھی زیادہ پڑھے | چون عمل در تو نیست نادانی<br>جب تجھ مین عمل نہین ہے تو تو بیوقوف ہے |
| نه محقق بود نه دانشمند<br>نہ وہ تحقیق کرنے والا ہے اور نہ عقلمند ہے | چارپائے برو کتابے چند<br>بلکہ ایک حیوان ہے جسپر چند کتابین لدی ہوئی ہین |
| آن تہی مغز را چه علم و خبر<br>اس چارپایہ کو کیا معلوم علم کیا اور اسکو کیا خبر | که برو هیزم است یا دفتر<br>کہ اُسکے اوپر لکڑیان لدی ہین یا دفتر ہے |

**حکمت** علم از بهر دین پروردن ست نه از بهر دنیا خوردن **شعر**
علم دین کو محفوظ رکھنے کے واسطے ہے نہ کہ دنیا کا نفع اُٹھانے کے لئے

| | |
|---|---|
| هر که پرهیز و علم و زهد فروخت<br>جس کسی نے کہ پرہیز اور علم اور تقوی کو بیچا | خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت<br>تو اُسنے گویا کھلیان جمع کیا اور بالکل جلادیا |

**پند** عالم ناپرهیزگار کور مشعله دار است یَهْدِیْ بِهٖ وَهُوَ لَا یَهْتَدِیْ
عالم جو پرہیز نہین کرتا وہ اندھا ہے کہ مشعل رکھتا ہے جس سے ہدایت کی جاتی ہے اور وہ خود ہدایت نہیں پاتا

| | |
|---|---|
| **بیت** بی فائده هر که عمر در باخت<br>بے فائدہ جسنے کہ عمر ضایع کردی | چیزی نخرید و زر بینداخت<br>گویا اُسنے روپیہ پھینکدیا اور کچھ نہیں خریدا |

**پند** ملک از خردمندان جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد
ملک کی زینت عقلمند لوگوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیزگارون سے کمال پاتا ہے
پادشاهان بنصیحت خردمندان ازان محتاج‌ترند که خردمندان بقربت
بادشاہ عقلمندونکی نصیحت کے اُس سے زیادہ محتاج ہین جتنے کہ عقلمند بادشاہون کی
پادشاهان
مصاحبت کے

## قطعه

| | |
|---|---|
| پندے اگر بشنوی ای پادشاه | در ہمه دفتر به ازین پند نیست |
| اے بادشاہ اگر تو ایک نصیحت سن لے | تو ساری کتاب میں اس سے اچھی نصیحت نہیں ہے |
| جز بخردمند مفرما عمل | گرچه عمل کار خردمند نیست |
| عقلمند کے سوا کسی کو نوکر نہ رکھ | اگرچہ نوکری کرنا عقلمند کا کام نہیں ہے |

**حکمت** سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک بی سیاست

تین چیزیں ٹھیرتی نہیں ہیں مال بغیر تجارت کے اور علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر دبدبے کے

## قطعه

| | |
|---|---|
| وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی | باشد که در کمند قبول آوری دلے |
| ایک وقت مہربانی اور صلح اور مروت سے بات کر | ممکن ہے کہ قبولیت کی کمند میں کسی دل کو پھنسالے |
| وقتی بقهر گوی که صد کوزهٔ نبات | گه گه چنان بکار نیاید که حنظلے |
| ایک وقت غصہ سے بات کر کیونکہ مصری کے سو کوزے | کبھی کبھی اتنا کام نہیں دیتے جتنا کہ ایک اندرائن کا پھل |

**حکمت** رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن از ظالمان

بدوں پر رحم کرنا نیکوں پر ظلم کرنا ہے اور ظالموں کو معاف کرنا فقیروں

جور است بر درویشان **بیت**

اور غریبوں پہ ظلم کرنا ہے

| | |
|---|---|
| خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی | بدولت تو گنه میکند بانبازی |
| خبیث کو تو جب ملازم رکھے اور اسپر مہربانی کرے | تو وہ تیری دولت کا شریک ہو کر گناہ کرتا ہے |

**پند** بر دوستی پادشاهان اعتماد نتوان کرد و بر آواز خوش کودکان که

بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور لڑکوں کی اچھی آواز پر کیونکہ بادشاہ

آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد **شعر**

کی دوستی ایک ذراسے خیال میں بدلجاتی ہے اور یہ ایک رات میں

| | |
|---|---|
| معشوق هزار دوست را دل ندهی | ور میدهی آن دل بجدائی بنهی |
| وہ معشوق جسکے ہزار دوست ہوں اسکو تو دل نہ دے | اور اگر تو دیتا ہے تو اس دل کو جدائی کی تکلیف سہنے پر |

**پند** ہر آن سری کہ داری با دوست درمیان منہ واگرچہ دوست مخلص
جو بھید تیرے دل مین ہو اس کو دوست کے سامنے نہ کہہ چاہیے دوست خالص ہی
باشد چہ دانی کہ وقتی دشمن گردد و ہر گزندے کہ توانی بدشمن مرسان کہ
کیون نہ ہو۔ تجھے کیا معلوم کہ کسی وقت دشمن ہو جائے اور جو نقصان کہ تو پہنچا سکتا ہے دشمن کو نہ پہنچا
باشد کہ وقتی دوست گردد
کیونکہ ممکن ہے کہ کسی وقت دوست ہو جائے

**پند** رازی کہ نہان خواہی باکس درمیان منہ واگرچہ دوست باشد
تو جس راز کو راز رکھنا چاہیے اُسکا کسی کے سامنے ذکر نہ کر اگرچہ وہ دوست ہی ہو کیونکہ
کہ مر آن دوست را نیز دوستان باشند وہم چنین مسلسل
اس دوست کے بھی دوست ہونگے اور ایسے ہی سلسلہ نکلتا چلا جائے گا

**قطعہ**

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش
چپ رہنا اچھا ہے بمقابلہ اسکے کہ اپنی دلکا بھید
باکسی گفتن وگفتن کہ مگوے
کسی سے بیان کرنا اور یہ کہنا کہ کہنا نہین
ای سلیم آب ز سرچشمہ ببند
اے عقل سلیم والے پانی سرچشمہ کی حالت مین بند کر
کہ چو پُر شد نتوان بستن جوے
کہ جب وہ بڑا ہو گیا تو ندی کو بند نہین کیا جا سکتا

**فرد** سخنی در نہان نباید گفت
وہ بات چھپکر بھی نہ کہنی چاہیے
کان سخن بر ملا نشاید گفت
جو بات سامنے نہ کہی جا سکے

**حکمت** دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وی جز این
کمزور دشمن جو تابعدار ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اسکا مطلب اسکے سوائے اور نہین ہے
نیست کہ دشمن قوی گردد وگفتہ اند بر دوستی دوستان اعتماد نیست تا بہ
کہ مضبوط دشمن بنجائے اور عقلمندون نے کہا ہے کہ دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہین ہے تو دشمنون
تملق دشمنان چہ رسد و ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند کہ آتش
کی خوشامد کی تو حقیقت کیا ہے اور جو شخص کہ چھوٹے دشمن کو حقیر سمجھتا ہے اُسکی ایسی مثال ہے کہ تھوڑی

---

لہ یعنی اے سلیم۔ سلیم کے معنے درست مزاج۔ اور بیوقوف دونون کے لیئے ہین اور یہان دونون معنے لئے جا سکتے ہین ۱۲ ؎ سرچشمہ ابتداے کار سے مراد ہے ۱۲۔

اندک را مہمل میگذار و

## قطعہ

سی آگ کو یونہی چھوڑ دینا ہے

امروز بکش چو میتوان کشت
فوراً بجھا دے اگر بجھا سکتا ہے

کاتش چو بلند شد جہان سوخت
کیونکہ آگ جب بھڑک اٹھی تو ایک جہان جل گیا

مگذار کہ زہ کند کمان را
اتنی مہلت نہ دے کہ وہ کمان کو کھینچ سکے

دشمن کہ بہ تیر میتوان دوخت
جس دشمن کو کہ تیر سے بیندھا جا سکتا ہے

## حکمت

سخن در میان دو دشمن چنان گوی کہ اگر دوست گردند شرمزدہ نباشی
دو دشمنوں کے درمیان ایسی بات کہنا چاہئے کہ جو وہ دونوں آپس میں دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہو

## ابیات

میان دو کس جنگ چون آتش است
دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی طرح ہے

سخن چین بدبخت ہیزم کش است
اور چغل خور بدنصیب لکڑیاں جمع کرنے والا ہے

کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
یہ اور وہ دوسری بار دل ملا جائیں گے

وی اندر میان کوربخت و خجل
اور وہ درمیان میں بدنصیب اور شرمندہ ہوگا

میان دو کس آتش افروختن
دو آدمیوں میں لڑانے کی آگ لگا کر

نہ عقل است خود در میان سوختن
عقلمندی نہیں کہ اپنے آپ کو درمیان میں جلا دے

## قطعہ

در سخن با دوستان آہستہ باش
دوستوں سے آہستہ بات کرنی چاہئے

تا ندارد دشمن خونخوار گوش
تا کہ خونخوار دشمن کان نہ لگا سکے

پیش دیوار آنچہ گوئی ہوش دار
دیوار کے سامنے تو جو کچھ کہے سمجھ کر کہہ

تا نباشد در پس دیوار گوش
تا کہ دیوار کے پیچھے کان لگا ہوا نہ ہو

## حکمت

ہر کہ با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد۔
جو کوئی دشمنوں کے ساتھ صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے

لہ یعنی دو آدمی لڑ رہے ہیں اور ایک آدمی ادھر کی اُدھر اُدھر کی ادھر لگاتا ہے تو اسکی ایسی مثال ہے کہ آگ جل رہی ہے اور یہ لکڑیاں چن کر اس میں ڈالتا۔ اور آگ کو بھڑکاتا ہے۔
لہ ظاہر ہے کہ دشمن اس کو تکلیف دے گا اور دوستوں کو اس سے رنج ہوگا۔ یا دشمن سے ملنے پر دوستوں کو تکلیف ہوگی

**شعر**

بشوی ای خردمند ازان دوست دست — که با دشمنانت بود ہم نشست

اے عقلمند اس دوست سے ہاتھ دھولے — جو تیرے دشمنوں کے پاس جا کر بیٹھے

**پند** چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف اختیار کن۔

جب تو کسی کام کے جاری کرنے کے لئے متفکر ہو تو وہ پہلو اختیار کر کہ

**شعر**

کہ بے آزار تر بر آید — با مردم سہل گوی دشوار مگوی

تیری تکلیف کے بغیر پورا ہو جائے — نرم گفتگو کرنے والے سے سخت گفتگو نہ کر

**حکمت**

با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی — تا کار بزر بر می آید

جو صلح چاہے اُس سے لڑائی نہ ٹھان — جب تک روپیہ سے کام نکلے

جان در خطر افکندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف **شعر**

جان کو خطرہ میں ڈالنا نہ چاہیئے عربی کا مقولہ ہے سب حیلوں کا آخری حیلہ تلوار ہے

چو دست از ہمہ حیلتی در گسست — حلال است بردن بشمشیر دست

جب تمام حیلوں سے عاجز ہو جائے — تو تلوار پر ہاتھ ڈالنا جائز ہے

**حکمت** بر عجز دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید **بیت**

دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر کیونکہ اگر وہ اختیار والا ہو جائیگا تو تجھ پر رحم نہ کریگا

دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن — مغزیست در ہر استخوان مردیست در ہر پیرہن

دشمن کو اگر تو کمزور دیکھے تو اپنی مونچھ پر تاؤ نہ دے — کیونکہ ہر ہڈی میں گودا ہوتا ہے اور ہر لباس میں ایک آدمی

**حکمت** ہر کہ بدی را بکشد خلق را از بلای وی برہاند وی را از عذاب خدا ے

جو کوئی کسی موذی کو مار ڈالے تو مخلوق کو اسکے شر سے اور اسکو خدا کے عذاب سے چھڑا دیتا ہے۔

**قطعہ**

پسندیدہ است بخشایش ولیکن — منہ بر ریش خلق آزار مرہم

معاف کرنا اچھی بات ہے مگر — دنیا کے ستانے والے کے زخم پر مرہم نہ رکھ

ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار — کہ آن ظلم است بر فرزند آدم

جسنے سانپ پر رحم کیا یہ نہیں سمجھا — کہ وہ اولاد آدم پر ظلم کرتا ہے

**حکمت** نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست

نصیحت دشمن سے سنکر اسکا قبول کرنا غلطی ہے۔ مگر سننا جایز ہے کہ تو

تا بخلاف آن کار کنی که عین صواب ست

اس کے خلاف عمل کر سکے کہ یہ بات بالکل درست ہے

**مثنوی**

حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن

دشمن جس کام کے کرنیکو کہے اس سے پرہیز کر

که بر زانو زنی دست تغابن

کیونکہ پھر تو گھٹنوں پر افسوس کر کے ہاتھ ماریگا

گرت راهی نماید راست چون تیر

اگر تجھکو تیر کی طرح سیدھا راستہ دکھائے

ازان برگرد و راه دست چپ گیر

اس رستہ سے پھر جا اور الٹے ہاتھ کیطرف کا راستہ چل

**پند** خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد

حد سے زیادہ غصہ کرنا وحشت پیدا کرتا ہے اور بے وقت کی مہربانی خوف کا خاتمہ کر دیتی ہے

نه چندان درشتی کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر

نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی برت کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں

**ابیات**

درشتی و نرمی بهم در به است

سختی اور نرمی دونوں ملی ہوئی اچھی ہیں

چو فاصد که جراح و مرهم نه است

فصد کرنے والے کیطرح کہ وہ زخم بھی کرتا ہے مرہم بھی رکھتا ہے

درشتی نگیرد خردمند پیش

عقلمند سختی سے کام نہیں لیتا

نه سستی که ناقص کند قدر خویش

نہ سستی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹا دیتا ہے

نه مر خویشتن را فزونی نهد

نہ اپنے آپ کو مرتبہ میں بڑھاتا ہے

نه یکباره تن در مذلت دهد

نہ ایک دم اپنے آپ کو ذلیل کر دیتا ہے

**نظم** جوانی با پدر گفت ای خردمند

ایک جوان نے باپ سے کہا کہ اے عقلمند

مرا تعلیم کن پیرانه یک پند

مجھے بڑھوں کی سی ایک نصیحت کر

بگفتا نیکوی کن نه چندان

کہا نیکی کر مگر نہ اتنی

که گردد خیره گرگ تیزدندان

کہ تیز دانتوں والا بھیڑیا غالب ہو جاوے

**حکمت** دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاه بی حلم و زاهد بی علم

دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں: بادشاہ جسمیں بردباری نہیں وہ زاہد جس میں علم نہیں۔

## شعر

بر سر ملک مباد آن ملک فرمانده
خدا کرے وہ بادشاہ ملک کا مالک نہ رہے

کہ خدا را نبود بندۂ فرمان بردار
جو کہ خدا کا حکم ماننے والا بندہ نہ ہو

**پند** پادشاہ را باید کہ تا حدی خشم بر دشمنان نراند کہ دوستان را اعتماد
بادشاہ کو چاہئے کہ اس حد تک دشمنوں پر غصہ نہ کرے کہ دوستوں کو بھروسہ نہ رہے
نماند آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس آنگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد
غصہ کی آگ پہلے غصہ کرنے والے میں لگجاتی ہے بعد اسکے اُس کا شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے

## مثنوی

نشاید بنی آدم خاک زاد
آدم کی اولاد خاک سے بنی ہوئی کو یہ چاہئے

کہ در سر کند کبر و تندی و باد
کہ وہ اپنے سر میں غرور غصہ اور تکبر رکھے

ترا با چنین تندی و سرکشی
تجکو اتنی تیزی اور غرور ہوتے ہوئے

نہ پندارم از خاکی از آتشی
میں نہیں سمجھتا کہ تو خاک سے بنا ہے یا آگ سے

## قطعہ

در خاک بیلقان[1] برسیدم بعابدی
میں بیلقان کی سرزمین میں ایک عابد کے پاس پہنچا

گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
ان سے میں نے کہا کہ مجھے تعلیم دیکر جہالت سے پاک کیجئے

گفتا برو چو خاک تحمل کن ای فقیہ
انھوں نے کہا کہ اے عالم خاک کیطرح بردباری کر

یا ہرچہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن
یا تو نے جو کچھ پڑھا ہے وہ سب خاک میں دفن کردے

**حکمت** بدخوی بدست دشمنی گرفتار است کہ ہر جا کہ رود از چنگ
بُری عادت والا ایک دشمن کے ہاتھ میں قید ہے جہاں کہیں جائیگا اُسکے عذاب دینے والے

عقوبت او خلاص نیابد
ہاتھ سے نجات نہ پائیگا

اگر ز دست بلا بر فلک رود بدخوی
اگر وہ کے ہاتھ سے بُری عادت والا آسمان پر چلا جائے

---

[1] بیلقان ایران میں ایک شہر کا نام ہے جو شروان اور آذربائجان کے درمیان میں واقع ہے ۱۲

ز دست خوی خویش در بلا باشد
اپنی بُری عادت کے ہاتھ سے بلا میں رہے گا

**حکمت** چو بینی که در سپاه دشمن
جب تو دیکھے کہ دشمن کی فوج میں

**قطعه**
تفرقه افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن
ہلچل پڑ گئی تو تو اکٹھا رہ اور اگر وہ لوگ جمع ہو جائیں تو اپنی پریشانی سے ڈرتا رہ

برو با دوستان آسوده بنشین
جا دوستوں کے ساتھ مزے سے بیٹھ

چو بینی در میان دشمنان جنگ
جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے

وگر بینی که باهم یک زبانند
اور اگر تو دیکھے کہ سب متفق اور ایک خیال ہیں

کمان را زه کن و بر باره بر سنگ
تو کمان کو چلہ چڑھائے رہ اور فصیل پر پتھر تیار رکھ

**حکمت** دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسله دوستی بجنباند آنگه بدوستی کارهائی کند که هیچ دشمن نتواند کرد
دشمن جب سب حیلوں سے عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کی سلسلہ جنبانی کرتا ہے اسوقت دوستی میں ایسے ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن نہیں کر سکتا

**حکمت** سر مار بدست دشمن کوب که از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی
سانپ کا پھن دشمن سے کچلوا کیونکہ یہ دو خوبیوں سے خالی نہ ہوگا اگر یہ غالب آیا تو تو نے سانپ مارا اور اگر وہ تو تو دشمن سے چھٹا۔

**فرد**
بروز معرکه ایمن مشو ز خصم ضعیف
معرکے کے دن ضعیف دشمن سے بےخوف نہ ہو

که مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت
کہ جب جان سے ہاتھ دھوئے تو شیر کا بھیجا نکال لے گا

**حکمت** خبری که دانی که دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد۔
جس خبر کو تو سمجھے کہ دل دکھائے گی تو تو خاموش رہ کہ دوسرا آدمی وہ خبر لائے۔

**فرد**
بلبلا مژده بهار بیار
اے بلبل بہار کی خوشخبری سنا

خبر بد به بوم شوم گذار
بری خبر منحوس اُلو کے لئے چھوڑ دے

**نکته** پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان مگر آنگه که بر قبول کلی واثق باشی وگرنه در هلاک خود سعی می کنی
بادشاہ کو کسی شخص کی خیانت کی اطلاع نہ دے مگر جبوقت کہ اسبات کے قبول ہونے پر تجھے پکا بھروسا ہو اور نہیں تو تو اپنے ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے

## مثنوی

پس سخن گفتن انگاه کن | که بینی که در کار گیرد سخن
بات کہنے کا ارادہ اس وقت کر | جب تو یہ معلوم کرے کہ بات اثر کرے گی
کمال است در نفس انسان سخن | تو خود را بگفتار ناقص مکن
انسان کی ذات میں نطق ایک کمال ہے | تو بات کہکر اپنے آپ کو ناقص ثابت نہ کر

**پند** هر که نصیحت خود رائی میکند او خود به نصیحت گری محتاج است -
جو آدمی کسی خود رائے آدمی کو نصیحت کرتا ہے وہ خود نصیحت کا محتاج ہے -

**پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام زرق نهاده است
دشمن کا فریب نہ کھا - اور تعریف کرنے والے کا غرور نہ خرید کیونکہ اس نے مکر کا جال بچھا رکھا ہے
و آن دامن طمع کشاده
اور اسنے طمع کا دامن پھیلا رکھا ہے

**پند** احمق را ستایش خوش آید چون لاشه که در کعبش دمی فربه نماید

**قطعه**
بیوقوف آدمی کو تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے دُبلا گدھا کہ اسکو ٹخنوں کے پاس ذرا موٹا معلوم ہوتی ہو -

الا تا نشنوی مدح سخنگوی | که اندک مایه نفعی از تو دارد
خبردار ہو ہرگز اس تعریف کرنے والے کی بات نہ سن | جو تھوڑا سا نفع تجھ سے پاتا ہے
اگر روزی مرادش بر نیاید | دو صد چندان عیوبت بر شمارد
اگر ایک دن تجھ سے اپنی مراد نہ پائے | تو تیرے دو سو عیب شمار کرے

**حکمت** متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد

**شعر**
بات کہنے والے کا عیب جب تک پکڑا نہ جائے تو اسکی بات درست نہیں ہو سکتی -

مشو غره بر حسن گفتار خویش | بتحسین نادان و پندار خویش
اپنی اچھی گفتگو پر مغرور نہ ہو | ناواقف کی تعریف اور اپنے غرور کی وجہ سے

**حکمت** همه کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال -
سب آدمیوں کو اپنی عقل کامل معلوم ہوتی ہے اور اپنی اولاد خوب صورت -

## نظم

**یکی جہود و مسلمان مناظرہ کردند**
ایک یہودی اور مسلمان بحث کر رہے تھے

**چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم**
اسطرح پر کہ مجھے اُن کے جھگڑے سے ہنسی آگئی

**بطنز گفت مسلمان گر این قبالۂ من**
مسلمان نے طنز یہ کہا کہ اگر یہ میری دستاویز

**درست نیست خدایا جہود میرانم**
صحیح نہیں ہے تو ایخدا میں یہودی ہو کر مروں

**جہود گفت بتوریت میخورم سوگند**
یہودی نے کہا کہ میں توریت کی قسم کھاتا ہوں

**وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم**
اور اگر یہ بات خلاف ہو تو میں تیری طرح مسلمان ہوں

**گر از بساط زمین عقل منعدم گردد**
اگر دنیا کے فرش سے عقل بالکل معدوم ہو جائے

**بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم**
تو بھی کوئی آدمی اپنے آپ کو نادان نہ سمجھے گا

## حکمت

**دہ آدمی بر سفرۂ بخورند و دو سگ بر مرداری بہم بسر نبرند**
دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا سکتے ہیں اور دو کتے ایک مردار پر مل کر گزارہ نہیں کر سکتے

**حریص بجہانی گرسنہ و قانع بنانی سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت**
حرص کرنے والا ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہے اور قناعت کرنے والا ایک روٹی سے پیٹ بھرا ہوا عقلمندوں کا قول ہے فقیری جو قناعت کیساتھ ہو وہ اس تونگری سے اچھی ہے جو کمی سے قائم ہو

## شعر

**رودۂ تنگ بیک نان تہی پر گردد**
تنگ آنت ایک دکھی روٹی سے بھر جائے گی

**نعمت روی زمین پر نکند دیدۂ تنگ**
دنیا بھر کی نعمت حریص آنکھ کو بھر نہیں سکتی

## مثنوی

**پدر چون دور عمرش منقضی گشت**
والد صاحب نے جب انکی عمر کا زمانہ آخر ہوا

**مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت**
مجھے ایک یہ نصیحت کی اور گزر گئے

**کہ شہوت آتش است از وی بپرہیز**
کہ شہوت اک آگ ہے اس سے پرہیز کر

**بخود بر آتش دوزخ مکن تیز**
اپنے اوپر دوزخ کی آگ تیز نہ کر

دران آتش نداری طاقت سوز
اُس آگ مین تو جلنے کی طاقت نہیں رکھتا

بصبر آبی برین آتش زن امروز
صبر کا پانی اس آگ پر آج چھڑک دے

**پند** ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند **شعر**
جو شخص طاقت کے اچھے زمانے میں نیکی نہیں کرتا تو وہ کمزوری کے زمانہ مین سختی اٹھاتا ہے۔

بد اختر تر از مردم آزار نیست
ظالم سے زیادہ کوئی بدنصیب نہین

کہ روز مصیبت کسش یار نیست
کہ اس کا مصیبت کے زمانے مین کوئی دوست نہین

**حکمت** ہر چہ زود بر آید دیر نپاید
جو چیز جلد حاصل ہو جاتی ہے دیر تک نہیں ٹھرتی

**قطعہ**

خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند[1]
مین نے سنا ہے کہ مشرق کی مٹی سے

صد بروزی کنند و مردشت[2]
اور مردشت میں ایکدن مین سو پیالے بناتے ہین

چہل سال کاسۂ چینی
چالیس سال مین چینی کا پیالہ بناتے ہین

لاجرم قیمتش ہمی بینی
خواہ مخواہ اس کی قیمت تم دیکھتے ہو

**قطعہ**

مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد
پرند کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے اور فوراً روزی ڈھونڈھتا ہے

آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آدمی کے بچہ میں عقل ہوش اور تمیز نہیں ہوتی

آنکہ ناگاہ کسی گشت بچیزی نرسید
وہ کہ ایکا ایکی ہوشیار ہو گیا تو کسی درجہ پر نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
اور یہ خودداری اور فضیلت مین تمام چیزون سے سبقت لے گیا

آبگینہ ہمہ جا یابی ازان بیقدرست
شیشہ تو سب جگہ پاتا ہے اس سبب بیقدر ہے

لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز
لعل دشواری سے ہاتھ آتا ہے اس سبب سے پیارا ہے

[1] خاک مشرق سے مراد ملک چین ہے کیونکہ وہ تمام ملکون سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ خاک کے متعلق معلوم نہین کہ وہ مصنوعی ہوتی ہے کہ کسی پتھر وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے یا وہان کی مٹی مراد ہے ۱۲ [2] مردشت ایک شہر کا نام۔ بعض نسخون میں یہ مصرع یون ہے صد بروزے کنند سفالان یعنی کمہار ایک دن میں سو بنا لیتے ہیں پھر اُس کی ویسی ہی قدر بھی ہوتی ہے ۱۲

**حکمت** **مثنوی**

کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر در آید

بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گرتا ہے

بچشم خویش دیدم در بیابان
میں نے جنگل میں اپنی آنکھ سے دیکھا ہے
کہ آہستہ سبق برد از شتابان
کہ آہستہ چلنے والا دوڑنے والے سے سبقت لے گیا

سمند بادپا از تک فرو ماند
تیز چلنے والا گھوڑا چلنے سے عاجز ہوگیا
شتربان ہمچنان آہستہ میراند
اور اونٹ والا ویسے ہی آہستہ ہانکتا تھا

**پند** نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر این مصلحت بدانستی نادان نبودے

نادان کے لئے چپ رہنے سے بہتر کوئی بات نہیں اور اگر یہ مصلحت جانتا تو نادان نہ ہوتا

**قطعہ**

چون ندارے کمال و فضل آن بہ
جب تو کمال و بزرگی نہیں رکھتا تو یہ بہتر ہے
کہ زبان در دہان نگہداری
کہ زبان کو منہ میں چپ رکھے

آدمی را زبان فضیحہ کند
آدمی کو زبان رسوا کرتی ہے
جوز بیمغز را سبکساری
اور بغیر گری کے اخروٹ کو ہلکا پن

**ابیات**

خری را ابلہی تعلیم میداد
ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دے رہا تھا
برو بر صرف کردی سعی دائم
اور اسپر اپنی پیہم کوشش صرف کر رہا تھا

حکیمے گفتش ای نادان چہ کوشی
ایک عقلمند نے اس سے کہا کہ اے نادان تو کیا کوشش کرتا ہے
درین سودا بترس از لوم لائم
اس خبط میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر

نیاموزد بہائم از تو گفتار
چوپایہ تجھ سے بولنا نہ سیکھے گا
تو خاموشی بیاموز از بہائم
تو چوپایوں سے خاموشی سیکھ

**ایضاً**

ہر کہ تامل نکند در جواب
جو کوئی جواب دینے میں فکر نہیں کرتا
بیشتر آید سخنش ناصواب
تو اسکی اکثر باتیں مہمل اور غلط ہوتی ہیں

یا سخن آرای چو مردم بہوش
یا آدمیوں کی طرح سوچ کر بات کہہ
یا بنشین ہمچو بہائم خموش
یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ

**پند** ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادانست

جو اپنے سے زیادہ جاننے والے سے اس لئے بحث کرے کہ لوگ عقلمند سمجھیں تو وہ اسے بیوقوف سمجھ لیں گے۔

**فرد** چون در آمد بہ از تو ئی بسخن | گرچہ بہ دانی اعتراض مکن
جب تجھ سے کوئی تقریر کہنے میں بہتر ہو | تو اگرچہ تجھے بہتر معلوم ہو اعتراض نہ کر

**حکمت** ہر کہ با بدان نشیند نکوئی نہ بیند **ابیات**
جو کوئی بدوں میں بیٹھے گا نیکی نہ دیکھے گا

گر نشیند فرشتہ با دیو | وحشت آموزد و خیانت و ریو
اگر فرشتہ دیو کی صحبت میں بیٹھے | تو وحشت خیانت اور مکر سیکھے گا
از بدان جز بدی نیاموزی | نکند گرگ پوستین دوزی
بدوں سے سوائے بدی کے تو کوئی بات نہ سیکھے گا | کیونکہ بھیڑیا پوستین نہیں سی سکتا۔

**پند** مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشان را رسوا کنی و خود را بے اعتماد
لوگوں کے چھپے ہوئے عیب ظاہر نکر کیونکہ انکو تو ذلیل کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار

**پند** ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند **حکمت**
جسنے علم پڑھا اور عمل نہیں کیا اسکی مثال ایسی ہے کہ ہل چلاتا ہے اور بیج نہیں ڈالتا
از تن بیدل طاعت نیاید و پوست بی مغز بضاعت را نشاید نکتہ نہ ہر
بے ہمت جسم سے عبادت نہیں ہو سکتی اور چھلکا بغیر مغز کے پونجی کے سزاوار نہیں ہے۔
کہ در مجادلت چست در معاملت درست **بیت**
جو لڑنے میں چالاک ہے یہ ضروری نہیں کہ معاملے میں بھی ٹھیک ہو

بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد | چون باز کنی مادر مادر باشد
بہت سے اچھے قد کہ چادر میں چھپے ہوئے ہیں | جب تو انھیں کھول کر دیکھے تو وہ نانی معلوم ہونگے

**حکمت** اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی شب قدر بیقدر بودے **شعر**
اگر راتیں سب شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہو کر رہ جاتی

گر سنگ ہمہ لعل بدخشان بودے | پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودے
اگر پتھر سب لعل بدخشان ہوتے | تو قیمت لعل اور پتھر کی ایک سی ہوتی

**حکمت** نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نہ پوست
یہ ضروری نہیں کہ جو شکل صورت میں اچھا ہے اسکی عادت بھی اچھی ہو کام گودے حصہ سے ہے نہ کہ چھلکے سے

## قطعہ

توان شناخت بیک روز از شمائل مرد | کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم
ایک دن میں آدمی کی عادتوں سے پہچانا جا سکتا ہے | کہ اسکی علمی قابلیت کہاں تک پہونچی ہے
ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو | کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم
مگر اُسکے دل کے حالات سے بےخوف نہ ہو اور مغرور نہ ہو | کیونکہ ذاتی خباثت برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی

**پند** ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود می ریزد

جو کوئی بڑے لوگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون آپ کرتا ہے

## قطعہ

خویشتن را بزرگ پنداری | راست گفتند یک دو بیند لوچ
تو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے | سچ کہا ہے بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے -
زود بینی شکستہ پیشانی | تو کہ بازی بسر کنی با غوچ
تو جلد اپنا ماتھا پھوٹا ہوا دیکھے گا | جب تو مینڈھوں سے ٹکر بن لڑائے گا

**حکمت** پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار خردمندان نیست -

شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر گھونسا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے -

## بیت

جنگ و زور آوری مکن با مست | پیش سر پنجہ در بغل نہ دست
لڑائی اور ہیکڑی مست سے نہ کر | بلکہ طاقت ور کے سامنے بغل میں ہاتھ دبالے

**پند** ضعیفی کہ با قوی دلاوری کند یار دشمنست در ہلاک خویش

وہ کمزور جو زبردست کے ساتھ دلیری سے پیش آئے اپنے ہلاک کرنے میں اپنے دشمن کا خود مددگار ہے -

## قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقت آن | کہ رود با مبارزان بقتال
نازپروردہ کی کیا طاقت ہے کہ وہ | دلیروں کے ساتھ جنگ میں جائے
سست بازو بجہل می فگند | پنجہ با مرد آہنین چنگال
کمزور بازو والا جہالت کی وجہ سے | قوی پنجہ والے کے ساتھ پنجہ ڈالتا ہے

**حکمت** ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد -

جو کوئی نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے -

**شعر** چون نیاید نصیحت در گوش — اگرت سرزنش کنم خاموش

جب تو نصیحت نہیں سنتا ہے — تو اگر تجھکو ملامت کروں تو چپ رہ

**حکمت** بی ہنران ہنرمندان را نتوانند دیدہ ہمچنان سگ بازاری

بے ہنر لوگ کہ ہنرمند لوگوں کو نہیں دیکھ سکتے ایسے ہی بازاری

سگ صیدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی چون سفلہ بہنر

کتے شکاری کتے کو دیکھکر بھونکتے ہیں اور سامنے نہیں آسکتے یعنی کمینہ آدمی جب

باکسی برنیاید بخبثش در پوستین افتد **بیت**

ہنر میں کسی کی برابری نہیں کرسکتا تو خباثت سے اسکی نکتہ چینی کرتا ہے

کند ہر آئینہ غیبت حسود کوتہ دست — کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

یقینی حاسد جو عاجز ہوتا ہے غیبت کرتا ہے — کیونکہ مقابلہ میں اسکی زبان گونگی ہوتی ہے

**حکمت** اگر جور شکم نیستی ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادی بلکہ صیاد خود دام ننہادی

اگر پیٹ کا ظلم نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پڑتا بلکہ شکاری خود جال نہ بچھاتا

**بیت** شکم بند دست است و زنجیر پای — شکم بندہ نادر پرستد خدای

پیٹ ہاتھ کی ہتکڑی اور پاؤں کی زنجیر ہے — پیٹ کا غلام بہت کم خدا کو پوجتا ہے

**پند** حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سدِّ رمق و جوانان

عقلمند لوگ دیر دیر میں کھاتے ہیں اور عبادت کرنے والے آدھی بھوک اور زاہد اتنا کہ زندہ رہ سکیں اور جوان جبتک

تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران[1] چندان بخورند کہ در معدہ جای

کہ طباق خالی کردیں اور بڈھے جب تک کہ پسینہ آئے لیکن بے شرع فقیر اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے

نفس نماند و بر سفرہ روزی کس[2] **شعر**

کی جگہ نہ رہے اور دسترخوان پر کسی کی روزی نہ باقی رہے

اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب — شبی ز معدہ سنگی شبی ز دلتنگی

پیٹ کے قیدی کو دو رات نیند نہیں آتی — ایک رات معدے کے بھاری ہونے سے دوسری رات بھینچی کیوجہ سے

---

[1] یعنی نصیحت نہ مان کر ایسے کام کرے گا کہ لوگ اُس کو آخر کار ملامت کرینگے ١٢۔ [2] قلندروں سے مراد یہاں رند اور اوباش ہیں ١٢ [3] یعنے اوروں کا حصہ بھی خود ہی ہڑپ کر جاتے ہیں ١٢۔

**حکمت** مشورت بازنان تباہ است و سخاوت بامفسدان گناہ **شعر**

عورتوں سے صلاح یعنی بربادی ہے اور فسادیوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے

| | |
|---|---|
| ترحم بر پلنگ تیز دندان | ستمگاری بود بر گوسفندان |
| تیز دانتوں والے تیندوے پر رحم کرنا | بکریوں پر ظلم کرنا ہے |
| **فرد** خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی | بدولت تو گنہ میکند بانبازی |
| ظالم کو جو تو عہدہ دے اور اسپر مہربانی کرے | تو وہ تیری دولت کا شریک ہوکر گناہ کرتا ہے |

**حکمت** ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمن خویش ست **بیت**

جس کسی کا دشمن مقابلہ پر ہے اگر وہ نہ مارے تو اپنا دشمن ہے

| | |
|---|---|
| سنگ در دست و مار بر سر سنگ | خیرہ رائی بود قیاس و درنگ |
| ہاتھ میں پتھر اور سانپ پتھر کے اوپر | پھر ایسی حالت میں سوچنا اور دیر کرنا بیوقوفی ہے |

وگروہی بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن بندیان تامل اولی

اور ایک گروہ نے اسکے خلاف مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ قیدیوں کے قتل کرنے میں دیر کرنا زیادہ

ترست بحکم آنکہ اختیار باقی ست توان کشت و توان ہشت اگر بی تامل

اچھا ہے اس لئے کہ اختیار ہے مار بھی سکتے ہیں اور چھوڑ بھی سکتے ہیں اگر بے تامل مارے

کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد

جائیں تو احتمال ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا علاج اس طرح ناممکن ہو۔

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| نیک سہل ست زندہ بیجان کرد | کشتہ را باز زندہ نتوان کرد |
| بہت آسان ہے زندہ کو مار ڈالنا | مرے ہوے کو پھر زندہ نہیں کر سکتے |
| شرط عقل ست صبر تیر انداز | کہ چو رفت از کمان نیاید باز |
| تیر چلانے والے کا صبر کرنا عقل کی بات ہے | کیونکہ تیر کمان سے جاکر پھر واپس نہیں آتا |

**حکمت** حکیمی کہ با جہال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلی

جو عقلمند کہ جاہلوں کے ساتھ الجھے اسکو چاہیے کہ عزت کی امید نہ رکھے اور کوئی جاہل

ملہ یعنی چونکہ وہ تیرا ملازم ہے تو دولت تیری صرف ہوتی ہے اور مزہ وہ اڑاتا ہے ۱۲-

بزبان آوری ہر حکیمی غالب آید عجب نیست کہ سنگی ست کہ گوہر را می شکند
زبان درازی کرکے کسی عقلمند پر غالب آئے تو کوئی تعجب نہین کہ وہ گویا ایک پتھر ہے جو موتی کو توڑتا ہے

**بیت**

نہ عجب گر فرو رود نفسش — کیا تعجب ہے اگر اس کا دم بند ہو جائے
عندلیبی غراب ہم قفسش — جس بلبل کا ہمقفس کوّا ہو

**قطعہ**

گر ہنر مند ز اوباش جفائی بیند
اگر ہنرمند کمینون کی کوئی زیادتی دیکھے
تا دل خویش نیازارد و درہم نشود
ہرگز اپنا دل نہ آزردہ کرے اور رنجیدہ نہ ہو
سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند
بدذات پتھر اگر سونے کے پیالے کو توڑ دے
قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود
تو پتھر کی قیمت نہین بڑھے گی اور سونے کی قدر کم ہوگی

**حکمت** خردمندی را کہ در زمرۂ اجلاف سخن صورت نہ بندد شگفت
جو عقلمند کمینے لوگوں میں بیٹھا ہو۔ اس کا کوئی تعجب نہ کر اگر اس سے بات نہ کیجائے کیونکہ

**مثنوی** مدار کہ آواز بربط باغلبۂ دہل بر نیاید و بوئے عبیر[۱] از گند سیر و ماند
بربط کی آواز ڈھول کی بلند آواز کا مقابلہ نہین کر سکتی اور عبیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔

بلند آواز نادان گردن افراخت
بلند آواز نادان نے گردن بلند کی
کہ دانا را بہ بی شرمی بینداخت
کہ عقلمند کو بے شرمی سے دبا لیا
نمیداند کہ آہنگ حجازی[۲]
نہین جانتا کہ حجازی سُر کی آواز
فرو ماند ز بانگ طبل غازی
نٹ کے ڈھول سے دب جاتی ہے

**حکمت** جوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود
جوہر اگر کیچڑ مین گر جائے تو وہ اسی طرح نفیس ہے اور غبار اگر آسمان پر چلا جائے
ہمان خسیس استعداد بی تربیت[۳] دریغ ست و تربیت نامستعد ضائع خاکستر
تو وہ اسی طرح کمینہ ہے ذہانت بغیر تعلیم کے قابل افسوس ہے اور تعلیم بغیر آمادگی کے ضایع ہے

[۱] عبیر ایک قسم کی خشک خوشبو جو کپڑون پر چھڑکی جاتی ہے ۱۲ [۲] آہنگ حجازی موسیقی کے ایک سُر کا نام ۱۲
[۳] یعنی اگر سمجھنے کی قوت ہے اور تعلیم نہیں تو بھی بیکار اور اگر سمجھنے کی قوت نہین ہے اور تعلیم ہے تو بھی فضول ہا سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہے ۱۲

نسبتی عالی وارد کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن چون بنفس خود ہنرے ندارد

نسبت بلند رکھتی ہے کیونکہ آگ جوہر بلندی ہے دلیکن چونکہ وہ اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی وہ

باخاک برابر ست وقیمت شکر نہ از نی ست کہ آن خود خاصیت وی ست

خاک کے برابر ہے اور شکر کی قیمت گنے کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ وہ تو خود اس کی خاصیت ہے۔

## مثنوی

| | |
|---|---|
| چو کنعان را طبیعت بی ہنر بود | پیمبر زادگی قدرش نیفزود |
| چونکہ کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی | تو پیمبر کا بیٹا ہونے نے اسکی قدر نہیں بڑھائی |
| ہنر بنمای اگر داری نہ گوہر | گل از خار ست ابراہیم از آزر |
| اگر تجھ میں موجود ہے تو ہنر دکھا نہ کہ ذات | پھول کانٹے میں ہوتا ہے اور ابراہیم علیہ السلام آزر سے پیدا ہوئے |

**حکمت** مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چون طبلۂ عطار

مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دے نہ کہ عطار تعریف بیان کرے عقلمند عطر بیچنے والے کے ڈبے کی طرح

خاموش وہنر نمای ونادان چون طبل غازی بلند آواز ومیان تہی **قطعہ**

ہے خاموش اور ہنر ظاہر کرنے والا اور نادان نٹ کے ڈھول کی طرح ہے بلند آواز اور اندر سے خالی۔

| | |
|---|---|
| عالم اندر میانۂ جہال | مثلے گفتہ اند صدیقان |
| عالم کے جاہلوں کے گروہ میں ہونے پر | سچے لوگوں نے ایک ضرب المثل کہی ہے |
| شاہدی در میان کوران ست | مصحفے در کنشت زندیقان |
| کہ وہ اندھوں میں ایک خوبصورت معشوق ہے | اور کافروں کے عبادت خانے میں ایک قرآن شریف ہے |

**پند** دوستی را کہ بعمری فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند **بیت**

جس دوست کو ایک عمر میں حاصل کریں یہ نہ چاہیے کہ دم بھر میں بے رنجیدہ کریں

| | |
|---|---|
| سنگے بچند سال شود لعل پارہ | زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ |
| ایک پتھر برسوں میں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے | ہرگز اسکو ایک دم پتھر سے نہ توڑنا چاہیے |

۱؎ کنعان حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا نام ۱۲۔

(عبد الباری آسی

**حکمت** عقل در دست نفس چنان گرفتارست که مرد عاجز در دست زن گریز

عقل نفس کے قبضے میں ایسی گرفتار ہے کہ عاجز مرد فریبی عورت کے قبضے میں

| | |
|---|---|
| **شعر** در خرمی بر سرای ببند | که بانگ زن ازوی بر آید بلند |
| خوشی کا دروازہ اس گھر پر بند کردو | جہاں سے عورت کی آواز زور سے نکلے |

**پند** رای بیقوت مکر و فسون ست و قوت بی رای جہل و جنون **شعر**

رائے بغیر قوت کے مکر اور منتر کی طرح ہے اور طاقت بغیر رائے کے جہالت اور جنون ہے۔

| | |
|---|---|
| تمیز باید و تدبیر و عقل وانگہ ملک | که ملک و دولت نادان سلاح جنگ خداست |
| تمیز چاہیئے اور تدبیر اور عقل اسکے بعد ملک | کہ نادان کا ملک اور دولت خدا سے لڑنے کے ہتھیار ہیں |

**حکمت** جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابدے که ببرد و بنهد۔

وہ سخی آدمی جو کھاتا ہے اور لوگوں کو دیتا ہے اُس عابد سے بہتر ہے جو لیجاتا ہے اور جمع کرتا ہے۔

**پند** هر که ترک شہوت از بہر قبول خلق داده است از شہوت حلال[2]

جسنے خواہشات کو دنیا کی مقبولیت کے لئے چھوڑ دیا ہے وہ جایز خواہش سے حرام

در شہوت حرام افتاده است **شعر**

خواہش میں پھنس گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| عابد که نه از بہر خدا گوشه نشیند | بیچاره در آئینه تاریک چه بیند |
| وہ عبادت کرنے والا جو خدا کے لئے گوشہ میں نہیں بیٹھتا | بیچارہ اندھے آئینے میں کیا دیکھے گا |

**حکمت** اندک اندک خیلے شود و قطره قطره سیلے گردد یعنی آنکه دست قوت

تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے یعنی جس آدمی میں طاقت نہیں

ندارد سنگ خورده نگاه میدارد تا وقت فرصت دمار از دماغ خصم بر آرد

ہے وہ اس پتھر کو احتیاط سے رکھتا ہے جو اسکے لگا ہے تاکہ فرصت کے وقت دشمن کے دماغ سے بھیجا نکال ڈالے

| | |
|---|---|
| **شعر** قطرہ علی قطرۃ اذا اتفقت نہر | و نہر الی نہر اذا اجتمعت بحر |
| قطرہ قطرہ جب جمع ہوتا ہے تو نہر ہو جاتا ہے | اور نہر جب نہر سے مل جاتی ہے تو دریا ہو جاتی ہے |

[1] یعنی عقلمند اور عالم اگرچہ خاموش ہو پھر بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے ۱۲ [2] رائے بے قوت سے مراد یہ کہ صرف رائے ہی رائے ہے مگر طاقت اور قوت نہیں ہے ۱۲ [3] شہوت حلال یعنی وہ چیزیں کہ ضروری ہیں اور انسان اُنکے لئے مجبور ہے وہ سب اُسکے لئے جائز اور حلال ہیں اچھا کھانا اور پہننا ناجائز نہیں مگر دکھاوے کیلئے کھانا پہننا چھوڑ دینا حرام ہے

| | |
|---|---|
| اندک اندک بهم شود بسیار<br>تھوڑا تھوڑا جمع ہوکر بہت ہوجاتا ہے | دانہ دانہ ست غلہ در انبار<br>انبار میں غلہ دانہ دانہ ہے |

**حکمت** عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گذارد کہ ہر دو طرف
عالم کو نہ چاہیے کہ بے شعوری کو کسی عام آدمی سے بردباری کر کے معاف کردے کیونکہ
را زیان دارد ہیبت آن کم شود و جہل آن مستحکم **شعر**
دونون طرف کیلئے نقصان کی بات ہے۔ اُسکا خوف کم ہوجائیگا اور اسکی جہالت مضبوط ہوجائیگی۔

| | |
|---|---|
| چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی<br>اگر تو کمینے آدمی سے نرمی اور خوشی سے باتین کریگا | فزون گرددش کبر و گردن کشی<br>تو اسکا غرور اور تکبر زیادہ ہوجائے گا |

**حکمت** معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندست و از علما ناخوبتر کہ
گناہ جس کسی سے بھی سرزد ہو بُرا ہے اور عالموں سے بہت ہی بُرا کیونکہ
علم سلاح جنگ شیطان ست و خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری
علم شیطان کی لڑائی کا ہتیار ہے اور ہتیار رکھنے والے کو جب قید کرین تو وہ شرمندگی زیادہ
بیش برد **مثنوی**
اٹھائے گا۔

| | |
|---|---|
| عامی نادان پریشان روزگار<br>جاہل نادان پریشان حال۔<br>کان بنابینائی از راہ اوفتاد<br>کیونکہ وہ اندھا ہونیکی وجہ سے راستہ سے بھٹکا | بہ ز دانشمند ناپرہیزگار<br>فاسق فاجر عقلمند سے بہتر ہے<br>وین دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد<br>اور اس کے دو آنکھیں تھین اور کنوین مین گر گیا |

**حکمت** جان[1] در حمایت یکدم ست و دنیا وجودی میان دو عدم دین
جان ایک سانس کی حمایت مین ہے اور دنیا ایک وجود ہے دو عدم کے درمیان دین کو
بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ
دنیا کے بدلے بیچنے والے گدھے ہین یوسفؑ کو بیچ رہے ہین پھر کیا خریدینگے کیا اے آدم کی اولاد تم سے مین نے

لہ یعنی حیات کا مدار صرف سانس پر ہے۔ اور دنیا دو عدم کے درمیان ہے۔ یعنی اسکے پہلے بھی عدم تھا اور بعد کو بھی عدم ہوگا ۱۲۔ عبد البادی آسی

یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان **بیت**
عہد نہیں لیا کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا

بقول دشمن پیمان دوست بشکستی
دشمن کے کہنے سے تو نے دوست کا عہد توڑ دیا

ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی
ذرا دیکھ کہ تو نے کس سے قطع تعلق کیا تو کس سے ملا

**حکمت** شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان **مثنوی**
شیطان مخلص لوگوں پر غالب نہیں آسکتا اور بادشاہ مفلسوں پر

وامش مدہ آنکہ بی نماز ست
جو بے نماز ہے اس کو قرض نہ دے

گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست
اگرچہ فاقہ سے اس کا منھ کھلا ہوا ہو

کو فرض خدا نمی گزارد
کیونکہ وہ خدا کا فرض ادا نہیں کرتا ہے

از قرض تو نیز غم ندارد
تو تیرے قرض کی بھی پروا نہ کرے گا

**فرد** امروز دو مردہ پیش گیر مرکن
آج بقدر دو آدمیوں کے بوجھ لگن پر رکھتا ہے

فردا گوید ترسبے از ینجا بر کن
اور کل کہتا ہی بہا ب سے مولی اکھاڑ لے

**حکمت** ہر کہ در زندگی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور
جس آدمی کی زندگی میں روٹی نہیں کھاتے ہیں جب مر جاتا ہے تو اسکا نام نہیں لیتے

بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سالی سیر
انگور کا مزہ بیوہ عورت جانتی ہے نہ کہ میوے کا مالک۔ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام قحط سالی کے زمانے

نخوردی تا گرسنگان را فراموش نکند **مثنوی**
میں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ بھوکوں کو بھول نہ جائیں

آنکہ در راحت و تنعم زیست
جس شخص نے آرام اور عیش میں زندگی بسر کی

او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست
وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہے

حال درماندگان کسی داند
عاجزوں کا حال وہی جانتا ہے

کہ باحوال خویش درماند
جو خود مصیبت میں مبتلا ہو جائے

۵۱ دشمن سے مراد شیطان اور دوست سے مراد خدا عز جل شانہ ۱۲ ۵۲ مخلص وہ جو خالص خدا کے پوجنے والے اور خدا کی عبادت محض خدا کے لئے کرنے والے ہیں ۱۲ ۵۳ یہ حکم از راہ تنبیہ کہ از راہ شرع ۱۲ ۵۴ یعنے زندگی میں جس سے فیض نہیں پہونچ سکتا اسکے مرنے کے بعد کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا ۱۲۔

## قطعہ

ایکہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار
اے وہ شخص کہ تو دوڑنے والے گھوڑے پر سوار ہو رہا ہے ہوشیار رہ

کہ خر خارکش سوختہ در آب و گل است
کہ غریب لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے

آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ
غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ مانگنے نہ جا

کانچہ از روزن او میگذرد دود دلست
کیونکہ جو دھواں اسکے گھر کے روزن سے نکلتا ہے وہ دل کی آہ ہے

**پند** درویش ضعیف حال را در خشکی تنگ سال مپرس کہ چونی الا بشرط
غریب پریشان حال کو قحط سالی کے زمانہ میں مت پوچھ کہ تو کیسا ہے مگر اس شرط پر کہ
آنکہ مرہمی بر ریشش نہی و معلومی پیش
تو اسکے زخم پر مرہم لگا دے اور کچھ نقد اسکے سامنے رکھے

## قطعہ

خری کہ بینی و باری بگل درافتادہ
جو گدھا کیچڑ میں پھنسا ہو اور کیچڑ میں سامان گرا ہوا

بدل برو شفقت کن ولی مرو بسرش
تو اسپر دل سے مہربانی کر لیکن اسکے پاس نہ جا

کنون کہ رفتی و پرسیدیش کہ چون افتاد
اور اب اگر تو چلا ہی گیا اور اس سے تو نے پوچھا کہ کیسے گرا

میان ببند و چو مردان بگیر دنب خرش
تو کمر باندھ اور مردوں کی طرح اسکے گدھے کی دم پکڑ کر اٹھا

**حکمت** دو چیز محال عقل ست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن
دو باتیں عقل کے خلاف اور محال ہیں اپنی قسمت کے رزق سے زیادہ کھانا اور
پیش از وقت معلوم
وقت مقرر سے پہلے مرنا

## قطعہ

قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ
تقدیر ہزار نالہ و آہ سے بھی نہیں بدلتی

بشکر یا بشکایت برآید از دہنی
چاہے کسی کے منہ سے شکر نکلے یا شکایت نکلے

فرشتۂ کہ وکیل ست بر خزائن باد
جو فرشتہ کہ ہوا کے خزانے پر وکیل ہے

چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیرزنی
وہ کیا غم کریگا کہ کسی بڑھیا کا چراغ گل ہو جائے

**پند** ای طالب روزی بنشین کہ بخوری و ای مطلوب اجل مرو کہ جان نبری
اے رزق کے طالب بیٹھ کہ تو روزی کھا سکے گا اور اے موت کے مطلوب مت بھاگ کہ تو جان نہیں بچا سکتا

**قطعہ**

جہد رزق ار کنی و گر نکنی

رزق کی کوشش چاہے تو کرے اور چاہے نہ کرے

برساند خدائے عزوجل

خدائے بزرگ و برتر تجھے پہنچائے گا

ور روی در دہان شیر و پلنگ

اور اگر تو شیر اور چیتے کے منہ میں جائے

نخورندت مگر بروز اجل

تو وہ تجھ کو نہ کھائیں گے مگر موت کے دن

**حکمت** توانگر فاسق کلوخ زر اندود ست و درویش صالح شاہد خاک

بدکار مالدار سونے کا ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے اور غریب پرہیزگار معشوق گرد آلود

آلود واین دلق موسی ست مرقع وآن ریش فرعون مرصع ولیکن شدت

ہے اور یہ موسی کی گدڑی کی طرح ہے پیوند لگی ہوئی اور وہ فرعون کی موتی پروئی ہوئی داڑھی مگر نیکوں کی

**قطعہ** نیکان روی در فرح دارد و دولت بدان سر در نشیب

سختی کا رخ خوشی کی طرف ہے اور بدوں کی دولت پستی کی طرف جا رہی ہے

ہر کرا جاہ و دولت ست بدان

جسکے پاس مرتبہ اور دولت ہے اسکی وجہ سے

خاطر خستہ در نخواہد یافت

ٹوٹے ہوئے دلوں کی پروانہ کرے گا

خبرش دہ کہ ہیچ دولت وجاہ

اس کو خبر کر دو کہ کوئی دولت اور مرتبہ

بسرائے دگر نخواہد یافت

دوسرے گھر یعنی قبر میں نہ پائیگا

**حکمت** حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد

حسد کرنے والا خدا کی دی ہوئی نعمت میں بخیل ہے کہ بے گناہ بندے سے دشمنی رکھتا ہے

**قطعہ**

مردکے خشک مغز را دیدم

میں نے ایک دیوانے آدمی کو دیکھا

رفتہ در پوستین صاحب جاہ

کہ وہ ایک بلند مرتبہ آدمی کی عیب جوئی کر رہا تھا

گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی

میں نے اس سے کہا کہ اے سردار اگر تو بدنصیب ہے

مردم نیک بخت را چہ گناہ

تو نیک نصیب آدمی کی کیا خطا ہے

**قطعہ**

الا تا نخواہی بلا بر حسود

خبردار حسد کرنیوالے پر بلا کی خواہش نہ کر

کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست

کہ وہ بدنصیب آپ ہی مصیبت میں ہے

چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی

کیا ضرورت ہے کہ تو اس سے دشمنی کرے

کہ وی را چنان دشمن اندر قفاست

کہ اسکے پیچھے ایسا دشمن لگا ہوا ہے

**حکمت** تلمیذ بی ارادت عاشق بی زرست و رونده بی معرفت
شاگرد بدعقیدہ ایک مفلس عاشق کی طرح سے اور رستہ نہ جاننے والا مسافر
مرغ بے پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاہد بی علم خانہ بی در مراد از نزول
بے پر پرندہ کی مانند اور عالم بے عمل بے پھل کے درخت کی طرح اور زاہد بے علم بے دروازے کے گھر کی
قرآن تحصیل سیرت خوب ست نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ
مانند قرآن شریف کے نازل ہونے سے اچھی عادت کا حاصل کرنا ہے نہ کہ لکھی ہوئی سورت کا قرأت سے پڑھنا
رفتہ است و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ
جاہل عبادت گزار پیدل چلنے والے کی مانند ہے اور عالم سستی کرنے والا سوئے ہوئے سوار کی مانند وہ گنہگار جو خدا کے سامنے

**در سر دارد بیت**

عاجزی سے ہاتھ اٹھا تا ہو اس عابد سے اچھا ہے جو مغرور ہے۔

| | |
|---|---|
| سرہنگ لطیف خوی دلدار<br>سپاہی نرم عادت والا دل جوئی کرنیوالا | بہتر ز فقیہ مردم آزار<br>آدمیوں کے ستانے والے عالم سے بہتر ہے |

**قول** یکی را گفتند عالم بی عمل بچہ ماند گفت بزنبور بی عسل **بیت**
ایک آدمی سے پوچھا عالم بے عمل کس سے مشابہ ہے کہا بغیر شہد والی بھڑ سے

| | |
|---|---|
| زنبور درشت بی مروت را گوی<br>بھڑ سخت اور بےمروت سے کہدے | باری چو عسل نمیدہی نیش مزن<br>جو تو شہد نہیں دیتی تو ڈنک بھی نہ مار |

**قول** مرد بی مروت زن ست و عابد باطمع راہزن **قطعہ**
مرد بے مروت عورت ہے اور عابد لالچی ڈاکو ہے

| | |
|---|---|
| ای بناموس جامہ کردہ سپید<br>اے مکاری سے سفید کپڑے پہننے والے | بہر پندار خلق و نامہ سیاہ<br>خلقت کو دھوکا دینے کے لئے اور نامۂ اعمال سیاہ کرنے والے |
| دست کوتاہ باید از دنیا<br>دنیا سے ہاتھ کو تاہ کرنا چاہیے | آستین چہ دراز و چہ کوتاہ<br>آستین لمبی ہو یا چھوٹی ہو |

**ف** اکثر عابد زاہد لوگ وضو کی آسانی کے لئے آستینیں چھوٹی رکھتے ہیں۔ اور امرا اور دولت مند زیب و زینت کے لئے لمبی آستین رکھتے ہیں۔ تو شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آستین چاہے چھوٹی ہو اور چاہے لمبی ہو۔ اس سے کام نہیں چلتا نہ اس کی ضرورت بلکہ دنیا سے ہاتھ کوتاہ کرنا اصل چیز ہے ۱۲

**حکمت** دو کس را حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر

دو آدمیوں کے دل سے حسرت نہ جانے گی اور افسوس کا پاؤں مٹی سے نہ نکلے گا

کشتی شکستہ و وارث با قلندران[1] نشستہ

**قطعہ**

وہ سوداگر جس کی کشتی ٹوٹ گئی ہو۔ اور وہ جسکا وارث قلندروں میں بیٹھا ہو

| | |
|---|---|
| پیش درویشان بود خونت مباح | گر نباشد در میانِ مالت سبیل |
| فقیروں کے مذہب میں تیرا خون بہانا جائز ہے[2] | اگر تیرے مال میں کوئی راستہ نہیں ہے |
| یا مرو با یار ازرق پیرہن | یا بکش بر خان و مان انگشت نیل |
| یا نیلے کرتے والے دوست کے ساتھ نہ جا | اور یا خاندان پر نیل کا ٹیکا لگا دے |
| یا مکن با پیلبانان دوستی | یا بنا کن خانۂ در خورد پیل |
| یا فیلبانوں سے دوستی نہ کر | اور یا ہاتھی کے لایق گھر بنا |

**حکمت** خلعت سلطان اگرچہ عزیز است جامۂ خلقان خود از ان بعزت تر

بادشاہ کا دیا ہوا خلعت اگرچہ بہت پیارا ہوتا ہے مگر اپنا پرانا کپڑا اس سے عزت میں

وخوان بزرگان اگرچہ لذیذ خردۂ انبان خویش از ان بلذت تر

**قطعہ**

زیادہ ہے۔ بڑے لوگوں کے دسترخوان پر اگرچہ بہت مزیدار کھانا ہوتا ہے مگر اپنی جھولی کے ٹکڑے اس سے مزے میں زیادہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| سرکہ از دست رنج خویش و ترہ | بہتر از نان دہ خدائے و برہ |
| اپنی محنت کا پیدا کیا ہوا سرکہ اور سبزی | گانوں کے مالک کی روٹی اور بکری کے گوشت سے اچھا ہے |

**حکمت** خلاف راہ صواب ست وعکس رای اولوالالباب دارو بگمان

یہ بات طریقہ صواب کے اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے دوا شک کی صورت میں

خوردن و راہ نادیدہ بی کاروان رفتن امام غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند

کھانا اور بغیر رستہ دیکھے بغیر قافلے کے سفر کرنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ

[1] قلندروں سے مراد وہی اوباش اور بدمعاش لوگ ہیں ۱۲ [2] یعنی اگر تجھ سے فقیروں کو کوئی فیض نہیں پہنچتا تو تیرا خون بہانا ان کے نزدیک جائز ہے۔ یہ از روے تہدید ہے نہ کہ شرعاً یعنی یا تو بدمعاشوں میں نہ بیٹھ اور یا پھر خاندان کو برباد اور بدنام کر دے ۱۲ [3] امام غزالی۔ آپ کا نام محمد تھا۔ غزالہ جو ایک گانوں ملک ایران میں شہر طوس کے ملحقات اور توابعات میں تھا وہاں کے آپ رہنے والے تھے۔ اسی واسطے اس سے منسوب ہیں۔ آپ کابر اہل سنت سے ہیں۔ اور احیاء العلوم کیمیاے سعادت وغیرہ بہت سی کتب آپکی تصانیف سے ہیں آپکا انتقال پانچسو پانچ ہجری میں ہوا

که چگونه رسیدے بدین منزلت در علوم گفت بدانکه هرچه ندانستم از

آپ اس درجہ پر علوموں میں کیونکر پہنچے کہا اس سبب سے کہ جو کچھ مجھے معلوم نہ تھا

پرسیدن آن ننگ نداشتم **قطعه**

اُسکے پوچھنے سے میں نے شرم نہیں کی

| | |
|---|---|
| امید عافیت آنگه بود موافق عقل | که نبض را بطبیعت شناس بنمائی |
| امید صحت کی عقل کے موافق اسوقت ہوتی ہے | کہ نبض کو طبیعت پہچاننے والے کو دکھائے |
| بپرس هرچه ندانی که ذل پرسیدن | دلیل راه تو باشد بعز دانائی |
| جو تو نہیں جانتا وہ پوچھ لے کیونکہ پوچھنے کی ذلت | تجھے عزت اور عقلمندی کیطرف راستہ دکھانے والی ہوگی |

**حکمت** هرچه دانی که هر آئینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن

جس بات کے لئے تو جانے کہ یقینی تجھے معلوم ہو جائیگی تو اسکے پوچھنے میں جلدی نہ کر

که هیبت سلطنت را زیان دارد **قطعه**

کیونکہ سلطنت کے وقار کو اس سے نقصان پہنچتا ہے

| | |
|---|---|
| چو لقمان دید کاندر دست داود | همی آهن بمعجز موم گردد |
| جب لقمان نے دیکھا کہ داؤد کے ہاتھ میں | لوہا معجزے سے موم ہو جاتا ہے |
| نپرسیدش چه میسازی که دانست | که بی پرسیدنش معلوم گردد |
| تو اُن سے پوچھا نہیں کہ کیا کرتے ہو کیونکہ انہیں معلوم تھا | کہ اُسکے پوچھے بغیر یہ بات معلوم ہو جائیگی |

**قول** هرکه با بدان نشیند اگرچه طبیعت ایشان نگیرد لیکن بطریق ایشان

جو کوئی بدوں کے پاس بیٹھتا ہے اگرچہ اُن کی عادت اس میں اثر نہ کرے پھر بھی اُنکے طریقہ

متهم گردد چنانکه اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر

پر متہم ہو جائیگا جیسا کہ اگر ایک آدمی شراب خانہ میں نماز پڑھنے جائے تو وہ شراب پینے سے

خوردن

نسبت کیا جائیگا

---

ل لقمان ایک بہت بڑے حکیم کا نام تھا بعض آپ کو نبی جانتے ہیں ۱۲ ط حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام تھا آپ نبی تھے اور آپ کا معجزہ یہ تھا کہ لوہا آپکے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا۔ اسی لئے زرہ سازی آپکا کسب و حرفہ تھا ۱۲

## مثنوی

رقم بر خود بنادانی کشیدی
که نادان را بصحبت برگزیدی

تو نے نادانی سے اپنے اوپر کلنگ کا ٹیکا لگا دیا
جب کہ نادان کو تو نے صحبت کے لئے پسند کیا

طلب کردم ز دانایان یکی پند
مرا گفتند با نادان مپیوند

مینے عقلمندون سے ایک نصیحت کی خواہش کی
تو مجھ سے کہا بیوقوف سے نہ مل

که گر دانای دہری خر بباشی
و گر نادانی ابلہ تر بباشی

کہ اگر تو عقلمند ہو گا تو بیوقوف ہو جائے گا
اور اگر بیوقوف ہی تو اور زیادہ بیوقوف ہو جائیگا

**حکمت** حلم شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلی مہارش گیرد و صد فرسنگ برو گردن از متابعتش برنہ پیچد اما اگر درۂ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذموم ست و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع دشمنی زیادت کند

اونٹ کی بردباری جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک بچہ اسکی نکیل پکڑ لے اور سو کوس لیجائے تو اسکی تابعداری سے گردن نہ موڑے گا لیکن اگر کوئی خطرناک گھاٹی سامنے آجائے گی جہان ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو گا اور بچہ اس جگہ بیوقوفی سے جانا چاہے گا تو باگ اسکے ہاتھ سے چھڑا لے گا اور پھر فرمانبرداری نکرے گا کیونکہ سختی کے وقت نرمی بُری ہے اور کہتے ہین دشمن نرمی کرنے سے دوست نہین ہوتا بلکہ دشمنی کی طمع زیادہ کرتا ہے

## قطعہ

کسی کہ لطف کند با تو خاک پایش باش
و گر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک

جو تجھ پر مہربانی کرے اسکے پانوں کی خاک بنا رہ
اور اگر دشمنی کرے اسکی دونوں آنکھوں مین خاک جھونکدے

سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی
کہ زنگ خوردہ نگردد بنرم سوہان پاک

نرمی اور مہربانی کیساتھ بُری عادت والے سے بات کر
کہ زنگ لگا ہوا لوہا سوائے ریتی کے صاف نہین ہوتا

**حکمت** ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش شناسند

جو دوسرون کی بات مین بولتا ہے کہ اسکی فضیلت معلوم ہو جائے لوگ الٹی اسکی جہالت کا اندازہ کر لیتے ہین

**قطعه**

ندهد هوشمند جواب
عقلمند آدمی جواب نہیں دیتا
مگر آنگه کزو سوال کنند
مگر جب کہ اس سے بات پوچھتے ہین
گرچه بر حق بود فراخ سخن
اگرچہ بکّی آدمی سچّی بات ہی کہہ رہا ہو
حمل دعویش بر محال کنند
مگر سب اُسکے دعوے کو جھوٹا سمجھین گے

**حکمت** ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز پرسیدی
میرے ایک زخم ایسی جگہ تھا جسے چھپانا چاہیے اور میرے پیر رحمة الله علیہ روزانہ پوچھتے تھے کہ
که چونست و نپرسیدی که کجاست دانستم که از آن احتراز می کند که ذکر همه
کیسا ہے اور یہ نہ پوچھتے کہ کہاں ہے مین نے سمجھ لیا کہ اس سے پرہیز کرتے ہین کہ سب اعضا کا ذکر
عضوی روا نباشد و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جواب برنجد
کرنا جائز نہیں ہے اور عقلمندون کا قول ہے کہ جو کوئی بات سمجھ کر نہیں کہتا جواب سے رنجیدہ ہوتا ہے

**قطعه**

تا نیک ندانی که سخن عین صوابست
جبتک تو یہ نہ سمجھ لے کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے
باید که بگفتن دهن از هم نگشائی
چاہیئے کہ کہنے کے لئے منہ نہ کھولے
گر راست سخن گوئی و در بند بمانی
اگر تو سچ بات کہے اور چھر تو قید مین رہے
به زانکه دروغت دهد از بند رهائی
اس سے بہتر ہے کہ تجھے جھوٹ قید سے چھڑا دے

**حکمت** دروغ گفتن بضربت لازم ماند که اگر نیز جراحت درست شود
جھوٹ بولنا کاری چوٹ سے مشابہ ہے کہ اگر زخم بھی اچھا بھی ہو جائے
نشان بماند نه بینی که برادران یوسف علیه السلام بدروغی که موسوم شدند
تو نشان باقی رہے گا کیا تو نے دیکھا نہین کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی جس جھوٹے سے منسوب ہوئے

له چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے بھائیون نے کنوئین مین ڈالکر اپنے باپ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام سے آکر یہ کہدیا تھا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ اور یہ ایک جھوٹ تھا تو دوبارہ جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے فرمانروا ہوئے اور سات سال کا قحط پڑا تو آپ نے ضرورتمندون کو غلہ تقسیم کرانا شروع کیا۔ حضرت یوسف کے بھائی یہ شہرہ سنکر غلہ لینے مصر گئے۔ تو دوسری دفعہ بنیامین جو آنحضرت کے چھوٹے بھائی تھے وہ بھی م

بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سوّلت لکم انفسکم امرًا

ان کے سچ کہنے پر بھروسہ نہیں رہا کہا بلکہ سنواری تمھارے نفسوں نے تمھارے لئے ایک بات

**قطعہ**

یکی را کہ عادت بود راستی
ایک شخص جسکو سچ بولنے کی عادت ہو

خطائے رود در گذارند ازو
اگر اس سے کوئی غلطی ہو تو اسکو معاف کر دینگے

وگر نامور شد بنا راستی
اور اگر وہ جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا

دگر راست باور ندارند ازو
تو پھر لوگ اُسکے سچ کا بھی یقین نہ کرین گے

**حکمت** اجل کائنات از روی ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ
دنیا میں سب سے زیادہ بزرگ از روئے ظاہر آدمی ہے اور دنیا کی بہت ذلیل ہستی کتا ہے اور

باتفاق خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس
عقلمندوں کے اتفاق کی مطابق حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے

**قطعہ**

سگی را لقمہ ہرگز فراموش
ایک کتے کو ایک لقمہ ہرگز نہیں بھولتا

نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
اور چاہے تو اُسے سو مرتبہ پتھر سے مارے

وگر عمرے نوازی سفلہ را
اور اگر عمر بھر ایک کمینے سے تو مہربانی کرے

بکمتر چیزے آید با تو در جنگ
تو ایک معمولی بات پر وہ تجھ سے لڑنے لگیگا

**حکمت** از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بی ہنر سروری را نشاید **مثنوی**
نفس کے مطیع سے ہنر پروری نہیں ہو سکتی اور بے ہنر سرداری کے لایق نہیں ہے۔

مکن رحم بر مرد بسیار خوار
بہت زیادہ کھانے والے پر رحم نہ کر

کہ بسیار خوار است بسیار خوار
کیونکہ بہت کھانے والا بہت ذلیل ہے

چو گاو ار ہمی بایدت فربہی
اگر بیل کی طرح تجھے موٹاپا چاہئے

چو خر تن بجور کسان در دہی
تو گدھے کی طرح لوگوں کا ظلم تجھے اٹھانا پڑے گا

۴ اُن کے ساتھ گئے آپ نے ایک چاندی کا پیمانہ اُن کے بار میں رکھوا دیا۔ چونکہ اسی زمانہ میں قاعدہ یہ تھا کہ جو چور ہوتا اُسکو اسی مال کے نکلنے پر روک لیا جاتا تھا اسی قاعدہ کے مطابق اُن کو روک لیا۔ جب سب بھائی کنعان واپس گئے اور یہ واقعہ ظاہر کیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس بات کو بھی سچ نہ جانا۔ اور پہلے کی طرح فرمایا۔ قال بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل۔ بلکہ آراستہ است نفسہائے شما برائے شما کار را پس صبر بہتر است ۱۲

**حکمت** در انجیل[1] آمده است که ای فرزند آدم اگر توانگری دهمت

انجیل میں حکم ہوا ہے کہ اے آدم کی اولاد میں اگر تجھے مالداری دوں تو تو

مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر

مجھے بھولکر مال میں مشغول ہو جائے گا اور اگر میں تجھے فقیر کر دوں تو تو مجھ سے رنجیدہ ہو کر بیٹھ جائیگا پس میرے ذکر کا

من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی **قطعہ**

مزا تو کہاں پائیگا اور میری عبادت میں تو کب دوڑے گا

| | |
|---|---|
| گہ اندر نعمتی مغرور و غافل | گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش |
| کبھی تو دولت کی وجہ سے مغرور اور غافل ہے | کبھی تو تنگدستی میں رنجیدہ دل اور زخمی ہے |
| چو در سرا و ضرا حالت اینست | ندانم کی بحق پردازی از خویش |
| جب خوشی اور رنج میں تیرا یہ حال ہے | تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنے آپکو چھوڑ کر تو خدا کی عبادت کریگا |

**حکمت** ارادت بیچون یکی را از تخت شاہی فرود آرد و یکی را در شکم

خدا تعالیٰ کا حکم ایک کو بادشاہی کے تخت سے نیچے اتار دیتا ہے اور ایک کو

ماہی نکو دارد **بیت**

مچھلی کے پیٹ میں زندہ رکھتا ہے

| | |
|---|---|
| وقتست خوش آنرا کہ بود ذکر تو مونس | ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس |
| اسکا حال بڑا اچھا تیرا ذکر جس کا مونس ہو | اور چاہے وہ مچھلی کے پیٹ میں ہو یونس کی طرح |

**حکمت** اگر تیغ قہر برکشد نبی و ولی سر درکشند و اگر غمزۂ لطف بجنباند

اگر غصہ کی تلوار کھینچ لے تو نبی اور ولی سر کھینچ لیں اور اگر مہربانی کا اشارہ کرے تو

بدان را بہ نیکان در رساند **قطعہ**

بدوں کو نیکوں کے درجہ پر پہنچا دے

| | |
|---|---|
| گر بمحشر خطاب قہر کند[2] | انبیا را چہ جای معذرتست |
| اگر قیامت میں غصہ سے خطاب کرے | تو نبیوں کو کیا عذر کا مقام ہے |

[1] انجیل وہ کتاب آسمانی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ۱۲ [a] پہلے فقرہ میں تلمیح ہے قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف۔ اور دوسرے میں حضرت یونس علیہ السلام کی طرف ۱۲ [2] اگر محشر میں وہ غصہ کر کے خطاب کرے تو انبیا اور اولیا بھی لرز جائیں اور اگر وہ مہربانی کرے تو شیطان کو بھی رحمت کی امید ہو جائے ۱۲۔

[b] بعہد بگر برکشد تیغ حکم۔ بمانند کرّ و بیان صم و بکم۔ اگر در دہد یک صلای کرم۔ عزازیل گوید نصیبی برم۔ عبد الباری آسی

پردہ از روی لطف گو بردار
پردہ مہربانی کرکے کہہ دکہ اُٹھادے
کاشقیا را امید مغفرت ہست
کہ شقی لوگوں کو امید بخشے جانے کی ہے

**حکمت** ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب نگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید
جو شخص دنیا کے ادب سکھانے سے سیدھی راہ اختیار نہیں کرتا وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوتا ہے

**فرد** وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ
اور البتہ ہم انکو چکھاتے ہیں چھوٹا عذاب بڑے عذاب کے علاوہ

پندست خطاب مہتران آنگہ بند
پہلے بزرگوں کا حکم بصورت نصیحت کے ہوتا ہے پھر قید
چون پند دہند و نشنوی بند نہند
جب نصیحت کریں اور تو نہ سنے پھر قید کرتے ہیں

**پند** نیکبختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند از ان پیش کہ پسینیان بواقعہ ایشان
نیک نصیب اگلے لوگوں کے قصے اور مثالوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اس سے پہلے کہ بعد کے لوگ
مثل زنند و دزدان دست کوتاہ نکنند تا دست شان کوتاہ نکنند
اُن کے قصہ کو مثالا بیان کریں اور چور اپنا ہاتھ اسوقت تک نہیں روکتے جب تک ان کا ہاتھ کاٹا نہ جائے

**قطعہ**

نرود مرغ سوے دانہ فراز
پرندہ دانے کے سامنے نہیں جاتا
چون دگر مرغ بیند اندر بند
جب دوسرے پرند کو وہ قید میں دیکھتا ہے
پند گیر از مصائب دگران
دوسروں کی مصیبت سے نصیحت حاصل کر
تا نگیرند دیگران بتو پند
تاکہ دوسرے تجھ سے نصیحت حاصل نہ کریں

**حکمت** آنرا کہ گوش ارادت گران آفریدہ اند چون کند کہ بشنود
جسکے عقیدہ کے کان بہرے پیدا کئے ہیں وہ کیا ترکیب کرے کہ سنے اور
وانرا کہ کمند سعادت می برد چہ کند کہ نرود
جس کو مرضی الٰہی کی کمند کھینچے لئے جاتی ہے وہ نہ جائے تو کیا کرے

**قطعہ**

شب تاریک دوستان خدای
تاریک رات میں خدا کے دوست
می بتابد چو روز رخشندہ
چمکتے دن کی طرح روشن ہوتے ہیں
وین سعادت بزور بازو نیست
اور یہ نیک بختی اپنی اختیاری بات نہیں ہے
تا نہ بخشد خدای بخشندہ
جب تک کہ بخشنے والا خدا بخشتا نہیں ہے

## رباعی

از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست
تیری فریاد مین کسکے پاس کرون کہ اور کوئی حاکم نہین

وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست
اور تیری طاقت سے زیادہ کوئی طاقت نہین

آنرا کہ تو رہبری کسی گم نکند
جسکو تو راستہ بتادیتا ہے اسکو کوئی بھلا نہین سکتا

وانرا کہ تو گم کنی کسی رہبر نیست
اور جسکو تو گمراہ کرتا ہے کوئی اسکو رستہ نہین بتا سکتا

**حکمت** گدائی نیک انجام بہ از بادشاہ نافرجام **بیت**
وہ فقیر جسکا انجام اچھا ہو وہ برانجام بادشاہ سے بہتر ہے

غمی کز پیش شادمانی بری
وہ رنج جسکے بعد مین تجھے خوشی حاصل ہو

بہ از شادئی کز پسش غم خوری
وہ اس خوشی سے بہتر کہ جسکے بعد مین تو رنج اٹھائے

**حکمت** زمین را از آسمان نثارست و آسمان را از زمین غبار کل اناء
زمین پر آسمان سے نچھاور ہوتی ہے اور آسمان کو زمین سے غبار ملتا ہے ہر برتن سے

یترشح بما فیہ

## فرد

وہی چیز ٹپکتی ہے جو اسمین ہوتی ہے

گرت خوی من آمد ناسزاوار
اگر تجھکو میری عادت نالائق دکھائی دے

تو خوی نیک خویش از دست مگذار
تو تو اپنی اچھی عادت کو نہ چھوڑ

**حکمت** خداوند تبارک و تعالی می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می
خدا بزرگ و برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور پڑوسی نہین دیکھتا ہے

## خروشد بیت

اور غل مچاتا ہے

نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے
پناہ خدا کی اگر مخلوق غیب دان ہوتی

کسی بحال خود از دست کس نیاسودے
تو کوئی اپنے حال مین کسی کے ہاتھ سے آرام سے رہتا

**حکمت** زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دست بخیل بجان کندن
سونا کان سے کان کھودنے پر باہر نکلتا ہے اور بخیل کے ہاتھ سے جان کنی کی حالت مین-

**قطعه** دونان نخورند گوش دارند
کمینے لوگ نہیں کھاتے اور حفاظت کرتے ہیں

گویند امید به که خورده
کہتے ہیں کھا لینے سے امید بہتر ہے

روزی بینی بکام دشمن
ایک روز تو دشمنوں کی آرزو کی مطابق یہ دیکھے گا

زر مانده و خاکسار مرده
زر دیا رکھا رہ گیا اور غریب مر گیا

**حکمت** هر که بر زیردستان نبخشاید بجور زبردستان گرفتار آید **مثنوی**
جو کوئی غریبوں پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہوتا ہے۔

نه هر بازو که در وی قوتی هست
ایسا نہیں چاہیے کہ جس بازو میں زور ہو

بمردی عاجزان را بشکند دست
وہ مردانگی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ دے

ضعیفان را مکن بر دل گزندی
کمزوروں کے دل کو کوئی صدمہ نہ پہنچا

که در مانی بجور زورمندی
کہ تو کسی زبردست کے ظلم سے عاجز ہو جائے گا

**حکایت** درویشی بمناجات در میگفت یارب بر بدان رحمت کن
ایک درویش دعا مانگنے میں کہہ رہا تھا کہ اے خدا بدوں کے اوپر رحم کر

که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشان را نیک آفریدهٔ۔
کہ تو نے نیکوں کے اوپر رحم فرمایا ہے کیونکہ ان کو نیک پیدا کیا ہے۔

**حکمت** عاقل چون خلاف درمیان آید بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد
جب لڑائی ہونے لگتی ہے تو عقلمند چلا جاتا ہے اور جب دوستی اور صلح دیکھتا ہے

که آنجا سلامت بر کنارست و اینجا حلاوت درمیان۔
ٹھہر جاتا ہے کیونکہ وہاں خیریت علیحدہ رہنے میں ہے اور یہاں مزا درمیان میں بیٹھنے میں۔

**حکمت** مقامر را سه شش میباید ولیکن سه یک می آید **بیت**
جواری کو تین اور چھ چاہئیں مگر تین اور ایک کا داؤ آتا ہے۔

هزار بار چراگاه بهتر از میدان
ہزار درجے چراگاہ میدان سے اچھی ہے

ولیک اسپ ندارد بدست خویش عنان
مگر اپنی باگ گھوڑے کے ہاتھ میں نہیں ہے

**حکایت** اول کسی که علم بر جامه کرد و انگشتری در دست چپ
پہلی بار جس کسی نے کہ کپڑے پر چھاپے لگائے اور انگوٹھی اُلٹے ہاتھ میں پہنی

جمشید[1] را بود گفتندش چرا انگشت بچپ دادی که فضیلت راست راست

وہ جمشید بادشاہ تھا اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے اُلٹے ہاتھ کو آرائش کیوں دی کیونکہ فضیلت سیدھے

گفت راست را از نیت راستی تمام است قطعہ

ہاتھ کی ثابت ہے کہا سیدھے ہاتھ کو سیدھا ہاتھ ہونے کی زینت کافی ہے

| | |
|---|---|
| فریدون گفت نقاشان چین[2] را<br>فریدون نے چین کے سینے والوں سے کہا | که پیرامون خرگاهش بدوزند<br>کہ اسکے خیمے کے گرداگرد نقش بنادیں |
| بدان را نیک دار ای مرد هشیار<br>اے ہوشیار آدمی بدوں کو اچھا رکھ | که نیکان خود بزرگ و نیک روزند<br>کہ اچھے خود ہی بزرگ اور سعید ہیں |

حکایت بزرگی را پرسیدند که چندین فضیلت که دست راست

ایک بزرگ سے پوچھا باوجود سے کہ اتنی فضیلت سیدھے ہاتھ کو میسر ہے

راست خاتم در دست چپ چرا می کنند گفت ندانی که اہل فضیلت

انگوٹھی اُلٹے ہاتھ میں کیوں پہنتے ہیں جواب دیا کہ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ فضیلت

ہمیشه محروم باشند شعر

رکھنے والے ہمیشہ محروم رہتے ہیں

| | |
|---|---|
| آنکه حظ آفرید و روزی سخت<br>جسنے کہ نصیب پیدا کیا اور سخت روزی | یا فضیلت ہمی دہد یا بخت<br>وہ یا فضیلت دیتا ہے اور یا نصیب |

حکمت نصیحت پادشاہان کسی را مسلم است که بیم سر ندارد یا امید زر

بادشاہوں کو نصیحت کرنا اس آدمی کیلئے ضروری ہے جسکو سر کا خوف نہ ہو یا اُسے روپیہ کا خیال نہ ہو

مثنوی

| | |
|---|---|
| موحد[3] چه در پای ریزی زرش<br>موحد اگرچہ تو اسکے قدموں پر سونا بکھیرے | چه شمشیر ہندی نهی بر سرش<br>اور یا اُسکے سر پر تلوار ہندی رکھدے |

[1] جمشید ایک بہت بڑے بادشاہ کا نام ۱۲ – [2] نقاشان چین سے مراد خیاط وغیرہ ہیں ۱۲ –
[3] موحد خدا کو ایک جان کر اسی پر بھروسا رکھنے والا ۱۲ – عبد الباری آسی

امید و ہراسش نباشد ز کس
اسکو ڈر اور امید کسی سے نہ ہوگی

بر این است بنیاد توحید و بس
اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس

**حکمت** شاہ از بہر دفع ستمکاران است و شحنہ برای خون خونخواران و قاضی
بادشاہ ظالموں کے دفع کرنے کے لئے ہے اور کوتوال خونخواروں کا خون پینے کے لئے اور قاضی
مصلحت جوی طراران ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیش قاضی[1]
گرہ کٹوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ہرگز دو مخالف حق پر راضی قاضی کے سامنے نہ جاوینگے

**قطعہ**

چو حق معاینہ دانی کہ می بباید داد
جب حق کے متعلق تو جانتا ہے کہ دینا پڑے گا

بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
نرمی سے دینا بہتر کہ لڑائی اور رنجیدگی سے

خراج اگر نگزارد کسی بطیب نفس
مالگذاری اگر خوشدلی سے کوئی ادا نہ کرے

بقہر ازو بستانند و مزد سرہنگی
تو سپاہی اس سے بقہر معہ مزدوری وصول کر لینگے

**حکمت** ہمہ کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را کہ بشیرینی[2]
سب آدمیوں کے دانت کھٹائی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے مٹھائی سے

**فرد**

قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار
جو قاضی کہ رشوت میں ادنی چیز کھائے

ثابت کند از بہر تو صد خربزہ زار[3]
تو تیرے لئے سو خربوزے کے کھیت ثابت کر دے گا

**حکمت** قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنہ معزول از مردم آزاری
فاحشہ بڑھیا نابکاری سے اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے اور معطل کوتوال اگر دل آزاری سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے

**بیت**

جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست
جوان گوشہ نشین راہ خدا کا شیر ہے

کہ پیر خود نتواند ز گوشہ برخاست
کیونکہ بڈھا خود ہی گوشہ سے نہیں اٹھ سکتا

**فرد**

جوان سخت می باید کہ از شہوت بپرہیزد
مضبوط جوان کو چاہئے کہ شہوت سے پرہیز کرے

کہ پیر سست رغبت را خود آلت بر نمی خیزد
کہ سست رغبت بڈھا خود ہی معذور ہے

[1] یعنی قاضی ایک کے خلاف ضرور فیصلہ کرے گا ۱۲ [2] شیرینی سے اس فقرہ میں مراد رشوت ہے ۔ [3] یعنی قاضی اگر تجھ سے کچھ رشوت کھا لے گا تو تیرے لئے بہت سے حقوق صحیح وغیر صحیح ثابت کر دے گا ۱۲ ۔

**حکمت** حکیمی نامور را پرسیدند که درختانرا که خدای عزوجل آفریده است
ایک حکیم مشہور سے پوچھا کہ درختون کو خدائے بزرگ نے پیدا کیا ہے
بلند و برومند هیچ یک را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که ثمره ندارد گوئی درین
بلند اور پھل دار کسی ایک کو آزاد نہین کہا ہے مگر سرو کو کیونکہ اسمین پھل نہین آتا بتایئے اس بات
چه حکمت است گفت هر یکی را دخلی معین هست بوقتی معلوم گهی بوجود
مین کیا حکمت ہے کہا ہر ایک کی ایک وقت معلوم پر مقررہ آمدنی ہے کبھی اس آمدنی
آن تازه اند و گاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت
کے ملنے پر تازہ ہین اور کبھی اسکے نہ ہونے پر مرجھائے ہوے اور سرو کو ان باتون کی پابندی نہین ہے اور ہر وقت
خوش ست و اینست صفت آزادگان **قطعه**
خوش و خرم ہے اور یہی آزاد لوگون کی شان ہے

| | |
|---|---|
| بر آنچه میگذرد دل منه که دجله بسی | پس از خلیفه بخواهد گذشت در بغداد |
| جو چیز گزر رہی ہو اس سے دل نہ لگا کہ دجلہ بہت | خلیفہ ہارون الرشید کے بعد بھی بغداد سے گزرے گا |
| گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم | ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد |
| اگر تجھ سے ہو سکے تو درخت کی طرح بخشش کر | اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو سرو کی طرح آزاد رہ |

**حکمت** دو کس مردند و تحسر بردند یکی آنکه داشت و نخورد و دیگر آنکه
دو آدمی مر گئے اور ارمان لے گئے ایک وہ جسکے پاس تھا اور اسنے کھایا نہین اور دوسرا وہ
دانست و نکرد **قطعه**
جو جانتا تھا اور اسنے عمل نہین کیا

| | |
|---|---|
| کس نبیند بخیل فاضل را | که نه در عیب گفتنش کوشد |
| تو فاضل بخیل کے متعلق کسی کو نہ دیکھے گا | جو اسکی برائی بیان کرنے کی کوشش نہ کرے |
| ور کریمی دو صد گنه دارد | کرمش عیبها فرو پوشد |
| اور اگر کوئی سخی ہے اور اس مین دو سو عیب ہین | اسکی سخاوت عیبون کو چھپائے گی |

**تمت الکتاب** تمام شد کتاب گلستان والله المستعان بتوفیق
باری عز اسمه درین جمله چنانکه رسم مؤلفانست از

## شعر متقدمان تلفیقی نرفت بیت

| | |
|---|---|
| کہن خرقۂ خویش پیراستن | بہ از جامۂ عاریت خواستن |

غالب گفتار سعدی طرب انگیزست وطیبت آمیز کوتہ نظرانرا بدین زبان
(اکثر ۱۲ / خوش طبعی ۱۲)
طعن دراز گردد کہ مغز دماغ بیہودہ بردن ودود چراغ بیفائدہ خوردن
کار خردمندان نیست ولیکن برائے روشن صاحبدلان کہ روی سخن
در ایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظتہاے شافی در سلک عبارت کشیدہ
است و داروی تلخ نصیحت بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبع ملولِ انسان
ازدولت قبول محروم نماند اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ **مثنوی**

| | |
|---|---|
| ما نصیحت بجای خود کردیم | روزگاری درین بسر بُردیم |
| گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد وبس |
| یَا نَاظِرًا فِیهِ سَلْ بِاللّٰہِ مَرْحَمَةً | عَلَی المُصَنِّفِ وَاسْتَغْفِرْ لِصَاحِبِهِ |
| وَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مِنْ خَیْرٍ تُرِیدُ بِهَا | مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ غُفْرَانًا لِكَاتِبِهِ |
| لَوْ اَنَّ لِی یَوْمَ التَّلَاقِ مَكَانَةً | عِنْدَ الرَّؤُوفِ تَقَلُّبٌ یَا مَوْلَانَا |
| وَاَنَا المُسِیئُ وَاَنْتَ مَوْلَی مُحْسِنٌ | هَا قَدْ اَسَأْتُ وَاطْلُبُ الْاِحْسَانَا |

تمت

**ضروری اطلاع** ہمارے کتب خانہ تجارتی میں جملہ علوم وفنون کی کتابیں ہر وقت موجود رہتی ہیں جسکی مفصل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کیجاتی ہے اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہے تو پہلے آرڈر بھیجکر ہمارے کارخانہ کی عمدہ اور مناسب قیمت کی کتابیں طلب فرمائیے

| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| **کتب اخلاق فارسی** | |
| گلستاں مع فرہنگ - اسکا قلم متوسط ہے - اور آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ کاغذ خاکی وسفید - | ۱۲/ |
| گلستاں مع فرہنگ متوسط قلم محررہ منشی شمس الدین اعجاز رقم - | ۱۵/ |
| گلستاں باتصویر - ہر منظر اور سینری کی دلکش تصویر بھی اسمیں دیگئی ہے - | ۱۴/ |
| گلستاں خرد - قلم خفی ہے مگر حواشی ضروری اسمیں بھی موجود ہیں - | ۵/ |
| تضمین گلستان فارسی منشی ہرگوپال تفتہ شاگرد رشید مرزا غالب مرحوم نے گلستاں کے شعروں پر مصرع لگائے ہیں، شاعرانہ کمال اور قوت تخیل قابل دید وداد ہے ایک مرتبہ ضرور دیکھیے - | ۷/ |
| شرح گلستاں - از ولی محمد گلستان کے رموز ونکات کو پورے طور سے حل کر دیا - | عہ ۱۳/ |
| بہار باراں شرح گلستاں فارسی مولانا | |

| نام کتاب | قیمت |
| --- | --- |
| غیاث الدین رامپوری مصنف غیاث اللغات کی لکھی ہوئی ہے اسی سے اسکا پایہ سمجھ لیجیے - | عہ |
| گلستاں حکیم قاآنی - یہ تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سعدی کی گلستان کے ہم پایہ ہے - مگر ہاں جس رنگ میں ہے بہت خوب ہے - قاآنی کی شوخی اور ظرافت نگاری کا جواب نہیں یہی ایک ایسی چیز ہے جسکو خصوصیت کیساتھ اس کتاب میں دیکھنا چاہیے - | ۰۴/ |
| بوستاں سعدی - جلی قلم محررہ منشی شمس الدین اعجاز رقم مرحوم نہایت عمدہ خوشخط - | عہ/ |
| ایضاً محشی کلاں - اسکا قلم اور خط بھی عمدہ ہے اور ضروری ضروری حاشیے بھی اسپر دیے گئے ہیں - | ۱۳/ |
| بوستاں محشی متوسط قلم - مطبوعہ مطبع علوی بحد صاف اور خوشخط چھپی ہے - | ۱۰/ |
| بوستاں مترجم - منظوم لطف یہ ہے کہ ہر شعر کا شعر میں ترجمہ کیا گیا ہے - | ۱۴/ |
| بوستاں محشی خرد - | ۶/ |

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| بہار بوستاں - بوستاں کی نہایت محققانہ شرح ہے - از ٹیک چند بہار - | ۸؍ |
| خارستان - گلستان کے طرز پر جہاں اور بہت سی کتابیں لکھی گئیں وہاں ایک یہ بھی ہے - مگر یہ واقعہ ہے کہ اسکے مصنف ملا مجد الدین خوفی اس اتباع میں بہت زیادہ کامیاب ہوئے ہیں اور اسی لئے گلستاں کے دیکھنے والوں کو اس کتاب کا دیکھنا بھی ضروری ہے - | ۸؍ |
| بہارستان جامی - گلستاں کے طرز پر مولانا جامی علیہ الرحمہ کی نہایت شگفتہ اور دلچسپ تصنیف ہے اسمیں مولانا کا لکھا ہوا تذکرہ شعرا اور لطائف وظرائف بھی شامل ہیں - | ۵؍ |
| اخلاق جلالی - مع حاشیہ | ۱۲؍ |
| اخلاق محسنی - ملا حسین واعظ کاشفی | ۵؍ |

## تہذیب و اخلاق کے جواہر پارے زبان اردو میں

| نام کتاب | قیمت |
|---|---|
| جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی نہایت سہل اور عام فہم ترجمہ ہے - | ۹؍ |
| محبوب الاخلاق - اخلاق محسنی کا ترجمہ | ۱۱؍ |
| ریاض رضوان - شیخ سعدی کی گلستان کی لاجواب شرح اردو میں - | ۱۰؍ |
| گلدستہ جناں - یہ بھی گلستاں سعدی کی عام فہم شرح اردو میں ہے - | ۱۲؍ |
| حدیقۃ الاخلاق - منشی پیارے لال شاکر نے اخلاقی مضامین کا ایک بے مثل مجموعہ مرتب کیا ہے - | ۱۰؍ |
| اوقات عزیزی - یہ کتاب دیکھئے گا تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ وقت کیا ہے اور اسکی قدر و قیمت کتنی ہے - | ۶؍ |
| رسالہ شرافت - دیکھئے اور دیکھ کر معلوم کیجئے کہ شرافت نفس کے معنی کیا ہیں - | ۸؍ |
| تہذیب احسانی - اسمیں تہذیب کے متعلق ایسی دلچسپ بحث ہے کہ پڑھ کر مزا آجاتا ہے - | ۴؍ |
| آبحیات - ذراسی کتاب ہے مگر دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ آدمی کیونکر حیات ابدی حاصل کر سکتا ہے اور کیونکر دنیا میں اسکا نام رہ سکتا ہے - | ۴؍ |
| کیمیائے حکمت - اسمیں بتایا گیا ہے کہ علم اور ادب کو دنیا کی ہر چیز پر کسقدر فضیلت حاصل ہے - | ۳؍ |

## اطلاع ضروری

خدا کے فضل سے مطبع نولکشور ہی ایک ایسا مطبع ہے جس میں تمام علوم و فنون کی عربی فارسی اُردو ہندی سنسکرت کی کتابوں کا ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے جسکی مفصل فہرست اُردو اور ہندی صرف اطلاع پانے پر روانہ کیجاتی ہے۔ کتب ذیل کے علاوہ جن کتابوں کی آپ کو ضرورت ہو طلب فرماکر کارخانہ کی صداقت و کتب کا اندازہ فرمالیں۔

المشتہر۔ مینیجر نولکشور پریس صیغۂ بکڈپو لکھنؤ

## مثنوی اور اسکی شرحین فارسی اُردو

مثنوی مولانا روم فارسی۔ نہایت صاف اور صحیح چھپی ہوئی ہے۔ للعہ

شرح مثنوی کامل دو جلد میں فارسی۔ اس قدر بے نظیر صاف اور سلیس شرح نظر سے نہین گزری اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ دوسری شرحون مین جو غلطی یا سقم رہ گئے ہین ان کو بھی اس میں صاف کر دیا گیا ہے۔ از مولوی ولی محمد صاحب اکبرآبادی یہ مع متن کے ہے للعہ

جواہر الاسرار فارسی۔ یہ مثنوی کی شرح ہے جو مولانا حسین ابن حسن سبزواری کی لکھی ہوئی ہے۔ نہایت مبسوط ہے۔ مگر افسوس کہ سخت تلاش کے بعد تین ہی جلدوں کی شرح دستیاب ہوئی اور اسی کو مطبع نے طبع کرا دیا۔ قیمت۔ ۸ روپے

شرح مثنوی موسوم بمکاشفات رضوی فارسی از ملا محمد رضا صاحب مختصر شرح ہے۔ عہ

شرح مثنوی مولانا روم معروف بہ لطائف معنوی فارسی۔ شاہ عبد اللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی شرح ہے۔ مثنوی کے نکات و اسرار پر بڑی خوبی سے روشنی ڈالی گئی ہے قیمت ۱۴

بوستان معرفت اُردو۔ یہ بھی مثنوی کی ایک جامع اور لاجواب شرح ہے۔ اس میں خوبی یہ ہے کہ اُردو بہت سلیس ہے جلد اول ۱۲ دوم ۱۲ چہارم ۱۲ پنجم ۱۲ ششم ۱۲

شجرۂ معرفت اُردو۔ فاضل مصنف نے کیا ہے کہ مثنوی مولانا روم کی بڑے پایہ کی مشہور حکایتیں لے لی ہیں اور انھیں اردو کی نثر کر دیا ہے قیمت۔ ۱۲

پیراہن یوسفی۔ ترجمۂ منظوم اُردو ترجمہ بھی اسی بحر میں ہے اور دلکش ہے۔ زیر طبع ہے۔

## تصوّف کی دوسری نایاب اور نادر کتابیں

کیمیائے سعادت۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصوف اور اخلاقی تصنیف ہے

جواہر غیبی فارسی۔ وہ مسائل [illegible] ان کو اس کتاب میں بہت [illegible] قیمت۔ ۱۲

فوائد سعدیہ۔ ذکر اللہ والوں کی باتین۔ فنافی اللہ ہونے کے طریقہ تصوف کے بہت اعلیٰ مضمون ۱۲